

علم صرف میں پہلی جامع مفصل کتاب جس میں فوائد اور تحقیقات
کے ساتھ چار ہزار نایاب صیغہ جات ہیں۔

املاء الضروف

شرح اردو

ارشاد الضروف

مفتی عطاء الرحمن

ملک شہ شریعت

شمع کالونی جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

جامع المعقول والمنقول
حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمن صاحب
کے دیگر علمی شہ پارے

املاء الصرف

شرح اردو

ارشاد الصرف

شائع ہو چکی ہے

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	الماء العرف
مصنف	مفتی عطاء الرحمن ملتان
کمپوزنگ	دفتر ختم نبوت گوجرانوالہ
طبع سوم	13 اکتوبر 2005ء

ملنے کا پتہ

- | | |
|------------------------------------|-----------------------------|
| ☆ جامعہ رحمانیہ فرید ٹاؤن ملتان | ☆ مکتبہ سید احمد شہید لاہور |
| ☆ مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی | ☆ ادارہ اسلامیات لاہور |
| ☆ مکتبہ رحمانیہ لاہور | ☆ مکتبہ رحمانیہ پشاور |
| ☆ کتب خانہ مجیدیہ ملتان | ☆ قدیمی کتب خانہ کراچی |
| ☆ ادارۃ الانور کراچی | ☆ مکتبہ الفاروق کراچی |
| ☆ مکتبہ المعارف پشاور | ☆ مکتبہ علیہ اکوڑہ خٹک |
| ☆ کتب خانہ رشیدیہ کوئٹہ | ☆ مکتبہ نعمانیہ گوجرانوالہ |
| ☆ مکتبہ امدادیہ ملتان | ☆ حافظ کتب خانہ اکوڑہ خٹک |
| ☆ مکتبہ جامعہ فاروقیہ کراچی | ☆ جامعہ فریدیہ اسلام آباد |

ناشر: المکتبہ شرعیہ گوجرانوالہ

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۷	☆ حرکت لازمی	۱۱	☆ مبادیات علم صرف
۱۷	☆ حرکت عارضی	۱۱	☆ فصل اول
۱۸	☆ فصل سوم	۱۱	☆ پہلی بات
۱۸	☆ نون کی اقسام	۱۱	☆ دوسری بات
۱۸	☆ اول نون علامت	۱۲	☆ تیسری بات
۱۸	☆ دوم نون اعرابی	۱۲	☆ چوتھی بات
۱۸	☆ سوم نون عوض	۱۲	☆ پانچویں بات
۱۸	☆ چارم نون تونین	۱۳	☆ بحث ثانی
۱۹	☆ پنجم نون تاکید	۱۳	☆ صرف کے لغوی معانی
۱۹	☆ ششم نون وقایہ	۱۳	☆ علم الصرف کی تعریف
۱۹	☆ ہفتم نون قطنی	۱۳	☆ علم الصرف کا موضوع
۱۹	☆ فصل رابع	۱۳	☆ علم الصرف کی غرض و غایت
۲۰	☆ پہلا قسم: تعلیل	۱۳	☆ بحث ثالث
۲۰	☆ دوسرا قسم: ابدال	۱۶	☆ علم اشتقاق کی تعریف
۲۰	☆ تیسرا قسم: اسکان	۱۶	☆ غرض و غایت
۲۰	☆ چوتھا قسم: حذف	۱۶	☆ موضوع علم اشتقاق
۲۰	☆ چھٹا قسم: تخفیف	۱۶	☆ بحث رابع
۲۰	☆ قسم اول: صحیح	۱۷	☆ وجہ تسمیہ کتاب
۲۱	☆ قسم ثانی: مہموز	۱۷	☆ مصنف کتاب
۲۱	☆ قسم ثالث: مضاعف	۱۷	☆ حرکت و سکون کی اقسام
۲۱	☆ قسم رابع: مثال		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۳	☆ قسم دوم کا حکم	۲۱	☆ قسم خامس اجوف
۳۳	☆ حروف زائدہ کی دوسری تقسیم	۲۱	☆ قسم سادس ناقص
۳۳	☆ حرف زائدہ کی تین قسمیں ہیں	۲۱	☆ قسم سابع لفیف
۳۳	☆ زائدہ برائے اشتقاق	۲۱	☆ فصل سادس
۳۳	☆ زائدہ برائے نقل باب	۲۱	☆ جمع
۳۳	☆ زائدہ برائے الحاق	۲۱	☆ اسم جمع
۳۳	☆ قسم اول کی پہچان	۲۱	☆ جنس
۳۳	☆ قسم دوم کی پہچان	۲۳	☆ مقدمہ کتاب
۳۳	☆ قسم سوم کی پہچان	۲۵	☆ کلمات لغت عرب تین قسم پر ہے
۳۴	☆ اشتقاق	۲۶	☆ علامات اسم
۳۴	☆ غلبہ	۲۶	☆ علامات فعل
۳۴	☆ عدم النظر	۲۶	☆ علامات حرف
۳۵	☆ ثلاثی کی دو قسمیں ہیں	۲۶	☆ اسم کی باعتبار تعداد حروف تین
۳۶	☆ ثلاثی مجرد	۲۶	☆ قسمیں ہیں
۳۶	☆ ثلاثی مزید فیہ	۲۶	☆ فعل کی باعتبار تعداد حروف
۳۶	☆ رباعی مجرد	۲۷	☆ دو قسمیں ہیں
۳۶	☆ رباعی مزید فیہ	۳۲	☆ حروف دو قسم پر ہیں
۳۷	☆ خماسی مجرد	۳۲	☆ حروف اصلی
۳۷	☆ خماسی مزید فیہ	۳۲	☆ حکم حرف اصلی
۴۰	☆ صحیح کی تعریف	۳۲	☆ حروف زائدہ
۴۰	☆ وجہ تسمیہ	۳۲	☆ حکم حروف زائدہ
۴۰	☆ مہموز کی تعریف اور اقسام	۳۲	☆ حروف زائدہ کی پہلی تقسیم
۴۰	☆ وجہ تسمیہ	۳۲	☆ قسم اول کا حکم

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۰	☆ اسم جامد رباعی مجرد کے اوزن	۴۰	☆ مہوز الفاء
۵۰	☆ اسم جامد خماسی مجرد کے اوزان	۴۱	☆ مہوز العین
۵۱	☆ اسم جامد خماسی مزید کے اوزان	۴۱	☆ مہوز اللام
	☆ قانون برائے ضبط مصادر ثلاثی	۴۱	☆ مضاعف کی تعریف، اقسام
۵۱	☆ مجرد	۴۱	☆ وجہ تسمیہ
۵۱	☆ پہلی صورت	۴۲	☆ مضاعف ثلاثی
۵۱	☆ دوسری صورت	۴۲	☆ مضاعف رباعی
۵۲	☆ باب اول	۴۲	☆ مثال کی تعریف
۵۲	☆ صرف کا معنی	۴۲	☆ وجہ تسمیہ
۵۲	☆ صرف صغیر	۴۳	☆ اجوف کی تعریف
۵۲	☆ صرف کبیر	۴۳	☆ وجہ تسمیہ
۵۶	☆ میم زائدہ	۴۳	☆ ناقص کی تعریف
۵۸	☆ صیغہ کی تعریف	۴۳	☆ وجہ تسمیہ
۶۷	☆ ضربت کی بناء	۴۳	☆ لفیف کی تعریف
۶۸	☆ مصدر، فعل میں اصل اور فرع	۴۳	☆ وجہ تسمیہ
۷۲	☆ تنوین کی پانچ اقسام ہیں	۴۳	☆ لفیف مقرون
۷۲	☆ تنوین ممکن	۴۳	☆ لفیف مفروق
۷۲	☆ تنوین نقابل	۴۶	☆ مصدر کی تعریف
۷۳	☆ تنوین عوض	۴۶	☆ اسم مشتق کی تعریف
۷۳	☆ تنوین تنکر	۴۶	☆ اسم جامد کی تعریف
	☆ علامات تانیث	۴۶	☆ وجہ تسمیہ
۷۸	☆ (۱) ضربت کا قانون	۴۹	☆ اسم جامد کے اوزان
		۴۹	☆ اسم جامد ثلاثی مجرد کے اوزان

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۰۰	☆ جمع اقصیٰ کی تعریف	۷۹	☆ (۲) ضربین کا پہلا قانون
۱۰۰	☆ جمع اقصیٰ کے بنانے کا طریقہ	۷۹	☆ اسم کی علامات یہ ہیں
۱۰۰	☆ تغیر کی تعریف	۸۰	☆ فعل کی علامات تانیث
۱۰۱	☆ تغیر کے بنانے کا طریقہ	۸۱	☆ (۳) ضربین کا دوسرا قانون
۱۰۲	☆ قانون کی تشریح	۸۷	☆ (۴) ضربتہم کا قانون
۱۰۳	☆ اسم مفعول کی بناء کا طریقہ	۹۰	☆ (۵) ماضی مجہول کا قانون
۱۰۴	☆ (۹) اسم مفعول کا قانون	۹۱	☆ ماضی مجہول بنانے کے تین طریقے
۱۰۶	☆ (۱۰) شنیہ و جمع مذکر سالم	۹۱	☆ پہلا طریقہ
۱۰۷	☆ (۱۱) اضافت کا قانون	۹۱	☆ دوسرا طریقہ
۱۱۰	☆ (۱۲) نون خفیفہ کا قانون	۹۱	☆ تیسرا طریقہ
۱۱۳	☆ (۱۳) نون تنوین کا قانون	۹۱	☆ مضارع کے بنانے کا طریقہ
۱۱۵	☆ فعل جحد کے بنانے کا طریقہ	۹۲	☆ مضارع کا وجہ تسمیہ (۱)
۱۱۶	☆ (۱۴) نون اعرابی کا قانون	۹۲	☆ وجہ تسمیہ (۲):
۱۱۶	☆ اقسام نون	۹۴	☆ (۶) مضارع مجہول کا قانون
۱۱۸	☆ (۱۵) یرطون کا قانون	۹۵	☆ (۷) اسم فاعل کا قانون
۱۲۱	☆ (۱۶) ینغی کا قانون	۹۶	☆ اسم فاعل کی بناء کا طریقہ
۱۲۳	☆ فعل مستقبل مؤکد باللام و نون تاکید	۹۹	☆ (۸) مدہ زائدہ کا قانون
	☆ کے بنانے کا طریقہ:	۹۹	☆ (۱) مدہ
۱۲۵	☆ (۱۷) امر حاضر معلوم کا قانون	۹۹	☆ (۲) لین
		۹۹	☆ (۳) علت تام

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۴۶	☆ امامہ	۱۲۹	☆ امر حاضر معلوم کے بنانے کا طریقہ
۱۴۹	☆ (۲۲) شہد کا قانون	۱۳۱	☆ امر حاضر مؤکد بانوں قبلہ کے
۱۵۱	☆ فعل تعجب کے بنانے کا طریقہ		بنانے کا طریقہ
۱۵۲	☆ (۲۳) تعلیم اعلم تعلیم کا قانون	۱۳۲	☆ (۱۸) امر بنیان کا قانون
۱۵۳	☆ تائے زائدہ مطرودہ	۱۳۳	☆ امر حاضر مجہول کے بنانے کا
۱۵۵	☆ (۲۴) شرائف کا قانون		طریقہ
۱۵۷	☆ وزن کی تین قسمیں ہیں	۱۳۳	☆ امر غائب معلوم کے بنانے کا
۱۷۰	☆ شروع شد قوانین ثلاثی حریہ		طریقہ
۱۷۰	☆ (۲۵) ہمزہ وصلی و ہمزہ قطعی کا	۱۳۴	☆ نمی کے بنانے کا طریقہ
	قانون	۱۳۵	☆ (۱۹) ظرف کا قانون
۱۷۲	☆ ہمزہ وصلی	۱۳۹	☆ ثلاثی مجرد کے اسم ظرف کی بناء
۱۷۲	☆ ہمزہ قطعی	۱۴۱	☆ اسم آلہ صغریٰ کے بنانے کا طریقہ
۱۷۳	☆ (۲۶) تکریم بصر کا قانون	۱۴۲	☆ اسم آلہ وسطیٰ کے بنانے کا طریقہ
۱۷۴	☆ (۲۷) تکریم بصر کا قانون	۱۴۳	☆ اسم آلہ کبریٰ کے بنانے کا طریقہ
۱۷۵	☆ (۲۸) تائے مضارعت کا قانون	۱۴۳	☆ (۱۹) مشوریت مضاربت کا قانون
۱۷۷	☆ (۲۹) اتقہ بقا کا قانون	۱۴۴	☆ اسم تفصیل مذکر کی بناء کا طریقہ
۱۸۱	☆ (۳۰) سین شین کا قانون	۱۴۴	☆ اسم تفصیل مؤنث کی بناء کا طریقہ
۱۸۴	☆ (۳۱) ساد ضاد کا قانون	۱۴۵	☆ (۲۱) الف مقصورہ الف ممدودہ کا
			قانون
		۱۴۵	☆ الف کے اقسام

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۲۵	☆ (۴۲) بید کا قانون	۱۸۶	☆ (۳۲) دال ذال زاء کا قانون
۲۲۷	☆ (۴۳) اواعد کا قانون	۱۸۸	☆ (۳۳) ثاء کا قانون
۲۲۸	☆ تحقیق لفظ اول	۱۹۰	☆ (۳۴) خضم کضم کا قانون
۲۳۰	☆ (۴۴) یو جلن یا جلن یجلن یجلن کا قانون	۱۹۶	☆ (۳۵) ششی قمری کا قانون
	قانون	۱۹۸	☆ جروف ششی قمری کی وجہ تسمیہ
۲۳۲	☆ (۴۵) یو سز کا قانون	۱۹۸	☆ لام ساکن تخریفی
۲۳۳	☆ افعل کی تین قسمیں ہیں	۱۹۸	☆ لام ساکن غیر تخریفی
۲۳۴	☆ فعلی بھی تین قسم پر ہیں	۱۹۹	☆ (۳۶) لم تخرز لم تخرز لم تخرز کا قانون
۲۳۴	☆ فعلاء دو قسم پر ہیں		قانون
۲۳۵	☆ مثال کے قوانین کے مشترک صیغہ	۲۰۵	☆ صیغہ جات ثلاثی مزید فیہ
	جات		بغیر قانون
۲۴۱	☆ قوانین اجوف	۲۰۶	☆ مشترک صیغہ جات قوانین ثلاثی
۲۴۱	☆ (۴۶) قال، باع کا قانون		مزید فیہ
۲۴۹	☆ (۴۷) اتقائے ساکنین کا قانون	۲۱۳	☆ قوانین مثال
۲۵۲	☆ اتقائے ساکنین کے پانچ مقامات	۲۱۳	☆ (۴۷) عددہ کا قانون
	ثبوت	۲۱۶	☆ (۳۸) اقامۃ استقامۃ کا قانون
	☆ تین مختلف فیہ مقامات۔	۲۱۹	☆ (۳۹) میعاد کا قانون
۲۵۷	☆ (۴۸) قلن، طلن کا قانون	۲۲۱	☆ (۴۰) وعدت کا قانون
۲۵۸	☆ (۴۹) نھن، یعن کا قانون	۲۲۳	☆ (۴۱) اُعدا شراح کا قانون

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۹۵	☆ (۶۳) اول تہیں کا قانون	۲۶۱	☆ (۵۰) بیچ کا قانون
۲۹۷	☆ (۶۵) دہائی کا قانون	۲۶۳	☆ (۵۱) قیل، بیچ کا قانون
۲۹۹	☆ (۶۶) لم پید ع، لم پیرم کا قانون	۲۶۶	☆ (۵۲) قیل، بیاع کا قانون
۳۰۰	☆ (۶۷) رتد عون، لیرمین کا قانون	۲۶۹	☆ (۵۳) قائل، بائع کا قانون
	نون	۲۷۲	☆ (۵۴) قیل، ریاض، حیاض کا قانون
۳۰۲	☆ (۶۸) ذکی بنوئی تقویٰ کا قانون		نون
۳۰۳	☆ (۶۹) رخایا، ادوا کا قانون	۲۷۴	☆ (۵۵) قویل، قویلیہ کا قانون
۳۰۴	☆ (۷۰) زتی، زحیہ کا قانون	۲۷۶	☆ (۵۶) قولن کا قانون
۳۰۵	☆ (۷۱) قوت، طویت کا قانون	۲۷۶	☆ اجوف کے قوانین کے مشترکہ صیغہ
۳۰۶	☆ (۷۲) زمو کا قانون		جات
۳۰۶	☆ ناقص کے مشترکہ صیغہ جات	۲۸۴	☆ شروع شد قوانین ناقص
۳۱۴	☆ شروع شد قوانین مہموز	۲۸۴	☆ (۵۷) دعاء، مرعاء کا قانون
۳۱۴	☆ (۷۳) راس، بوس کا قانون	۲۸۶	☆ (۵۸) ذبی کا قانون
۳۱۵	☆ (۷۴) آمن، اوسن، ایمان کا قانون	۲۸۷	☆ (۵۹) دُعا، بھا کا قانون
	نون	۲۸۹	☆ (۶۰) یدعو، یری کا قانون
۳۱۶	☆ قلب مکانی	۲۹۲	☆ (۶۱) دواہ کا قانون
۳۱۹	☆ (۷۵) ہیز کا قانون	۲۹۳	☆ (۶۲) یدعی کا قانون
۳۲۰	☆ (۷۶) جاء، اودیم کا قانون	۲۹۴	☆ (۶۳) دعا کا قانون

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۶۰	☆ خواص باب مُفَاعَلَة	۳۲۳	☆ (۷۷) - سِل کا قانون
۳۶۱	☆ خواص باب تَفَاعُل	۳۲۵	☆ (۷۸) - اُنْجِس، مَقْرُوْنِہ، نَطِيْزہ کا
۳۶۱	☆ خواص باب اِنْفِعَال		قانون
۳۶۲	☆ خواص باب اِنْفِعَال	۳۲۷	☆ (۷۹) - قَرِی کا قانون
۳۶۲	☆ خواص باب اِسْتِغْعَال	۳۲۸	☆ (۸۰) - سَال کا قانون
۳۶۳	☆ خواص باب اِفْعَال و اِغْنِیَال	۳۲۹	☆ (۸۱) - سول مستقر یون کا قانون
۳۶۳	☆ خواص باب اِغْنِیَال	۳۳۰	☆ (۸۲) - آلان، آکسن کا قانون
۳۶۳	☆ خواص باب اِفْعَال	۳۳۱	☆ شروع شد قوانین مضاعف
۳۶۵	☆ خواص ابواب رباعی	۳۳۱	☆ (۸۳) - متجانسین کا قانون
۳۶۵	☆ خواص باب فَعْلَلَة	۳۵۰	☆ خاصیات ابواب
۳۶۶	☆ خواص باب تَفَعُّل	۳۵۰	☆ خواص ابواب ثلاثی مجرد
۳۶۶	☆ خاصیت باب اِفْعَال	۳۵۱	☆ خاصیت باب فَعْل یَفْعَل
۳۶۶	☆ خواص باب اِفْعَال	۳۵۲	☆ خاصیت باب فَعْل یَفْعَل
۳۶۶	☆ مشترکہ صیغہ جات	۳۵۲	☆ خاصیت باب فَعْل یَفْعَل
		۳۵۲	☆ خاصیت باب فَعْل یَفْعَل
		۳۵۲	☆ خاصیت باب فَعْل یَفْعَل
		۳۵۳	☆ خاصیت باب فَعْل یَفْعَل
		۳۵۳	☆ اصطلاحات خاصیات
		۳۵۷	☆ خاصیات ابواب ثلاثی مزید فیہ
		۳۵۷	☆ خواص باب اِنْفِعَال
		۳۵۹	☆ خواص باب تَفَعُّل

نمونہ سلف قدوة الخلف شیخ الخودا الصرف استاذی المکرم حضرت مولانا نصر اللہ خان صاحب
مدظلہ مدرسہ بحر العلوم توحید آباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ارشاد الصرف کی کئی شروع چھپ چکی ہیں مگر چند خصوصیات کی وجہ سے یہ دیگر شروع سے ممتاز ہے۔
(۱) بہترین مقدمہ اور مبادیات (۲) تفہیم قانون کے لئے ہر قانون کے ساتھ حل شدہ مینے۔
(۳) پھر نوع واحد کے قوانین کے لئے مشترکہ حل شدہ مینے۔ (۴) ہر قانون کے لئے فوائد جو کہ
فرائد و جواہر ہیں۔ (۵) خاصیات ابواب۔ (۶) آخر میں ۴۰۰۰ ہزار نایاب، لا جواب حل شدہ مینے۔
یہ کتاب بیسوں کتب صرف کا خلاصہ ہے۔ علماء اکرام و طلباء عظام کے لئے مفید شرح ہے۔ محض
کتب خانہ کی ہی نہیں بلکہ دل و دماغ کی زینت بنایا جائے۔ باری تعالیٰ عزیزم مصنف کو اور
انکی مصنفات کو شرف قبولیت بخشے آمین یا رب العالمین۔

نصر اللہ عفی عنہ

جامع المعقول والمقول، غزالی زماں، رازی دوراں، مولانا قاضی حمید اللہ خان صاحب
مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم گوجرانوالہ

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم!

بندہ نے اطباء الصرف شرح ارشاد الصرف کو دیکھا ہے۔ جو کہ مسائل صرف میں خزانہ ہے۔
اور فوائد مینوں میں سمندر ہے۔ اور علم صرف میں یہ پہلی کتاب ہے۔ جس میں نایاب اور
اشتمالی مینہ جات ہیں۔ بندہ کی نظر میں آج تک ایسے مینے کسی کتاب میں مکتوب نہیں۔
لہذا یہ کتاب شائقین کے لئے عینا لا جواب تحفہ ہے۔ جس کو دیکھتے ہی دل خوشیوں سے
بھر گیا کہ الحمد للہ اس انحطاط علمی کے زمانہ میں بھی خلاق عالم نے کیسے کیسے اہل علم پیدا کیے
ہیں۔ اس پر میں توانفا ہی کہہ سکتا ہوں۔

لله در المصنف - اللهم زد فزده

حمید اللہ

طلباء کرام کے لئے عظیم خوشخبری

حضرت مفتی صاحب سال میں ۱۰ مرتبہ درہ صرف و نحو پڑھاتے ہیں۔

پہلی مرتبہ : علم بیباکی النبیہ ۲۵ جب تک

دوسری مرتبہ : علم شہباز النعمت ۲۵ رمضان المبارک تک

دورہ صرف جس میں ارشاد الصرف کو بالرز اما الصرف

جمع عبارات یاد کرائی جاتی ہے۔ اور علم صرف کے دیگر مسائل ضروریہ

مختلف کتب سے بھی پڑھائے جاتے ہیں۔

اور روزانہ تقریباً ۱۰۰ صیغہ جابت حل کرائے جاتے ہیں۔

اور قرآن مجید سے بھی خوب اجراء کرایا جاتا ہے۔

دورہ نحو جس میں نحو میر بطرز تنویر مفصل انداز میں

پڑھائی جاتی ہے۔

اور ضوابط نحویہ۔ اور نظم مائتہ عامل

اور شرح مائتہ عامل۔ اور پانچ پاروں کی تراکیب بھی کرائی جاتی ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَاعَفَ أَجْرَ الْمُجْتَهِدِ عَلَى صَوِّحِ
وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ تَمَثَّلَ مَقَالًا غَيْرَ لَفِينِ
وَعَلَى إِلِهِ وَصَحْبِهِ الْمُتَمَثِّلِينَ الْهَامِزِينَ مِنْ غَيْرِ نَقْصٍ وَتَعْلِيلٍ أَمَّا بَعْدُ

﴿ مبادیات ﴾

فصل اول : جس میں چند مباحث کا بیان ہے۔

(۱) مقام مرتبہ علم الصرف (۲) تعریف۔ موضوع۔ غرض و غایت (۳) واضح (۴) اسماء علم
الصرف (۵) وجہ تسمیہ (۶) مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے حالات۔

بحث اول۔ علم الصرف کا مقام اور مرتبہ۔ جس کا سمجھنا چند باتوں پر موقوف ہے۔

بہلی بات : لغت کیا ہے اور واضح لغت کون ہیں۔

لغت ان آوازوں کا نام ہے جن سے ہر قوم اپنے اغراض مقاصد کو ایک دوسرے کے سامنے
ظاہر کرتی ہے۔

واضح لغت ابتداء اللہ رب العزت ہیں کمافی قولہ تعالیٰ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا پھر بعد میں
انہیں کمی اور اضافہ اور تغیر و تبدل ہر زمانہ اور ہر ملک میں انسان کی طرف سے ہوتا رہا ہے۔

دوسری بات : احسن لغت کونسی ہے۔ تمام لغتوں میں سے احسن و اشرف لغت عربی زبان ہے
دلیل نمبر ۱: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْعَرَبِ لِثَلَاثٍ لِأَنِّي عَرَبِيٌّ
وَالْقُرْآنُ عَرَبِيٌّ وَلِسَانُ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ۔

دلیل نمبر ۲۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید کی صفت بیان کی قُرْآنًا عَرَبِيًّا بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ

مُبِين

دلیل نمبر ۳: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ كِتَابًا إِلَّا بِالْعَرَبِيَّةِ ثُمَّ

تَرْجَمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ عَلَى لِسَانِ أُمَّيْهِ -

دلیل نمبر ۴: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَيْكُمْ بِالْعَرَبِيَّةِ فَإِنَّهَا تَنْبِثُ الْعُقْلَ وَ تَزِيدُ فِي الْمُرُوءَةِ - وَقَالَ بَعْضُ السَّلَفِ عَلَيْكُمْ بِالْعَرَبِيَّةِ فَإِنَّهَا الْمُرُوءَةُ الظَّاهِرَةُ وَ هِيَ كَلَامُ اللَّهِ وَ كَلَامُ أَنْبِيَائِهِ وَ مَلَائِكِيهِ -

تیسری بات: انسان کی سب سے پہلی زبان کوئی ہے۔ چونکہ انسان افضل المخلوقات ہے اور اشرف المخلوقات تھا اس لیے اللہ رب العزت نے تمام لغتوں میں سے احسن لغت عربی عطا فرمائی چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کی زبان عربی تھی۔ پھر فجر ممنوعہ کے کھانے سے اللہ رب العزت نے جہاں اور نعمتیں واپس لے لیں جہیں وہاں یہ نعمت (عربی زبان) بھی واپس لے لی۔ پھر سریانی زبان بولتے رہے اور جس طرح آپ کو دوسری نعمتوں کے فقدان پر رنج و غم ہوا ایسے ہی اس نعمت کے سلب ہونے پر بھی شدید قلق اور افسوس ہوا۔ ثُمَّ اجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَتَابَ عَلَيْهِ وَ هَدَاهُ (القرآن) کا زمانہ آیا تو اور نعمتوں کے ساتھ ساتھ یہ نعمت بھی مرحمت فرمائی جس پر آپ کو بہت خوشی ہوئی۔

چوتھی بات: عربی زبان میں تغیر و تبدل اور عود کیسے ہوا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ دور دراز تک عربی زبان استعمال ہوتی رہی۔ پھر جوں جوں زمانہ گزرتا گیا دین میں تنزلی شروع ہو گئی یہاں تک کہ کفر و شرک عام ہو گیا تو کفران نعمت کی وجہ سے لغت عربیہ تدریجاً تدریجاً شروع ہو گئی چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان کے وقت لغت عربیہ بالکل ختم ہو گئی۔ دوسری لغتیں مروج ہو گئیں پھر سیدنا اسماعیل ذبح اللہ علیہ السلام کو بذریعہ وحی یا بذریعہ الہام عربی خالص سکھائی گئی۔ كَمَا فِي رِوَايَةِ اَوَّلِ مَنْ تَكَلَّمَ بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ سَيِّدَنَا اِسْمَاعِيْلُ

پانچویں بات: عربی زبان کے تحفظ کا ذریعہ کیا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کے فرمان اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَ رَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللَّهِ اَفْوَجَآ - (القرآن) کا ظہور ہونے لگا تو عرب و عجم کثرت سے اسلام میں داخل ہونے

لگے عربیوں کا عجیبوں سے معاملات۔ معاشرات۔ غرض ہر چیز میں اختلاط ہونے لگا۔ تو اس مقدس زبان میں تغیر و تبدل ہونے لگا۔ تب ہی عربیت کے تحفظ و بقاء کے لیے صرف نحو کو ایجاد کیا گیا۔ بلکہ قرآن و حدیث جو کہ اسلام کے لیے مبداء و منتہی ہیں۔ سمجھنا اور سمجھانا بھی انہی پر موقوف ہے۔

نتیجہ بعض جہلاء یعنی پروفیسر و غیرہ اعتراضات کرتے ہیں کہ صرف و نحو دیگر علوم کے دقائق اور باریکیوں کے پڑھنے پڑھانے کی کیا ضرورت ہے۔ بس چند محاورات چند کلمات یکہ لینا کافی ہیں۔ یہ بات بالکل حماقت پوٹنی ہے اسکی تفصیل یہ ہے کہ عربی زبان کی دو حیثیت ہیں۔

(۱) عربی زبان بعض اسلامی ملکوں کی زبان ہے۔ اس عام زبان ہونے کی حیثیت سے اسکا لکھنا اور سمجھنا اور بولنا تمام زبانوں سے آسان ہے۔ اس کے لیے چند لغات اور محاورات کا جان لینا ہی کافی ہے۔

(۲) یہ لغت عربی قرآن کی زبان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ہے اس حیثیت سے یہ مشکل ترین ہے اسکے لیے صرف و نحو اور دیگر علوم و فنون کی اشد ضرورت ہے۔
یاد رکھیں ان علوم عربیہ میں مہارت حاصل کیے بغیر قرآن فہمی کا دعویٰ جھوٹ و فریب کے سوا کچھ نہیں جیسا کہ آج کل تو تعلیم یافتہ دعویٰ کرتے ہیں۔ حقیقت میں یہ لوگ اس مقولہ کے مصداق ہیں النَّاسُ أَعْدَاءُ لِمَا جَهِلُوا۔

کیا ہی خوب کہا ہے مادمین نے صرف و نحو کے بارے میں۔

اَلصَّرْفُ اُمُّ الْعِلْمِ وَالنَّحْوُ اَبُو هَا۔

اَلصَّرْفُ وَالنَّحْوُ فِي الْعِلْمِ كَالرُّوحِ فِي الْجِسْمِ۔

اَلصَّرْفُ فِي الْعِلْمِ كَالضَّوِّ فِي النُّجُومِ۔

اَلنَّحْوُ فِي الْعِلْمِ كَالْبَرْقِ فِي النُّجُومِ۔

بحث تانی

علم الصرف کی تعریف :

بحث ثالث

وَكَانَ لِنَحْوِ عَلِيٍّ حَيْدَ رَا

(۲)۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۳)۔ ابو عثمان مازنی ہیں وفات ۲۳۸ھ۔

(۴)۔ راجح قول یہ کہ علم الصرف کے واضع امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جنگی وفات ۱۵۰ھ۔

جس پر دلیل یہ کہ امام صاحب نے علم الصرف میں ایک کتاب تصنیف فرمائی جس کا نام المقصود۔

تھا جسکی تین شروح لکھی گئی۔ (۱) المطلوب (۲) امعان الانظار زین الدین بن بیر علی کی جویر

کلی سے مشہور تھے ان کی وفات ۹۵۲ھ۔ میں ہوئی۔

(۳) روح الشروح جو کہ استاذ بیسی سیروی کی ہے امام صاحب کی تصنیف کا تذکرہ معجم

المطبوعات العربیہ میں چار جگہ ہے لہذا امام صاحب علم الصرف کے واضع اور مدون اول ہیں

جیسا کہ علم فقہ کے موجد اول ہیں۔

أَعِذْ ذِكْرُ نَعْمَانَ لَنَا إِنَّ ذِكْرَهُ

هُوَ الْمُسْكُ مَا تَكْرَرَتْهُ يَنْتَضِعُ

تاریخ ایں فن یہ ہے کہ علم قرن اول میں ایک جزو سمجھا جاتا تھا یعنی کلام عرب کی مفردات و

مرکبات کا فرق تھا تو اس لحاظ سے سیدنا علی المرتضیٰ نے نحو کے ذیل میں نحو کے قواعد بھی وضع کیے

ہیں۔ اور اپنے شاگرد ابو الاسود ظالم بن عمرو ذی السواد فی ۶۷ انہوں نے اپنے شاگرد معاذ بن

مسلم ہروی التوفی ۸۷ کو پڑھاۓ اور اسی اثنا میں امام اعظمؒ نے کتاب المقصود لکھ کر مستقل فن

کے واضع ہونے کا شرف حاصل کیا پھر معاذ بن مسلم اور امام صاحب کے شاگرد ابو الحسن علی

کسائی التوفی ۱۸۹ نے اسکو ترقی دی۔

اس کے بعد ان کے شاگرد امام فرا کو فی التوفی ۲۰۷ نے مزید چار چاند لگا دیے اور مزید سے مزید

علم نحو سے الگ کر کے مستقل فن و علم کی حیثیت سے اجاگر کیا اس کے بعد ابو عثمان بکر المازنی

التوفی ۲۳۸ کی تصریف طوکی ابو الفہلا حمد بن محمد میدانی التوفی ۵۱۸ کی نزہۃ الطرف فی حلم

الصرف علامہ ابن حاجب التوفی ۶۳۶ کی شافیہ۔ ابن مالک محمد بن عبد اللہ صاحب الفیہ التوفی

۶۷۶ کی لامیۃ الافعال۔ فیک ابواج اسماعیل بن محمد حضری یعنی التوفی ۶۷۶ کی اساس
التصریف شیخ علاء الدین علی بن محمد المعروف قوشچی التوفی ۸۷۹ کی عہود الزوداہر فی نظم الجواہر اس
فن کی مشہور عمدہ کتابیں ہیں۔

فائدہ۔ علم الصرف اور علم الاشتقاق کے مسائل قریب قریب ہیں نیز علم اشتقاق کے مسائل
قلیل بھی ہیں اس لیے بعض نے دونوں علموں کو ایک سمجھ لیا ہے۔ حالانکہ یہ دونوں جدا جدا علم ہیں
اس لیے احقر یہاں علم اشتقاق کی تعریف اور موضوع اور غرض و غایت تحریر کر دیتا ہوں۔
علم اشتقاق کی تعریف: **هُوَ عِلْمٌ بِتَحْوِيلِ الْأَصْلِ الْوَاحِدِ إِلَى امْتِلَاقٍ مُخْتَلِفَةٍ
لِحُصُولِ الْمَعَانِي الْمُعْتَوَرَةِ۔**

علم اشتقاق

علم اشتقاق وہ علم ہے جس میں اصل واحد کو مختلف مثالوں کی طرف پھیرا جائے معانی مقصودہ
کے حصول کے لیے۔ اصل واحد سے مراد مشتق منہ مصدر ہے اور امثلہ مختلف سے مراد مشتقات
یعنی گردانیں ہیں ماضی مضارع امر نہی۔

اصل بصریین کے نزدیک مصدر ہے۔ اور کو فیہین کے نزدیک فعل ہے جسکی تفصیل آگے آرہی ہے
غرض وغایت۔ **تَحْوِيلٌ مَلَكَةٌ يَتَعَرَفُ بِهَا الْإِنْسَابُ عَلَى وَجْهِ الصَّوَابِ۔** علم
اشتقاق کی غرض ایسے ملکہ کو حاصل کرنا جس کے ذریعے صحیح طریقے پر اصل و فرعیت کی نسبت کو
معلوم کیا جائے کہ یہ اصل ہے اور یہ فرع ہے۔

موضوع علم اشتقاق: **مُفْرَدَاتُ كَلَامِ الْعَرَبِ مِنْ حَيْثُ الْإِصَالَةِ
وَالْفَرْعِيَّةِ فِي الْجَوَاهِرِ۔**

بحث رابع

اسماء علم الصرف۔ وجہ تسمیہ کتاب اور مصنف۔

اس علم کے چند نام ہیں (۱) علم الصرف (۲) علم التصریف (۳) علم المیزان (۴) علم المعیغہ اور

جنہوں نے علم الصرف اور علم الاشتقاق کو ایک شمار کیا ہے انہوں نے اس کا نام علم اشتقاق بھی رکھا ہے

وجہ تسمیہ کتاب: اس کتاب کا نام ارشاد الصرف ہے جس کی وجہ تسمیہ یہ ہے
 ارشاد مصدر بمعنی اسم فاعل مَرُشِدٌ کے اور الصَّرْف سے قبل مضافِ عِلْمٌ کا لفظ محذوف
 ہے تقدیر عبارت یوں ہوگی هَذَا كِتَابٌ مَرُشِدٌ اِلَى عِلْمِ الصَّرْفِ یعنی یہ کتاب علم
 الصرف کی طرف رہنمائی کرنے والی ہے۔
مصنف کتاب۔

مولانا خدا بخش نور اللہ مرقدہ ہیں جنہوں نے سندھی رحمة اللہ علیہ کے مدرسہ میں ان کے حکم سے
 ارشاد الصرف کو تصنیف فرمایا۔

فصل دوم

حرکت و سکون کی اقسام۔

حرکت کی دو قسمیں ہیں (۱) حرکت لازمی (۲) حرکت عارضی۔

حرکت لازمی: وہ ہے جو اصل اور وضع میں ہو۔

حرکت عارضی: وہ ہے جو اصل وضع میں نہ ہو۔

اسی طرح سکون کی دو قسمیں ہیں سکون لازمی سکون عارضی قسم علی ما سبق۔

نائدہ صر فی حضرات حرکت عارضی کو سکون شمار کرتے ہیں جیسے دَعَاً اور سکون عارض کو

حرکت شمار کرتے ہیں جیسے قَوًی جس کی تفصیل اجوف اور ناقص کی تعلیلات میں آجائے گی۔

پھر حرکت کی دو قسمیں ہیں (۱) حرکت اعرابی (۲) حرکت بنائی۔

حرکت اعرابی: وہ ہے جو عرب کے آخر میں ہو اور عامل کے بدلنے سے بدل جائے۔

حرکت بنائی: وہ ہے جو بنی کے آخر میں ہو اور عامل کے بدلنے سے نہ بدلے۔

نائدہ حرکات اعرابیہ کے نام رفع ، نصب ، جر ، جزم اور مثنی کی حرکات کا نام ضم

فتح۔ کسر ہے۔ اور مشترکہ نام ضمہ۔ فتح۔ کسرہ ہے۔

فصل سوم:

نون کی اقسام۔

نون کی دو قسمیں۔

(۱) نون اصلی (۲) نون زائدہ۔

نون اصلی: وہ ہے جو قایمین یا لام کے مقابلہ میں ہو جیسے نَصَرَ مَنَعَ۔

نون زائدہ: وہ ہے جو ان کے مقابلہ میں نہ ہو جیسے اِنصَرَف۔ اِحْرَجْ نون زائدہ کی پانچ

قسمیں ہیں (۱) نون علامت (۲) نون اعرابی (۳) نون بنائی (۴) نون تنوین (۵) نون

تاکید

(۶) نون وقایہ (۷) نون قطنی۔

اول نون علامت: وہ ہے جو کسی باب کی علامت ہو جیسے باب انفعال اور افتعال میں

نون علامت ہے۔

دوم نون اعرابی: وہ ہے جو معرب میں ہو اور ضمہ اعرابی کے عوض ہو جیسے یضر بان

یضر بون۔ تضر بین

سوم نون عوض: وہ ہے جو کسی کے عوض نہ ہو جمع مونث کے آخر میں ہو جیسے یضربن

ضابطہ: نون اعرابی سات صیغوں میں ہوتا ہے چار تشنیه اور دو جمع مذکر اور ایک واحد مودع مخاطبہ

اور نون بنائی دو صیغوں میں جمع مونث غائبات اور جمع مخاطبات کے آخر میں ہوتا ہے نون بنائی

کبھی نہیں گرتا۔ اور نون اعرابی گر جاتا ہے جس کے ضابطہ کے لیے شعر ہے۔

مبنی آن باشد کہ مانند بر قرار معرب آن باشد گردد بار بار

چهارم نون تنوین: وہ نون ساکن ہے جو پڑھنے میں آئے لکھنے میں نہ آئے اور

لکھنے کی صورت میں دو زبردو پیش لکھا جاتا ہے۔

فائدہ جیسے نون ساکن کی وجہ سے اتقاء ساکنین ہو جاتا یہ اسی طرح نون تنوین کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہے جیسے ذاعی سے ذاعین اتقاء ساکنین کی وجہ سے ذاع ہوا تنوین کی پانچ قسمیں ہیں شعر۔

تنوین پنج قسم است اع یار من بگیو

اول ممکن است ثانی عوض ثالث تنکیر

دیگر مقابلہ است ترنم برا درم

این پنج یاد کن شوی شاہ بینظیر

جن میں سے چار قسمیں اسم کے ساتھ مختص ہیں اور پانچویں قسم تنوین ترنم مشترکہ ہے۔

پنجم نون تاکید: جو فعل کی تاکید کیلئے لایا جائے نون تاکید کی دو قسمیں ہیں نون ثقیلہ جو مشدود ہو جیسے اضربن۔ نون خفیفہ جو ساکن ہو جیسے اضربن۔

فائدہ نون تاکید خفیفہ بسا اوقات حرف علت سے بدل جاتا ہے جیسے اضربن سے

اضربا جس کے لیے قانون آگے آ رہا ہے۔ اوج بسا اوقات نون خفیفہ کو نون تنوین کی صورت میں لکھ دیا جاتا ہے جیسے لیکوئا، لئسفعا۔

ششم نون وقایہ: نون وقایہ وہ ہے کہ جو کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کو محفوظ کرنے کے واسطے لایا جائے جیسے ضربنی۔

ہفتم نون قطنی: نون قطنی وہ ہوتا ہے کہ جب دوسرا کنین کو ملا کر پڑھا جائے تو ان کے درمیان میں ایک نون پڑھا جاتا ہے جیسے اللہ احد اللہ الصمد۔

فصل رابع

علم الصرف میں چند چیزیں مقصودی ہیں۔

(۱) تعلیل (۲) ابدال (۳) اسکان (۴) حذف (۵) ادغام (۶) تخفیف۔

پہلا قسم: تحلیل: کلمہ میں سخت پیدا کرنے لیے حرف علت میں تبدیلی کرنا جیسے
قَوْلَ سے قَالَ -

دوسرا قسم: ابدال: ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف لانا۔ پھر اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) بدل از حرف اصلی جیسے قَوْلَ سے قَالَ -

(۲) بدل از حرف زائدہ جیسے ضَارِبَ سے ضُورِبَ -

تیسرا قسم: اسکان: حرف سے حرکت کو گرا دینا اسکی بھی دو قسمیں ہیں۔

(۱) اسکان بخلاف حرکت جیسے يَدْعُو سے يَدْعُوْ (۲) اسکان بھل حرکت ساکن کی طرف

جیسے يَقُولُ سے يَقُولُ اور اسکان بھل حرکت متحرک کی طرف جیسے قَوْلَ سے قِيلَ -

چوتھا قسم: حذف: حرف کو گرا دینا اسکی بھی دو قسمیں ہیں۔

(۱) حرف زائدہ کا حذف کرنا جیسے يَكْرِمُ - لَمْ تَسْطِعْ -

(۲) حرف اصلی کا حذف کرنا جیسے يُوْعِدُ سے يَعِدُ - اَدْعُو سے اُدْعُ -

اور کبھی دو حرف اصلی حذف ہوتے ہیں۔ جیسے اَوْفَى سے قِ - لَمْ يَوْفَى سے لَمْ يَقِ -

پانچواں قسم: ادغام: دو حرف کو ایک حرف مشدد بنا دینا اسکی دو قسمیں ہیں

(۱) ادغام المتجانسين جیسے قُرْءَ سے قُرْ (۲) ادغام المتقاربين جیسے وَعَدْتُ سے

وَعَدْتُ -

چھٹا قسم: تخفیف: کلمہ کو ہلکا بنانا اسکی تین صورتیں ہیں (۱) تخفیف بالابدال

(۲) تخفیف بحذف الحرف - (۳) تخفیف بنقل حرکت -

فصل خامس

ہفت اقسام میں اقسام ستہ مذکورہ کا جریان -

قسم اول صحیح: (۱) اسکی ہفت اقسام اسکان چلتا ہے جیسے ضَرْبَن سے ضَرْبَن اور ظاہر اچار

چیزیں - (۲) ابدال جیسے اِخْتَصَمَ سے اِخْصَمَ (۳) ادغام جیسے اِخْصَمَ سے اِخْصَمَ

(۴) حذف جیسے ہیکرم۔

قسم ثانی معموذ۔ یہ چونکہ نقل ہوتا ہے اسلئے اس میں نقطہ تخفیف چلتی ہے تخفیف کی مذکورہ تین صورتیں مراد ہیں (۱) تخفیف بالابدال جیسے اءَمَنْ سے اَمَنْ۔

(۲) تخفیف بہ نقل حرکت جیسے یَسْئَلُ سے یَسَلُ۔

(۳) تخفیف بالحدف جیسے ہاکرم سے ہیکرم۔

قسم ثالث مضاعف: اس میں تین چیزیں واقع ہوتی ہیں (۲) ادغام جیسے مَدَد سے مَدَّ

(۲) ابدال جیسے اَمَلْتُ، قَضَيْتُ، تَكَلَّمْتُ، تَسَرَّعْتُ دراصل

اَمَلْتُ، قَضَيْتُ، تَكَلَّمْتُ، تَسَرَّعْتُ اور ایسے ہی تَقَضَّى، تَكَلَّمْتُ، دَشَّهَا دراصل تَقَضَّضُ، تَكَلَّمْنُ، دَشَّسَ

اسم کی مثال: دِنَارٌ - قَبْرَاطٌ - شِوَرَاؤُ۔ دراصل دِنَارٌ قَبْرَاطٌ - شِوَرَاؤُ۔

(۳) حذف جیسے مَسْتَمٌ ظَلَعْتُمْ قَرَنَ دراصل مَسْتَمٌ ظَلَعْتُمْ اَقْرَرَنَ تھا۔

قسم رابع مثال۔ قسم خامس اجوف۔ قسم سادس ناقص

قسم سابع لایف

ان چاروں قسموں میں تطیل واقع ہوتی ہے تطیل کی تین صورتیں مراد ہیں (۱) ابدال (۲)

اسکان (۳) حذف۔ مثلاً ماہل میں گزر چکی ہیں۔

فصل سادس

چند فوائد

فائدہ ۱ ہمزہ اور الف میں فرق (۱) الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور ہمزہ کبھی ساکن اور کبھی

متحرک (۲) الف بغیر جھکے کے پڑھا جاتا ہے اور ہمزہ جھکے کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

فائدہ ۲ جنس۔ جمع۔ اسم جمع میں فرق۔

جمع: وہ ہے جو مافوق الاشئین پر بولی جائے اس کے لئے واحد ہو۔ اور اس کی واحد کی ضمیر نہ

لوٹ سکے۔

اسم جمع: وہ ہے جو مافوق الائنین پر بولی جائے لیکن اسکے لیے واحد نہ ہو اور ضمیر واحد کے لیے مرجع بن سکے۔

جنس: جنس وہ ہے جو قلیل کثیر پر بولی جائے اور ضمیر واحد کے لیے مرجع بھی بن سکے۔
فائدہ: جمع سالم اور مکسر کے درمیان فرق: جمع سالم میں واحد کی بناء باقی رہتی ہے جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُونَ اور جمع مکسر میں ٹوٹ جاتی ہے جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔ جسکی تفصیل تنویر شرح نحو میر میں گزر چکی ہے۔

فائدہ: فاعل اور اسم فاعل میں فرق (۱) اسم فاعل ہمیشہ مشتق ہوتا ہے جیسے ضَارِبٌ اور فاعل جامد ہوتا ہے جیسے ضَرْبٌ زَيْدٌ (۲) اسم فاعل ذات مبہم پر اور فاعل ذات معینہ پر دلالت کرتا ہے۔ (۳) اسم فاعل ہمیشہ وصف اور فاعل ہمیشہ ذات ہوتا ہے۔

فائدہ: اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق: اسم فاعل میں حدوث ہوتا ہے اور صفت مشبہ میں ثبوت اور دوام ہوتا ہے۔

فائدہ: اسم مبالغہ اور اسم تفضیل میں فرق: اسم تفضیل زیادتی بہت غیر کے ہوتی ہے جیسے زَيْدٌ الْفَضْلُ مِنْ عَمْرٍو۔ اور اسم مبالغہ میں زیادتی بنفسہ ہوتی ہے جیسے عَلَّامَةٌ - غَفَّارٌ۔

فائدہ: معرب و ثنی کی تعریف۔ معرب وہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدل جائے ثنی وہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہ بدلے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدمہ کتاب

بدایں اسعدك الله تعالى، فی الحرین ۔

ترجمہ جان اے طالب علم نیک بخت بتائے تجھ کو اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں میں۔

سوال : مصنف رحمۃ اللہ نے تسمیہ سے کتاب کو شروع کیا تحمید کیوں ترک کی جب کہ احادیث دونوں کے بارے وارد ہیں۔

جواب : دونوں سے مقصود ذکر خداوندی تھا جو کہ بسم اللہ سے حاصل کیا گیا۔ نیز تسمیہ کے بارے میں زیادہ تاکید ہے آپ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا فرمان ہے اَلَا مَنْ كَتَبَ مِنْكُمْ كِتَابًا فَلْيُكْتُبْ فِيْ اَوَّلِهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔

سوال : ابتداء میں بداں کا لفظ کیوں لایا گیا۔

جواب : مصنفین کی عادت حسنہ ہے طلباء کرام کو متوجہ کرنے کے لیے عربی کتب میں اعلم اور فارسی کی کتب میں بداں جیسے الفاظ ذکر کرتے ہیں نیز بگو اور بشنو وغیرہ کے بجائے بداں لا کر بتا دیا اے طلباء کرام علم الصرف محض کہنے اور سننے تک محدود نہ رکھنا بلکہ دل میں جگہ دینا اور خوب یاد کرنا ہے۔

نادرہ : بداں : لفظ داں امر کا صیغہ ہے۔ جس کا مصدر دانستن بمعنی جاننا۔ ماضی دانست اور مضارع داند آتا ہے۔ اور اس کے شروع میں با کموز زائدہ ہے۔ جو تحسین کلام کے لیے لائی گئی ہے۔

(اس طرح یہ زائدہ با فارسی کلام میں ماضی مضارع امر اور اسما کے شروع میں لائی جاتی ہے۔

مگر یاد رکھیں اسکا مابعد اگر مضموم ہو تو یہ بھی مضموم پڑھی جائے گی ورنہ مکسور۔ جیسے بداد۔ بکلف
 نہیں وغیرہ اور اسم پر داخل ہو تو ہمیشہ مفتوح ہوگی۔ (اور کیونکہ یہ فعل امر کا مینہ ہے۔ اسکا فاعل
 ہونا ضروری ہے۔ اور اسکا فاعل ضمیر مستتر تو ہے۔

سوال: کتاب فارسی میں ہے اَسْعَدَكَ اللهُ یہ جملہ عربی میں کیوں لائے۔

جواب: آپ ﷺ کا فرمان ہے اَلدُّعَاءُ بِلِسَانِ الْعَرَبِيَّةِ اَسْرَعُ لِلْاِجَابَةِ عربی
 زبان میں چونکہ دعا جلد قبول ہوتی ہے اس لیے جملہ دعائیں عربی میں لائے۔

سوال: یہ جملہ ماضیہ ہے حالانکہ دعاء تو حال اور مستقبل کے لیے ہوتی ہے جو کہ شعر میں
 مذکور ہے

آمدہ ماضی بمعنی مضارع چند جا
 عطف ماضی بر مضارع در مقام ابتداء
 بعد موصول و لاء و لفظ حیث و کما
 در جزاء و شرط ہر دو باشد در دعاء
 خلاصہ اشعار۔

(۱) اگر ماضی کا مضارع پر عطف ہو تو ماضی کا مضارع کے معنی میں ہو جاتی ہے۔

(۲) ماضی اسم موصول کے بعد واقع ہو تو بھی مضارع کے معنی میں ہو جاتی ہے۔

(۳) ماضی حرف نداء اور منادی کے بعد جواب نداء کے شروع میں واقع ہو تو بھی مضارع کے
 معنی میں ہو جاتی ہے۔

(۴) ماضی لفظ حَيْث کے بعد واقع ہو تو بھی مضارع کے معنی میں ہو جاتی ہے۔

(۵) ماضی لفظ کُلَّمَا کے واقع ہو تو بھی مضارع کے معنی میں ہو جاتی ہے۔

(۶) فعل ماضی شرط واقع ہو تو بھی مضارع کے معنی میں ہو جاتی ہے۔

(۷) فعل ماضی جزاء واقع ہو تو بھی مضارع کے معنی میں ہو جاتی ہے۔

(۸) فعل ماضی فعل ماضی مقام دعا میں واقع ہو تو بھی مضارع کے معنی میں ہو جاتی ہے۔
اس لیے ضابطہ ہے کہ جملہ دعائیہ ہمیشہ خبریہ ماضیہ ہوتا ہے بمعنی انشاء اور مضارع کے جیسے صَلَّی
اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ رَحِمَہُ اللہُ۔
فیض اگر اپنے معانی یعنی خبر اور ماضی پر قائم رہے تو بھی معنی صحیح بنتا ہے کیوں کہ گھر سے علوم کے
لیے لکھنا سعادت دارین ہی تو ہے۔

کلمات لغت عرب تین قسم پر ہیں:

کہ کلمات لغت عرب ہر سہ قسم است اسم است فعل است
و حروف است اسم چوب رَجُلٌ وَ کَرَمٌ فعل چوب ضَرْبٌ وَ ذَخْرٌ
و حرف چوب مِنْ وَ اَلِی
ترجمہ: کلمات لغت عرب کے تین قسم پر ہیں۔ اسم ہے اور فعل ہے اور حرف ہے۔ اسم جیسے رَجُلٌ
وَ کَرَمٌ اور فعل جیسے ضَرْبٌ وَ ذَخْرٌ اور حرف جیسے مِنْ وَ اَلِی۔ جب ہر لغت کے کلمات
تین قسم پر ہیں لغت کے ساتھ عربی کی قید کیوں لگائی۔

جواب: یہاں مقصود چونکہ عربی لغت کی تعلیم تھی۔ اس لیے یہ قید لگائی گئی ہے۔

سوال: مصنف نے کہا کلمات تین قسموں میں بند ہیں یہ دعویٰ بلا دلیل ہے جو کہ قائل
الافتات بھی نہیں۔

جواب: مصنف نے مشہور ہونے کی وجہ سے دلیل کو ترک کر دیا۔

دلیل حصر: کلمہ تین حال سے خالی نہیں کہ ذات ہو گا یا وصف ہو گا یا رابطہ ہو گا۔ اگر ذات ہو گا
تو اسم ہے اور وصف ہو تو فعل ہے اور رابطہ ہو تو حرف ہے۔

سوال: علم الصرف میں جب مقصود اسم و فعل و حرف کی پہچان ہے اور انکی پہچان بغیر

علامات کے بہت مشکل ہے تو مصنف نے علامات کو کیوں بیان نہیں کیا۔

جواب: علم الصرف میں طلباء کو انکی پہچان گردانوں کے ذریعے ہوتی ہے اس لیے علامات

کو بیان نہیں کیا ۔

علامات اسم : کے لئے شعر۔

لام و تنوین و حرف جر مسند الیہ منسوب دار
پس مصغر و تثنیہ مجموع و مضاف دار
پس تائید متحرک موصوف این علامات اسم دار
نظم و فعل کر دم آنچه دیدم در کتب نحویان
علامات فعل : کے لئے شعر:

سین سوف جازمه قد تائید ساکن امر دار
اتصال تائید فعلت نہی این علامت فعل دار
علامات حرف : کے لئے شعر:

در حرف هرگز نه باشد اے عزیز
از علامات اسم و فعل هیچ چیز
ان علامات کے لیے دلائل احقر نے تویر شرح نحویر میں مختصر جمع کر دیئے۔

اسم کی باعتبار تعداد حروف اصلی کے تین قسمیں ہیں

واسم بر سه قسم است ثلاثی و رباعی و خماسی ، ثلاثی سه

حرفی را گویند چون زیند رباعی چهار حرفی را گویند

چون جعفر ، خماسی پنج حرفی را گویند چون سفوجل

(ترجمہ) اور اسم تین قسم پر ہے۔ ثلاثی اور رباعی اور خماسی۔ ثلاثی تین حرف والے کلمے کو کہتے

ہیں جیسے زیند اور رباعی چار حرف والے کلمے کو کہتے ہیں جیسے جعفر اور خماسی پانچ حرف والے

کلمے کو کہتے ہیں جیسے سفوجل۔

نکات اسم کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اسم متمکن (۲) اسم غیر متمکن ان کی تعریف معرب و ثنی

والی ہے جو گزر چکی ہے اور فعل کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) فعل متصرف (۲) فعل غیر متصرف

فعل متصرف جسکی گردان ہو جیسے ماضی مضارع۔

فعل غیر متصرف جسکی گردان نہ ہو جیسے لَیْسَ، بَیْسَ، نَعَمَ۔ اور اسی طرح فعل تعجب کے صیغے۔
یاد رکھیں صرفی حضرات اسم متمکن اور فعل متصرف سے بحث کرتے ہیں لہذا یہ تقسیم اسم جامد متمکن کی ہے نہ مطلق اسم کی کیونکہ مصدر اور مشتق کی فقط دو قسمیں ہیں۔
اسم جامد متمکن باعتبار تعداد حروف اصلی کے تین قسم پر ہے۔

نکاتہ جعفر کے چار معنی آتے ہیں (۱) نام آدمی (۲) خر بوزہ (۳) گدھا (۴) نہر۔

یہ معانی اس مثال میں موجود ہیں۔ رَأَيْتُ جَعْفَرًا عَلَى جَعْفَرٍ لَمْ يَكُنْ جَعْفَرًا
یعنی میں نے ایک آدمی کو دیکھا نہر میں گدھے پر سوار ہو کر خر بوزہ کھا رہا تھا۔

وجہ تسمیہ: ثلاثی۔ رباعی۔ خماسی۔ اور ثلاثی رباعی خماسی ثلاثی۔ اربعہ۔ خمسہ۔ کی طرف
منسوب ہیں نہ ثلاث رباع خماس کی طرف ورنہ معنی فاسد ہو جاتا ہے باقی رہا فاء کلمہ پر ضمہ یہ
نسبت کی وجہ سے ہے۔

سوال: اسم احادی اور ثلاثی بھی تو ہوتا ہے جیسے کاف اور تاء ضمیر اور نا ضمیر۔

جواب: یہ اسماء غیر ممکنہ ہیں جن کے بارے میں بتا چکے ہیں کہ یہ علم الصرف میں بھوت
عنہا نہیں۔

سوال: اسم سادسی کیوں نہیں بنایا گیا۔

جواب: کلمہ کی بناء کم از کم تین حروف سے ہوتی ہے۔ اگر سدا سی بنالیا جاتا طالب علم کے
لیے فرق کرنا مشکل ہو جاتا کہ یہ ایک کلمہ ہے یا کہ دو کلمہ۔

فعل کی باعتبار حروف اصلی کے دو قسمیں ہیں

فعل بر دو قسم است ثلاثی و رباعی ثلاثی

چوب ضروب رباعی چوب دُخْرَج

یہ تقسیم فعل اور مصدر اور مشتق کی ہے۔ فعل۔ مصدر۔ مشتق باعتبار تعداد حروف اصلی دو قسم پر

ہے۔ ثلاثی اور رباعی۔ امثلہ۔ فعل ثلاثی جیسے ضَرَبَ مصدر رباعی جیسے دَخَرَ مصدر ثلاثی ضَرَبًا۔ رباعی دَخَرَ جَعَلَ مشتق ثلاثی ضَارِبٌ۔ مشتق رباعی مَدَّ خُورَج۔

سوال: اسم جامد کی طرح فعل خماسی وضع کیوں نہیں کیا گیا۔

جواب: فعل میں پہلے نقل تھا اگر خماسی بناتے نقل حرید بڑھ جاتا۔

سوال: فعل احادی اور ثنائی بھی ہوتا ہے مصنف نے کیوں ذکر نہیں کیا۔ جیسے قِ۔ سَلُّ

وغیرہ۔

جواب: حقیقت میں قِ۔ اُولٰٓئِی تھا۔ قانون کے تحت قِ بن گیا۔ اسی طرح سَلُّ اصل میں اسْتَسَلَّ تھا لہذا کوئی فعل بھی احادی اور ثنائی نہیں ہوتا۔

سوال: حرف کی تقسیم کیوں نہیں کی گئی۔

جواب: تمام حروف مثنی ہوتے ہیں صرفی حضرات مثنی سے بحث نہیں کرتے۔

نیز حرف کی گردان کا نہ ہونا بھی وجہ ترک ہے۔

فائدہ: ابتداء حروف دو قسم پر ہیں حروف مہمانی، حروف معانی، حروف معانی وہ حروف معانی ہیں جن کا معنی ہوتا ہے اور مہمانی وہ ہے جن کا معنی نہ ہو بلکہ لفظوں کو جوڑنے کے لیے لائے جاتے ہو۔

بدان کہ میزان در کلام عرب فاوعین و لام است۔

ترجمہ جان اے طالب علم ترازو کلام عرب کا فا، عین، لام ہے۔

سوال: کلام عرب کے لیے میزان کیوں بنایا گیا۔

جواب (۱): حروف اصلی اور زائدہ کو جدا کرنے کے لیے۔ (فصول اکبری ص ۱۰)۔

جس طرح سنار کے پاس سونے کے کمرے کھوٹے پر کھتے کے لیے ایک پیمانہ ہوتا ہے۔ تو

صرفیوں نے بھی کلمات کو پر کھتے کے لیے یعنی اصلی اور زائدہ جدا کرنے کے لیے ایک وزن بنایا تاکہ کلمے کی اصلیت کو پرکھا جاسکے۔

جواب (۲): تاکہ کلمے کی صورت اور ہیئت ذہن میں متصور ہو سکے مثلاً اجْتَنَّبْ بصورت

اِفْعَلْ ہے

جواب (۳): تاکہ اختصار کے ساتھ ہمیں معلوم ہو سکے کہ کون سا حرف اصلی ہے اور کون

سازاندہ مثلاً جب کہا جائے گا۔ مُسْتَخْرِج کا وزن مُسْتَفْعِل ہے تو یہ بات زیادہ مختصر ہے اس سے یوں کہیں کہ اس میں م۔ س۔ ت۔ زائدہ ہیں۔

سوال: میزان بنانا ہی تھا۔ تو کسی مادی شئی لوہا پتیل کا بنا لیتے حروف میں سے کیوں بنایا۔

جواب: جب موزون غیر مادی شئی تھے تو اس لیے ضروری تھا کہ میزان بھی غیر مادی شئی یعنی حروف کے قبیل سے ہو۔

سوال: میزان کے لیے حروف تہجی میں سے فا، عین، لام کا انتخاب کیوں کیا گیا۔

جواب: حروف کی باعتبار مخارج کے تین قسمیں ہیں شفوی۔ وسطی۔ حلقی ان میں سے

ایک ایک حرف لیا گیا شفوی میں سے فا اور حلقی میں سے عین اور وسطی میں سے لام لیا گیا۔

سوال: شفوی و حلقی وسطی اور حروف بھی تھے ان کا انتخاب کیوں پھر اس ترتیب خاص کی وجہ

کیا ہے؟

جواب: میزان یعنی ترازو اعم ہوتا ہے اس لیے میزان کے لیے اعم الافعال کی ضرورت تھی

کہ یہ تین حروف اسی ترتیب فعل پر اعم الافعال بنتا ہے اسی لیے ان حروف کو اسی ترتیب پر منتخب کیا گیا۔

سوال: ترتیب یوں کیوں دی کہ پہلے فا کو پھر عین کو اور پھر لام اور اس کے علاوہ اور صورتیں بھی بن سکتی ہیں مثلاً عَقْلَ عَلَفَ فَلَعَ وغیرہ۔

جواب: اس ترتیب کے علاوہ بعض ترتیبوں سے کلمہ مہمل بن جاتا ہے۔ جیسے لعف اور بعض کا معنی

خاص ہے عفل بمعنی مرض زبان الفع چادر کبیل فلع علف گھاس حالانکہ ہمیں ایسے حروف میزان

کے لیے چاہیے جن کا معنی دنیا کے ہر کام پر سچا آوے اور وہ یقیناً یہی ترتیب ہے۔ یعنی ف ع ل

جواب: کیونکہ فعل میں تغیر و تبدیلیاں ہنسبہ اسم کے زیادہ ہیں۔ اور علم الصرف سے مقصود تغیر تبدیل اعلال و تعلیل کو معلوم کرنا ہے۔ تو لہذا فاعل والی ترتیب ہی مناسب ہے۔ جو کہ ہمارے مقصود کے ساتھ زیادہ مشابہہ ہے۔

جواب: کیونکہ حروف شفوی اور وسطی خفیف ہیں۔ اور حلقی کچھ قلیل ہیں۔ لہذا شفوی وسطی کو اطراف میں اور حلقی کو درمیان میں لائے تاکہ مادی ترازو سے مناسبت ہو جائے کہ اس کیپلوے ہنسبہ درمیان والی ڈنڈی کے ہلکے ہوتے ہیں۔ درمیان والی ڈنڈی مضبوط ہوتی ہے۔ جو انکا بوجھ سہارتی ہے۔ اسی طرح عین حرف حلقی اپنے پلڑے فا اور لام کا بوجھ سہارتا ہے۔

سوال: کام کے معنی میں تو لفظ عمل بھی آتا ہے۔ اور اس میں جمیع مخارج بھی موجود ہیں اس کو بھی میزان بنا سکتے تھے۔

جواب: ٹھیک ہے اسکا معنی بھی کرنا ہے۔ مگر پھر بھی کچھ خاص ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کام کو عمل کہنا درست نہیں بلکہ فعل کہنا درست ہے کیونکہ عمل تو وہ ہوتا ہے جو اعضاء و جوارح سے کیا جائے۔

سوال: میزان کے لیے ثلاثی کا انتخاب کیوں۔

جواب: اگر میزان رباعی ہوتا تو ثلاثی کے وزن کے لیے ایک حرف کم کرنا پڑتا اور خماسی سے دو حرف کم کرنا پڑتے اور یہ بات واضح ہے کہ کم کرنے سے بڑھانا بہتر ہے۔

فائدہ: جس کلمہ کا وزن کیا جائے گا اسکو موزون یا صیغہ اور فاعین لام کو وزن۔

میزان یا موزون بہ کہتے ہیں۔ اور مقدار معلوم کرنے کو وزن کرنا کہتے ہیں۔ مثلاً حَضَرَبَ کا وزن فَعَلْ ہے۔ تو حَضَرَبَ موزون اور فَعَلْ وزن کہلائے گا۔

فائدہ: باقی صرفی لوگ جب وزن کریں گے۔ تو موزون اور وزن میں پانچ باتوں کا لحاظ کریں گے یعنی موافقت کریں گے۔ (۱) حرکات و سکنات۔ یعنی جو حروف متحرک ہوں وزن میں بھی

اور جہاں ساکن ہوں تو وزن میں بھی اس کے مقابل ساکن ہوں جیسے اَکُوْمَ بروزن اَفْعَلْ (۲) حرکات خصوصہ میں بھی موزون میں جہاں فتح ہوگا۔ وزن میں بھی فتح ہوگا۔ اور کسرہ کے مقابلہ میں کسرہ ضمہ کے مقابلہ میں ضمہ ہوگا۔ جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلْ (۳) حروف اصلی اور زائدہ کا تقابل یعنی موزون میں جس مقام پر اصلی حروف ہوگا۔ تو وزن میں بھی ف ع ل میں اصلی حرف ہوگا۔ اور جہاں زائدہ ہو تو وزن میں زائدہ لائیں گے۔ جیسے مَضْرُوْبُ بروزن مَفْعُوْلُ (۴) حذف میں یعنی جو حروف موزون میں حذف ہوگا تو وزن میں بھی اس کے مقابل والا حرف حذف ہوگا۔ مثلاً يَهَبُ - يَعْدُ بروزن يَعْلُ يَعْلُ کیونکہ اصل میں يُوْهَبُ اور يُوْعَلُّ تھا قانون کے تحت داو گر گئی۔

جمہور کے نزدیک مخدوف حرف کا اعتبار وزن میں بایں طور کریں گے۔ کہ چونکہ اصل میں موجود تھا۔ لہذا وزن میں بھی اصل یہ نکالیں گے۔ مخدوف حرف کو حذف نہیں کریں گے۔ بلکہ ذکر کریں گے جیسے يَهَبُ بروزن يَفْعَلُ مقلوب میں تقابل یعنی جہاں موزون میں قلب مکانی کریں گے۔ یعنی حروف کی جگہ بدلیں گے تو وزن میں بھی اس کے مقابل آنے والے حرف کو اسکی جگہ لے آئیں گے جیسے اِشْأُ بروزن اَلْعَا کیونکہ اصل میں شْأُ تھا۔ اسی طرح حاوی بروزن عَالِفُ تھا۔ کیونکہ اصل میں واحد تھا قلب مکانی کر کے حاوی وغیرہ پڑھا گیا۔

فائدہ: صرفی حضرات وزن صرف اسمائے مسکنہ کا کریں گے یا افعال کا کریں گے باقی اسماء غیر مسکنہ یا حروف کا وزن نہیں کریں گے۔ کیونکہ ان سے ہماری بحث نہیں ہوتی۔

فائدہ: اسماء غیر مسکنہ اور حروف کا وزن نہ ہونے کی وجوہات یہ ہیں۔ (۱) کیونکہ ان میں تصریف نہیں ہوتی جبکہ صرفی کا اصل کام تصریف و گردانیدن یک صیغہ بسوے صیغہ ہے (۲) بوجہ انکے جامد ہونے کے ضعیف و کمزور ہے۔ جو لائق قابل وزن نہیں۔ (۳) بوجہ ریع شان ہونے کے کہ میزان انکو برداشت نہیں کر سکتا۔

حروف بر دو قسم است حرف اصلی و حرف زائدہ ، حرف اصلی آنست کہ در مقابلہ فتوعین و لام بود چوں ضربَ بروزن فَعَلَ ، حرف زائدہ آنست کہ در مقابلہ این حروف نبود چوں اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ (ترجمہ) اور حرف دوم پر ہے حرف اصلی اور حرف زائدہ حرف اصلی وہ ہے جو فاء عین اور لام کے مقابلہ میں ہو جیسے ضربَ بروزن فَعَلَ اور حرف زائدہ وہ ہے فاء عین لام مقابلہ نہ ہو جیسے اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ۔

حروف دو قسم پر ہیں (۱) حرف اصلی (۲) حرف زائدہ۔

حروف اصلی : وہ ہے جو مجرد و مزید فیہ کی سب گردانوں میں موجود ہو جیسے ضربَ کے حروف ضاد۔ را۔ باء ساری گردانوں میں موجود ہیں۔

حکم حرف اصلی : یہ ہے کہ ان کے وزن میں فا، عین، لام کو لایا جائے گا جیسے ضربَ بروزن فَعَلَ۔

حروف زائدہ : وہ ہیں جو اسی باب کی تمام گردانوں میں موجود نہ ہوں جیسے اَکْرَمَ کا ہمزہ۔

حکم حروف زائدہ : ان کے وزن میں فا، عین، لام نہ لایا جائے گا جیسے اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ

حروف زائدہ کی پہلی تقسیم

حروف زائدہ دو قسم پر ہے (۱) اپنے ماقبل کی جنس میں سے ہو جیسے اِحْدُوْدَبَ (۲) اپنے ماقبل کی جنس میں سے نہ ہو جیسے اِنْصَرَفَ۔

قسم اول کا حکم : یہ ہے کہ یہ حروف زائدہ اتنیس حروف میں سے ہو سکتا ہے اور وزن میں یہ ماقبل والے حرف اصلی کے تابع ہوگا۔ جیسے اِحْدُوْدَبَ بروزن اِفْعُوْعَلْ دال اول اصلی ہے اس کے مقابلہ میں عین ہے اور دوسری دال زائدہ اس کے مقابلہ میں عین لائیں

کے۔

قسم دوم کا حکم: یہ حرف زائدہ سَلْتَمُوْیْہَا میں سے ہوگا۔ اور وزن میں اپنی شکل و صورت آئے گا۔ فاعین لام کے مقابلہ میں نہیں آئے گا۔ جیسے یَضْرِبُ بروزن یَفْعِلُ۔

حروف زائدہ کی دوسری تقسیم

حرف زائدہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) زائدہ برائے اشتقاق (۲) زائدہ برائے نقل باب (۳) زائدہ برائے الحاق۔

زائدہ برائے اشتقاق: وہ حرف زائدہ ہے کہ ایک کلمہ سے دوسرا کلمہ بناتے وقت زیادہ کیا جائے جیسے ضَرْبٌ سے یَضْرِبُ بناتے وقت زیادہ کیا گیا ہے جیسے کُرْمٌ سے اَکْرَمٌ بناتے وقت ہمزہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔

زائدہ برائے نقل باب: وہ حرف زائدہ کہ ایک باب سے دوسرے باب کو بناتے وقت زیادہ کیا جائے جیسے کُرْمٌ سے اَکْرَمٌ بناتے ہمزہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔

زائدہ برائے الحلق: وہ حرف زائدہ کہ ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کے ہم وزن بناتے وقت زیادہ کیا جائے جیسے جَلَبٌ کو دَحْرَجَ کے ہم وزن کرنے کے لیے دوسری باء کو بڑھایا گیا ہے تو جَلَبٌ۔

قسم اول کی پہچان: جو حرف زائدہ صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معلوم میں نہ ہو اور بعد والے صیغوں میں لایا گیا ہو تو یہ زائدہ برائے اشتقاق ہوگا جیسے ضَرْبٌ کا الف زائدہ جو ضَرْبٌ میں نہیں۔ تو الف زائدہ برائے اشتقاق ہے۔

قسم دوم کی پہچان: جو حرف زائدہ صیغہ واحد مذکر فعل ماضی معلوم مزید میں ہو مجرد میں نہ ہو جیسے اَکْرَمٌ میں ہمزہ ہے اس مجرد کُرْمٌ میں نہیں یہ زائدہ برائے نقل باب ہے۔

قسم سوم کی پہچان: اس کا تعلق سماع سے ہے قیاس کو اس میں داخل نہیں لہذا

اس کے معلوم کرنے کا کوئی مخصوص طریقہ نہیں۔

نائدہ زائدہ برائے اشتقاق اور برائے نقل باب معنوی غرض کے لیے لائے جاتے ہیں۔
اور زائدہ برائے الحاق لفظی غرض کے لیے لائے جاتے ہیں۔

نائدہ صرفیوں کے نزدیک زائدہ برائے نقل باب اور برائے الحاق کا زیادہ اعتبار ہے۔

نائدہ حروف زائدہ کے پہچاننے کے تین طریقے ہیں (۱) اشتقاق (۲) غلبہ۔ (۳) عدم النظیر۔

اشتقاق: جو حرف بعض گردانوں میں ہوں اور بعض میں نہیں ہوں جیسے ضربا میں الف اور ضربوا میں واو زائدہ ہے۔ الخ

غلبہ: جو حروف خاص خاص مقام میں زائدہ ہوتے ہیں جیسے تا جو حالت وقف ہا ہو جاتی ہے جبکہ اس سے پہلے تین حرف ہوں جیسے ضربند اور ایسے الف نون زائدتان جو آخر کلمہ میں زائد ہوتے ہیں جبکہ ان سے پہلے تین حرف ہوں جیسے ضربان بروزن فعلان۔

عدم النظیر: اگر کلمہ کے تمام حروف کو اصل سمجھ کر وزن نکالا جائے تو ایسا وزن نکلے کہ کلمہ عربی میں اس جیسا کہ کوئی کلمہ نہ ہو جیسے فَوْنُفَل کے تمام حروف کو اصلی سمجھتے ہوئے وزن نکالا جائے تو اس کا وزن فَعْلُکُل ہوگا جو کلام عرب میں بے مثل ہے لہذا اس میں نون زائدہ ہے اس کا وزن فَعْلُکُل ہے۔

سوال: آپ نے فرمایا حروف مثنی ہوتے ہیں۔ لہذا ان سے بحث نہیں کریں گے۔ تو یہاں کیسے بحث شروع کر دی

جواب: حرف دو قسم پر ہے حرف معانی و مبنائی حروف معانی وہ ہیں۔ جس کا معنی ہو۔ جیسے فی الی عن اور مبنائی وہ ہیں جس کا معنی نہ ہو۔ بلکہ محض لفظوں کو جوڑنے کے لیے آتے ہیں۔ تو اس جگہ ہماری بحث حروف معانی سے ہے مبنائی سے نہیں ہے۔

جواب (۲): حروف دو طرح کا ہے۔ (۱) مقابل اسم و فعل (۲) جن سے اسم فعل بنے ہم نے

کہا ہے۔ کہ حرف سے بحث نہیں کریں گے۔ تو اس سے ہماری مراد وہ حرف ہیں۔ جو مقابل اسم و فعل ہوتے ہیں۔ یعنی من الی وغیرہ۔

و حرف اصلی در ثلاثی سہ است فاو عین و یک لام
چوب ضَرْبَ بروزن فَعْلَ و حرف اصلی در رباعی چہار است
فاو عین و دو لام چوب دُخْوَجَ بروزن فَعْلَلْ و حرف اصلی
در خماسی پنج است فاو عین و سہ لام چوب جَحْمَرِشْ
بروزن فَعْلِلْ۔

(ترجمہ) اور حرف اصلی ثلاثی میں تین ہیں فاء اور عین اور ایک لام جیسے ضَرْبَ بروزن فَعْلَ
اور حرف اصلی رباعی میں چار ہیں فاعین اور دو لام جیسے دُخْوَجَ بروزن فَعْلَلْ اور حرف اصلی
خماسی میں پانچ ہیں فاو عین اور تین لام جیسے جَحْمَرِشْ بروزن فَعْلِلْ۔

سوال: رباعی اور خماسی میں لام کلمہ میں تکرار اور زیادتی کی ہے۔ فاء یا عین میں کیوں نہیں
کی۔

جواب: صرنی اور نحوی جب بھی زیادتی کرتے ہیں آخر کلمہ کرتے ہیں اور لام آخر کلمہ تھا
اسی لیے اسکی زیادتی اور تکرار کیا گیا۔

فائدہ: موزون کا ہر وہ حرف جو وزن کرتے وقت فاء کے مقابلہ میں آئے اسے فاکلمہ جو عین کلمہ
کے مقابلہ میں آویگا اسے عین کلمہ جو لام کلمہ کے مقابلہ میں آویگا اسے لام کلمہ کہتے ہیں۔ مثلاً
ضَرْبَ بروزن فَعْلَ تو ہم یوں کہیں گے کہ ض فاکلمہ را عین کلمہ ب لام کلمہ ہے۔ اسی طرح جو
رباعی کلمہ کے وزن میں دوسرے لام کلمہ کے مقابلہ میں آویگا اسے لام کلمہ ثانی کہیں گے۔ اور
خماسی کلمہ کے وزن میں تیسرے لام کلمہ کے مقابلہ میں ہوگا۔ اسکو لام کلمہ ثالث کہیں گے۔

ثلاثی کی دو قسمیں ہیں:

ثلاثی بر دو قسم است ثلاثی مجرد و ثلاثی مزید فیہ

(ترجمہ) ثلاثی دو قسم پر ہے ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ۔

ثلاثی مجرد: وہ ہے جس کے تین حرف اصلی سے کوئی حرف زیادہ نہ ہو جیسے ضَرَبَ
بروزن فَعَلَ۔

ثلاثی مزید فیہ: وہ ہے جس کے تین حرف اصلی سے کوئی حرف زیادہ نہ ہو جیسے اَکْرَمَ
بروزن اَفْعَلَ۔

ورباعی نیز بر دو قسم است رباعی مجرد و رباعی مزید فیہ
رباعی مجرد اُنست کہ بر چہار حرف اصلی او چیزے زیادہ نہ
ہوں۔ چوں دَخْرَجَ بروزن فَعْلَلَ و رباعی مزید فیہ اُن است کہ
بر چہار حرف اصلی او چیزے زیادہ ہوں چوں تَدَخْرَجَ
بروزن تَفْعَلَلَ۔

(ترجمہ) اور رباعی بھی دو قسم پر ہے رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ۔

رباعی مجرد: وہ ہے جس کے چار حرف اصلی سے کوئی حرف زیادہ نہ ہو جیسے دَخْرَجَ
بروزن فَعْلَلَ۔

رباعی مزید فیہ: وہ ہے جس کے چار حرف اصلی سے کوئی حرف زیادہ ہو جیسے
تَدَخْرَجَ بروزن تَفْعَلَلَ۔

وخماسی نیز بر دو قسم است خماسی مجرد و خماسی
مزید فیہ خماسی مجرد اُن است کہ بر پنج حرف اصلی او
چیزے زیادہ نہ ہوں۔ چوں جَحْمَرَش بروزن فَعْلَلَلَ خماسی مزید
فیہ اُن است کہ بر پنج حرف اصلی او چیزے زیادہ ہوں چوں
خَنَكَرِش بروزن فَعْلَلَلَلَ۔

(ترجمہ) اور خماسی بھی دو قسم پر ہے خماسی مجرد و خماسی مزید۔

خماسی مجرد: خماسی مجرد وہ ہے کہ جس کے پانچ حروف اصلی سے کوئی حرف زیادہ نہ ہو جَحْمَرٌ بُرُوزٌ فَعْلِلٌ۔

خماسی مزید فیہ: وہ ہے کہ جس کے پانچ حروف اصلی سے کوئی حرف زیادہ ہو جیسے خَنْدَرِیسٌ بُرُوزٌ فَعْلِلٌ۔

نندہ: ثلاثی مجرد مزید اور رباعی مجرد مزید فیہ کا مدار ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب پر

ہے

اگر اس میں تین حرف اصلی ہو اور کوئی حرف زائد نہ ہو تو تمام باب ثلاثی مجرد کہلائے گا جیسے ضَرْبٌ میں کوئی حرف زائد نہیں یہ تمام باب ثلاثی مجرد ہے۔ اور اگر اس میں کوئی حرف زائد آ گیا تمام باب ثلاثی مزید کہلائے گا جیسے اُكْوَمَ۔ ایسا ہی حال رباعی مجرد مزید کا ہے۔ اس لیے کہ زائدہ برائے اشتقاق کا مجرد اور مزید ہونے میں کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

سوال: آپ نے ثلاثی مجرد کی یہ تعریف کی ہے کہ جس میں تین حرف اصلی سے کوئی چیز زائد نہ ہو۔ اگر زیادہ ہو تو اسے مزید فیہ کہیں گے۔ حالانکہ ضَارِبٌ بُرُوزٌ فَاعِلٌ یَضْرِبُ بُرُوزٌ یَفْعُلُ میں الف ویا زائدہ ہیں۔ باوجود اس کے کہ تمام صرفی انہیں ثلاثی مجرد کہتے ہیں۔ حالانکہ تعریف کے مطابق انہیں مزید فیہ کہنا چاہیے وجہ۔

جواب: اصل میں مجرد اور مزید فیہ کا دار و مدار ہر کلمہ کی ماضی کا پہلا صیغہ ہے۔ یعنی اس میں اگر کوئی حرف زائد نہ ہوگا۔ تو مجرد و نہ مزید کہلایا جائے گا لہذا ضَارِبٌ اور یَضْرِبُ کہلائیں گے کیونکہ ان کی ماضی ضرب ہے۔ جس میں کوئی حرف زائد نہیں ہے۔ لہذا اصل تعریف یوں ہے کہ ثلاثی مجرد ہر وہ کلمہ ہے۔ جس کی ماضی میں تین حرف اصلی ہوں اور میں کوئی حرف زائد نہ ہو جیسے ضَرْبٌ ثلاثی مزید فیہ وہ کلمہ ہے۔ جس کی ماضی کے پہلے صیغے میں تین حرف اصلی ہوں اور کوئی چیز زائد ہو جیسے اُكْوَمَ۔

مگر یاد رکھیں کہ اسم جامد ثلاثی رباعی میں ماضی والی قید کی زیادتی نہیں کریں گے۔ مثلاً یوں کہیں

گے۔ کہ ہر وہ اسم جامد کہ جس میں تین حرف اصلی ہوں اور کوئی زائدہ نہ ہو۔ یا زائدہ ہوں۔ وغیرہ کیونکہ اسم جامد کی ماضی نہیں ہوتی۔

فائدہ فعلوں میں حروف اصلی اور زائدہ کی تعداد چوتھ تک ہو سکتی ہے ماسوائے تائے تانیث اور علامت تنذیر و جمع وغیرہ کے۔ اور اسموں میں سات تک ہو سکتی ہے سوائے تائے تانیث اور الف تانیث اور یائے نسبت وغیرہ کے۔

فائدہ: اسم خواہ جامد ہو یا مصدر یا مشتق اس میں زیادتی چار حروف سے زیادہ نہیں ہو سکتی اور کوئی کلمہ سات حروف سے بڑھ کر زیادہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن چونکہ اشکال ہوتا ہے کہ شاید ہر قسم کے حرف میں زیادتی چار حرف تک ہو سکتی ہے۔ لہذا اسم رباعی آٹھ اسم خماسی نو حروف والا ہو سکتا ہے۔

تو یاد رکھیں کہ کوئی حروف سات حروف سے زیادہ نہیں ہو سکتا لہذا رباعی میں تین اور خماسی میں دو اور ثلاثی میں چار حرف زیادہ ہو سکتے ہیں۔

تنبیہ: سات حروف سے مراد تا تانیث والف تانیث اور یا نسبت یا تفعیل اور علامت تنذیر و جمع کے علاوہ ہیں۔ مگر تین کلمات شاذ ہیں۔ جو کہ آٹھ حروف رکھتے ہیں۔

فائدہ: جَحْمَرٌ ش کے چار معنی آتے ہیں۔ جو کہ اس شعر میں بند ہیں۔ شعر:

پیر زنت باشد نہ گر ہم زنت کہ دارن خوئے بد

ماہہ مشترکہ دارن شیر چہارم اٹ دھا

خندریس پرانی شراب اور پرانی گندم کے معنی میں آتا ہے۔

بداد کہ جملہ اقسام اسم و فعل از ہفت اقسام بیرون نیست۔

صحیح است مثال است و مضاعف

لغیف و ناقص و مہموز و اجوف

(ترجمہ) جان اے طالب علم کہ اسم متکون اور فعل متصرف کے جملہ اقسام سات قسموں سے خالی

نہیں وہ سات اقسام اس شعر میں بند ہیں (۱) صحیح ہے اور مثال ہے اور مضاعف ہے۔
لفیف اور ناقص اور مہموز اور اجوف ہے۔

سوال : اس لئے ممکنہ اور افعال متصرفہ کی سات قسمیں ہیں۔ یہ تقسیم اصول کے اعتبار سے
یہے یا فروع کے اعتبار سے دونوں شقیں باطل ہیں۔ کیوں کہ چار اصول ہیں۔
(۱) صحیح (۲) مہموز (۳) مضاعف (۴) معتل اور فروع دس سے بھی زیادہ ہیں۔ لہذا یہ تقسیم نہ
اصول کے اعتبار سے صحیح ہے اور نہ فروع کے اعتبار سے بلکہ اصول کے ساتھ بعض فروع کو بھی
ذکر کر دیا گیا ہے۔

جواب : یہ تقسیم اصول کے اعتبار سے ہے لیکن معتل کی بعض فروع بوجہ مقصود اصلی ہونے
کے اصول کا درجہ دیتے ہوئے ان کے ساتھ ذکر کر دیا ہے (حنفیہ)

فائدہ: اسم اور فعل کی مزاج حروف کے اعتبار سے جب تقسیم کرتے ہیں۔ تو بعض صرفی دو اقسام
بناتے ہیں جیسے شافیہ والے نے کہا اور بعض چار بناتے ہیں جیسے صرف میر وغیرہ والے نے بنایا
ہیں۔ اور بعض سات اور بعض دس اور بعض اس سے بھی زیادہ جیسے دستور والے نے کہا۔ اس
میں اشکال نہیں ہونا چاہئے۔ یہ محض اجمال و تفصیل کا فرق ہے۔ یعنی کسی صاحب نے دیکھا کہ
اصل تقسیم حرف علت کا ہونا یا نہ ہونا ہے۔ اس نے دو قسمیں بنا ڈالیں یعنی یا کلمہ یا صحیح ہوگا یا معتل
اور مہموز و مضاعف میں چونکہ حرف علت نہیں لہذا انکو صحیح سے شمار کیا۔ اور جنہوں نے یہ دیکھا کہ
ہمزہ میں بھی بڑی بیماری نہ سہی تاہم کچھ نقل تو ہے۔ اس طرح تضعیف سے بھی کلمہ نقل ہو جاتا
ہے۔ تو انہوں نے دو کی بجائے چار اقسام بیان کر دی ہیں۔ یعنی صحیح معتل مضاعف مہموز
اور جنہوں نے دیکھا کہ معتل کی ہر قسم مستقل اعلال و تعلیل کی محتاج ہے۔ انہوں نے چار کی
بجائے سات اقسام بیان کی ہیں۔

صحیح المست کہ مقابلہ فاو عین و لام اسم یا فعل حرف علت و
ہمزہ و تضعیف نبون جوب ضروب و ضرب بروزن فعل و فعل و

حرف علت مہ است واو الف یا چوب جمع کنی وائے شون۔
صحیح کی تعریف: صحیح وہ ہے جو فاء اور عین لام کے مقابلہ میں حرف علت اور
ہمزہ اور دو حرف ایک جنس کے نہ ہوں جیسے ضَرْبٌ وَضَرْبٌ بَرُوزنَ فَعْلٌ وَفَعْلٌ۔ صحیح
کے بارے میں اگرچہ مذاہب اور بھی ہیں۔

وجہ تسمیہ: صحیح کا معنی ہے تندرست اور سالم ہوتا۔ اور یہ بھی چونکہ ہمزہ اور حرف علت
وغیرہ کی بیماریوں سے تندرست اور سالم ہوتا ہے اس لیے اس کو صحیح کہتے ہیں۔ اکثر حضرات کے
نزدیک اس کو سالم کہنا بھی درست ہے۔ اور عند البعض سالم کہنا جائز نہیں (نغزک)
حرف علت تین ہیں واو، الف، یاء شعر۔

حرف علت نام کر دل و واو الف یائے را

ہر کہ را در رسد لا چار گوید وائے را

مہموز آلتست کہ در مقابلہ فایا عین یا لام ہمزہ بون۔ وآب بر مہ

قسم است مہموز الفاء و مہموز العین و مہموز اللام۔ مہموز الفاء

آلتست کہ مقابلہ فاء کلمہ ہمزہ بون چوب اَمْرٌ وَاَمْرٌ بَرُوزنَ فَعْلٌ

وَفَعْلٌ۔ مہموز العین آلتست کہ مقابلہ عین کلمہ ہمزہ بون

چوب سَتَلٌ وَاَسْتَلَّ بَرُوزنَ فَعْلٌ وَفَعْلٌ۔ مہموز اللام آلتست کہ مقابلہ

لام کلمہ ہمزہ بون چوب قَرَأَ وَقَرَأَ بَرُوزنَ فَعْلٌ وَفَعْلٌ۔

مہموز کی تعریف اور اقسام: مہموز وہ ہے جس کے فایا عین یا لام کے

مقابلہ میں ہمزہ ہو۔

وجہ تسمیہ: مہموز کا معنی ہمزہ دیا ہو چونکہ اس میں ہمزہ ہوتا ہے اس لیے اس کو مہموز کہتے

ہیں پھر مہموز کی تین قسمیں ہیں مہموز الفاء اور مہموز العین اور مہموز اللام۔

مہموز الفاء: وہ ہے جو مقابلہ فاکلمہ کے ہمزہ ہو جیسے اَمْرٌ وَاَمْرٌ بَرُوزنَ فَعْلٌ وَاَمْرٌ

فَعْلَ۔

مهموز العین وہ ہے جو مقابلہ عین کلمہ کے ہمزہ ہو جیسے سَنَلْ و سَنَلْ بَرُوْزَنْ فَعْلَ
وَاَعْلَ **مهموز اللام** : وہ ہے جو مقابلہ لام کلمہ کے ہمزہ ہو جیسے قَرُوْ و قَرُوْ بَرُوْزَنْ
فَعْلَ وَاَعْلَ۔

و مضاعف الست کہ در حرف اصلی او از یک جنس بود ،
مضاعف بر دو قسم است مضاعف ثلاثی و مضاعف رباعی ،
مضاعف ثلاثی الست کہ در مقابلہ عین و لام اسم یا فعل دو
حرف از یک جنس بود چو مَدَّ و مَدَّ بَرُوْزَنْ فَعْلَ وَاَعْلَ کہ در
اصل مَدَّ و مَدَّ بود و مضاعف رباعی الست کہ در مقابلہ فا و لام
اول عین و لام ثانی دو حرف از جنس بود چو زَلَزَلْ و زَلَزَلْ
بَرُوْزَنْ فَعْلَ وَاَعْلَ۔

مضاعف کی تعریف اور اقسام۔

مضاعف وہ ہے جس میں دو حرف اصلی ایک جنس کے ہوں۔

وجہ تسمیہ : مضاعف کا معنی دو گنا کیا ہوا چوں کہ اس میں بھی دو حرف ایک جنس کے
ہوتے ہیں اس لیے اس کو مضاعف کہتے ہیں۔ اور مضاعف کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مضاعف ثلاثی (۲) مضاعف رباعی۔

مضاعف ثلاثی وہ ہے جس کے عین لام کلمہ کے مقابلہ میں دو حرف اصلی ایک جنس کے ہوں جیسے
مَدَّ و مَدَّ بَرُوْزَنْ فَعْلَ وَاَعْلَ۔

سوال : مضاعف ثلاثی کی تعریف جامع نہیں کیونکہ دَدَنْ ، فَلَقْ ، فَلَقْ جیسے کلمات
پر صادق نہیں آتی۔

جواب : ایسے کلمات سے فعل نہیں آتے۔ اور اسم میں اگر چہ آتے ہیں لیکن قلت کے

درجہ میں ہیں۔ اور ضابطہ ہے کہ التقلیل کا لمعہ دم۔ لیکن بہتر تعریف یہ ہے۔

مضاعف ثلاثی: مضاعف ثلاثی وہ ہے جو ثلاثی میں دو حرف اصلی ایک جنس کے ہوں۔

مضاعف رباعی: مضاعف رباعی وہ ہے جو رباعی میں دو حرف اصلی ایک جنس کے ہوں

جیسے زَنُوزَ وَ زَنُوزَ الْاَ بَرُوْزَنَ فَعْلَلَّ وَ فِعْلَلًا اس تعریف پر کوئی اشکال وارد نہیں ہوتا (انجام الصرف)

و مثال آئست کہ در مقابلہ فاء کلمہ حرف علت بود چوب وَعَدَّ

و وَعَدَّ بَرُوْزَنَ فَعْلُ وَ فَعْلَلَّ۔ اجوف آئست کہ در مقابلہ عین کلمہ

حرف علت بود چوب قَوْلُ وَ قَالَ بَرُوْزَنَ فَعْلُ وَ فَعْلَلَّ وَ ناقص آئست

کہ در مقابلہ لام کلمہ حرف علت بود دَمِی وَ دَمِی بَرُوْزَنَ فَعْلُ

و فَعْل

مثال کی تعریف: وہ ہے جو فاء کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہوا گرواد ہو تو مثال

واوی جیسے وَعَدَّ وَ وَعَدَّ بَرُوْزَنَ فَعْلُ وَ فَعْلَلَّ اگر یا ہو تو مثال یائی جیسے يُسَرُّ وَ یُسَرُّ بَرُوْزَنَ

فَعْلُ وَ فَعْلَلَّ۔

وجہ تسمیہ: مثال کا معنی ہوتا ہے ہم مثل ہونا یہ بھی چونکہ قلت تعلیل کی وجہ سے صحیح کے ہم

مثل ہوتا ہے اس لیے اسکو مثال کہتے ہیں۔

سوال: مثال الفی کیوں نہیں جب کہ الف بھی حرف علت ہے۔

جواب: الف ساکن ہوتا ہے اور ابتداء بالسکون محال ہوتا ہے اس لیے مثال الفی محال

ہے۔

سوال: یا جل مثال الفی نہیں تو اور کیا ہے کیونکہ فاء کلمہ کے مقابلہ الف ہے۔

جواب: یا جل میں واو تبدیل شدہ ہے الف سے لہذا یہ مثال واوی ہے۔

اور بھی حال ہے اجوف الفی اور ناقص الفی کا۔

اجوف کی تعریف: وہ ہے جو عین کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہوا اگر واو ہو تو اجوف واوی جیسے قَوْلٌ وَقَالَ بروزن فَعْلٌ وَفَعَلَ اگر یا ہو تو اجوف یائی جیسے بَيْعٌ وَبَاعَ بروزن فَعْلٌ وَفَعَلَ۔

وجہ تسمیہ: اجوف جوف سے ہے جس کا معنی ہے درمیان چمکہ اس میں بھی حرف علت درمیان میں ہوتا ہے اس اسکو اجوف کہتے ہیں۔

ناقص کی تعریف: وہ ہے جو لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہوا اگر واو ہو تو ناقص واوی جیسے دَعَوٌ وَدَعَا بروزن فَعْلٌ وَفَعَلَ۔

وجہ تسمیہ: ناقص کا معنی نقص والا اس میں بھی لام کلمہ حرف علت ہونے کی وجہ سے نقص پڑ گیا اس لیے اسکو ناقص کہتے ہیں۔

سوال: اجوف الفی اور ناقص الفی کیوں نہیں حالانکہ الف بھی تو حرف علت ہے۔

جواب: اجوف اور ناقص میں واویاء الف سے بدل جاتا ہے تو التباس لازم آتا ہے اس لیے اجوف الفی اور ناقص الفی کو واضح نہیں کیا گیا۔

سوال: قال دعا جوف الفی اور ناقص الفی تو ہیں

جواب: یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ جہاں بھی متعل میں الف ہو وہ واو سے یا یااء سے بدل ہوگا اصلی ہرگز نہیں ہو سکتا۔ (از کتب صرف)۔

لفیف آئست کہ دو حرف ا اصلی او حرف علت باشند و
لفیف برد و قسم است لَفِيفٌ مَقْرُونٌ لَفِيفٌ مَفْرُوقٌ، لَفِيفٌ مَقْرُونٌ
ن آئست کہ در حرف اصلی او حرف متصل یوں چوں طُوًی
و طُوًی بروزن فَعْلٌ وَفَعَلَ و لَفِيفٌ مَفْرُوقٌ آئست کہ دو حرف
اصلی او علت متصل یوں چوں وَشًی وَوَشًی بروزن فَعْلٌ وَفَعَلَ

لغیف کی تعریف: لغیف وہ ہے جس کے دو حرف اصلی حرف علت ہوں۔

وجہ تسمیہ: لغیف کا معنی لپیٹا ہوا۔ یہ بھی دو حرف علت سے لپیٹا ہوا ہوتا ہے اس لیے

اسکو لغیف کہتے ہیں۔ لغیف دو قسم پر ہے۔ (۱) لغیف مقرون (۲) لغیف مفروق

لغیف مقرون: لغیف مقرون وہ ہے جس میں دو حرف اصلی حرف علت کے متصل ہوں جیسے طُی و طَوی بروزن فَعْل و فَعَلَ۔

لغیف مفروق: وہ ہے جس میں دو حرف اصلی حرف علت کے متصل نہ ہوں جیسے وَشْنُی و وَشَی بروزن فَعْل و فَعَلَ۔ یہ تعریف صحیح جامع ہے جو کہ صرف کی دیگر کتب میں موجود تھی اس لیے اسکو نقل کیا جب کہ ارشاد الصرف والی تعریف پر اعتراض ہوتا تھا ویل۔ یوم یومی جیسے الفاظ سے لیکن یاد رکھیں فعل میں ایسے کلمات نہیں۔

اب تقسیم اس طرح ہیں کہ ہر کلمہ اسم یا فعل کو دیکھیں گے۔ کہ حرف اصلی کے مقابلہ میں حرف علت ہمزہ تضعیف ہے۔ یا نہیں اگر نہیں ہے تو صحیح اگر ہمزہ ہے تو مہموز۔ اور مہموز پھر تین اقسام پر ہے۔ اگر فاکلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو تو مہموز الفا اگر عین کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو

تو مہموز العین اور اگر لام کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو تو مہموز اللام اور اگر تضعیف ہے تو مضاعف پھر مضاعف دو قسم پر ہے اگر کلمہ ثلاثی ہوگا۔ تو مضاعف ثلاثی اگر رباعی ہے تو مضاعف رباعی پھر مضاعف ثلاثی تین قسم پر ہے۔ (۱) فاعین کے مقابلہ میں دو حرف صحیح ایک جنس کے ہوں

گے۔ جیسے دَدَنْ تَتَوَّیْرَ مضاعف ثلاثی (۱) یا عین کے مقابلہ میں دو حرف صحیح ایک جنس کے ہوں گے۔ جیسے مَدَدَسَبَّ تَوَّیْرَ مضاعف ثلاثی کہیں گے۔ یا پھر ل فاعولام کے مقابلہ

میں دو حرف صحیح ایک جنس کے ہوں گے۔ جیسے فُلُکْ تَوَّیْرَ مضاعف ثلاثی (۳) اگر رباعی ہے تو اس کے مضاعف رباعی کہلانے کے واسطے شرط ہے۔ کہ جو حرف صحیح فاکلمہ کے مقابلہ میں ہے اسی جنس کا پہلے لام کے مقابلہ میں ہو۔ اور عین کے مقابلہ میں ہو اسی جنس کا دوسرے لام کے مقابلہ میں ہو۔

جیسے زَنْزَل و زَنْزَلَا اور اگر حرف علت ہے۔ تو اسے معتل کہیں گے۔

پھر اسکی تین قسمیں ہیں۔ (۱) فاعین لام میں سے کسی ایک کے مقابلہ میں صرف ایک حرف علت ہوگا تو معتل یک حرفی اگر دو کے مقابلہ میں ہو تو معتل دو حرفی یا لفیف اور اگر تینوں کے مقابلہ میں ہو تو معتل سہ حرفی یا لفیف کہیں گے۔ پھر معتل حرفی تین قسم پر ہے۔ فاکے مقابلہ میں حرف علت ہو تو معتل فایا مثال کہیں گے۔ پھر مثال دو قسم پر ہے۔ فاکے مقابلہ میں حرف علت واو ہو تو مثال واوی جیسے وَعَلَکَ وَاگرایا ہے۔ تو مثال یائی جیسے یَسَّرَ اور اگر عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو تو معتل العین یا اجوف کہیں گے اور یہ بھی دو قسم پر ہے۔ اگر عین کلمہ کے مقابلہ میں واو ہو تو اجوف واوی جیسے قول اگر اگر عین کلمہ کے مقابلہ میں یا ہو تو اجوف یائی جیسے بَیَّعَ اور حرف علت لام کے مقابلہ میں ہو۔ تو معتل لام یا ناقص کہیں گے۔ پھر اگر لام کلمہ کے مقابلہ میں واو ہے تو ناقص واوی لام کلمہ کے مقابلہ میں یا ہے تو ناقص یائی جیسے دَعَوَ، رَمَعِی اور اگر دو حرف علت ہوں تو اسے معتل دو حرفی لفیف کہیں گے۔ اسکی بھی تین صورتیں ہیں۔ اگر فاعین کے مقابلہ میں حرف علت ہو تو لفیف مقرون (۱) جیسے وَبِلْ، یَوْمَ، وَبِیْعَ اور اگر عین لام کے مقابلہ میں حرف علت ہو تو لفیف مقرون (۲) جیسے قَوِیَ حَبِیْ اگر تینوں حروف اصلیہ کے مقابلہ میں تو لفیف مقرون (۳) کہیں گے۔ جیسے وَاوِیَ، وَیَّتَ، یَسَّتَ اور فالام کے مقابلہ میں حرف علت ہوں تو لفیف مفروق جیسے وَفِیَ وَحِیَ وغیرہ تو کل اقسام آٹھارہ ہوئیں۔

فائدہ: یہ ہفت اقسام علماء صرف کے نزدیک ہے ورنہ نحوی علماء حرف علت کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں بناتے ہیں۔ (۱) ناقص یا منقوص کہ ہر کلمہ جس کے بالکل آخر میں حرف یا ناقص قبل مکسور ہو جیسے القاضی قاضی (۲) صحیح ہر وہ کلمہ ہے جس کے آخر میں یا ناقص قبل مکسور نہ ہو جیسے زَبَدٌ، ذَاعِیۃٌ، مَرْمِیۃٌ۔ اور اگر آخر میں واو یا یا ناقص ساکن ہو تو اسے جاری مجرئی صحیح کہہ دیتے ہیں۔ جیسے ذَلُو طَبِی۔

باز اسم برد و قسم است اسم است اسم جامد اسم مصدر اسم
جامد آلست کہ از و چیزے اشتقاق کردہ نشود چو رَجُلٌ و قَرَسٌ و

اسم مصدر آب است کہ از چیزے اشتقاق کردہ شود در آخر
معنی فارسی آب دال و نون یا ق و ل و ن باشد چون **الضرب**
زدن و **القتل** کشتن۔

اسم کی تین قسمیں ہیں (۱) جامد (۲) مصدر (۳) مشتق ان کی دو دو تعریفیں کی جاتی ہیں (۱) لفظی
(۲) معنوی۔

مصدر کی تعریف: لفظی تعریف: مصدر وہ ہے جو فعل کے لیے مأخذ ہو۔

معنوی تعریف: مصدر وہ ہے جو فقط وصف یعنی حدث پر دلالت کرے جیسے ضربا بمعنی مارنا۔

اسم مشتق کی تعریف: لفظی تعریف: اسم مشتق وہ ہے جو مصدر سے مأخذ ہو۔

معنوی تعریف: اسم مشتق وہ ہے جو ذات مع الوصف پر دلالت کرے جیسے ضارب بمعنی
مارنے والا۔

اسم جامد کی تعریف: لفظی تعریف: اسم جامد وہ ہے جو نہ کسی کے لیے مأخذ ہو اور نہ

مأخذ ہو۔ معنوی تعریف: اسم جامد وہ ہے جو ذات پر دلالت کرے جیسے رجل، فرس۔

وجہ تسمیہ: جامد کو جامد اس لیے کہتے ہیں کہ جامد کا معنی ہے جما ہوا جس طرح پتھر سے کوئی
چیز نہیں نکلتی اس طرح اسم جامد سے بھی کوئی چیز نہیں نکلتی۔

مصدر کو مصدر اس لیے کہتے ہیں کہ مصدر کا معنی ہے نکلنے کی جگہ اور مصدر سب فعلوں کی جڑ ہے کہ
اس سے صیغے نکلتے ہیں اس لیے اس کو مصدر کہتے ہیں۔

سوال: آپ نے جامد کی تعریف کی ہے۔ جو خود کسی سے نہ بنا ہوا حالانکہ یہ **جَمَدٌ يَجْمُدُ جُمُودًا**
سے مشتق ہے۔

جواب: آپ کا اعتراض لغت کے اعتبار سے ہے اور ہم نے جو تعریف کی ہے اس سے صرفی اور
اصلاحی مفہوم مراد ہے۔

سوال: آپ نے کہا اس سے کوئی چیز نہیں بنتی جبکہ **رَجُلٌ** سے **رِجَالٌ** وغیرہ بنتے ہیں۔

جواب: ہم نے جو کہا ہے۔ کہ اس سے کوئی چیز نہیں بنتی اس سے مراد بارہ مشتقات ہیں جو مصدر سے عرب لوگ بناتے ہیں۔ نہ کہ متنیہ جمع تصغیر وغیرہ۔

سوال: آپ نے جامد کی تعریف میں کہا ہے کہ وہ کلمہ خود کسی سے نہ بنا ہو۔ حالانکہ راجل تو ر، ج، ل سے بنایا گیا ہے۔

جواب: کسی سے نہ بنا ہو سے مراد یہ ہے کہ کلمہ سے نہ بنا ہو، ر، ج، ل تو حروف مبانی ہیں۔ کلمہ تو نہیں ہیں۔

سوال: آپ اس جامد کی تعریف میں کہا ہے کہ اگر فارسی میں ترجمہ کیا جائے تو آخر میں تن یا دن نہ ہو حالانکہ جید، عقیق، رقبۃ، بمعنی گردن اور نفسہ کا معنی ہے خویشمن تو آپ کی تعریف جامع نہ رہی اس لیے کہ تمام صرفی انہیں مصدر نہیں مانتے بلکہ اسم جامد کہتے ہیں۔

جواب: یہ تو ہم نے تعریف میں وضاحت کے لیے کہا ہے۔ اور ساتھ یہ بھی کہا ہے۔ کہ جس سے بارہ چیزیں نہ بنیں لہذا ان سے بارہ چیزیں نہیں بنتی یہ اسم جامد ہیں۔

سوال: جامد کو جامد کیوں کہتے ہیں۔

جواب: جامد جمود سے مشتق ہے جس کا معنی ہے۔ خشک ہونا اور یہ اسم بھی گویا کہ خشک ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے کوئی چیز نہیں بنتی

سوال: مصدر کو مصدر کیوں کہتے ہیں؟

فائدہ: جس کلمہ کو کسی سے بنائیں گے۔ اسے مشتق منہ ماخوذ عنہ یا مبنی منہ اور جس کو بنائیں گے۔ اس کو مشتق ماخوذ مبنی اور اس بنانے کو اشتقاق بنایا اخذ کہیں گے۔

فائدہ: تمام افعال مشتق ہی ہوں گے۔ پھر اشتقاق تین قسم پر ہے۔ (۱) صغیر (۲) کبیر (۳) اکبر۔

اشتقاق صغیر: وہ ان یون بین حاء (اے بین المشتق منہ) تناسب فی الحروف والترتیب یعنی اشتقاق صغیر ہر وہ اشتقاق ہے۔ جس میں مشتق منہ اور مشتق کے درمیان جملہ حروف اصلیہ کا

اشتراک و انحصار ترتیب کے ساتھ پایا جائے (۱) از فصوص عثمانی) جیسے صَرَبَ مَضْرُوبٌ۔
 اشتقاق کبیر: وَهُوَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُمَا تَنَاسُبٌ فِي الْمَخْرَجِ دُونَ التَّرْتِيبِ یعنی وہ
 اشتقاق ہے مشتق منہ اور مشتق کے جملہ حروف اصلیہ کا اشتراک ہو۔ بغیر محفوظ ہونے ترتیب
 کے جیسے جَدَبَ سے جَبَدَ۔

اشتقاق اکبر: وَهُوَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُمَا تَنَاسُبٌ فِي الْمَخْرَجِ دُونَ الْحُرُوفِ وَالتَّرْتِيبِ
 یعنی وہ اشتقاق ہے جس میں مشتق منہ اور مشتق کے درمیان اکثر حروف میں اشتراک کے ساتھ
 ساتھ بعض کا بعض کے ساتھ صرف مخرج میں اتحاد ہو۔ جیسے لَهَقَ سے نَهَقَ

فائدہ: تقریباً ہمارے ہاں زیادہ تر پہلی قسم یعنی اشتقاق صغیر ہی رائج ہے۔ اشتقاق صغیر میں جو یہ
 کہا گیا ہے۔ کہ حروف اصلیہ اور ترتیب میں تناسب ہو۔ لہذا اجلسَ قَعَدَ کے مشتقاق ایک
 دوسرے سے مشتق نہیں مانیں جائیں گے۔ اگرچہ معنی ایک ہیں۔ لیکن چونکہ حروف ایک نہیں۔
 بلکہ اب کہ عرب از ہر مصدر دو وزنہ چیز را اشتقاق می کنند

ماضی مضارع الخ

مصدر سے تیرہ چیزیں بنائی جاتی ہیں کیونکہ معانی بہت زیادہ تھے ایک کلمہ یعنی مصدر تمام معانی ادا
 نہیں کر سکتا تھا۔ اس لیے تیرہ چیزوں کا اشتقاق کیا گیا ہے۔

فائدہ: فعل کے بارے میں اختلاف ہے عند بعض دو قسمیں ماضی مضارع اور امر

مضارع سے مشتق ہے عندا لجمہور تین قسمیں ہیں (۱) ماضی (۲) مضارع (۳) امر۔ لہذا

مصنف کا یہ کہنا ہر مصدر سے تیرہ چیزوں کا اشتقاق یہ مبتدی طلباء کی بھولت کے لیے درنہ ثلاثی

مجرد کے مصدر سے بشرط ہے کہ لون و عیب والا معنی نہ ہو تو آٹھ چیزیں مشتق ہوتی ہیں تین فعل

یعنی ماضی، مضارع، امر اور پانچ اسم (۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) اسم ظرف (۴) اسم

آلہ (۵) اسم تفضیل۔ اور لون و عیب والے ابواب سے اسم تفضیل نہیں آتی۔ باقی سات

چیزیں مشتق ہوتی ہیں اور غیر ثلاثی مجرد سے صرف چھ چیزیں مشتق ہوتی ہیں۔ تین فعل اور تین

اسم یعنی ماضی، مضارع، امر۔ اور اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف۔

نکات یہ اقسام مذکورہ یعنی ماضی مضارع اسم فاعل اسم مفعول وغیرہ کو ایک دوسرے پر کرنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ ماضی کو مضارع پر اس لیے مقدم کیا کہ یہ نسبت مضارع کے اصل ہے کہ مضارع ماضی سے حروف اتین کو زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ اور مضارع کو اسم فاعل پر اس لیے مقدم کیا کہ مضارع باعتبار عمل کے اسم فاعل سے اصل ہے۔

اور اسم فاعل کو اسم مفعول پر اس لیے مقدم کیا کہ فاعل کلام میں عمدہ ہوتا ہے اور مفعول فضیلت لکھدا عمدہ چیز کو مقدم کیا ہے اسم مفعول کو جہد پر اس لیے مقدم کیا ہے کہ اس کو اسم فاعل سے نسبت ہے۔ اور جہد کو نئی پر اس لیے مقدم کیا۔ کہ جہد انکار ماضی ہے اور نفی انکار مستقبل ہے اور یہ بات واضح ہے کہ ماضی مستقبل پر مقدم ہوتی ہے اور امر کو نئی پر اس لیے مقدم کیا کہ امر نسبت نئی کے کثیر الاستعمال ہے۔ نئی کو ظرف پر اس لیے مقدم کیا کہ نئی امر کے مقابلہ میں ہے اور مقابل کو مقابل کے متصل لانا اولیٰ ہے۔ اور ظرف کو اسم آلہ پر اس لیے مقدم کیا کہ اسم زمان میں فعل کے معنی کا جزو ہوتا ہے اور مکان کو زمان سے مناسبت ہے۔ اسم آلہ کو اسم تفضیل سے اس لیے مقدم کیا کہ اسم ظرف سے صورت مناسبت ہے اور کثیر الوقوع بھی۔

اسم جامد کے اوزان

اسم جامد ثلاثی مجرد کے اوزان: اسم جامد ثلاثی مجرد کے اوزان میں عقلی احتمالات بارہ ہیں۔ فاء کلمہ پر تین حرکتیں۔ ضمہ۔ فتح۔ کسرہ۔ اور سکون بوجہ ابتداء محال ہے اور عین کلمہ میں چار احتمال۔ ضمہ۔ فتح۔ کسرہ۔ سکون۔ اور لام کلمہ وہ محل اعراب ہونے کی وجہ سے اس کا اعتبار نہیں۔ اب تین کو چار سے ضرب دی جائے تو بارہ احتمال بنتے ہیں لیکن مستعمل ہیں۔

- (۱) فَلَسْ (پیہ) (۲) قَرَسْ (گھوڑا) (۳) كَحَفْ (کندھا) (۴) عَصَدْ (بازو)
- (۵) رَابِلْ (اونٹ) (۶) عَنَبْ (انگور) (۷) جَبَرْ (دانشمند) (۸) قُقْلْ (تالا)

(۹) صُرِدَ (کنجک یعنی لٹورا) (۱۰) عُنُقَ (گردن) یاد رکھیں یہ الفاظ مراد نہیں بلکہ ان کے اوزان مراد ہیں۔ اور باقی دو احتمال جو ثقل کی وجہ سے مستعمل نہیں وہ یہ ہیں۔ فُعِلَ ، فَعُلَ۔ اول میں خروج من الغصہ الی الکسرہ ہے اور ثانی میں خروج من الکسرہ الی الغصہ۔ ہے جو کہ ثقل ہیں لیکن اول میں ثقل کم ہے اس لیے ماضی مجہول میں یہ وزن موجود ہے اور ثانی میں ثقل زیادہ ہے اس لیے یہ وزن نہ اسماء میں ہے اور نہ افعال میں۔

سوال : یہ دونوں وزن موجود ہیں جیسے فُتِلَ۔ جُنُکَ۔

جواب : یہ شاذ ہیں۔ (رضی شرح شافریہ)

اسم جامد ثلاثی مزید کے اوزان کثیر اور غیر محصور ہیں۔

اسم جامد رباعی مجرد کے اوزن : اسم جامد رباعی مجرد کے اوزن عقلا

اڑتالیس (۲۸) احتمالات ہیں۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ فاء کلمہ میں تین احتمال اور عین کلمہ

میں چار احتمال ہیں۔ تین کو چار سے ضرب دینے سے بارہ وزن بنتے ہیں۔ پھر لام اول میں چار احتمال ہیں اب بارہ کو چار سے ضرب دینے سے اڑتالیس احتمال بنتے ہیں لیکن مستعمل فقط پانچ ہیں۔

(۱) زُبُج (آرائش) (۲) جَعْفَرُو (نام مرد) (۳) بُرُونِ (پنج شیر) (۴) دِرْهَم (چاندی کا سکہ) (۵) قَمَطَرُو (مندوق)۔

اسم جامد رباعی مزید کے چار اوزان بھی کثیر اور غیر محصور ہیں۔

اسم جامد خماسی مجرد کے اوزان : اسم جامد خماسی مجرد کے اوزان

میں عقلی احتمالات ایک سو بانوے ہیں۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ لام ثانی کے چار احتمال کو رباعی مجرد کے اڑتالیس احتمال کے ساتھ ضرب دینے سے ایک سو بانوے اوزان بنتے ہیں۔ لیکن

مستعمل فقط چار اوزان ہیں (۱) سَفَرُو جَلْ (میوہ بھی) (۲) لَقْدَعُمَلْ (شتر قوی) (۳) جَحْمَرُش (بیرزن۔ زن بد خو) (۴) قِرْطَعُبْ (چتر قلیل)

اسم جامد خماسی مزید کے اوزان: اسم جامد خماسی مزید کے اوزان پانچ ہیں۔

- (۱) عَصْرُ لَوْط (چھپکلی) (۲) خُلْدٌ عَيْل (باطل چیز) (۳) لَوْطُ هُوَس (ناقہ بزرگ و مصیبت) (۴) قَبْعَتْرٰی (بچہ شتر لاغر) (۵) خَنْدَرِيس (پرنی شراب) بقیہ اوزان شاذ ہیں۔

قانون برائے ضبط مصادرت ثلاثی مجرود

ثلاثی مجرود کے مصادر کی ابتداء دو صورتیں ہیں۔ (۱) عین کلمہ ساکن ہو (۲) عین کلمہ متحرک ہو۔
پہلی صورت: عین کلمہ ساکن ہو۔ اس میں چار احتمال ہیں (۱) عین کلمہ ساکن ہو اور کوئی حرف زائد نہ ہو۔ اس کے تین اوزان ہیں فَعْلٌ ، فَعِلٌ ، فَعُلٌ جیسے ضَرَبْتُ ، عَلِمْتُ شَغُلٌ۔
 (۲) عین کلمہ ساکن ہو اور ایک حرف تاء تانیہ زائد ہو اسکے بھی تین اوزان ہیں جیسے فَعَلَةٌ ، فَعِلَةٌ ، فَعُلَةٌ جیسے رَحْمَةٌ ، يَنْشُدَةٌ ، كُنْدَرَقٌ۔

(۳) مصدر کا عین کلمہ ساکن ہو اور ایک حرف الف مقصورہ زائد ہو۔ اس کے بھی تین اوزان ہیں۔
 فَعَلِيٌّ - فَعِلِيٌّ - فَعُلِيٌّ جیسے دَعَوِيٌّ ، ذِكْرِيٌّ ، بُشْرِيٌّ۔
 (۴) عین کلمہ ساکن اور دو حرف الف نون زائد تان زائد ہوں اس کے بھی تین اوزان فَعْلَانٌ ، فَعِلَانٌ ، فَعُلَانٌ جیسے لِيَانٌ ، حِرْمَانٌ ، غُفْرَانٌ۔

دوسری صورت: مصدر کا عین کلمہ متحرک ہو اور اس میں نوا احتمال ہیں۔

(۱) مصدر کا عین کلمہ متحرک ہو اور ایک حرف الف مدہ زائد ہو۔ اس کے بھی تین اوزان ہیں جیسے فَعَالٌ - فَعَالَ - فَعَالٌ جیسے ذَهَابٌ - صَرَافٌ - سَوَالٌ۔

(۲) عین کلمہ متحرک ہو۔ اور دو حرف الف مدہ اور تاء زائد ہوں۔ اس کے بھی تین اوزان ہیں فَعَالَةٌ - فَعَالَةٌ - فَعَالَةٌ جیسے سَخَاوَةٌ ، هِدَايَةٌ ، هُبَايَةٌ۔

(۳) مصدر کا عین کلمہ متحرک ہو اور ایک حرف یاء مدہ زائد ہو۔ اس کا ایک وزن ہے فَعِيلٌ

جیسے رَمِضٌ (۴) مصدر کا عین کلمہ متحرک ہو اور دو حرف یعنی یائے مدہ اور تاء زائد ہوں اس کا بھی ایک وزن کَوَيْلَةٌ جیسے قَطِيعَةٌ۔

(۵) مصدر کا عین کلمہ متحرک ہو اور ایک حرف واو مدہ زائد ہو اور اسکے دو وزن ہیں۔ فَعُولٌ فَعُولٌ جیسے قَبُولٌ۔ دُخُولٌ۔

(۶) مصدر کا عین کلمہ متحرک ہو اور دو حرف واو مدہ اور تاء زائد ہوں اس کا ایک وزن ہے فَعُولَةٌ جیسے مَهْوِيَةٌ۔

(۷) مصدر کا عین کلمہ متحرک ہو اور ایک حرف میم زائد ہو اس کے دو وزن ہیں مَفْعَلٌ، مَفْعُلٌ جیسے مَذْخَلٌ مَرْجِعٌ۔

(۸) مصدر کا عین کلمہ متحرک ہو اور دو حرف میم اور تاء زائد ہوں۔ اس کے بھی دو وزن ہیں مَفْعَلَةٌ مَفْعُلَةٌ جیسے مَسْعَاةٌ رَاِئِلٌ مَسْعِيَةٌ مَحْمَدَةٌ۔

(۹) مصدر کا عین کلمہ متحرک ہو اور کوئی حرف زائد نہ ہو۔ عقلاً آئیں نو احتمال ہیں۔ اس طرح کہ قائم پر تینوں حرکات ہوں فَعْلٌ، فَعُلٌ، فَعْلٌ جیسے طَلَبٌ، صَفَرٌ، هَدَى۔ چوتھا احتمال عین کلمہ پر کسرہ اور قائم کلمہ پر فتح فَعْلٌ جیسے خَوْنٌ یہ چار درست ہیں بقیہ غیر مستعمل ہیں (از رکاز الاصول)

باب اول

تلفظہ باب کا لغوی معنی دروازہ ہے اور اصطلاح میں ایک مصدر سے جتنی گروائیں اور صیغے بنتے ہیں جن میں لفظی و معنوی مناسبت ہو تو ان کو باب کہتے ہیں۔

صرف کا معنی: بمعنی گردان ہے اس کی پھر دو قسمیں ہیں (۱) صرف صغیر (۲) صرف کبیر۔

صرف صغیر: وہ گردان ہے کہ جس میں ایک صیغہ معلوم کا ہو اور ایک صیغہ مجہول کا ہو۔

صرف کبیر: وہ گردان ہے کہ جس میں ہر قسم یعنی واحد جمع تشبیہ کے تمام الفاظ ہوں۔

سوال: صرف صغیر میں جب ہر گردان سے ایک صیغہ معلوم کا اور ایک صیغہ مجہول کا ذکر کیا جاتا ہے تو پھر مصدر کو دو مرتبہ کیوں ذکر کیا گیا ہے۔

فائدہ: جانی ہوئی شئی کو معلوم اور نہ جانی ہوئی کو مجہول کہتے ہیں۔ پھر جس فعل کا قائل کسی طرح لفظوں میں ذکر کیا جائے اسے فعل معلوم یا معروف کہتے ہیں۔ اور جس کا قائل بیان نہ کیا جائے اسے فعل مجہول کہتے ہیں۔ (گویا کہ معلوم مجہول فعل کی صفت بحال متعلقہ ہے۔ وضاحت علم نحو میں دیکھیں۔)

جواب: فعل کی طرح مصدر کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) مصدر معلوم (۲) مصدر مجہول۔

فعل معلوم کے ساتھ مصدر معلوم کا ذکر ہے اور فعل مجہول کے ساتھ مصدر مجہول کو ذکر کر دیا۔ ضَرْباً مصدر معلوم کا معنی مارنا اور ضَرْباً مصدر مجہول کا معنی مارا جانا۔

فائدہ: صرف صغیر کے بیان کرنے میں اچھا بھلا اختلاف ہے۔ اور ہمارے مصنف نے جو

صرف صغیر کا طریقہ ذکر کیا ہے۔ وہ متاخرین کا طریقہ ہے۔ اور وہ یہ ہے ماضی مضارع اسم

قائل اسم مفعول۔ تجد نفی کے ایک صیغہ معلوم مجہول کو بیان کیا ہے۔ مگر امر و نہی معلوم مجہول کے چار

چار صیغے بیان کیے پھر اسم ظرف اسم آلہ اسم تفضیل فعل تعجب کے مکمل صیغے بیان کر دیئے اگرچہ

بہتر یہ تھا کہ ان کے بھی ایک ایک صیغے کو بیان کرتے جیسا کہ تعلیقین حضرات نے کیا ہے۔

سوال: حقد میں کی طرف سے کہ تم نے ایسا کیوں کیا۔ کہ فعل کے ایک ایک صیغے کو بیان کیا

اور اسامہ کے تمام صیغوں کو ذکر کیا۔

جواب: متاخرین فرماتے ہیں۔ کیونکہ اصل گردان فعل میں ہوتی ہے۔ لہذا ہم نے فعل کا صرف

صغیر ایک ایک صیغہ ذکر کیا۔ اور اسم کی گردان بالجمع ہوتی ہے۔ اس لیے اس کا کام صرف صغیر میں

تمام کر دیا جاتا ہے۔

سوال: پھر تو اس کو صرف کبیر کہنا چاہئے۔

جواب: چونکہ اصل گردان فعل میں ہوتی ہے۔ اس کا تو ایک ایک صیغہ ذکر کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے

اس کو صغیر کہہ دیا گیا۔

سوال: اسم فاعل و مفعول بھی تو اسم ہیں۔ ان کے بھی مکمل صیغے بیان کر دیئے جاتے۔ حالانکہ ان کا ایک ایک صیغہ بیان کیا گیا ہے۔ تو یہ ترجیح بلا مرجع ہے۔

جواب: اسم فاعل و مفعول مثل فعل کے ہیں۔ ان کی مماثلت مشابہت نحو میں معلوم ہو جائیگی لہذا فعل کی طرح ان کا ایک ایک صیغہ ذکر کیا گیا۔

سوال: اسم تفصیل بھی تو اسم فاعل و مفعول کی طرح مثل فعل کے ہے۔ لہذا اس طرح اس کا ایک بھی ایک صیغہ ذکر کیا جاتا۔

جواب: اسم تفصیل بھی مثل فعل کے ہے۔ مگر مشابہت بہت کم ہے۔ کیونکہ اس کے لیے فعل کی طرح عمل کرنے کے لیے بہت شرائط ہیں۔ جو کتب نہو میں معلوم ہوں گی۔

فائدہ ثلاثی مجرد میں اولیت کسی باب کی خاصیت نہیں بلکہ جو باب صحیح میں زیادہ مستعمل

ہیں

اس کو پہلا باب کہا گیا ہے جو مثال میں زیادہ مستعمل تھا تو اس کو وہاں پہلا باب کہا گیا ہے۔

فائدہ ثلاثی مجرد کے ابواب کے عقلی طور پر نوا احتمال بنتے ہیں۔ ماضی کی عین پر تین حرکتیں

ضمہ ، فتح ، کسرہ **فَعِلَ** اور مضارع کے عین کلمہ کی بھی تین حرکتیں **يَفْعَلُ**۔ کل نوا احتمال ہوئے

جن میں سے یہ تین احتمال غیر مستعمل ہیں

(۱) ماضی معلوم العین اور مضارع کسور العین ہو جیسے **فَعِلَ يَفْعَلُ**۔

(۲) ماضی کسور العین اور مضارع مضموم العین جیسے **فَعِلَ يَفْعَلُ**۔

(۳) ماضی مضموم العین اور مضارع مفتوح العین جیسے **فَعِلَ يَفْعَلُ**۔

باقی چھ ابواب مستعمل ہیں جن میں سے تین اصول ہیں اور تین فروع۔

یاد رکھیں ثلاثی مجرد کے ابواب میں امتیاز ماضی اور مضارع کے عین کلمے کی حرکت کے اعتبار

سے ہوتا ہے جو مصادر کے ذریعے نہیں ہو سکتا اور غیر ثلاثی مجرد کا امتیاز مصادر کے ذریعے ہوتا

ہے اس لیے ان ابواب کا نام معاصر کے ساتھ رکھا جاتا ہے۔

سوال: اسم فاعل ضارب سے پہلے فہو اور اسم مفعول سے پہلے فذالک اور الامر اور

الظرف وغیرہ کے بعد منہ کیوں لائے۔

جواب: کہ اسم فاعل کو بلفظ فہو ضارب اور اسم مفعول کو بلفظ فذالک مَضْرُوب اور امر

وغیرہ میں لفظ منہ کو ربط معنوی قائم کرنے کے لئے ذکر کر کیا جاتا ہے۔ کہ یہ مرکب مفید اور جملہ بن جائیں۔

سوال: اسم فاعل کے ساتھ ہو اور اسم مفعول کے ساتھ ذالک کی تخصیص کی کیا وجہ ہے۔

جواب: اسناد و قسم پر ہے (۱) اسناد قرمی جو نسبت فاعل کی طرف ہو (۲) اسناد بعیدی جو

نسبت مفعول کی طرف ہو اسناد قرمی کے لیے ہو اور اسناد بعیدی کے لیے ذالک کا لفظ مختص ہے

اس لیے اسم فاعل کے ساتھ ہو اور اسم مفعول کے ساتھ ذالک کا اسم اشارہ غیر قرمی کے ساتھ خاص کی ہے۔ اسم مفعول چوں کہ بہ نسبت اسم کے بعید تھا اور ذالک بھی بعید کے لیے ہے اس لیے اس کے ساتھ ذالک مختص کر دیا۔

فیض ہو یہ ضمیر غائب ہے اور اسم فاعل بھی حکم غائب میں ہوتا ہے اس لیے اس کے ساتھ ہو کو اس کے ساتھ مختص کر دیا۔

سوال: ہو اور ذالک پر فاء کوئی ہے۔

جواب: فاء نصیحہ ہے جو شرط مقدر کے جواب پر داخل ہوتی ہے۔

تقدیر عبارت یہ ہوگی اِذَا كَانَ الْأَمْرُ كَذَلِكَ فَهُوَ ضَارِبٌ فَذَلِكَ مَضْرُوبٌ۔

سوال: الْأَمْرُ مِنْهُ اضْرِبْ میں قانون صرنی کا تقاضا یہ ہے۔ کہ ہمزہ وصلی گرا دیا جاوے کیونکہ درمیان کلام ہے۔ حالانکہ تلفظ میں پڑھا جا رہا ہے۔

جواب: مراد اضرب وغیرہ سے اس جگہ لفظ اضرب ہے۔ ترجمہ مطلوب نہیں اور ضابطہ ہے

الْكَلْفُ إِذَا أُطْلِقَ وَيُؤَادُّ بِهِ الدَّائِتُ فَيَكُونُ عَلَمًا يَبْنِي جِبْلًا لَفْظًا كَوْنِي بُولًا جَاءَ اور مراد اس

سے اسکی ذات لی جائے تو وہ ذات کے لیے علم بن جاتا ہے۔ تو اس جگہ اَضْرِبْ سے اس کی ذات مراد ہے۔ اور یہ اسکا گویا کہ علم ہے۔ اعلام کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے۔ اور کتابت و تلفظ میں باقی رہتا ہے جیسے اسماعیل ادریس۔

نائدہ امر حاضر معلوم پر لام امر داخل ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اس میں دو مذہب ہیں۔

(۱) بصرین (۲) کوفین کوفین کے نزدیک داخل ہو سکتی ہے۔ اَفْعَلُ اَصْلٌ لِّتَفْعَلُ تھا لام کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر دیا گیا۔ پھر تائے مضارعت کو بھی حذف کر دیا گیا۔ تاکہ التباس لازم نہ آئے پھر ابتداء بالسکون کی وجہ سے شروع میں ہمزہ وصلی لے آئے تو اَفْعَلُ ہوا۔ انکی دلیل قرآن مجید فَلْتَقَرُّوْا اور حدیث مبارک وَلْتَأْنِیْ خُلُوْا مَصَافِكُمْ یہ امر حاضر معلوم ہیں اور ان پر لام امر داخل ہے۔

بصرین کے نزدیک امر حاضر معلوم پر لام داخل نہیں ہو سکتی انکا جواب دیتے ہیں کہ یہ شاذ ہیں لام امر اور لام تاکید میں فرق کرنے کے لیے لام امر کو ہمیشہ مکسور اور لام تاکید ہمیشہ مفتوح کر دیا۔

سوال: پھر الظَرْفُ مِنْهُ وَالْاَلَّةُ مِنْهُ وَالْفِعْلُ التَّفْضِيلُ وَالْمَوْثِقُ مِنْهُ کیوں کہا۔

جواب: الظرف منہ وغیرہ کہہ کر کہ متنبہ کر دیا جاتا ہے۔ کہ آگے وہ اسم بیان ہو رہے ہیں۔ جن کی فعل کے ساتھ مشابہت نہ ہو سکی وجہ سے انداز حرید مل گیا ہے۔ اور ان اسماء کی مکمل گرا دانیں بیان ہو رہی ہیں۔

میم زائدہ: اسم کی علامت ہے اس لیے اسم پر داخل ہوتی ہے اور میم پر تینوں حرکات آتی ہیں۔ ضمہ۔ فتحة۔ کسره۔ میم مضموم غیر ثلاثی مجرد کے اسم فاعل اور اسم مفعول اور ظرف کے ساتھ مختص ہے۔ اور میم مفتوح ثلاثی مجرد کے اسم مفعول اور اسم ظرف اور مصدر میمی پر داخل ہوتی اور میم مکسور اسم آلہ پر داخل ہوتی ہے۔

نائدہ اسم ظرف مضارع کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے زمان اور مکان کے درمیان

مشترک ہے جس طرح فعل مضارع حال استقبال کے لیے مشترک ہے لہذا ظرف کی دو قسمیں ہوں گی ظرف زمان ظرف مکان۔ مَضْرُوبٌ میں دونوں معنی ہیں ایک وقت ایک جگہ مارنے کی۔ اگر مَضْرُوبٌ کے جواب بننے کی صلاحیت ہو تو ظرف زمان اور اگر اَيْنَ کے جواب بننے کی صلاحیت ہو تو ظرف مکان ہوگا۔

نکتہ: اسم تفضیل ہمیشہ اَفْعَلُ کے وزن پر آتی ہے یہی وجہ ہے کہ غیر ثلاثی مجرد سے نہیں آ سکتی مثلاً اِسْتَخْرَجَ سے اگر اسم تفضیل بنائی جائے تو دو صورتیں ہیں۔

زائد حروف کو حذف کر دیا جائے اَخْرَجَ بنایا جائے وہ باب ہی نہ رہا اور التباس بھی لازم آیا کہ مجرد ہے یا حرید۔

(۲) اگر زائد حروف کو حذف نہ کی جائے تو اَفْعَلُ کا وزن نہیں بنتا حالانکہ یہ ضروری ہے۔

سوال: غیر ثلاثی مجرد سے علت مذکورہ کی وجہ سے اسم تفضیل نہیں آتی لیکن مجرد کے لون و عیب والے ابواب سے کیوں نہیں آتی۔

جواب: ضابطہ ہے کہ لون و عیب والے ابواب کی صلتہ مشبہ اَفْعَلُ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے اَحْمَرُ۔ اَعْوَرُ اَحْمَرُ اگر اسم تفضیل بھی ان ابواب سے بنائی جائے التباس لا زم آئے گا مگر عیب ظاہری مراد ہے ورنہ اَجْهَلُ، اَضَلُّ از عیب باطنی سے مستعمل ہوتے ہیں (حفیہ مراح الارواح)۔

سوال: صرفی لوگ غائب کے صیغوں اس کے بعد مخاطب اور پھر محکم کے صیغوں کو ذکر کرتے ہیں جبکہ نحوی اس کے برعکس اس کی کیا وجہ ہے۔

جواب: صرفیوں کی نظر الفاظ مفردہ پر پڑتی ہے۔ اور وہ غائب کے صیغے ہیں۔ کیونکہ واحد مذکر غائب مجرد عن الزوائد ہوتا ہے۔ اور مخاطب محکم کے صیغے میں زیادتی ہوتی ہے۔ اور یقیناً مجرد حرید سے مقدم ہے۔

جواب (۲): غائب عدم ہوتا ہے۔ اور مخاطب محکم موجود ہوتا ہے۔ اور یقیناً عدم پہلے ہے اور

وجود بعد میں لہذا غائب کو مقدم کیا گیا۔ اور نحو یوں کی نظر کیونکہ معنی پر پڑتی ہے۔ اور معنی کے لحاظ سے متکلم اعراف المعارف ہے۔ اس کے بعد درجہ مخاطب کا ہے۔ اس کے بعد غائب کا لہذا ترتیب معنوی کا لحاظ کیا گیا ہے۔

سوال: صر فی لوگ مخاطب کو متکلم سے پہلے ذکر کیوں کرتے ہیں۔

جواب: کیونکہ مخاطب کے صیغے متکلم سے زیادہ ہوتے ہیں اور ضابطہ ہے کہ العزہ طلبہ کا اثر یعنی عزت کثرت کے لیے ہوا کرتی ہے تو مخاطب کو مقدم کیا۔

صیغہ کی تعریف: لفظ صیغہ اصل میں صوغۃ تھا جس کا لغوی معنی ہے سونے کو ڈھال میں ڈال کر پھلانا (ڈھالنا) بقانون میعاد صیغہ ہوا اور اصطلاح میں الْصَّيْغَةُ هَيْئَةُ حَاصِلَتَيْنِ تَرْكِيبٍ حُرُوفٍ وَ حَرَكَاتٍ وَ سَكَنَاتٍ۔

یعنی حروف حرکات سکانات کو ترتیب دینے سے جو شکل حاصل ہوا ہے اسے صیغہ کہتے ہیں۔

موزون	وزن	سہ اقسام	حروف اصلی	ہفت اقسام	صیغہ جات
إِنْ يَمْسَسَكَ يَفْعَلُ			م۔س۔س	مضاعف ملائی	واحد مذکر غائب
أَوْرَدُونَ	أَفْعَلُونَ	اسم تفصیل	و۔ر۔د	مثال	جمع مذکر سالم
لَنْ يَشْرَفُوا	لَنْ يَفْعَلُوا	نفی مؤکد بلن	ش۔ر۔ف	صحیح	جمع مذکر غائبین
حَاوِيَتَانِ	فَاعِلَتَانِ	اسم فاعل	ح۔و۔ی	لغیف مقرون	ثنیہ مذکر
يَعْمَهُونَ	يَفْعَلُونَ	فعل مضارع	ع۔م۔ہ	صحیح	جمع مذکر غائبین

عَلِمَ	فَعَلَ	اسم تفصیل	ع-ل-م	جمع مونث
جَوَّزَى	فُعِلَى		ج-و-ر	واحدہ مودہ مصغرہ
يَفْجُرُكَ	يَفْعُلُ	مضارع معلوم	ف-ج-ر	واحد مذکر غائبہ
وَكَّرُكَوْكَ	فَعَلُوا	ماضی معلوم	ت-ک-ر	جمع مذکر غائبین
مُتَزَلِّزٌ	مُتَفَعِّلٌ	اسم فاعل	ز-ل-ز	واحد مذکر
لَا يَتَيَكَّمَنُونَ	لَا يَتَفَاعَلُونَ	نفی معلوم	ی-م-ن	جمع مذکر غائبین
ضَمِنَ	فَعِيلٌ	صفت مشبہ	ض-ن-ن	واحد مذکر
لِتَوْجَلَّنَا	لِتَفْعَلَنَّ	امر حاضر مجہول	و-ج-ل	جمع مونث مخاطبات
مَخَارِجُ	مَفَاعِلُ	غرف	خ-ج-ر	جمع مکسر
مَخَارِجُ		اسم آلہ مغزی		
مَخَارِجُ		آلہ وسطی		
سَجَدًا	فَعَلًا	اسم فاعل	س-ج-د	جمع مذکر مکسر

مَحْيَاتَانِ	مِفْعَالَانِ	اسم الکبریٰ	ح-ی-ت	اجوف یائی	شنیہ
يَمِينٌ	فَعْلُنْ		ی-ب-ی	لغیف مفروق	جمع مونث قائبات
الْقَيْبُ	الْفَعْلُ	اسم مصدر	غ-ی-ب	اجوف یائی	مصدر
أَنْ نَقَرَهُ	نَفْعُلُ	فعل مضارع	ق-ر-ء	مہوز اللام	جمع حکم
فُقَرَاءُ	فُعَلَاءُ	اسم قاعل	ف-ق-ر	صحیح	جمع مذکر کسر
لَا يَزِيدُنِ	لَا يَفْعَلُنْ	فعل نمی یا فعل نمی	ز-ن-ی	ناقص یائی	جمع مونث قائبات
أَهْلَكْنَاهَا	أَفْعَلْنَاهَا	فعل	ه-ل-ک	صحیح	فعل ماضی
رَبِيبَةٌ	فَعِيلَةٌ	صفت مشبہ	ر-ب-ب	مضاعف	واحدہ مؤنثہ
يَهْبِطُونَ	يَفْعِلُونَ	فعل مضارع	ه-ب-ط	صحیح	جمع مذکر قائمتین
نَجَوْتُ	فَعَلْتُ	فعل ماضی	ن-ج-و	ناقص یائی	واحدہ حکم
تَأْذِرِينَ	تَفْعِيلِينَ	فعل مضارع	م-ذ-ر	مہوز القاء	واحدہ مؤنثہ مخاطبہ
أَوْلِيَاءُ	أَفْعِلَاءُ	صفت مشبہ	و-ل-ی	لغیف	جمع مذکر کسر
كَانَ كَانٌ	كَأَعْلَانٌ	اسم قاعل	ک-ن-ک	مضاعف	شنیہ مذکر
مَشْرُوبَاتٌ	مَفْعُولَاتٌ	اسم مفعول	ش-ر-ب	صحیح	جمع مونث سالم
إِرْمِيَانٌ	إِفْعِلَانٌ	فعل امر حاضر معلوم	ر-م-ی	ناقص یائی	شنیہ مذکر جائزین

اَفْعَالِيَيْنَ	اسم قاعل	ظ-ل-م	صح	جمع مذ كرسالم
اَفْعَالِيَيْنَ		ض-ل-ل	مضاعف	جمع مذ كرسالم
تَرَيَنَّ	فعل باضی معلوم	ت-ر-ی	ناقص یاکی	جمع مونث عائبات
تَفْعَلَنَّ	فعل مضارع معلوم	م-د-د	مضاعف	جمع مونث عاطلات
فَعَلَنَّ	باضی معلوم	م-ب-ی	مهور ناقص	جمع مونث عائبات
فَعَلَّةٌ	مصدر	د-م-د-م	مضاعف	
لَا تُضْرَبَانِ ۳	لئی	ض-ر-ب	صح	ثنیه مذ کر
لَا تُضْرَبَانِ	لئی			ثنیه مونث
لَا تُضْرَبَانِ				
اِضْرَبَا	امر حاضر معلوم	ض-ر-ب		ثنیه مذکر مخاطب
اِضْرَبَا				مونث مخاطبین
مُتَضَرِّفٌ ۲	اسم مفعول	م-د-ف	صح	واحد مذ کر
مُتَضَرِّفٌ	اسم ظرف			واحد
تُخْصِفَانِ	مضارع معلوم	خ-ص-ف		ثنیه مونث عائبات
تُخْصِفَانِ				مذکر مخاطبین

تَخْسِفَانِ				مونث مخاطبین
تَوَسَّمَنَّ	تَفْعَلَنَّ	مضارع مجهول	و-س-م	مثال جمع مونث مخاطبات
قَصَصْتُمَا	فَعَلْتُمَا	فعل	ق-ص-س	مضاعف ثلاثی ثنیة
وَقَيْتَنِيَّ	فَعَلْتَنِيَّ	ماضی معلوم	و-ق-ی	جمع مونث مخاطبات
الْفَرِيتَةُ	الْفَعْلَةُ	ماضی معلوم	ف-ر-ی	واحد مکلم
مَذْبَذَبَيْنِ	مَفْعَلَيْنِ	اسم	ذ-ب-ب	جمع مذکر سالم
الْفَمَامُ	الْفَعَالُ	اسم	غ-م-م	مضاعف ثلاثی جنس
تَدَارَعْتُمْ	تَفَاعَلْتُمْ	فعل ماضی	د-ر-ع	جمع مذکر مخاطبین
قَلِيلُونَ	قَلِيلُونَ	صفت مشبه	ق-ل-ل	جمع مذکر سالم
أَيَّدَانَاهُ	فَعَّلَانَاهُ	فعل ماضی	ا-ی-د	جمع مکلم مشتک مهموز الغاء واجوف یائی
وَاهْجَرَهُمْ	أَفْعَلُ	امر حاضر	ه-ج-ر	واحد مذکر مخاطب
كَرِهْتُمُوهُ	فَعَلْتُمُوهُ	ماضی معلوم	ک-ر-ه	جمع مذکر مخاطبین
إِبْنَانِ	إِفْعَلَانِ	امر حاضر معلوم	ا-ب-ن	ثنیة مضاعف ثلاثی مذکر مخاطبین

لَا تَسْرِقْ ۳	لَا تَفْعَلْ	نمی حاضر معلوم	ن-ر-ق	صح	واحد مودع مخاطبه
لَا تَسْرِقْ					واحد مذکر مخاطبه
لَا تَسْرِقْ					واحد مودع مخاطبه
لَبَّائِلُ	فَعَالِلُ	اسم فاعل	ق-ب-ل	صح	جمع مونث مکسر
أَوْرَدُونَ	أَفْعَلُونَ	اسم تفعیل	و-ر-د	مثال	جمع مذکر سالم
نَجِينَ	فُعِلْنَ	ماضی مجهول	ن-ج-ی	ناقص یائی	جمع مونث عائبات
وُشِينَ	فُعِلْنَ		و-ش-ی	لغیف مفروق	جمع مونث عائبات
مَجْرُورَاتٌ	مَفْعُولَاتٌ	اسم مفعول	ج-ر-د	مضاعف ثلاثی	جمع مونث سالم
مَضْمُونَتَانِ	مَفْعُولَتَانِ	اسم مفعول	ض-م-م		ثنیه مونث
لَا تَقْنَطُوا	لَا تَفْعَلُوا	فعل نمی حاضر	ق-ن-ط	صح	جمع مذکر مخاطبین
بِكَيْتَمَا	فُعِلْتَمَا	فعل ماضی	ب-ک-ی	ناقص یائی	ثنیه
لَنْ يَخْرُجَ	لَنْ يَفْعَلَ	نهی مؤکد بین	خ-ر-ج	صح	واحد مذکر عائبد
الْوَالِعَةُ	الْفَاعِلَةُ	اسم فاعل	و-ق-ع	مثال واوی	واحد مودع

لَمْ يَسْتَلْنِ	لَمْ يَفْعَلْنَ	فعل	س۔ہ۔ل	مہوز العین	جمع مذکر تائین
مَخْلُومِينَ	مَفْعُولِينَ	اسم	خ۔د۔م	صحیح	جمع مذکر سالم
يُحَلُونَ	يُفْعَلُونَ	فعل	ح۔ل۔ل	مفاعف	جمع مذکر تائین
مَوَالِيْتُ	مَفَاعِيلُ	اسم	و۔ق۔ت	مثال واوی	جمع مکسر
قَرَرْتُ	كَعَلْتُ	فعل	ق۔ر۔ہ	مہوز اللام	واحد کلم

ان صیغوں کو حل کریں

يَسْرُونَ	تَأْكُلُونَ	يُظْلَمُونَ	صَائِمِينَ	سُقَاهَا
لَا تَجْعَلْ ۳ عدد				
//				
//				
يَقِينًا	يَعْمَهُونَ	نُورٌ	بِجَارَةٍ	خَلَوْتُمْ
لَا يَرْجِعُونَ	أَذَانٌ	أَزْوَاجٌ	شَهِيدُونَ	الَّتِي
أَنْدَادٌ	يَهْدِينَ	خَلِيفَةٌ	إِقْطَعِي	
تَخْلُدَانِ	يُوصِلَنَّ	غَيْبٌ	يُسْفِكُ	شَفَاعَةٌ
أُسْجِلَنَّ	تَنْسِيَانِ	أَمَوَاتَا	كَهْرَنَ	مَنَافِعُ
مَنَافِعُ ۳ عدد				
//				
//				

بَلَاءٌ	قَسَوْنَا	ذُلُولٌ	خَاسِئِينَ	ذِلَّةٌ
عَوَانٌ	قَلِيلُونَ	لَمْ تَمْسِسْ	لَا تَشْعُرُونَ	يَمُوتُ
لَا يَخِيَانُ	سُوءٌ	تَكْفُفٌ	تَحْسُوتُهُمْ	ذُنُوبَنَا
الْآخِرَةُ	فَعَصَيْتُمْ	الضَّالِّينَ	وَرَكْتُ	
لَا بُنَى				
يَمَسُّكُمْ	يَهْدِينَ		الْأَلْمُدُونَ	لَنْضَلُ
عَكِيفِينَ	إِنْ أَجْرِي	رَبُّونَ	أَسْأَلُكُمْ	يَسْمَعُونَكُمْ
الْمَشْحُونُ	فِي ضَلَالٍ	وَتَنْ جُتُونَ	يَسْقِينَ	لَنْ تُنْ
أَتَعْرُكُونَ	أَمِينٌ	يَلُوطُ	الْأَقْرَبِينَ	بِرِيءٍ
لَقَرَّةٌ	أَلَاكِ	مَسَاكِنُكُمْ	لَا يَحْطِمَنَّكُمْ	لَكَرِهْتُمُوهُ
يُدِينُكُمْ	لَا تَمْنُوا	الْقَمِينَا	لَقَرِنَهُ	عَتِيدِينَ
يُؤْفِكُ	سَمِيدِينَ	تُونُ تُونُ	إِخْلِيدِينَ	لَحَقَى
مَذَاهِبُ سَعْدَدٍ				
//				
//				
كَانَ				
كَانَ سَعْدَدٍ				
//				
//				

لَنْ تَأْيِدَنْ	يَمُونُ	يَشْفِينُ	الْأَرْذَلُونَ	يَمْنُونَ
أَيَّدَتْ ٢ عدد				
//				
نَانَ نَانَ	لَمْ تَتَّبِعُوا	وَدَّاهُ	مَنْوُوبِينَ	أَهَابَتْ
الْكُونُ	فَوْرٌ دَنْ	لِيَأْيِدَنَّانِ	يَمَّتْ	فَتَوَيْبُهُ
يَمَّيَّانِ ٢ عدد	يَمَّ			
مَابَتْ	وَدَّى	لَا تَأَلَوْنَ	لِتَتَوَبَّنَّ	أَيَّدَى
إِوَاءٌ دَنَانٌ	يَسْنَنُ	مَوْدُودُونَ	يُحْمَنُ	يَرَّءَيْنُ
يَبُوءُ نَ	أَوْبَاءُ	أَوْبَى	مَوْدَانٌ	أَوْيَنُ
مَابَيْبٌ				
يُمَيِّمِي	لَا تَبَابِيَنَّ			
لَمْ	يُمَمَّتْ	لَا تَأَلَوَانِ		
تَوَدَّدَنْ ٣ عدد				
//				
//				
لَا تَوَرَّ دَنْ	لَا تَيْسُّوْا	رَّءَى	مَبُوءَانِ	أَوْى
وَكَيْتْ				

وَبَنَتْ				
فَابَتْ	وَدَنْ	اَوْءَ دَيْنَ	اِيسِيْنَ	اَلْوَبَاءُ
اَوَى	بَوءَ	وَوَى	لِكَارِ بِنَانٍ	مِثْوَسَاتٍ
وَوَاذَ				
مَالِيْ سَعْدَد				
//				
بَوَوءَ	وَدَانِيْنَ	اَوِيْتِيْنَ	لَنْ تَوْتِيْنَ	وَوِيْتِيْنَ
وَوِيْنَا	وَوِيْتُ	تَوِيْنَهْ تَوِيْنِ		
وَالْيَسِيْنَ	وَكُوْدُوْنَ			
وَوَاى				

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ضَرْبِ كِي بِنَاء

فائدہ: اشتقاق کی تعریف اور اقسام ہمیں معلوم ہو چکی ہیں۔ اس اشتقاق کا دوسرا نام بناء ہے۔ جس کا لغوی معنی بھانا ہے۔ اصطلاح میں ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ سے بنانا بشرطیکہ اصلی حروف مناسبت اور ترتیب باقی رہے۔ جسکو بنائیں گے۔ اس کو ماخوذ عنہ یعنی منہ۔ یا مشتق منہ کہیں گے۔ اور بننے والے کلمہ کو ماخوذ مشتق اور بنی کہیں گے اور اس بنانے کو اخذ اشتقاق اور بناء کہتے ہیں۔

فائدہ: تمام افعال مصدر سے ہی بالواسطہ یا بلا واسطہ بنتے ہیں جیسا کہ بصریوں کا مذہب ہے۔

فائدہ: مگر یہ یاد رکھیں کہ محض سہولت کے پیش نظر مصدر سے صرف ماضی معلوم کا پہلا صیغہ بنائیں گے۔ اور پھر اس سے مضارع کے صیغے بنائیں گے۔ مضارع سے تمام افعال بنیں گے۔ ہر حثیہ و جمع اپنے واحد سے بنے گا۔ اور ہر مونث اپنے مذکر سے بنے گا اور ماضی میں دو صیغے مخاطب

و محکم کے واحد غائب سے نہیں گئے۔ تثنیہ کی نشانی فعل میں الف اسم میں الف یا یا قبل مفتوحہ ہو گی۔ جبکہ جمع مذکر کی علامت ہمیشہ واو ساکن ماقبل مضموم ہوگی۔ جیسے ضربوا اور اسم میں واو ماقبل مکسور یا مضموم ہوگی۔ جیسے ضاربون عالمین جمع مونث کی علامت فعل میں نون مفتوحہ ماقبل ساکن ہوگا اور اسم میں تا متحرک ماقبل الف ہوگا۔

اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ ثلاثی مجرد کے مصادر کے اوزان چونکہ معین نہیں لہذا مصدر جس وزن پر بھی ہو۔ فا۔ عین۔ لام کے مقابلے میں آنے والے حرف۔ جنکو مادہ یا حرف اصلی کہا جاتا ہے۔ علیحدہ کر کے فا اور لام پر فتح اور عین پر کوئی حرکت دے دیں گے۔ تو ماضی معلوم کا پہلا صیغہ واحد مذکر غائب بن جائیگا۔ جیسے ضَرَبْتُ سے ضَرَبَ۔ عَلِمْتُ سے عَلِمَ۔ شَهِدْتُ سے شَهِدَ۔ نَصَرْتُ سے نَصَرَ۔ ذَهَبْتُ سے ذَهَبَ وغیرہ۔

مصدر اور فعل کے اصل اور فرع ہونے کی تحقیق

الْمَصْدَرُ وَالْفِعْلُ اَيْهَا مَا خُوذَةُ مِنْ صَاحِبِهِ۔ مصدر اور فعل میں سے ما خذ کون ہے اور ما خذ کون ہے۔ بصریین اور کوفیین کا یہ مشہور اختلاف ہے بصریین کا مذہب: کہ مصدر اصل اور ما خذ ہے اور فعل مصدر سے ما خذ اور فرع ہے کوفیین کا مذہب: کہ نزدیک فعل اصل اور ما خذ ہے اور مصدر اس سے ما خذ ہے۔

بصریین کے دلائل۔

دلیل اول: مصدر اسم ہے اور اسم بالاتفاق فعل سے مقدم ہوتا ہے تو مصدر بھی فعل پر مقدم ہوگا اور جب مصدر مقدم ہو تو ما خذ بھی مقدم بنے گا۔ نہ کہ فعل اس لئے کہ وہ مؤخر ہے۔

(اس دلیل پر تردید تو وضع موجود ہے ان شئت فارجع الی المطولات)

دلیل ثانی: مصدر اسم ظرف کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے جائے صدور۔ اور لفظ اس پر مصدر کا اطلاق تب درست ہو سکتا ہے جب مصدر سے فعل کو صادر مانا جائے اور اگر مصدر فعل سے ماخوذ ہو تو اسے صادر کہا جاسکتا ہے مصدر نہیں۔

دلیل ثالث : اگر مصدر فرع ہوتا اور فعل سے بنتا تو پھر ہر مصدر کے لیے فعل کا ہونا لازمی

تھا جس سے مصدر ماخوذ ہوتا حالانکہ بہت سے مصادر ایسے ہیں جن کا کوئی فعل نہیں جیسے الرجولية البهنة لہذا فعل کو اصل قرار دینا اور مصدر کو فرع ماننا غلط ہے۔

دلیل رابع : مصدر کے حروف اور معنی اس کے تمام افعال میں پائے جاتے ہیں جیسے خَرَجَ يَخْرُجُ ، اَخْرَجَ ، خَارَجَ ، اِسْتَخْرَجَ لیکن فعل ایک بھی ایسا نہیں کہ جس کا معنی مصدر میں پایا جائے جیسے ضرباً میں نہ معنی ماضی ہے اور نہ حال ہے اور نہ استقبال لہذا مصدری ماخذ ہے۔ یہ دلیل بہت دقیق اور لطیف۔

دلائل کوشین

دلیل اول : فعل اصل ہے اور مصدر فرع ہے۔ کوشین امور لفظیہ سے استدلال کرتے ہیں کہ مثلاً تعلیل میں اکثر مصادر فعل کے تابع ہوتے ہیں وجود جیسے اس لیے کہ مصدر میں تعلیل فعل پر موقوف ہے اگر فعل میں قانون جاری ہے تو مصدر میں بھی ہوگا۔ اور اگر فعل میں قانون جاری نہیں ہے تو پھر مصدر میں بھی نہیں جیسے وَعَدَ يَعِدُ عِدَّةً ، قَامَ يَقُومُ قِيَامًا کونوں میں جاری ہے اور عَوَدَ يَعُودُ عَوْدًا حَوْلَ حَوْلًا ان میں جاری نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مصدر تعلیل میں فعل کا محتاج ہے اور یہ قاعدہ مسلمہ ہے کہ متبوع اصل ہوتا ہے اور تابع فرع۔ لہذا فعل اصل ہوا اور مصدر تابع اور فرع ہوا۔

جواب : آپ کا یہ قاعدہ بالکل غلط ہے ایسے افعال کثرت سے موجود ہیں جن میں تعلیل ہو رہی ہے لیکن مصدر میں نہیں جیسے وَعَدَ يَعِدُ عِدَّةً قَامَ يَقُومُ قِيَامًا مَالٌ يَمِيلُ مَيْلًا بلکہ مصدر میں جو تعلیل ہوتی ہے وہ فعل کی تعلیل کے اثر اور سبب کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ وہ فعل کے ہم شکل اور مناسبت کی وجہ سے ہوتی ہے جیسے وَعَدَ میں داوگری ہے تو اس کے مصدر میں بھی داوگری ہے اسی طرح نَكْرِمُ اصل میں نَكْرِمُ تھا جو ہمزہ گرا ہے وہ بھی باب کی مناسبت کی وجہ سے گرا ہے۔ لہذا یہ بناء الفاسد علی الفاسد ہے۔

دلیل ثانی: مصدر فعل کی تاکید بنتا ہے جیسے ضَرَبَ ضَرْبًا، خَرَجَ خُرُوجًا اور یہ بات ظاہر ہے اور قانون ہے کہ المؤکد اصل دون المؤکد کہ مؤکد اصل ہوتا ہے اور تاکید تالیع لہذا فعل اصل ہوا اور مصدر تالیع۔

جواب: یہ ہے کہ مصدر کے ساتھ فعل کی تاکید ہونا فعل کے اشتقاق میں اصل ہونے کی دلیل نہیں جیسا کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ مقصود میں لکھتے ہیں کہ والمؤكد بة لا تدل على الاصاله في الاشتقاق بل في الاعراب۔ جیسے جانی زید زید کہ مؤکد ہونا یہ اشتقاق میں اصل ہونے پر دلالت نہیں کرتا بلکہ اعراب میں اصل ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ فعل کی تاکید فعل کے ساتھ لائی جائے قام قام لیکن نجات نے اسے قبیح سمجھتے ہوئے فعل کی تاکید کے لیے مصدر کو متعین کر دیا۔ لیکن یہ تاکید اصطلاحی نہیں نفس عین کی طرح جو کہ مؤکد کے تالیع ہو جائے ورنہ تو تاکید مؤکد سے مقدم نہیں ہوتی اور مصدر بالاتفاق مقدم ہو جاتا ہے جیسے ضرباً ضربت۔

دلیل ثالث: یہ ہے کہ فعل میں مادہ بننے کی صلاحیت بہت مصدر کے زیادہ ہے اس لیے کہ جو حروف ماضی میں پائے جاتے ہیں۔ وہ مصدر میں بالبداهت پائے جاتے ہیں اس کے برعکس نہیں لہذا فعل اصل بننے کی زیادہ صلاحیت رکھتا ہے۔

جواب: یہ کہ اگر فعل میں مادہ بننے کی صلاحیت ہے تو مصدر میں بھی وہی استعداد ہے۔ باقی صلاحیت کی جو دلیل پیش کی ہے کہ فعل کے تمام حروف مصدر میں پائے جاتے ہیں یہ قاعدہ اکثری ہے کلی نہیں جیسے تہمة مصدر ہے مگر فعل کے تمام حروف اس میں نہیں پائے جاتے۔

دلیل رابع: یہ ہے کہ مصدر کے بغیر فعل کا وجود ملتا ہے جیسے لیس عسی وغیرہ اگر مصدر اصل ہوتا تو لازم آتا ہے کہ فرع موجود ہو اور اس کا اصل نہ ہو جو کہ خلاف مشاہدہ ہے۔

جواب: یہ ہے کہ آپ کی دلیل غلط ہے۔ اس لئے کہ معاملہ برعکس ہے کہ مصدر کے بغیر فعل نہیں پایا جاتا ہے جیسے پہلے ہم بیان کر چکے ہیں۔ باقی رہا لیس، عسی جیسے افعالوں سے

استدلال کرنا درست نہیں اس لئے کہ یہ افعال جامد ہیں جن سے اشتقاق کا شائبہ تک نہیں۔

ضرب کی بناء

ضَرْبَ کو ضرباً مصدر سے بنایا ہے۔ کہ حرف اول کو اسکی حالت پر چھوڑ دیا اور حرف ثانی کو فتح دیا اور تین جنس علامت اسمیت کو حذف کیا اور آخر حرف کو مثنیٰ بر فتح کر دیا تو ضرباً سے ضرب فعل ماضی بن گیا۔

سوال: آپ نے حرف اول کو اس کی حالت پر کیوں چھوڑا ہے اس کو ضمہ یا کسرہ یا ساکن کیوں نہیں کیا۔

جواب: ہم نے اول کو ضمہ اس وجہ سے نہیں دیا۔ کہ ماضی مجہول کے ساتھ التباس نہ آئے۔ کیونکہ حرف اول ماضی مجہول کا مضموم ہوتا ہے۔

اور کسرہ اس وجہ سے نہیں دیا کہ کسرہ نقل ہوتا ہے اور فعل پہلے نقل تھا۔ کیونکہ اس میں تین چیزیں ہوتی ہے۔ (۱) معنی مصدری (۲) نسبت الی الزمان (۳) نسبت الی الفاعل۔ تو اگر اس کو کسرہ دیے دیتے تو فعل لفظاً بھی نقل ہو جاتا۔

اور چونکہ ابتداء میں سکون پڑھنا محال تھا اس وجہ سے فتح دیا گیا ہے کیونکہ یہ اخف الحركات ہوتا ہے۔

سوال: آپ نے عین کلمہ کو فتح کیوں دیا ضمہ یا کسرہ یا ساکن کیوں نہیں کیا۔

جواب: اگر ہم ضمہ دے دیتے تو ماضی مضموم العین کے ساتھ التباس لازم آتا۔ اور اگر کسرہ دے دیتے تو ماضی مکسور العین کے ساتھ التباس لازم آتا۔

اور ساکن اس وجہ سے نہیں کیا کہ ثلاثی مجرد کے فعل ماضی کا عین کلمہ ساکن نہیں کیا جاتا اور فتح چونکہ اخف الحركات ہے اس وجہ سے فتح دیا ہے۔

سوال: آپ نے لام کلمہ کو مثنیٰ بر فتح کیوں کیا ضمہ یا کسرہ یا ساکن کیوں نہیں کیا؟

جواب: ہم نے ضمہ و کسرہ اس وجہ سے نہیں دیا۔ کہ فعل پہلے نقل تھا اگر ضمہ یا کسرہ دے

دیتے تو فعل میں نقل اور بڑھ جاتا ہے۔

اور ساکن اس وجہ سے نہیں کیا کہ فعل ماضی کا لام کلمہ کبھی ساکن نہیں ہوتا اور فتح چونکہ اخفا لحرکات ہے اس وجہ سے مبنی برفتحہ کر دیا ہے۔

سوال: مبنی اصل تین چیزیں ہیں (۱) فعل ماضی (۲) امر حاضر معلوم (۳) جملہ حروف۔

اور ضابطہ یہ ہے کہ مبنی الاصل ساکن ہوتا ہے تو جب ماضی مبنی الاصل تھی تو اس کو ساکن کیوں نہیں کیا۔ اور فتح کیوں دیا؟

جواب: ہم نے اس مقام میں سکون کا لحاظ بھی کیا ہے۔ اس لیے کہ ہم نے اس کے آخر

کو فتح دیا ہے اور فتح الف کا بھائی ہے (فتح کو کھینچنے سے الف پیدا ہوتا ہے) اور الف کو سکون

لازم ہے لہذا یہاں حقیقتاً سکون موجود ہے اگرچہ ظاہری طور پر فتح دیا گیا ہے

اس لیے کہ فتح الف کا جز ہے اور الف کل ہے تو جب کل کو سکون لازم ہے تو جزء میں بھی لا محالہ

سکون کا موجود ہونا ضروری ہے۔

سوال: تم نے تنوین ممکن کو کیوں حذف کیا؟

جواب: ہم نے فعل بنانا تھا اور یہ اسم کی علامت تھی۔ اس لیے تنوین ممکن کو حذف کر

دیا۔

تنوین کی پانچ اقسام ہیں:

(۱) تنوین ممکن (۲) تنوین تقابل (۳) تنوین عوض (۴) تنوین تنکیر (۵) تنوین ترنم

تنوین ممکن: تنوین ممکن وہ تنوین ہے کہ جو اسم کو متمکن و معرب بنانے کے واسطے لائی

جاتی ہے جیسے سَعِيدٌ، زَلَدِيْرٌ۔

تنوین تقابل: تنوین تقابل وہ تنوین ہے کہ جو جمع مؤنث سالم کے آخر میں لائی جاتی

ہے جو جمع مذکر سالم کے واؤنوں کے مقابلے میں ہے جیسے مُسْلِمَاتٌ۔ اس کے آخر میں جو

تنوین ہے یہ مسلموں کے واؤنوں کے مقابلے میں لائی گئی ہے کیونکہ واؤنوں بھی تنوین کے عوض

میں ہے

تنوین موحض: تنوین موحض وہ تنوین ہے جو کہ مضاف الیہ محذوف کے عوض میں مضاف کے آخر میں لائی جائے جیسے یَوْمَئِذٍ، حِیْثُئِذٍ۔ یہ اصل میں یَوْمَ اِذْ کَذَا اور حِیْثُ اِذْ کَانَ کَذَا تھے۔ کَانَ کَذَا مضاف الیہ کو حذف کر کے اِذْ مضاف کے آخر میں تنوین لائے تو یَوْمَئِذٍ حِیْثُئِذٍ ہو گیا۔

تنوین تنکیر: تنوین تنکیر وہ تنوین ہے جو اس کو نکرہ بنانے کے واسطے لائی گئی ہو۔ جیسے اس کا معنی ہے کہ اُسْکُمْ مُکُونًا لِّیْ وَفَتْ مَلَدٌ یعنی چپ رہ تو کچھ دیر کسی وقت میں لیکن اس میں وقت کی تعین نہیں ہے۔

نکادہ تنوین کی یہ اقسام اربعہ اسم کے ساتھ خاص ہیں۔

تنوین ترنم: تنوین ترنم ہو ہے کہ جو شعروں وغیرہ کے آخر میں محض آواز اور سر بنانے کے واسطے لگائی جاتی ہے جیسے:

اَللّٰہِیُّ الْکَلِمَ عَاذِلِ وَالْعِثَابِ
وَقَوْلِیْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَہَا

نکادہ یہ تنوین اسم و فعل و حرف سب پر داخل ہوتی ہے۔

نکادہ: کسی حرف کے گرانے کو حذف کرنا کہتے ہیں۔ جس حرف کو گرائیں گے۔ اسے محذوف کہیں گے۔ حرف علت میں تغیر و تبدل کرنے کو تخفیف اور تسہیل کہتے ہیں۔ اگر دو حرف ایک جنس کے ایک کلمہ میں آجائیں تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں داخل کرنے کو ادغام کہتے ہیں۔

پہلے حرف کو دم اور دوسرے کو دم غم فیہ کہتے ہیں۔ جو حرف کسی حرف سے پہلے ہوگا۔ اس ما قبل اور جو بعد میں ہوگا اسے ما بعد کہتے ہیں۔

ضربا کی بناء

ضَرْبًا کو ضَرْب سے بنایا ہے۔ اس لیے کہ ہر تثنیہ و جمع اپنے واحد سے بنتے ہیں۔ کہ ضَرْب کے آخر میں الف لام علامت تثنیہ کی اور ضمیر فاعل لائے تو ضَرْبًا ہو گیا۔

ضربوا کی بناء

ضَرْبُوا کو ضَرْب سے بنایا۔ کہ ضَرْب کے آخر میں واؤ ساکنہ علامت مع مذکر ضمیر فاعل بنمہ ما قبل لائے تو ضَرْب سے ضَرْبُوا ہو گیا۔

نکتہ الف علامت تثنیہ اور واؤ جمع کے بارے میں اختلاف ہے۔

پہلا مذہب: محققین فرماتے ہیں کہ ضَرْبًا میں الف علامت تثنیہ ہے اور ضمیر فاعل بھی ہے اور ضَرْبُوا میں واؤ علامت جمع مذکر ہے اور ضمیر فاعل بھی ہے۔

دوسرا مذہب: دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ ضَرْبًا اور ضَرْبُوا میں الف اور واؤ علامت ہیں۔ مثلاً الف یہ بتلاتا ہے کہ ضرب کا فاعل تثنیہ ہے اور ضَرْبُوا کا فاعل جمع ہے لیکن خود الف اور واؤ فاعل نہیں ہوتے بلکہ ضربًا کا فاعل (ہما) ضمیر ہے اور (ضَرْبُوا) کا فاعل (ہم) ضمیر ہے۔

سوال: محققین پر ایک سوال ہوتا ہے کہ آپ یہ کہنا غلط ہے کہ الف اور واؤ ضمیر فاعل بھی ہیں اس لیے کہ ہم آپ کو چند ایسی مثالیں دکھاتے ہیں کہ جہاں الف اور واؤ بھی موجود ہیں اور فاعل اسم ظاہر لایا گیا جیسے وَأَسْرَوْا النَّجْوَى الْكَدَيْنَ۔ (الایۃ اور حدیث پاک میں ہے يَتَعَاقِبُونَ فِيكُمْ الْمَلَائِكَةُ بِاللَّيْلِ وَالْمَلَائِكَةُ بِالنَّهَارِ اور جیسے اِكْلُوْنِي الْبُرَاغِيَّتْ۔ اگر ان مثالوں میں آپ کے کہنے کے مطابق الف اور واؤ ضمیر فاعل تسلیم کر لیا جائے تو پھر دو فاعل جمع ہو جائیں گے جو کہ غلط ہے اس لیے کہ ضابطہ یہ ہے کہ ایک فعل کے دو فاعل بغیر حرف عطف کے واسطے کے جمع نہیں ہو سکتے لہذا امانتا پڑے گا کہ ضربًا اور ضربوا میں الف اور واؤ ضمیر فاعل نہیں ہیں۔

جواب: کہ آپ نے جو یہ مثالیں دی ہیں یہ قلیل ہیں۔ اور ضابطہ یہ ہے کہ الْقَلِيلُ كَمَا

المَعْدُوم لہذا ان مثالوں کا کوئی اعتبار نہیں۔

جواب ثانی: یہ مثالیں مبتداء خبر کی ہیں۔ ان تینوں مثالوں میں جملہ فعلیہ خبر مقدم ہے اور اسم ظاہر مبتداء موخر ہے لہذا اسوال وارڈ نہیں ہو سکتا۔

جواب ثالث: الملائكة - البراغیث - الزیدان کو افعال مذکور کے فاعل (ضمیروں) سے بدل یا تاکید بنائیں گے اب تعدد فاعل کی خرابی لازم نہیں آتی۔

ضابطہ: الف اور واؤ جو فعل میں آجائیں یہ اکثر کے نزدیک ضمیر فاعل ہوتے ہیں لیکن اگر الف اور واؤ اسم میں آجائیں تو بالاتفاق نہیں ہوتے۔

جواب: آپ کا سوال درست ہے لیکن ہم نے ضرورت کے پیش نظر ضَرْبُ کو ضمہ دیا ہے۔ کیونکہ واؤ کا تقاضہ ہے کہ میرا قبل مضموم ہونا چاہیے۔

سوال: ضَرْبُ واؤ کا تقاضہ پورا ہو گیا ہے لیکن رَہوا میں واؤ کے ماقبل ضمہ کیوں نہیں دیا **جواب:** محترم رَہُوا اصل میں رَہِیُوا تھا پھر قال والے قانون سے تو رَہاو ہو گیا۔ پھر پہلا ساکن مدہ تھا اس کو گرا دیا تو رَہوا ہو گیا۔ اس تخیل سے معلوم ہوا کہ واؤ کا ماقبل یاء تھی جو کہ انتقائے ساکنین کی وجہ سے حذف ہو چکی ہے تو جب واؤ کا ماقبل میم ہی نہیں تو ہم نے ضمہ بھی نہیں دیا اور فتح دیا تاکہ الف محذوف پر دلالت کرے۔

سوال: اگر یہی بات ہے کہ رَہُوا میں واؤ کا ماقبل میم نہیں تھا اس وجہ سے ضمہ نہیں دیا تو رضوا میں بھی واؤ کا ماقبل ضا نہیں تھا اس کو ضمہ کیوں دیا ہے؟

جواب: یہاں ضاد پر جو ضمہ ہے یہ عارضی ہے۔ جو یاء سے نقل ہو کر آیا ہے۔

سوال: آپ نے ضَرْبُ واؤ کے آخر میں الف کیوں لکھا ہے؟

جواب: یہ الف واؤ عاطفہ اور واؤ جمع کے درمیان فرق کرنے کے واسطے لکھا ہے۔

سوال: واؤ عاطفہ کلمہ کے ساتھ متصل نہیں ہوتی اور واؤ جمع کلمہ کے ساتھ متصل ہوتی

ہے۔ اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ واؤ جمع ہے عاطفہ نہیں۔ لہذا الف کے ذکر کرنے کا کوئی

فائدہ نہ ہوا؟

جواب: مبتدی کے لیے مشکل تھا کہ یہ واؤ عاطفہ ہے یا واؤ جمع کی ہے۔ اس وجہ سے گویا کہ ہم نئے علامت بیان کر دی ہے کہ اگر واؤ کے بعد الف ہو تو واؤ جمع ہوگی ورنہ واؤ عاطفہ ہوگی۔

سوال: قرآن مجید میں بعض ایسی مثالیں موجود ہیں کہ جہاں صیغہ مفرد کا ہے اور اس کے بعد الف موجود ہے اور جمع کا صیغہ ہے وہاں الف نہیں مثلاً و ما کنت ترجوا۔ اس مثال میں ترجو مفرد ہے لیکن اسکے بعد الف بھی ہے اور کنا لدعو۔ اس مثال میں لدعو جمع ہے لیکن اس کے بعد الف نہیں۔ لہذا آپ کا یہ کہنا کہ اگر واؤ کے بعد الف ہو وہ جمع کا صیغہ ہوتا ہے، درست نہ ہوا۔

جواب (۱) کہ قرآن پاک کا رسم الخط ہی ایسا ہے کہ بعض اوقات صیغہ مفرد کا ہوتا ہے لیکن اس کے آخر میں الف ہوتا ہے اور بعض اوقات صیغہ جمع کا ہوتا ہے لیکن اس کے آخر میں الف نہیں لکھتے لہذا قرآن پاک کے رسم الخط پر سوال وارد نہیں ہو سکتا۔ یعنی قرآن پاک کی رسم الخطی سامی ہے نہ کہ قیاسی۔

جواب (۲) روح المعانی میں ہے کہ قرآن مجید اصل ہے اور صرف ونحو فرع ہیں کیونکہ صرف ونحو کے قوانین قرآن مجید سے ہی مستنبط ہیں لہذا اگر کہیں قرآن مجید میں صرفی یا نحوی قانون کا خلاف واقع ہو جائے تو وہاں قرآن پاک کی غلطی تصور نہیں کی جائے گی۔

ضرورت کی بناء

ضَرَبْتُ کو ضَرْب سے بنا کیا۔ اس لیے مؤنث مذکر کی فرع ہے اور ہر فرع اپنے اصل سے بنا کیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ محض علامت تانیث اس کے آخر میں لائے تو ضَرْب سے ضَرَبْتُ ہوا

سوال: آپ نے بتائے ساکنہ کو محض علامت تانیث کہا ہے ضمیر فاعل کیوں نہیں کہا؟

جواب: یہ تاء ساکنہ محض علامت تانیث ہے لیکن ضمیر فاعل نہیں ہے کیونکہ اگر ضمیر فاعل تسلیم کر لیں تو ضَرْبَتْ ہند والی مثال غلط ہو جاتی ہے کیونکہ ضَرْبَتْ کا فاعل ضمیر بھی ہو جاتی اور ہند اسم ظاہر بھی تو اس مقام میں دو فاعل جمع ہو جاتے ہیں۔

علامات تانیث

علامات تانیث تقریباً آٹھ ہیں۔

(۱) الف مقصورہ۔ جیسے حُبْلٰی

(۲) الف مردودہ۔ جیسے حَمْرَآءُ

(۳) تائے متحرک جیسے ضَارِبَةٌ

(۴) تائے مقدرہ جیسے اَرْضُ

(۵) یائے ساکنہ جیسے تَضْرِبْنَ

(۶) تائے مکسورہ جیسے ضَرْبَتْ

(۷) نون مفتوحہ جیسے ضَرْبُنَ

(۸) تائے ساکنہ جیسے ضَرْبَتْ

تائے ساکنہ فعل میں پائی جاتی ہے اور تائے متحرک اسم میں پائی جاتی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ فعل پہلے ہی معنا ثقیل تھا۔ اب اگر فعل میں تائے متحرک بڑھادیے تو فعل لفظاً بھی ثقیل ہو جاتا اور اسم چونکہ معنا ثقیل نہیں ہوتا لہذا اسمیں تاء متحرکہ ہوتی ہے۔

بناء ضَرْبَتَا:

ضَرْبَتَا کو ضَرْبَتْ سے بنایا۔ کہ الف علامت تثنیہ و ضمیر فاعل ساتھ فتح ماقبل کے اس کے آخر میں لائے تو ضَرْبَتْ سے ضَرْبَتَا ہو گیا۔

بناء ضَرْبُنَ:

ضَرْبُنَ کو ضَرْبَتْ سے بنایا۔ کہ نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث اس کے آخر میں لائے تو

ضَرْبَتْن ہو گیا۔ اب دو علامت تانیف (تاہ اور نون) فعل میں جمع ہو گئیں جو کہ ناجائز تھا اس لیے تائے وحدہ کو حذف کر دیا تو اب ضَرْبَتْن ہو گیا پھر چار حرکات مسلسل جمع ہو گئیں تو ضَرْبُن کا دوسرا قانون جاری کیا ضَرْبُن ہو گیا۔

قانون (۱) ضَرْبَتْن کا قانون حکم ۲. شرائط ۶

اس قانون کا نام ہے ضربت کا قانون ہے۔ جس کے لیے دو حکم ہیں اور ہر حکم میں تین تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم تا علامت تانیف کو فعل میں ساکن کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط تا علامت تانیف کی ہو احترازی مثال ضربت سے۔ یہ تا واحد نہ کر کی علامت اور ضمیر فاعل بھی ہے۔

دوسری شرط تا محض علامت تانیف کی ہو۔ احترازی مثال ضربت تا محض علامت تانیف کی نہیں ہے بلکہ ضمیر فاعل بھی ہے۔

تیسری شرط فعل میں ہو احترازی ضاربۃ۔
اتفاق مثال جیسے ضَرْبَتْن۔

دوسرا حکم تا علامت تانیف کو اسم میں حرکت دینا واجب ہے۔

پہلی شرط تا علامت تانیف کی ہو احترازی مثال ضَرْبَتْن۔

دوسری شرط تا محض علامت تانیف کی ہو احترازی مثال ضاربۃ سے کیونکہ یہاں یہ تاہ تانیف کی جمع کی علامت ہے محض تانیف کی نہیں۔

تیسری شرط تا علامت تانیف کی اسم میں ہو احترازی مثال ضَرْبَتْن۔
اسم کی مطاقی مثال۔ جیسے ضَرْبَتْن۔

تاندہ تا کا فعل میں متحرک ہونا اور اسم میں ساکن ہونا ہے۔ جیسے قد قامت الصلواة۔
اس میں تا کو اَلْصَّائِبِينَ اِذَا حَرَّكَ حَرَّكَ بِالْغُسُو کے قاعدے کے تحت کسرہ کی دی گئی ہے۔

اسم میں ساکن ہونے کی مثال جیسے ضَارِبَةٌ کو حالت وقف میں ضَارِبَةٌ پڑھتے ہیں۔

قانون (۲) ضروب کا پہلا قانون حکم ۱۔ شرائط ۳

اجتماع د و علامت تالیث در فعل مطلقاً ممنوع است و در اسم وقتہ کہ از یک جنس باشد

اس قانون کا نام ہے ضَرْبٌ کا پہلا قانون ہے۔ جس کے لیے ایک حکم ہے اور فعل کے لئے ایک شرط اور اسم کے لئے دو شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ دو علامت تانیث میں سے ایک کو حذف کرنا واجب ہے۔

شرط فعل کے لیے شرط یہ ہے کہ دو علامت تانیث مطلقاً جمع ہوں۔ احترازی مثال ضَرْبَتْ

اتفاقی مثال: ضَرْبَتْ سے ضَرْبٌ ہوا۔

پہلی شرط اسم کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ دو علامت تانیث کی جمع ہوں احترازی مثال ضاربۃ۔

دوسری شرط یہ ہے کہ دو علامت تانیث ایک جنس کی ہوں۔ احترازی مثال ضربیات۔

اتفاقی مثال: ضَارِبَاتٌ سے ضَارِبَاتٌ ہوا۔

تاکید تانیث کل آٹھ ہیں۔ چار فعلوں میں ہیں اور چار اسموں میں۔

اسم کی علامات یہ ہیں

(۱) الف مقصورہ زائدہ جیسے: حُبْلَى۔

(۲) الف ممدودہ زائدہ جیسے: حَمْرَاءُ۔

(۳) تائے متحرک جیسے ضَارِبَةٌ۔

(۴) تائے مقدرہ جیسے اَرْضٌ کہ دراصل اَرْضَةٌ۔ تاء کے مقدرہ ہونے پر احقر نے توہر شرح

نحو میں تین دلیلیں دے چکا ہر ان شئتَ فطالِعہ۔

فعل کی علامات تانیث

(۱) یائے ساکنہ جیسے قَضِرَہُنَّ

(۲) تائے مکسورہ جیسے ضَرَبَتْ

(۳) تاء ساکنہ جیسے ضَرَبْتُ

(۴) نون مفتوحہ جیسے ضَرَبُوْا۔

ملاحظہ فعل کی علامت تانیث کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) محض علامت تانیث یعنی فقط ضمیر

علامت ہو فاعل نہ بنے۔

(۲) غیر محض یعنی علامت تانیث ہونے کے ساتھ ساتھ ضمیر فاعل بھی ہیں تائے ساکنہ ضَرَبَتْ

یہ محض علامت ہے فاعل نہیں اور باقی تینوں برعکس ہیں شعر:

هتت علامات مونث ر ابداب

تائے ساکن تائے متحرک رابخواب

الف مقصورہ و ممدودہ شمار

بعد از اب کسرہ بداب اے یار غار

تائے مقدرہ یائے ساکن رابگیر

بعد از اب ہم نون مفتوح راپذیر

ملاحظہ سوال اِنْتَا عَشْرَةٌ میں دو علامت ایک جنس کی ہیں کلمہ بھی حکما ایک ہے قانون

جاری کیوں نہیں ہوتا۔

ملاحظہ: اِنْتَا دراصل اِنْتَا تھا اب دو علامت ایک جنس کی نہ ہوئی تو قانون کیسے جاری ہو سکتا

ہے۔

ملاحظہ رضی شافعیہ نے لکھا ہے کہ جس طرح فعل میں دو علامت تانیث مطلقاً ممنوع

ہے اس طرح اسم میں بھی مطلقاً ناجائز ہے۔

سوال : پھر ضَرْبِ نِیَّات میں دو علامت میں سے یاء کو کیوں نہیں حذف کیا گیا۔

جواب : علامت تانیث اصل میں الف ہے جو کہ ضَرْبِ نِیَّات میں ہے جو کہ بقانون الف

مقصود یاہ سے تبدیل ہو گیا لہذا دو علامت کا اجتماع ہی نہ ہوا (شرح شافیہ)

سوال : دو علامت کا جمع ہونا کیوں ممنوع ہے۔

جواب : کلام عرب میں ہم مثل کا جمع ہونا موجب ثقل ہے اور ثقل کو دور کرنے کے لئے

تین طریقے ہیں۔ (۱) حذف۔ جیسے ضَرْبِ نِیَّات (۲) ابدال۔ جیسے ضَرْبِ نِیَّات سے بیان

ضَرْبِ نِیَّات۔

(۳) فاصل۔ جیسے اِضْرِبْ نِیَّات (شرح شافیہ ص ۲۵)

سوال : ضَرْبِ نِیَّات میں یاہ کو کیوں حذف کیا اور نون کو کیوں نہیں حالانکہ دونوں علامت

تانیث کی تھیں نیز قیاس کا اقتضاء بھی ہے کہ تاء حذف نہ ہو۔ اس لیے کہ واحد اور ثنیہ میں تاء

حذف نہیں ہوتی۔ سوائے خصیان والیان۔ (ازکتب نحو)

جواب : نون کو حذف کرتے تو واحدہ مؤنثہ سے التباس آتا۔

قانون (۳) ضربن کاد و سراقانون حکم ۱۔ شرائط ۳

اجتماع اربع حرکات متوالیات لریک کلمہ و حکم و

ممنوع است

اس قانون کا نام ہے ضَرْبِ نِیَّات کا دوسرا قانون ہے۔ جس کے لیے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم : یہ ہے کہ چار حرکات میں سے ایک کو حذف کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط یہ ہے کہ چار حرکات جمع ہوں۔ احترازی مثال ضَرْبِ

دوسری شرط یہ ہے کہ چار حرکات پے درپے ہو احترازی مثال تَدْخُوج

تیسری شرط یہ ہے کہ چار حرکات حقیقتاً یا حکماً ایک کلمہ میں احترازی مثال ضَرْبِ نِیَّات

اتفاقی مثال : ضَرَبْنَ سے ضَرَبْنِ ہوا۔

حقیقتاً وہ ہے جو اصل میں ایک کلمہ اور واضح نے اس کو ایک معنی کے لیے واضح کیا ہو۔
 حکماً وہ ہے جو اصل میں ایک کلمہ نہ ہو لیکن واضح نے اس کو ایک معنی کے لیے واضح نہ کیا ہو بلکہ
 شدید اتصال کی وجہ سے اس کو ایک کلمہ کا حکم دیا گیا ہو۔

موزون	وزن	سہ اقسام	در اصل	قانون
وَضَعْنَ	فَعْلَنْ	ماضی معلوم	وَضَعْنَ	ضربن نمبر ۱۲
سَائِلَات	فَاعِلَات	اسم فاعل	سَائِلَات	ضربن نمبر ۱۳
دُخِرِجْنَ	فُعِلْنَ	ماضی مجہول	دُخِرِجْنَ	ضربن نمبر ۱۴
شَرَفْنَ	فَعْلَنْ	ماضی معلوم	شَرَفْنَ	ضربن نمبر ۱۵
أُشْهِوِبْنَ	أُفْعِلْنَ	ماضی مجہول	أُشْهِوِبْنَ	
مَعْشُورَات	مَفْعُولَات	اسم مفعول	مَعْشُورَات	ضربن نمبر ۱۶
إِنْعَمَدْنَ	إِنْفَعْلْنَ	ماضی معلوم	إِنْعَمَدْنَ	ضربن نمبر ۱۷

ان صیغوں کو خود حل کریں

أَوَيْنَ	سُلْسِلْنَ	إِخْشَوْشْنَ	مَرْفُوعَات	رَيْنَ
مُمَايزَات	أُبَيْنَ	مُجْلَوذَات	وَأَيَّات	صَوَّبْنَ
صُهَيْنَ	مُتَوَكَّلَات	وَلِيَّات	إِطْمَنَّ	مَقْرَطَقَات
أُسْتُوحِبْنَ	مُسْتَكْتِمَات	إِكْتَوَيْنَ	مُقْشَعِرَات	أَذْهُوَمَنْ
تَكَافُنَ	مُكَوْكِيَات	كُوْكُونُ	إِنْ لَفَيْنَ	كُوْيَدْنَ
مَسْ مَسْنَ	مُمَفْطَات	مُمَلَّاحَات	أَعْلُوْطَنَ	

ملاحظہ: ضَوْن کی بناء میں دو چیزیں ہیں۔

(۱) تاء تانیث کا حذف کرنا (۲) لام کلمہ (ب) کا ساکن کرنا اس لیے ضَوْن کے دو قانون کا ذکر کرنا ضروری ہے۔

ملاحظہ: ضَوْن میں ایک حرکت کو کیوں حذف کیا گیا۔

جواب: کلام عرب میں تو الی اربع حرکات کا اجتماع ناجائز تھا اس لئے حذف کیا۔

لیکن یاد رکھیں یہ علت تامہ نہیں بلکہ جواب ناقص ہے۔

بہتر جواب یہ ہے کہ فعل کا فاعل ضمیر ہو تو وہ دو حال سے خالی نہیں ضمیر خود ساکن ہو گا یا متحرک۔

اگر ساکن ہو تو ما قبل متحرک ہو گا۔ جیسے ضَرَبُوا۔ اگر خود ضمیر متحرک ہو تو ما قبل ہمیشہ ساکن ہو گا۔ تا کہ فعل کا فاعل کے ساتھ باہمی اتصال ہو جائے۔

یہ علت عدم جواز کی تامہ اور اولیٰ ہے کیونکہ اس میں اکثر کا اقل پر حمل ہو جائے گا۔ جیسے اُكْرَمْنَ۔ اِكْتَسَبْنَ۔ ضَرَبْنَ۔

ملاحظہ: ضَرَبَتَا۔ ضَرَبَتْہٗ میں چار حرکات جمع ہیں۔ ایک کو حذف کیوں نہیں کیا گیا۔

جواب: تاء کی حرکت عارضی ہے وَ الْعَارِض لَا تَعْتَبَرُ جیسا کہ مقدمہ میں احقر نے بیان کر دیا ہے یہی وجہ ہے دَعَتَا کی بھی۔

ملاحظہ: وحدت کلمہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) کلمہ حقیقی (۲) کلمہ علمی۔

کلمہ حقیقی وہ ہے جو وضعاً ایک کلمہ ہو۔ جیسے اُكْرَمَ کلمہ علمی جو وضعاً دو کلمے ہوں لیکن شدۃ اتصال کی وجہ سے ایک شمار کیا گیا ہو۔ جیسے ضَرَبْنَ۔

سوال: آپ نے تاء کو حذف کیا ہے نون کو کیوں حذف نہیں کیا۔

جواب (۱): اگر ہم نون کو حذف کر دیتے تو ضَرَبْتُ ہو جاتا پھر معلوم نہ ہوتا کہ

ضَرَبْتُ واحدہ مؤنثہ کا صیغہ ہے یا جمع مؤنثہ کا۔ اس التباس سے بچنے کے لیے نون کو حذف نہیں کیا۔

جواب (۲): ہم نے جمع مؤنث کا صیغہ بنانا تھا اور یہ نون جمع مؤنث کی علامت تھی اگر ہم نون کو حذف کر دیتے تو جمع مؤنث کی علامت حذف ہو جاتی حالانکہ ضابطہ ہے کہ العلامة لا تحذف۔ کہ شئی کی علامت حذف نہیں ہوتی۔

سوال: ضَرْبَتَا میں بھی چار حرکات جمع ہیں تو انہیں آپ نے قانون جاری کیوں نہیں کیا۔

جواب: ہماری شرط تھی کہ چار حرکات اصلی ہوں اور مذکورہ مثال میں تاء کی حرکت عارضی ہے۔ اس لیے یہ تاء حقیقت میں ساکن ہے اور فتح صرف الف کا تقاضہ پورا کرنے کے لیے لایا گیا ہے

سوال: آپ نے کہا کہ تاء حقیقت میں ساکن ہے جس سے اتقائے ساکنین لازم آیا اس لیے کہ تاء بھی ساکن ہے اور الف بھی ساکن۔ لہذا ایک ساکن کو حذف کرنا چاہیے تھا آپ نے حذف کیوں نہیں کیا؟

جواب: کہ اتقائے ساکنین کا قانون وہاں جاری ہوتا ہے جہاں دونوں ساکن ظاہر ہوں۔ جب کہ یہاں دونوں ساکن ظاہر نہیں لہذا قانون جاری نہ ہوا۔

سوال: هُذْبَذْ، عَلْبَطْ میں چار حرکات جمع ہیں۔ لیکن قانون کیوں نہیں جاری ہوا؟

جواب: هُذْبَذْ، عَلْبَطْ اصل میں هُذَا بَذْ، عَلَابَطْ تھے۔ الف کو بطور تخفیف حذف کر دیا تو هُذْبَذْ، عَلْبَطْ ہو گیا۔ لہذا انہیں چار حرکات مسلسل نہیں ہیں۔ قانون کیسے جاری ہو (مراح الارواح ۱۰ منہاج الکافیہ فی شرح الشافیہ ۱۳)

سوال: جس طرح آپ نے اس مقام میں الف محذوفہ کا اعتبار کر کے قانون جاری نہیں کیا۔ تو ضَرْبَتَا میں بھی تاء محذوفہ کا اعتبار کر کے قانون جاری نہ کرتے؟

جواب: هُذْبَذْ، عَلْبَطْ میں اگر الف محذوفہ کا اعتبار کرنے سے کسی صر فی قانون کا خلاف لازم نہیں آتا لیکن اگر ضَرْبَتَا میں تاء محذوفہ کا اعتبار کر کے قانون جاری نہ کریں تو ایک

قانون وجوبی کا خلاف لازم آتا ہے لہذا تااء محذوف کا اعتبار نہیں کیا۔

بناء ضربت:

ضَرْبَت کو ضَرْب سے بنایا۔ کہ تائے مفتوحہ علامت واحد مذکر مخاطب، ساتھ سکون ماقبل کے اس کے آخر میں لائے تو ضَرْب سے ضَرْبَت ہو گیا۔

سوال: آپ نے باء کو ساکن کیا ہے ضا دیاراء یا تاہ کو ساکن کیوں نہیں کیا؟

جواب: ضا کو اس وجہ سے ساکن نہیں کیا کہ ابتداء میں سکون پڑھنا محال تھا اور راء کو اس

وجہ سے ساکن نہیں کیا کہ کلام عرب میں ثلاثی مجرد کے فعل کا عین کلمہ ساکن نہیں ہوتا۔

اور تاہ کو اس وجہ سے ساکن ہیں کیا کہ واحد مذکر مخاطب کی علامت تھی لہذا باء کو ساکن کر دیا۔

بناء ضربتما:

ضَرْبُتَمًا کو ضَرْبَت سے بنایا۔ کہ الف علامت تشنیہ و ضمیر فاعل اس کے آخر میں لائے تو ضَرْبُتَمًا ہو گیا پھر میم مفتوحہ ساتھ ضمہ ماقبل کے درمیان تاہ اور الف کے لائے تو ضَرْبُتَمًا ہو گیا۔

سوال: آپ ضَرْبُتَمًا میں میم کیوں لائے؟

جواب: میم کو اس وجہ سے لائے ہیں کہ اگر میم نہ لاتے تو ضَرْبُتَمًا ہو جاتا اور کلام عرب

میں اشباع ہوا کرتا ہے۔

اشباع کا مطلب: یہ ہوتا ہے کہ حرکت کو کھینچ کر حرف بنادیا جائے۔ یعنی ضمہ کو کھینچ کر

واو بنادیا جائے اور فتح کو کھینچ کر الف بنادیا جائے اور کسرہ کو کھینچ کر یاء بنادی جائے۔ لہذا اگر ہم

ضَرْبَت میں اشباع کرتے تو وہ بھی ضَرْبُتَمًا ہو جاتا۔ جس سے یہ معلوم نہ ہوتا کہ ضَرْبُتَمًا واحد

مذکر کا میغہ ہے یا تشنیہ کا میغہ ہے۔ اس التباس سے بچنے کے لیے ہم میم لائے ہیں۔

سوال: اگر آپ ضَرْب میں اشباع کریں تو ضَرْبُتَمًا ہو جائے گا اور ضَرْبُتَمًا تشنیہ مذکر کا

میغہ ہے تو ان میں فرق کرنے کے لیے آپ میم کیوں نہیں لائے؟

جواب : اشباع ہمیشہ مخاطب کے صیغوں میں ہوتا ہے غائب کے صیغوں میں اشباع نہیں

ہوا کرتا تو جب ضوب میں اشباع ہو ہی نہیں سکتا تو میم لانے کی ضرورت نہیں؟

سوال : اشباع تو نظم میں ہوتا ہے آپ نے نثر میں کیوں کیا ہے؟

جواب : بامر مجبوری نثر میں بھی اشباع جائز ہے۔

سوال : میم کے علاوہ اور حرف بھی تھے ان کو کیوں نہیں لائے؟

جواب : چونکہ ضمیروں میں بھی میم آتی ہے جیسے انتعا۔ اس مناسبت سے میم ہی لائے

ہیں۔

سوال : آپ میم مفتوحہ کیوں لائے؟

جواب : میم کے بعد الف تھا اور الف تقاضہ کرتا ہے کہ میرا ماقبل مفتوح ہو اس لیے میم کو

فتحہ دیا

سوال : میم کے ماقبل کیوں ضمہ دیا ہے؟

جواب : میم شفوئی ہے اور ضمہ بھی شفوئی ہے اس مناسبت کی وجہ سے ضمہ دیا ہے۔

ضربتم کی بناء

ضَرْبَتُمْ کو ضَرْبَتْ سے بنایا۔ واؤ ساکنہ علامت جمع مذکر ضمیر فاعل اس کے آخر میں لائے تو

ضَرْبَتُوا ہو گیا پھر میم مضمومہ بضمہ ماقبل درمیان تاء اور واو کے لائے تو ضَرْبَتُمُوا ہو گیا پھر واؤ

کو حذف کیا اور میم کو ساکن کیا ضَرْبَتُمْ ہو گیا۔

سوال : آپ میم کیوں لائے؟ اس پر وہی تمام سوالات وارد ہو گئے جو میں ہوئے تھے

سوال : واؤ کو کیوں حذف کیا ہے؟

جواب : ایک وجوہی قانون کی وجہ سے واؤ کو حذف کیا ہے۔ جس کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

سوال : آپ نے میم کو ساکن کیوں کیا ہے؟

جواب: فعل پہلے ہی معائنہ کیا گیا اگر میم کو ساکن نہ کرتے تو فعل لفظاً بھی ناقص ہو جاتا لہذا تخفیف کی غرض سے ہم نے میم کو ساکن کر دیا۔

قانون (۴) ضربتم کا قانون حکم ۱. شرائط ۳

ہر واوے کہ واقع شود در آخر اسم غیر متمکن ما قبلش مضموم آن و اور حذف کنند و جو با مگر واو ہو۔ اس قانون کا نام ہے **ضربتم** کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔ یہ ہے کہ واو کو حذف کر کے میم کو ساکن کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط یہ ہے کہ واو اسم غیر متمکن کے آخر میں ہو اترازی مثال دلو۔

دوسری شرط ما قبل مضموم ہو اترازی مثال ضربتو۔

تیسری شرط یہ ہے کہ کلمہ تین حروف سے کم نہ ہو اترازی مثال ہو۔

اتفاقی مثال: ضربتُم سے ضربتُم، اتمُم سے اتمُم، همُم سے همُم، کمُم سے کمُم ہوا۔

ضربتُم	شربتُم	ماضی معلوم	فعلتُم	شربتُم
	زَلزلتُم	ماضی مجہول	فعلتُم	زَلزلتُم
	ء امنتُم	ماضی معلوم	فعلتُم	ء امنتُم
	اشمورلتُم	ماضی مجہول	اشمورلتُم	اشمورلتُم
	تَوَاليتُم	ماضی معلوم	تَفَاعَلتُم	تَوَاليتُم
	اجلَوذتُم	ماضی معلوم	اِفْعَلتُم	اجلَوذتُم
ضربن نمبر ۱۰۲	ورثتَن	ماضی معلوم	فعلن	ورثن

ان صیغوں کو خود حل کریں

نُصِبْتُمْ	كُوتُمْ	نُصِبْتُمْ	اِسْتَنْجَبْتُمْ	نُصِبْتُمْ
وَوَلْتُمْ	مَتَوَكَّاتٌ	نَهْنَهْتُمْ	اَنْ هَاتُمْ	الرَّمِيْنُ
اِكْتَوَيْتُمْ	تَوَرَيْتُمْ	اَبْرَأَقْتُمْ	وَبَيْتُمْ	اَنْ اَبْتُمْ

سوال: ضَرْبْتُمْ کی واو کو کیوں حذف کیا گیا۔

جواب: ضَرْبْتُمْ کی میم کو اسم کا مرتبہ حاصل ہے۔ اس لیے کہ یہ اکثر اسم کی علامت ہوتی

ہے اسم مفعول وغیرہ۔ اور ضابطہ لِّلَاكْثَرِ حُكْمُ الْكُلِّ کے تحت یہ اسم کی ہی علامت ہوتی۔ تو اس کے لیے مَالَهُ الْعَلَامَةُ کا حکم ہوگا لہذا میم مجازاً اسم ہوا۔ اور قاعدہ ہے کہ اسم کے آخر میں واو ماقبل مضموم ہو تو اس کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے اَذَلَّ بَيْنَ كَرِ اَصْلِ اَذَلُّوْا۔ تَبَنُّوْا تَحَاتُّوْا یہاں پر بھی اس قاعدہ کی بناء پر واو کو حذف کر دیا۔

نکادہ: واو دو حال سے خالی نہیں اسم کے آخر میں ہوگی یا فعل کے آخر میں۔

اگر فعل کے آخر میں ہو تو ثابت رہے گی۔ جیسے يَذْعُوْا۔ اور اگر اسم کے آخر میں ہو تو دو حال سے خالی نہیں ماقبل ساکن ہوگا یا متحرک۔ اگر ساکن ہو تو واو ثابت رہے گی۔ جیسے ذَلُّوْا اگر ماقبل متحرک ہو تو اسم معرب ہوگا یا مثنیٰ۔ اگر معرب ہے تو حذف ہو جائے گی۔ جیسے اَذَلَّ اور اگر مثنیٰ ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں اسم مثنیٰ ثانی ہوگا یا ثلاثی۔ اگر ثلاثی ہو تو واو ثابت رہے گی۔ جیسے ذُوْا۔ اَوْا۔ اگر ثلاثی یا زائد ہو تو حذف ہوگی۔ لیکن وجوباً نہیں (مصنف سے تسامح ہوا ہے جیسے ضَرْبْتُمْ۔ اور فعل کے آخر میں ہو تو واو ثابت رہے گی۔ جیسے يَذْعُوْا) (مراج الارواح)۔

ضَرْبَتْ کی بناء:

ضَرْبَتْ کو ضَرْبَتْ سے بنایا۔ کہ تاء کے فتح کو کسرہ کے ساتھ تبدیل کر دیا تو ضَرْبَتْ ہو گیا۔

ضَرْبَتَا کی بناء:

ضَرْبَتًا کو ضَرْبَت سے بنایا۔ کہ الف علامتِ ثنیہ و ضمیر فاعل بفتح ماقبل اس کے آخر میں لائے پھر میم مفتوحہ بضمہ ماقبل تاء اور الف کے درمیان لائے تو ضَرْبَت سے ضَرْبَتًا ہو گیا۔

سوال: آپ نے یہاں میم کیوں لائے جب کہ اشباع کی صورت میں کوئی التباس نہیں آتا تھا اس لیے کہ اگر ضَرْبَت میں اشباع کریں تو ضَرْبَتی ہو جائے گا۔ لہذا میم لانے کا کوئی فائدہ نہ ہوا۔

جواب: چونکہ مؤنث مذکر کی فرع ہے تو مذکر میں میم ذکر کی گئی تھی۔ تو اسی مناسبت سے مؤنث میں بھی میم کو ذکر کر دیا۔

تنبیہ: اس بناء پر وہی سوالات و جوابات ہیں جو ماقبل ضَرْبَتًا میں وارد ہیں۔
ضَرْبَتْن کی بناء:

ضَرْبَتْن کو ضَرْبَت سے بنایا۔ کہ نون مفتوحہ علامتِ جمع مؤنث و ضمیر فاعل اس کے آخر میں الے تو ضَرْبَت سے ضَرْبَتْن ہو گیا۔ اور میم ساکنہ بضمہ ماقبل درمیان تاء اور نون کے لائے تو ضَرْبَتْن ہو گیا پھر میم کو بسبب قرب مخرج نون کیا اور نون کا نون میں ادغام کیا تو ضَرْبَتْن ہو گیا۔

سوال: آپ ضَرْبَتْن میں میم کو ساکن کیوں لائے؟

جواب: نون جمع مؤنث کا تقاضہ ہے کہ میرا ماقبل ساکن ہو اس لیے میم کو ساکن لائے۔

سوال: آپ نے میم کو نون میں ادغام کیا ہے آپ اس کا عکس کیوں کیا یعنی نون کو میم میں ادغام کر دیتے۔

جواب: اگر ہم نون کو میم کرتے اور میم کا میم میں ادغام کرتے تو ضَرْبَتْن ہو جاتا اور وقف کی صورت میں ضَرْبَتْن ہو جاتا۔ جس کا التباس ہو جاتا جمع مذکر مخاطبین ضَرْبَتْم کے ساتھ۔

ضَرْبَت کی بناء:

ضَرْبُتُ کو ضَرْبَ سے بنایا۔ کہ ضَرْبَ کے آخر میں تائے مضمومہ سکون ماقبل لائے تو ضَرْبَ سے ضَرْبُتُ ہو گیا۔

ضَرْبُنا کی بناء:

ضَرْبُنا کو ضَرْبُتُ سے بنایا۔ کہ تاء مضمومہ کو حذف کر دیا اور (نا) ضمیر جمع متکلم کی اس کے آخر میں لائے تو ضَرْبُتُ سے ضَرْبُنا ہو گیا۔

ملاحظہ: (نا) کے جمع متکلم کی علامت ہونے کے بارے میں اختلاف ہے بعض حضرات

فرماتے ہیں کہ جمع متکلم کی علامت فقط نون ہے پھر چونکہ ضَرْبُتُ کے ساتھ التباس آتا تھا اس وجہ سے الف زائد کر دیا تو ضَرْبُنا ہو گیا۔

دلیل: دلیل یہ ہے کہ جمع متکلم کی ضمیر نَحْنُ آتی ہے اور نَحْنُ میں صرف نون ہے اگر الف بھی علامت کا جز ہوتا تو ضمیر میں بھی الف ہوتا حالانکہ ضمیر میں نہیں ہے لہذا الف علامت کا جز نہیں ہے اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ (نا) ضمیر بمع الف جمع متکلم کی علامت ہے اس لیے کہ اکثر دفعہ نا ضمیر متکلم کی علامت ہوتی ہے۔

قانون (۵) ماضی مجہول کا قانون حکم ۱۔ شرط ۱

در هر ماضی مجهول حروف متحرک را حرکت ضمه و ما قبل آخر را کسرہ و باقی را بر حال خود می دارند و جویا۔
اس قانون کا نام ہے ماضی مجہول کا قانون ہے۔ جس کے لیے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم یہ ہے کہ ماضی مجہول میں حروف متحرک کو حرکت ضمه کی دینا اور ماقبل آخر کو کسرہ دینا اور باقی کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔

شرط یہ ہے کہ ماضی مجہول کو ماضی معلوم سے بنانے کا ارادہ ہو۔

احترازی مثال: ضَرْبَ (جب کہ ارادہ نہ ہو)

اتفاقی مثال: ضَرَبَ سے ضَرِبَ۔ اُکْرَمَ سے اُکْرِمَ۔ دُخْرَجَ سے دُخْرِجَ
اِکْتَسَبَ سے اِکْتَسِبَ۔

ضَرِبَ کی بناء:

ضَرِبَ کو ضَرَبَ سے بنایا۔ کہ حرف اول کو ضمہ اور ما قبل آخر کو کسرہ دی تو ضَرِبَ ہو گیا۔

ماضی مجہول کو ماضی معلوم سے بنانے کے تین طریقے ہیں۔

پہلا طریقہ: ماضی مجہول کے تمام صیغے ماضی معلوم کے تمام صیغوں سے بنایا جائے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی معلوم کے حرف اول کو ضمہ اور ما قبل آخر کو کسرہ دیتے جائیں تو ماضی مجہول بنتی جائے گی جیسے ضَرَبَ ضَرَبًا ضَرَبُوا سے ضَرِبَ ضَرِبًا ضَرَبُوا۔

دوسرا طریقہ: ماضی مجہول کا فقط ایک صیغہ واحد مذکر غائب کو ماضی معلوم کے ایک صیغہ واحد مذکر غائب سے بنایا جائے یعنی ضَرِبَ کو ضَرَبَ بقیہ صیغے اسی واحد مذکر غائب ماضی مجہول سے بنائے جائیں۔

تیسرا طریقہ: ماضی مجہول کے تین صیغے کو ماضی معلوم کے تین صیغے سے بنائے جائیں (۱) واحد مذکر غائب (۲) واحد مذکر مخاطب۔ (۳) واحد متکلم بنائے جائیں بقیہ ان سے۔

مضارع کے بنانے کا طریقہ

مضارع کے کل چودہ صیغے ہیں ان میں سے پانچ صیغے واحد مذکر غائب واحد مونث غائب واحد مذکر حاضر واحد متکلم اور جمع متکلم (يَضْرِبُ يَضْرِبُونَ يَضْرِبُ يَضْرِبُونَ يَضْرِبُ يَضْرِبُونَ) کو ضَرِبَ سے بناتے ہیں۔

اور پھر واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف سے دو صیغے بنتے ہیں صیغہ تثنیہ مذکر غائب اور جمع مذکر غائب یعنی يَضْرِبُ سے يَضْرِبَانِ اور يَضْرِبُونَ بنتے ہیں۔

اور واحد مونث غائب سے دو صیغے بنتے ہیں صیغہ تثنیہ مونث غائب اور جمع مونث غائب یعنی

تَضَرِبُ سے تَضْرِبَانِ اور يَضْرِبُنْ بنتے ہیں۔

اور واحد مذکر حاضر سے تین صیغے تثنیہ مذکر حاضر جمع مذکر حاضر اور واحد مونث حاضر یعنی تَضَرِبُ سے تَضْرِبَانِ اور تَضْرِبُنْ بنتے ہیں۔ اور پھر واحد مونث حاضر سے تثنیہ مونث حاضر اور جمع مونث حاضر یعنی تَضْرِبُنْ سے تَضْرِبَانِ اور تَضْرِبُنْ بنتے ہیں۔

يَضْرِبُ تَضْرِبُ: يَضْرِبُ تَضْرِبُ اَضْرِبُ تَضْرِبُ کی بناء

يَضْرِبُ تَضْرِبُ اَضْرِبُ تَضْرِبُ کو صَرْبَ ماضی معلوم سے بنایا۔ حروف اتین مفتوحہ اس کے شروع میں لائے اور فاعلہ کو ساکن کیا اور ماقبل آخر کو کسرہ دی اور لام کلمہ پر ضمہ اعرابی جاری کر دیا تو يَضْرِبُ تَضْرِبُ اَضْرِبُ تَضْرِبُ ہو گیا۔

ملاحظہ مضارع کے بارے میں اختلاف ہے بعض حضرات ماضی کو مصدر سے اور مضارع کو ماضی سے بناتے ہیں لیکن فصول اکبری والے کے نزدیک ماضی اور مضارع دونوں مصدر سے بنتے ہیں۔

سوال: آپ نے مضارع کو ماضی سے کیوں بنایا ہے؟

جواب: مضارع کو ماضی سے اس وجہ سے بنایا ہے کہ ماضی زمانہ سابق پر دلالت کرتا

ہے اور مضارع زمانہ لاحق پر۔ اور ضابطہ ہے کہ ہر لاحق اپنے سابق سے بنتا ہے۔

مضارع کا وجہ تسمیہ (۱): مضارع بمعنی مشابہ ہے تو چونکہ مضارع بھی حرکات اور سکونات اور تعداد حروف میں اسم فاعل کے مشابہ ہوتا ہے اس وجہ سے مضارع کو مضارع کہتے ہیں

وجہ تسمیہ (۲): مضارع مشتق ہے ضرع سے اور ضرع کا معنی ہوتا ہے کہ ایک پستان والے دو بچوں کا دودھ پیتا تو چونہ مضارع سے دوزمانے یعنی حال و استقبال ہوتے ہیں اس وجہ سے اس کو مضارع کہتے ہیں۔

ملاحظہ: غابر مشتق ہے غبور سے اور غبور کا معنی ہوتا ہے آنے والا اور مستقبل بھی آنے

والے کو کہتے ہیں اور مضارع بھی چونکہ آنے والے زمانے پر دلالت کرتا ہے اس وجہ سے مضارع کو غابر اور مستقبل کہتے ہیں۔

سوال : مضارع کے شروع میں زیادتی کیوں کی ہے؟

جواب : ماضی اور مضارع کے درمیان اختلاف معنوی تھا۔ کہ ماضی زمانہ گزشتہ پر دلالت کرتا ہے اور مضارع زمانہ حال و استقبال پر۔ تو ہم نے مضارع کے شروع میں زیادتی کر دی۔ تاکہ اختلاف لفظی اختلاف معنوی پر دلالت کرے۔ اس وجہ سے زیادتی کی ہے۔

سوال : آپ نے اگر تبدیلی کرنا ہی تھی تو ایک حرف کم کر دیتے ایسا کیوں نہیں کیا؟

جواب : اگر ایک حرف کم کر دیتے تو فعل کے دو حرف باقی رہ جاتے اور فعل کی بناء دو حرفوں پر لازم آتی حالانکہ فعل کی بناء کم از کم تین حروف پر ہوتی ہے اس وجہ سے حرف کم نہیں کیا۔

سوال : اگر آپ نے زیادتی کرنی ہی تھی تو آخر میں کر دیتے شروع میں کیوں کی؟

جواب : اگر ہم آخر میں زیادتی کرتے تو مضارع کا ماضی کے صیغوں کے ساتھ التباس لازم آتا تھا۔ مثلاً ضرب کے آخرین حرف ”اتین“ میں سے الف زیادہ کریں تو ضربا ہو جائے گا۔ اب پتہ نہیں چلے گا کہ ضَرَبَ ماضی کا صیغہ ہے یا مضارع کا۔ الخ اس التباس سے بچنے کے لیے شروع میں زیادتی کی ہے۔

سوال : فاعل کلمہ کو آپ نے ساکن کیوں کیا ہے؟

جواب : ہم نے چار حرکات متوالیات سے بچنے کے لیے فاعل کلمہ کو ساکن کیا ہے۔

سوال : آپ اجتماع اربع حرکات سے بچنے کے لیے کسی اور حرف ساکن کر دیتے؟

جواب : ہم عین کلمہ کو ساکن نہیں کر سکتے اس لیے کہ ثلاثی مجرد کے فعل کا عین کلمہ ساکن نہیں ہوتا اور لام کلمہ اس وجہ سے ساکن نہیں کیا کہ مضارع کا لام کلمہ معرب ہوتا ہے اور سکون ثنی کی علامت ہے اور حروف اتین کو اس لیے ساکن نہیں کیا کہ ابتداء میں سکون پڑھنا محال تھا۔ تو ہم نے کہ جن حروف کی وجہ سے توالی اربع حرکات کی خرابی لازم آئی ہے ان کے متصل جو حرف

ہے اسی کو ساکن کیا جائے اور وہ صرف فاء کلمہ ہی تھا اس لیے ہم نے فاء کلمہ کو ہی ساکن کیا ہے۔

سوال : مضارع کے آخر میں ضمہ کیوں دیا ہے؟

جواب : مضارع چونکہ کو معرب ہوتا ہے اس وجہ سے اس کے آخر میں ضمہ اعرابی دیا

ہے۔

سوال : آپ نے ان حروف کو اتین کو یہ ترتیب کیوں دی جب کہ ناتی یا او تینا بھی بنا سکتے تھے۔

جواب : کلام عرب میں جتنے بھی حروف مستعمل ہیں وہ سب کے سب مؤنث ہیں تو ہم

نے سوچا کہ ان حروف کو ایسے طریقہ سے ترتیب دیا جائے کہ جمع مؤنث کا صیغہ بن جائے اور وہ

اسی صورت میں ہو سکتا تھا کہ جب اتین کہا جائے اگر ناتی یا اتین جمع متکلم کے صیغہ ہیں جو

کہ مذکر مؤنث میں یکساں ہوتے ہیں اس وجہ سے یہ ترتیب دی۔

سوال : آپ حروف اتین مفتوح کیوں لائے؟

جواب : کلام عرب میں چار باب ایسے ہیں کہ جن کے مضارع کے حروف اتین مضموم

ہوتے ہیں اور یہ وہ باب کہ جن کے ماضی چار حرنی ہوتی ہے اور وہ یہ ہیں (۱) باب افعال (۲)

تفعیل (۳) مفاعلہ (۴) فاعلۃ۔ اور باقی سب ابواب کی علامت مضارع مفتوح ہوتی ہے اسی

وجہ سے یہاں بھی حروف اتین مفتوح لائے ہیں۔

قانون (۶) مضارع مجهول کا قانون حکم ۱۔ شرط ۱

در هر مضارع مجهول بر حرف اول ضمه و ما قبل آخر را فتحه

خوالدات واجب است۔

اس قانون کا نام ہے مضارع مجهول کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم حرف اول پر ضمہ اور ما قبل آخر پر فتحہ پڑھنا واجب ہے۔

یہ ہے کہ مضارع مجہول کو مضارع معلوم سے بنانے کا ارادہ ہوا۔ احترازی مثال
يَضْرِبُ (جب مضارع مجہول بنانے کا ارادہ نہ ہو)

اتفاقی مثال: سے يَضْرِبُ سے يَضْرِبُ - يَكْرِمُ سے يَكْرِمُ، يَدْخُرُجُ سے
يَدْخُرُجُ ہوا۔

دُخِرَجَ	فُعِلَ	ماضی مجہول	دَخِرَجَ	ماضی مجہول
يَكْتَسِبُ	يَفْعَلُ	مجہول	يَكْتَسِبُ	مضارع مجہول
أَخْدَوْدَبَ	أَفْعُوْعَلْ	ماضی مجہول	أَخْدَوْدَبَ	ماضی مجہول
تَتَقَوَّلُ	تَفْعَلُ	مضارع مجہول	تَتَقَوَّلُ	مضارع مجہول
أَنْصَرَفَ	أَفْعَلْ		أَنْصَرَفَ	مضارع مجہول
أُشْرِفَ	أَفْعَلْ		أُشْرِفَ	مضارع مجہول
صُرِفَ	فُعِلَ	ماضی مجہول	صُرِفَ	ماضی مجہول
تَوَاعَلْتُمْ	تَفَاعَلْتُمْ	ماضی معلوم	تَوَاعَلْتُمْ	مضارع معلوم
وُعِينَ	فُعِلَ	ماضی مجہول	وُعِينَ	مضارع معلوم

ان صیغوں کو حل کریں

أَنَّ	يَتَوَدَّ	أَهْلُكُمْ جَعَلْتُمْ	تَهْنَأُ ۳ عدد	دُورَتْ
تَهْنَأُ	أَسْتَجِرْتُمْ		يَتَوَدَّ ۳ عدد	دُورَتْ

يُمِيتُ	اُسْعِدْ مَنْ	كَبِلَنْ	تَوْنِ	تَقْطُقْطِينِ
لُجْنَتُمْ	تَلَحَّحِينَ	تُمِيتُ	تَنْصَرُّوْنَ	نَقْلُقُلْ
اُجْلُوْذُتُمْ	تُقْشَعْرُ			

قانون (۷)	اسم فاعل کا قانون	حکم ۲ . شرط ۲
-----------	-------------------	---------------

ہر اسم فاعل ثلاثی مجرد غالباً بر وزن فاعل می آید و از غیر ثلاثی مجرد بر وزن فعل مضارع معلوم آن باب می آید باوردن میم مضمومہ بجائہ حرف آئین و کسرہ لادن ما قبل آخر را اگر نہ باشد و تنوین ممکن در آخرش در آرند و جواباً۔

اس قانون کا نام ہے اسم فاعل کا قانون ہے۔ جس کے لئے دو حکم اور دو شرطیں ہیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ اسم فاعل کو غالباً فاعل کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

شرط یہ ہے کہ ثلاثی مجرد کا باب ہو احترازی مثال اکرم یُکْرِم۔

اتفاقی مثال: ضَرَبَ يَضْرِبُ سے ضَارِبُ پڑھنا واجب ہے۔

یہ ہے کہ اسم

دوسرا حکم

فاعل کو اسی باب کے فعل مضارع معلوم کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔ تھوڑی تبدیلی کے ساتھ۔ کہ حرف آئین کی جگہ میم مضمومہ لائیے اور ما قبل آخر میں اگر کسرہ نہ ہو تو کسرہ دینے اور تنوین ممکن علامت اسمیت کو آخر میں لائیے۔

شرط یہ ہے کہ غیر ثلاثی مجرد کا باب ہو احترازی مثال ضَرَبَ يَضْرِبُ

اتفاقی مثال: اُكْرِمَ يَكْرِمُ سے مُكْرِمُ۔

فائدہ ثلاثی مجرد کا اسم فاعل کبھی کبھی غیر فاعل کے وزن پر بھی آتا ہے۔ جیسے عَلِمَ

يَعْلِمُ سے عَلِمَ یہ اسم فاعل ہے نہ کہ مفت مشبہ کیونکہ مفت مشبہ لازمی باب سے آتی ہے جب

کہ یہ باب متعدی اور یہ مبالغہ کے لئے لایا گیا ہے۔

اسم فاعل کی بناء کا طریقہ

ملائی مجرد کے ابواب میں اسم فاعل کو فعل مضارع معروف سے اس طرح بناتے ہیں کہ علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد فاء کلمہ کو فتح دیکر اس کے بعد الف علامت اسم فاعل کی لا کر عین کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں بشرطیکہ پہلے سے کسرہ موجود نہ ہو اور لام کلمہ پر تنوین ممکن علامت اسم لے آتے ہیں تو فعل مضارع سے اسم فاعل بن جاتا ہے۔

ضَارِبٌ: کو یَضْرِبُ سے اس طرح بناتے ہیں کہ یاء حرف مضارعت کو حذف کرنے کے بعد فاء کلمہ کو فتح دے کر اس کے بعد الف علامت اسم فاعل لا کر اس کے آخر میں تنوین ممکن علامت ثنیہ کی ماقبل کے فتح کے ساتھ اور نون مکسور عوض اس ضمہ کے یا تنوین کے یا دونوں کے جو واحد کے اندر تھا اس کے آخر میں لائیگی تو اس طرح ضَارِبٌ سے ضَارِبَانِ بن جائیگا۔
ضَارِبُونَ کو ضَارِبٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ واو ساکن علامت جمع مذکر کی ضمہ ماقبل کے ساتھ اور نون مفتوح عوض اس ضمہ کے یا تنوین کے یا دونوں کے جو واحد کے اندر تھا اس کے آخر میں لے آتے ہیں۔ تو ضَارِبٌ سے ضَارِبُونَ بن جائیگا۔

ضَرْبَةٌ: کو ضَارِبٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول کو اپنے حال پر چھوڑ کر ثانی کو حذف کر کے عین اور لام کلمہ کو فتح دیے کر اور تاء متحرکہ علامت جمع مذکر مکسر کی اس کے آخر میں لے آتے ہیں۔ کی تاء پر جاری کرتے ہیں تو ضَارِبٌ سے ضَرْبَةٌ بن جائیگا۔

ضَرَابٌ: کو ضَارِبٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول کو دیکر ثانی کو حذف کر کے عین کلمہ کو مشدّد مفتوح بنا کر اس کے بعد الف علامت جمع مذکر مکسر کی لے آتے ہیں تو ضَارِبٌ سے ضَرَابٌ بن جاتا ہے۔

ضَرَبٌ کو ضَارِبٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول کو ضمہ دے کر ثانی کو حذف کر کے عین کلمہ کو مشدّد مفتوح بنائیں گے تو ضَارِبٌ سے ضَرَبٌ بن جاتا ہے۔

ضُؤَبْ: کو ضَاِرب کو اس طرح بنائیں گے کہ حرف اول کو ضمہ ثانی حذف کر کے عین کلمہ کو ساکن کرینگے تو ضَاِرب سے ضُؤَبْ بن جائے گا۔

ضُؤَبَاءُ: کو ضَاِرب سے اس طرح بنائیں گے کہ حرف اول کو ضمہ دے کر ثانی حذف کر کے عین اور لام کلمہ کو فتح دے کر الف ممدودہ علامت جمع مذکر مکسر اس کے آخر میں لا کر تنوین ممکن علامت اسمیت کو غیر متصرف ہونے کی وجہ سے حذف کر دیا تو ضَاِرب سے ضُؤَبَاءُ بن گیا۔

ضُؤَبَانُ: کو ضَاِرب سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول کو ضمہ دے کر ثانی کو حذف کر کے عین کلمہ کو ساکن کر کے الف اور نون زائدہ علامت جمع مذکر مکسر کی فتح ماقبل کے ساتھ اس کے آخر میں لے آئے اور اعراب کو نون پر جاری کیا اس لیے کہ وہ آخری کلمہ ہے۔ تو ضَاِرب سے ضُؤَبَانُ بن جائیگا۔

ضُؤَابُ: کو ضَاِرب سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول کو کسرہ دے کر ثانی کو حذف کر تیسری جگہ الف علامت جمع مذکر مکسر کی فتح ماقبل کے ساتھ لے آئے تو ضَاِرب سے ضُؤَابُ بن گیا۔

ضُؤُوبُ: کو ضَاِرب سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول کو ضمہ دیکر ثانی کو حذف کر کے تیسری جگہ واو ساکن علامت جمع مذکر مکسر کی ماقبل کے ضمہ ساتھ لے آئے تو ضَاِرب سے ضُؤُوبُ بن گیا۔

أَضْرَابُ: کو ضَاِرب سے اس طرح بناتے ہیں کہ اس کے شروع میں حمزہ مفتوح فاء کلمہ کے سکون کے ساتھ لا کر چوتھی جگہ الف علامت جمع مذکر مکسر کی فتح ماقبل کے ساتھ لائیگے۔ تو ضَاِرب سے أَضْرَابُ بن جائیگا۔

ضَارِبَةٌ: کو ضَاِرب سے اس طرح بناتے ہیں کہ تاء متحرکہ علامت تانیث فتح ماقبل کے ساتھ اس کے آخر میں لے آتے ہیں۔ اور اعراب کو تاء پر جاری کرتے ہیں کیونکہ وہ آخری کلمہ ہے تو ضَاِرب سے ضَارِبَةٌ بن جائے گا۔

ضَارِبَاتٍ کو ضَارِبَةٌ اس طرح بناتے ہیں کہ الف علامت حنیئہ فتحہ ماقبل کے ساتھ اور نون کسور عرض ضمہ کے یاتون کے یادوں کے جو واحد کے اندر تھا اس کے آخر میں لے آئے تو ضَارِبَةٌ سے ضَارِبَاتٍ بن جائیگا۔

ضَارِبَاتٍ: کو ضَارِبَةٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ الف اور تاء علامت جمع مونث سالم کی فتحہ ماقبل کے ساتھ اس کے آخر میں لے آتے ہیں اور اعراب کو تاء پر جاری کرتے ہیں کیونکہ وہ آخری کلمہ ہے تو ضَارِبَةٌ سے ضَارِبَاتٍ بن جاتا ہے پس دو علامت تانیث کی اکٹھی ہو کبھی اس طرح دو علامت تانیث کا اسم میں اکٹھا ہونا لازم آیا اور یہ ناپسندیدہ تھا اس لیے تائے واحدہ کو حذف کر دیا تو ضَارِبَاتٍ بن گیا۔

ضَوَارِبُ کو ضَارِبَةٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول کو اپنے حال پر چھوڑ کر ثانی کو واو مفتوح کے ساتھ بدل دیا اس کے بعد الف علامت جمع مونث کسریٰ لا کرتائے واحدہ اور تونین ممکن علامت اسم کو حذف کر دیا تائے واحدہ کو ضدیث کی وجہ سے اور تونین کو غیر منصرف ہونے کی وجہ سے حذف کیا کہ غیر منصرف پر تونین نہیں آتی تو ضَارِبَةٌ سے ضَوَارِبُ بن گیا۔

ضَوَّيْرِبُ ضَوَّيْرِبَةٌ: کو ضَارِبُ ضَارِبَةٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول کو ضمہ دے کر ثانی کو واو مفتوح کے ساتھ تبدیل کر کے تیسری جگہ یائے ساکن علامت تصغیر کی لے آئیے تو ضَارِبُ ضَارِبَةٌ سے ضَوَّيْرِبُ ضَوَّيْرِبَةٌ بن گیا۔

قانون (۸) مدہ زائدہ کا قانون حکم ۱۔ شرائط ۶

هر مدہ زائدہ کہ واقع شود در مفرد مکر بدوم جائد وقت
بنا کردن جمع اقصیٰ وتصغیر آن را بواو مفتوحه
بدال کنند وجوباً

اس قانون کا نام ہے مدہ زائدہ کا قانون ہے۔ اس قانون کو سمجھنے سے پہلے ایک مقدمہ کا جاننا ضروری ہے مقدمہ میں تین فائدے ہیں۔

فائدہ حرف علت تین قسم پر ہے (۱) علت تام (۲) لین (۳) مدہ۔

(۱) **مدہ**: اس کو کہتے ہیں حرف علت ساکن ہو اور ما قبل کی حرکت اس کے موافق ہو جیسے اُوْتِنَا

(۲) **لین**: لین اس کو کہتے ہیں حرف علت ساکن ہو خواہ ما قبل کی حرکت موافق ہو یا مخالف جیسے خَوْفٌ، سَيْفٌ، اُوْتِنَا۔

(۳) **علت تام**: مطلقاً حرف علت کو کہتے ہیں خواہ ساکن ہو یا متحرک اور ما قبل کی حرکت موافق ہو یا مخالف۔

جمع اقصیٰ کی تعریف: جمع اقصیٰ وہ جمع مکسرہ ہے جس سے دوسری جمع مکسرہ نہ بنائی جاسکے جیسے اَقْوَالٌ سے اَلَاوِیْلٌ۔ اس کو جمع منتہی الجموع اور جمع الجموع اور جمع غیر منصرف بھی کہتے ہیں البتہ جمع سالم بن سکتی ہے (کما فی المطولات)

جمع اقصیٰ کے بنانے کا طریقہ: پہلے دو حرف مفتوح ہوں اور تیسری جگہ الف علامت جمع اقصیٰ کی لائیں گے۔ پھر اگر الف کے بعد اگر ایک مشدّد حرف ہے تو حسب عامل کیونکہ محل اعراب ہے جیسے ذَابٌ سے ذَوَابٌ۔

اور اگر دو حرف ہوں تو پہلے کو کسرہ دوسرا حسب عامل جیسے مَضْرُوبٌ سے مَضَارِبٌ۔ اور اگر تین حرف ہوں تو پہلے کو کسرہ دوسرے کو یاء ساکنہ کے ساتھ تبدیل کریں گے اور تیسرا حسب عامل جیسے مَضْرُوبٌ سے مَضَارِبٌ۔

اوزان جمع منتہی الجموع۔

جمع منتہی الجموع کے کل گیارہ اوزان ہیں جو مع امثلہ کے درج ذیل ہیں۔

وزن	مثال	وزن	مثال
فَعَالِنُ	خَفَالِنُ	فَعَالِنُ	سَلَاطِنُ
أَفَاعِلُ	أَضَارِبُ	أَفَاعِلُ	أَكَالِبُ

نُور سے فُوئِل نُور۔

یاد رکھیں مفرد کی قید بھی اتفاقی ہے کیونکہ الف مشنیہ جمع بھی تصغیر میں بدل جاتا ہے جیسے

ضَارِبَانِ ضَارِبُونِ۔ ضَارِبَاتُ سے ضُوئِرْبَانِ۔ ضُوئِرْبُونِ۔ ضُوئِرْبَاتُ۔

الف مجہولہ یعنی جس کا اصلی یا زائدہ۔ یا اس کا واو اور یاء سے بدلا ہوا ہونا معلوم نہ ہو۔ اور اس

قانون کی شرائط پائی جائیں تو اس قانون کو جاری کیا جائے گا جیسے آء۔ صَاب سے اوبئة

، صوب۔ لیکن انفس کے نزدیک الف مجہولہ کو یاء سے تبدیل کریں گے۔ جیسے البئنة،

وصیب۔ (تسہیل القوانین)

قانون کی تشریح

اس کے لئے ایک حکم اور چھ شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ مدہ زائدہ کو واو مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط

یہ ہے کہ مدہ

ہو۔ احترازی مثال۔ خَوْفٌ صَيْفٌ

دوسری شرط یہ ہے کہ مدہ زائدہ ہو۔ احترازی مثال رَأْسٌ بُؤْسٌ بَہْرٌ۔

تیسری شرط یہ ہے کہ مفرد میں ہو۔ احترازی مثال ضَارِبَانِ ضَارِبُونِ۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ مکمل میں ہو احترازی مثال ضَارِبٌ، ضَوْرِبٌ۔

پانچویں شرط یہ ہے کہ دوسری جگہ ہو احترازی مثال عَصِي، ضُرْبِي، مُصْطَفٰی

چھٹی شرط یہ ہے کہ جمع اقصی و تصغیر بنانے کا ارادہ ہو احترازی مثال

ضَارِبٌ ضَارِبَةٌ

اتفاقی مثال: الف کی ضَارِبٌ ضَارِبَةٌ سے ضَوَارِبٌ ضُوئِرْبٌ۔

اتفاقی مثال: یاء کی ضَارِبٌ سے ضَوَارِبٌ ضُوئِرْبٌ۔

مَفَاعِلُ	مَسَاجِدُ	مَقَاعِلُ	مَضَارِبُ
لَعَاوِلُ	عَجَاوِرُ	لَوَاعِلُ	ضَوَارِبُ
لَعَائِلُ	صَنَائِرُ	لَعَائِلُ	لَنَائِلُ
لَعَائِلُ	صَحَائِفُ		

تصغیر کی تعریف: تصغیر وہ ہے جس میں تغیر و تبدل کیا جائے قلت یا تحارت یا محبت یا عظمت کے معنی کا حاصل کرنے کے لئے جیسے ضَوْرِبُ، رُجْلُ، بَنَسِي، قُرْبَش۔

تصغیر کے بنانے کا طریقہ: پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے کو فتح دینگے اور تیسری جگہ یاء ساکن علامت تصغیر کی لائیں گے۔ پھر اس کے بعد اگر ایک حرف ہے تو حسب عامل ہوگا جیسے رَجُلُ سے رُجْلُ۔ اگر دو ہیں تو اول کو کسرہ دینگے دوسرا حسب عامل ہوگا جیسے مَضْرِبُ مَضْرِبُ اگر تین ہو تو پہلے کو کسرہ اور دوسرے کا یاء ساکنہ کے ساتھ تبدیل کریں اور تیسرا حسب عامل ہوگا جیسے مَضْرَابُ سے مَضْرِبُ۔

سوال: ضَرْبِي، مَكِيرَان - اُجَيْمَال میں یا ئے تصغیر کے دو یا تین حرف ہیں لیکن پہلا کسوز نہیں اور نہ ہی دوسری جگہ یاء ہے۔

جواب: یہ قاعدہ اکثری ہے کلی نہیں۔

فائدہ: الف اور یاء کی تو واو سے تبدیلی ہو سکتی ہے لیکن واو کی واو سے کیسے؟

جواب (۱): تبدیلی عام ہے ذاتی ہو جیسے الف یاء کی یا صفاتی ہو جیسے واو کی واو سے۔

جواب (۲): حرف علت سے مراد الف اور یاء ہے (بہتر ال)

فائدہ: تصغیر فقط اسم تمکن کی آتی ہے افعال کی نہیں اور اسم غیر تمکن کی شاذ ہے۔

فائدہ: واو کے لئے مدہ ہونا کوئی شرط نہیں خواہ مدہ ہو جیسے طَوَمَارُ سے طَوَامِرُ۔

طَوَامِرُ اور یا غیر مدہ جیسے جَوَهَرُ اور کَوْنُکُبُ سے جَوَاهِرُ۔ کَوَاكِبُ یا صلی ہو جیسے قَوْلُ

انصافی مثال: واوی طومار سے طوامیر طومیر

جَوَامِعُ	طَوَامِرُ	طَوَامِيرُ	اسم فاعل	جامِعَة	مدہ زائدہ
طَوَائِلُ	طَوَائِلُ	طَوَائِلُ	اسم فاعل	طَوَائِلُ	مدہ زائدہ
طَوَائِرُ	طَوَائِرُ	طَوَائِرُ	اسم فاعل	طَوَائِرُ	
طَوَائِلُ	طَوَائِلُ	طَوَائِلُ		طَوَائِلُ	
طَوَائِلُ	طَوَائِلُ	طَوَائِلُ		طَوَائِلُ	
طَوَائِلُ	طَوَائِلُ	طَوَائِلُ		طَوَائِلُ	
طَوَائِلُ	طَوَائِلُ	طَوَائِلُ		طَوَائِلُ	
طَوَائِلُ	طَوَائِلُ	طَوَائِلُ		طَوَائِلُ	
طَوَائِلُ	طَوَائِلُ	طَوَائِلُ		طَوَائِلُ	

ان صیغوں کو حل کریں

طَوَائِلُ	طَوَائِلُ	طَوَائِلُ	طَوَائِلُ	طَوَائِلُ
طَوَائِلُ	طَوَائِلُ	طَوَائِلُ	طَوَائِلُ	طَوَائِلُ

اسم مفعول کی بناء کا طریقہ

مثلاً مجرد کے بابوں میں اسم مفعول کو فعل مضارع مجہول سے اس طرح بناتے ہیں کہ علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد اس کے بجائے میم مفتوح لا کر عین کلمہ کو ضمہ دیکر عین اور لام کلمہ کے درمیان واساکن علامت اسم مفعول کو لا کر آخر پر تین کو لے آتے ہیں۔

مَضْرُوبٌ: کو مَضْرُوبٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ یاہ حرف مضارعت کو حذف کرنے کے بعد اس کے بجائے میم مفتوح علامت اسم مفعول لا کر عین کلمہ کو ضمہ دیکر آخر میں تین ممکن علامت اسم کو لائے تو مَضْرُوبٌ سے مَضْرُوبٌ بروزن مفعّل ہو گیا لیکن اس وزن پر اسم مفعول کلام عرب میں نہیں آیا مگر یہ کہ مَعُونٌ مکروم اور وہ بھی شاذ ہیں یعنی قلیل ہیں اس لیے عین کلمہ کے ضمہ کو اشباع کیا (کھینچا) تاکہ واو پیدا ہو جائے تو مَضْرُوبٌ سے مَضْرُوبٌ بن گیا۔

سوال: آپ نے اشباع کیوں کیا ہے؟

جواب: اگرہ اشباع نہ کرتے تو مَضْرُوبُ رہ جاتا اور یہ مَعْرُوم کے وزن پر آ جاتا اور یہ دونوں شاذ ہیں تو ہم نے شاذ سے محفوظ کرنے کے لئے اشباع کیا ہے۔

سوال: اشباع تو کلمہ کے آخر میں ہوتا ہے آپ نے درمیان میں کیوں کیا؟

جواب: جس طرح کلمہ کے آخر میں اشباع ہوتا ہے اسی طرح بوقت مجبوری درمیان کلمہ میں بھی اشباع ہوتا ہے اور یہاں مجبوری یہ تھی کہ اگر مَضْرُوب کے آخر میں اشباع کرتے تو مَضْرُوبُ ہو جاتا اور مَعْرُوم و مَعْرُوم میں اشباع کرتے تو مَعْرُومُ مَعْرُومُ ہو جاتا تو پھر بھی التباس لازم آتا تو اس لیے اشباع آخر میں نہیں کیا۔

سوال: اشباع تو صرف نظم میں ہوتا ہے آپ نے نثر میں کیوں کیا ہے؟

جواب: عموماً اشباع نظم میں ہوتا ہے لیکن بسا اوقات بامر مجبوری نثر میں بھی جائز ہے اور یہاں بھی مجبوری کی بناء پر کیا ہے۔

قانون (۹) اسم مفعول کا قانون حکم ۲. شرط ۲

ہر اسم مفعول از ثلاثی مجرد بروزن مفعول می آید۔ و از غیر ثلاثی مجرد بروزن فعل مضارع مجهول آن باب می آید، باوردن میم مضمومہ بجائے حرف اتین و تنوین ممکن در آرد و جویا۔

اس قانون کا نام ہے اسم مفعول کا قانون ہے۔ جس کے لئے دو حکم اور ہر حکم کے لئے ایک شرط ہے۔

پہلا حکم اسم مفعول کو مفعول کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

شرط ثلاثی مجرد کا باب ہوا حرازی مثال اَکْرَمَ یَکْرِمُ۔

اتفاقی مثال: ضَرَبَ یَضْرِبُ سے مَضْرُوبُ۔

دوسرا حکم

اسم مفعول کو اسی باب کے فعل مضارع مجہول کے وزن پر پڑھنا واجب ہے مگر تھوڑی تبدیلی کے ساتھ کہ شروع حروف اتین کی جگہ میم مضمومہ لائیگئے اور تنوین ممکن علامت اسمیت کو آخر میں لائیگئے۔

شرط غیر ثلاثی مجرد کا باب ہو احترازی مثال ضَرَبَ يَضْرِبُ۔

اتفاقی مثال: اَكْرَمَ يَكْرِمُ سے مُكْرِمٌ پڑھنا واجب ہے۔

مَضْرُوبَانِ مَضْرُوبُونَ مَضْرُوبَةٌ مَضْرُوبَتَانِ مَضْرُوبَاتُ ان سب کی بناء ضَارِبَانِ ضَارِبُونَ ضَارِبَةٌ ضَارِبَتَانِ ضَارِبَاتُ کی طرح ہے۔

مَضَارِبُ کو مَضْرُوبٌ مَضْرُوبَةٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول کو اپنے حال پر چھوڑ کر ثانی کو فتح تیسری جگہ الف علامت جمع منتہی المجموع لے آئے اور وہ حرف جو الف علامت جمع منتہی المجموع کے بعد ہے اس کو کسرہ دے کر وا کو یا کے ساتھ بدل دیا اور تا اور تنوین ممکن علامت اسمیت کو حذف کر دیا۔

تاہم کو ضدیت جمع کی وجہ سے اور تنوین کو غیر منصرف ہونے کی وجہ سے حذف کر دیا تو مَضْرُوبٌ مَضْرُوبَةٌ سے مَضَارِبُ بن جائیگا۔

مُضَارِبٌ وَ مُضَارِبَةٌ: کو مَضْرُوبٌ وَ مَضْرُوبَةٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول جانی کو ضمہ ثانی کو فتح دے کر تیسری جگہ یا ساکن علامت تفسیر لا کر وہ حرف جو یا ساکن علامت تفسیر کے بعد ہے اس کو کسرہ دیکر وا کو یا سے تبدیل کر دیا تو مَضْرُوبٌ وَ مَضْرُوبَةٌ سے مُضَارِبٌ وَ مُضَارِبَةٌ بن جائیگا۔

موزون	وزن	سہ اقسام	اصل	قانون
مَوْزُونٌ	مَفْعُولٌ	اسم مفعول	يُضْرِبُ	اسم مفعول
مُقْلَقٌ	مُقْعَلٌ	اسم مفعول	يُقْلَقُ	

مُنِينٌ	مُفْعِلٌ	اسم فاعل	يُنِينُ	اسم فاعل
رَاوِيٌ	فَاعِلٌ		يُرْوِي	
مُخْشَوْنَةُ	مُفْعَوْنَةُ	اسم مفعول		اسم مفعول
مُسَوِّدُونَ	مُفْعِلُونَ		مُسَوِّدٌ	اسم مفعول
حَاجِيٌ	فَاعِلٌ	اسم فاعل	يَحْجِي	اسم فاعل
اَلتَّمُّ	لَعَلَّمْ	ماضي معلوم	اَلتَّمُّ	ضرب تم
يُوزِّنُونَ	يُفْعِلُونَ	مضارع مجهول	يُوزِّنُ	مضارع مجهول
مُدَبِّبٌ	مُفْعِلٌ	اسم مفعول	يُدَبِّبُ	اسم مفعول

ان صيغوں کو حل کریں

مُبْدِرِينَ	مُحَدِّدِينَ	آئِينَ	مُتَكَلِّمِينَ	مُتَصَرِّفُونَ
مُدْهَامَتَانِ	اَوْبَيْنِ	مَنْظُومَتَانِ	مُكَبِّبٌ	مُعْلُوكَيْنِ
مَوْحِدِينَ	مَوْحُوشَتَه	مُكْسِكِينَ	قَاضِينَ	مُحْتَرَمُونَ
مُطْمَئِنِّينَ	رَاضِينَ	بَارُونَ	مُتَوَلِّدٌ	مُطَهِّطَانِ
مُخْشَوْنُونَ	مُتَنَاهِيُونَ	وَالِيَانِ		

قانون (۹) ثانی آئین والا

قانون (۱۰) تشنیع و جمع منکر سالم حکم ۱. شرائط ۳

هر الف تشنیع و او جمع مذکر سالم در اسماء بوقت مضاف الیه شدن و دخول نواصب و جاره بیا بدل کند و جواباً باین طور

کہ در تثنیہ یا ماقبل مفتوح و در جمع یا ماقبل مکسور باشند۔
خلاصہ اس قانون کا نام الف تثنیہ اور واج جمع مذکر سالم والا قانون ہے اس کے لئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم: الف تثنیہ اور واج جمع مذکر سالم کو یا سے بدلنا واجب ہے۔ اور تثنیہ میں یا ماقبل مفتوح اور جمع میں ماقبل مکسور کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط الف تثنیہ اور واج جمع مذکر سالم کی ہوا حتر ازی مثال ضارب۔ اَبُوک

دوسری شرط اسم میں ہوا حتر ازی مثال لَنْ یَضْرِبَا لَنْ یَضْرِبُوا۔

تیسری شرط مضاف الیہ بن رہا ہو یا عامل ناصب یا جارہ داخل ہو رہا ہو حتر ازی مثال مَمَّا ضَارِبَانِ۔ اَنْتُمْ مُسْلِمُونَ۔

اتفاقی مثال: غَلَامٌ رَجُلَيْنِ۔ ضَرَبْتَ ظَالِمَيْنِ۔ مَرَرْتُ بِالطَّالِبَيْنِ۔ رَبُّ الْعَالَمَيْنِ۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ۔ ثَلَاثِي اَلْثَنَيْنِ پڑھنا واجب ہے۔

سوال: آپ نے فرمایا جمع مذکر سالم میں بوقت دخول نواصب و جارہ یا ماقبل مکسور ہونا واجب ہے۔ حالانکہ مِنَ الْمُصْطَفَيْنِ مَرَرْتُ بِالْأَعْلَى عَلَيْنِ میں یا ماقبل مفتوح ہے۔ اور ہیں ہی جمع کے صیغے کیوں۔

جواب: ان کی اصل کو دیکھیں یہ اصل میں مُصْطَفَيْنِ اَعْلَوْنِ تھے۔ بعد از تعلیلات مُصْطَفَوْنَ اَعْلَوْنَ ہوئے ہیں۔ لہذا کوئی اعتراض وارد نہیں ہوگا۔ اور دخول نواصب و جارہ سے بظاہر یا ماقبل مفتوح ہے۔

قانون (۱۱) اضافت کا قانون حکم ۱۔ شرط ۳

ہر نون تنوین وقت دخول الف و لام و اضافت حذف کردہ شود و نون تثنیہ و جمع در وقت اضافت حذف کردہ شود و جویا

اس قانون کا نام ہے **اضافت** کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔ دو شرطیں نون تنوین کے لیے اور ایک نون ثنیۃ اور جمع کے لیے۔

حکم نون تنوین اور نون ثنیۃ اور نون جمع کو حذف کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط نون تنوین کی پہلی شرط: جس کلمے میں نون تنوین ہو اس کے شروع میں الف لام داخل ہو جائے احترازی مثال **حَمْدُ غُلَامٍ**۔

اتفاقی مثال: **الْحَمْدُ، الْغُلَامُ**۔

دوسری شرط جس کلمے میں نون تنوین ہو اس کی دوسرے کلمے کی طرف اضافت ہو جائے احترازی مثال **زَيْدٌ**۔

اتفاقی مثال: **غُلَامُ زَيْدٍ**۔

تیسری شرط نون ثنیۃ جمع جس کلمے میں ہو اس کی اضافت دوسرے کلمے کی طرف ہو احترازی مثال **ضَارِبَانِ ضَارِبُونَ**۔

اتفاقی مثال: **ضَارِبَا زَيْدٍ - ضَارِبُو زَيْدٍ**۔

موزون	وزن	سہ اقسام	اصل	قانون
ضَارِبِيكَ	فَاعِلِيْنَ	اسم فاعل	ضَارِبِيْنَ	اضافت
رَاشِدَايَ	فَاعِلَانِ		رَاشِدَانِ	
شَدِيدُوْهَا	فَعِيلُونَ	صفت مشبہ	شَدِيدُونَ	
مُشَاوِرَا زَيْدٍ	مُفَاعِلَانِ	اسم فاعل	مُشَاوِرَانِ	
وَالِدَيْنِ	فَاعِلَيْنِ		وَالِدَيْنِ	
أَمِيرُكُمْ	فَعِيلٌ	صفت مشبہ	أَمِيرٌ	
مُتَسَرِّوْهُ	مُتَفَعِّلُونَ	اسم فاعل	مُتَسَرِّوْنَ	

اَكْضَالُ	فَاعِلٌ	صَالِلٌ	
شَرِّقِيكَ	فَعِيلَيْنِ	شَرِّقَيْنِ	صفة مشبهة
مَضْرِبِيهِ	مَفْعُولَيْنِ	مَضْرِبَيْنِ	اسم ظرف
قُرْآنِي	فُعْلَانٌ	قُرْآنٌ	اسم
رَبِيبَتِي	لَبِيعَةٌ	رَبِيبَةٌ	صفة مشبهة

ان صیغوں کو حل کریں

عَزُمَهَا	رَشِيدِيهِ	شَرِّقَاكَ	ضَارِبِيهِ	أَعْلَمِيكَ
قَاتِلَاهُ	ضُرْبِيهِ	مِنْصَارَاكَ	ضَارِبَتِيكَ	مَسْمُوعِيهِ
رَاجِلَاهَا	مَضْرِبَتِيكَ	رَفِيعَتِيهَا	ضَالِكِيكُمَا	مُنْصَرِفُهُ
الْمُقْلِقُلُ	مُكْتَسِبِيهِ	مُحْدَوِدِيكُمْ	أَشْدَائِي	أَشَدِّيهِ
مَحْرُومَتَاهُ	رُشْدِيكَ	مُضْرِبِيهِنَّ	مُسْتَخَرَّتَيْنِ	كُبْرِيَاكَ
مِرْقِيهِ	أَلْدُرُوكَ	مُقْتَحِرُكُنَّ	قَاسِيَتِكَ	
مُوَالِدَاهُ ۲ عدد				
مِضْرِبَتِيهِ				
مُدْهَامَاهُ ۲ عدد				
رَجْلَيْهِ				

فائدہ آپ نے الف لام کے داخل ہونے کی وجہ سے تنوین کو کیوں حذف کیا جاتا ہے؟

جواب : الف لام کی وجہ سے تنوین اس لئے حذف ہو جاتی ہے کہ الف لام معرفہ کی

علامت ہے اور تنوین نکرہ کی تو ایک وقت ایک ہی کلمہ میں صفتین متضادین کیسی پائی جاسکتی

تھیں □ التَّعْرِيفُ وَالتَّكْبِيرُ جِدَّانِ لَا يَجْعَمَعَانِ وَلَا يَقْتَرِفَانِ اور چونکہ معرفہ اور
مگرہ دونوں ضمیدیں ہیں۔ جو جمع نہیں ہو سکتے اس لیے حذف کر دیا جاتا ہے۔

ملاحظہ اضافت سے نون تنوین اس لئے گر جاتا ہے کہ مضاف اور مضاف الیہ کا آپس
میں شدید اتصال ہوتا ہے یعنی ان میں بھی تضاد ہے اضافۃ اتصال کو چاہتی ہے اور تنوین
انفصال کے مقتضی ہے۔ اَلَا تَصَالُ وَاِلَّا نَفْصَالُ جِدَّانِ لَا يَجْعَمَعَانِ وَلَا يَقْتَرِفَانِ
اس لیے اضافت سے نون تنوین کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اضافت بھی معرفہ کی قسم میں سے ہے اور تنوین مگرہ کی علامت ہے اور معرفہ
اور مگرہ دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔

ملاحظہ اضافت کے وقت نون ثنیہ جمع کو کیوں حذف کیا جاتا ہے؟

جواب: نون ثنیہ جمع کو نون تنوین کے عوض ہے تو جس طرح نون تنوین اضافت
کی وجہ سے حذف ہو جاتا ہے اسی طرح نون ثنیہ جمع جو نون تنوین کے عوض میں ہیں وہ بھی
اضافت کے وقت حذف ہو جاتے ہیں۔

ملاحظہ آپ نے اضافت کی وجہ سے نون ثنیہ جمع کو حذف کیا ہے لیکن الف لام کی وجہ
سے کیوں حذف نہیں کیا؟

جواب: نون ثنیہ جمع ضمہ کا عوض ہے۔ چونکہ الف لام کے دخول کی وجہ سے ضمہ اعرابی
حذف نہیں ہوتا تو جو اس کا عوض نون ثنیہ جمع ہے تو وہ بھی الف لام کی وجہ سے حذف نہیں
ہوتے۔

ملاحظہ اگر اضافت کے وقت عوض ضمہ کے تسلیم کر لیتے تو ضاربان زید ہو جاتا تو اس میں
ذخایاں لازم آتیں (۱) یہ کہ چونکہ مضاف اور مضاف الیہ کا آپس میں شدید اتصال ہوتا ہے
لیکن یہاں انفصال لازم آتا ہے۔

دوسری خرابی: یہ لازم آتی کہ نون اعرابی کلمہ کے درمیان میں واقع ہو جاتا حالانکہ نون اعرابی کے

آخر میں ہوتا ہے۔

قانون (۱۲) نون خفیفہ کا قانون حکم ۱۔ شرط ۱

ہر نون خفیفہ را موافق حرکت ما قبل بحرف علت بدل می کنند جوازاً در حالت وقف

اس قانون کا نام ہے نون خفیفہ کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

پہلا حکم نون خفیفہ کو ما قبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔

شرط نون خفیفہ حالت وقف میں ہو اترازی مثال اِضْرِبِ الْقَوْمَ۔

اتفاقی مثال: اِضْرِبِ كُواضِرٍ بَا۔ اِضْرِبِ كُواضِرٍ بُو، اِضْرِبِ كُواضِرٍ بِي پڑھنا جائز

ہے۔

موزون	وزن	سراقسام	دراصل	قانون
اِكْتَسَبَا بِغَيْرِ تَشْبِيهِ	اِفْعَلَنْ	امر حاضر	اِكْتَسَبَنْ	نون خفیفہ
اُضْرِبْ عِدَد	اَفْعِلَنْ		اُضْرِبْ	
ضَارِبُو	فَاعِلَنْ		ضَارِبِنْ	
ضَارِبُو	فَاعِلُوا		ضَارِبُوا	نون تنوین
اِنْصَرِفْ عِدَد	اِنْفَعِلَنْ	امر حاضر	اِنْصَرِفِنْ	نون خفیفہ
اِنْصَرِفَا	اِنْفَعِلَا		خود	
اِنْصَرِفَا			خود	
جَمَعُو عِدَد	فَعَلْ	مصدر	جَمَعَ	نون تنوین
جَمَعُو	فَعَلُوا	ماضی معلوم	ہر اصل	

ان صیفون کوحل کریں

				ضارباً ۴ عدد
				//
				//
				//
				لَا يُكْرَمَا بِغَيْرِ تَشْبِيهِ
				تَصَرُّكَ
				بَلَّوْ
			اِقْشَعْرَى	اِحْدُوْدِهَا بِغَيْرِ تَشْبِيهِ
				وَاَعْدَاهُ ۳ عدد
				//
				//
				اَلصُّرُو ۲ عدد
				//
				لَمْ كَبَّ كِبَا ۳ عدد
				//
				//

				لَا تُصَرُّكَ ٥ عدد
				//
				//
				//
				//
			لَا تُشَامِرُ ٥ عدد	لَا تُسْتَحْسِنُ بغير ثنية
				لَا يُتَبَا ٢
				لَا تُسْتَظَرُّ بِأ ٣ عدد
				//
				إِكْمَاتًا ٣ عدد
				//
				//
				//
				لَا تُخَرُّوْكَ ٣ عدد

قانون (۱۳) نون تنوین کا قانون حکم ۲. شرائط ۶

هر کلمه که در آخرش نون تنوین که ما قبلش مفتوح باشد در حالت وقف آن ربا الف بدل کردن کثیر است و ساقط کردن قلیل است و اگر ما قبلش مضموم یا مکسور باشد آن ربا حروف علت بدل کردن قلیل است و ساقط

کردن کثیر است

اس قانون کا نام ہے **نون تنوین** کا قانون ہے جس کے لئے دو حکم اور ہر حکم کے لئے تین تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم نون تنوین کو الف سے تبدیل کرنا کثیر ہے اور ساقط کرنا قلیل ہے۔

پہلی شرط نون تنوین ہوا حترازی مثال ضَارِبَانِ ، ضَارِبُونَ

دوسری شرط ماقبل مفتوح ہوا حترازی مثال عَلِيمٌ، حَكِيمٌ

تیسری شرط حالت وقف میں ہوا حترازی مثال عَلِيمًا ۛ اَلْدِي ۛ، حَكِيمًا ۛ اَلْدِي ۛ۔

اتفاقی مثال: عَلِيمًا حَكِيمًا کو عَلِيمًا، حَكِيمًا پڑھنا کثیر اور عَلِيمٌ حَكِيمٌ پڑھنا قلیل ہے۔

دوسرا حکم: نون تنوین کو حرف علت سے بدلنا قلیل ہے اور ساقط کرنا کثیر ہے۔

پہلی شرط نون تنوین ہوا حترازی مثال ضَارِبَانِ ، ضَارِبُونَ

دوسری شرط ماقبل مضموم یا کسور ہوا حترازی مثال عَلِيمًا حَكِيمًا

تیسری شرط حالت وقف میں ہوا حترازی مثال اَحَدُ اللّٰهِ الصَّمَدُ

اتفاقی مثال: عَلِيمٌ حَكِيمٌ کو عَلِيمُوْ، حَكِيمُوْ پڑھنا قلیل اور عَلِيمٌ، حَكِيمٌ پڑھنا کثیر ہے۔

موزون	وزن	ساقطام	در اصل	قانون
خَدَمُوْ بِغَيْرِ مَاضِي	فَعْلٌ		خَدَمٌ	نون تنوین
اَلْيَسْتَيْ	اَلْفِعْلَةُ		اَلْيَسْنَةُ	
قَرَبُوْ	فَعْلٌ	مصدر	قَرَبٌ	
فَعَالِي	فِعَالٌ	مصدر	فِعَالٌ	

مَنْعَتَا بے ماضی	فَعَلَّةٌ	اسم فاعل	مَنْعَةٌ
ضَرْبَتَا	فَعَلَّةٌ	اسم فاعل	ضَرْبَةٌ
ضَرْبَتَا	فَعَلَتَا	ماضی معلوم	
أَرْبَابُو	أَفْعَالٌ	جمع	أَرْبَابٌ
قُرْبَانِي	فُعْلَانٌ	مصدر	قُرْبَانٌ

ان صیغوں کو حل کریں

قَارِبَاهُ				
رَفِيقِي	حَبِيبَا	مُكْرِمَاتِي	تَعْلِيمِي	اِكْتِسَابُو
اِنْفِیَاسِي	دَحْرَجَتَا			
مَسْلُوكُو	ضَرْبُو	ضَرْبِي	اَحْبَبِي	رَفِيعُو
شُرُفُو	مَضْرِبِي			
اِنْتَصَارِي	ضَارِبُو		مُحَدِّدُو	
ضَرْبُو بے ماضی				
رَجُلُو	قَتَلَا	لَصَرَ تَا بے ماضی	وَارِدِي	

فعل جحد کے بنانے کا طریقہ

فعل جحد معلوم کو فعل مضارع سے اس طرح بناتے ہیں کہ مضارع کے شروع میں لم جازمہ

حمد یہ لائیگے آخر کو جزم دیں گے۔ جزم کی وجہ سے پانچ پانچ میخوں میں حرکت (یعنی ضمہ اعرابی) گر جائے گا اور سکون آ جائے گا اگر آخر میں حرف علت نہ ہو۔ اور اگر آخر میں حرف علت ہو تو حرف علت گر جائے گا۔ اور سات سات میخوں میں نون اعرابی گرایگا اور دو میخوں میں کچھ عمل نہیں کریگا اس لیے کہ وہ ٹہنی ہیں۔

لَمْ يُضْرَبْ لَمْ يُضْرَبْ (الی آخرہ) کو **يُضْرَبُ يُضْرَبُ** (الی آخرہ) اس طرح بتاتے ہیں کہ لم جازمہ حمد یہ اس کے ابتداء میں لائیگے تو پانچ پانچ میخوں میں آخر سے ضمہ اعرابی گر جائے گا اور سکون آئے گا اور سات سات میخوں میں نون اعرابی گر جائے گا اور دو میخوں میں کچھ عمل نہیں کرے گا اس لیے کہ وہ ٹہنی ہیں۔ تو **يُضْرَبُ يُضْرَبُ** (الی آخرہ) سے **لَمْ يُضْرَبُ لَمْ يُضْرَبُ** (الی آخرہ) بن جائیگا۔

قانون (۱۴) نون اعرابی کا قانون حکم ۱۔ شرائط

ہر نون اعرابی وقت دخول جوازم و لواصب و لحوق نون ثقیلہ و خفیفہ و بناء کردن امر حاضر معلوم حذف کردہ شود و جوباً

اس قانون کا نام **نون اعرابی کا قانون** ہے جس کے لئے ایک حکم اور پانچ شرطیں کامل ہیں **حکم** نون اعرابی کو حذف کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط جس کلمے میں نون اعرابی ہو اس پر حرف جازم داخل ہو جائے احترازی **يَضْرِبَانِ يَضْرِبُونَ۔** **اتفاقی مثال** لَمْ يَضْرِبْ لَمْ يَضْرِبُوا۔

دوسری شرط جس کلمے میں نون اعرابی ہو اس پر حرف ناصب داخل ہو جائے احترازی **يَضْرِبَانِ يَضْرِبُونَ۔** **اتفاقی مثال** كُنْ يَضْرِبْ كُنْ يَضْرِبُونَ۔

يَضْرِبُونَ۔

تیسری شرط جس کلمے میں نون اعرابی ہو نون ثقیلہ اس کے ساتھ متصل ہو جائے اترازی مثال یَضْرِبَانِ یَضْرِبُوْنَ۔ **اتفاقی مثال** لَیْضَرِبَانِ لَیْضَرِبُوْنَ۔

چوتھی شرط جس کلمے میں نون اعرابی ہو نون خفیفہ اس کے ساتھ متصل ہو جائے اترازی مثال یَضْرِبَانِ یَضْرِبُوْنَ۔ **اتفاقی مثال** : اِضْرِبُوْنَ۔

پانچویں شرط جس کلمے میں نون اعرابی ہو اس سے امر حاضر معلوم بنائے کارادہ ہو اترازی مثال یَضْرِبَانِ یَضْرِبُوْنَ۔ **اتفاقی مثال** اِضْرِبَا اِضْرِبُوْ۔

نائدہ نون اعرابی وہ ہے جو فعل کے آخر میں ضمہ کے عوض آئے۔

اقسام نون : نون کی مشہور اقسام یہ ہیں:

(۱) نون اعرابی (۲) نون وقایہ (۳) نون قطنی

(۴) نون ثقیلہ (۵) نون خفیفہ

نون اعرابی : نون اعرابی وہ ہے کہ جو ضمہ اعرابی کے عوض میں کلمہ کے آخر میں لایا جائے جیسے ضَارِبَانِ۔

نون وقایہ : نون وقایہ وہ ہے کہ جو کلمہ کے آخر حرف کی حرکت کو محفوظ کرنے کے واسطے لایا جائے جیسے ضَرَبْتِیْ۔

نون قطنی : نون قطنی وہ ہوتا ہے کہ جب دوسرا کلمہ کو ملا کر پڑھا جائے تو ان کے درمیان میں ایک نون پڑھا جاتا ہے جیسے اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔

نون ثقیلہ : نون مشدّد کو کہتے ہیں۔ جیسے اِضْرِبَانِ

نون خفیفہ : نون خفیفہ نون ساکن کو کہتے ہیں۔ اِضْرِبُوْ

نائدہ نون اعرابی عامل جازم اور عامل ناصب سے اس لئے گر جاتا ہے کہ ضمہ اعرابی کے

عوض ہے ضم اعرابی بھی گر جاتا ہے تو یہ بھی گر جاتا ہے اور نون اعرابی نون تاکید کی وجہ سے اس لئے گر جاتا ہے نون معرب میں اور نون تاکید میں وھما ضلّانِ لَا یَجْتَمِعَانِ وَلَا یَقْتَرِفَانِ۔

ان صیغوں کو حل کریں

لَمْ تَكْتُبِيْ	لَا تَتَوَاجَهَا	إِذْ رُمِجَا	لِيَقْشِرَآ	لَا تَدْرَهَمَا
لِتَبْرَسَا	لَنْ يَغْشَوْحِبَا	لَا تَبْعَثِيْ	لَمْ يَلْقَوْ	لِيَشْرُكَانِ
لِيَضْرِبُنْ	لَمْ تَكْفَهْرَا	لَنْ تَبْرَنِشَقَا		
//				
//				
إِنِّيْ لِنَاقِيْ	مُفْنَوْنِيْ ۴ عدد	تَرْلَدُكَا ۳ عدد		

قانون (۱۵) یرملون کا قانون حکم ۲۔ شرائط ۶

ہر نون ساکن و تنوین ر اور حروف یرملون ادغام میکنند و جوبا و متحرک را جوازا در حروف یَمُونُ بَغْنَه و در لُغْرِ غَنَه اس قانون کا نام ہے یرملون کا قانون ہے۔ جس کے لئے دو حکم ہیں اور ہر حکم کے لئے تین تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم نون ساکن اور نون تنوین کو حروف یرملون کے جنس کر کے ادغام کرنا واجب ہے

ۛ

پہلی شرط نون ساکن اور تنوین ہوا حرازی مثال اَلَّذِيْنَ يَمْعَلُوْنَ

دوسری شرط نون ساکن و تنوین حروف یرملون سے پہلے ہوا حرازی مثال

مَنْ ضَرَبَ

تیسری شرط نون ساکن کلمے کے آخر میں ہوا حترازی مثال فَنَوَانْ، صَوَانْ،

اتفاقی مثالیں نون ساکن کی۔

یا کی مثال: كُنْ يَضْرِبْ

را کی مثال: مِنْ رَبِّهِمْ

میم کی مثال: مِنْ مَاءٍ

لام کی مثال: مِنْ لَدُنْهُ

واو کی مثال: مِنْ وَرَائِهِمْ

نون کی مثال: مِنْ نَبِيِّ

اتفاقی مثالیں نون تنوین کی۔

یا کی مثال: ذَاقِي يَخْرُجْ

واو کی مثال: مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ

را کی مثال: عَفُورٌ رَحِيمٌ

نون کی مثال: عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ

میم کی مثال: رَسُولٌ مِنَ اللَّهِ

لام کی مثال: رِجَالٌ لَا تُلْهِهِمْ

نون متحرک کو حروف یرطون کا میں ادغام کرنا جائز ہے۔

دوسرا حکم

پہلی شرط نون متحرک ہوا حترازی مثال كُنْ يَضْرِبْ

دوسری شرط نون متحرک حروف یرطون سے پہلے ہوا حترازی مثال اَلْدِّينِ

ضَرْبُوا

تیسری شرط نون متحرک کلمہ کے آخر میں ہو اترازی مثال مَنِيْ يُمْنِيْ

اتفاقی مثالیں نون متحرک کی۔

یاء کی مثال: اَلْدِّیْنَ یَعْلَمُوْنَ سے اَلْدِّیْنَ یَعْلَمُوْنَ پڑھنا جائز ہے۔

راء کی مثال: اَلْدِّیْنَ رَجَعُوْا سے اَلْدِّیْنَ رَجَعُوْا پڑھنا جائز ہے۔

میم کی مثال: اَلْدِّیْنَ مَنَعُوْا سے اَلْدِّیْنَ مَنَعُوْا پڑھنا جائز ہے۔

لام کی مثال: اَلْدِّیْنَ لَا یُرْجُوْنَ سے اَلْدِّیْنَ لَا یُرْجُوْنَ پڑھنا جائز ہے۔

واو کی مثال: اَلْدِّیْنَ وَعَدُوْا سے اَلْدِّیْنَ وَعَدُوْا پڑھنا جائز ہے۔

نون کی مثال: اَلْدِّیْنَ نَصَرُوْا سے اَلْدِّیْنَ نَصَرُوْا پڑھنا جائز ہے۔

ملاحظہ حروف یون میں ادغام مع الفتنہ اور لام اور را میں بلا غنہ ہوتا ہے۔

موزون	وزن	سہ اقسام	اصل	قانون
اِنْسِیْنَا	فَعِلْنَا	ماضی معلوم	نَسِیْنَا	ریطون
اَنْ یُّوْصِلُنْ	یُفَاعِلُنْ	مضارع معلوم	یُوْصِلُنْ	ریطون
لَیَنْصُرَانْ	لَیَفْعَلَانْ	مستقبل	یَنْصُرَانْ	نون اعرابی
قَرَمَدَنْ	فَعَلَ فَعَلَ	ماضی معلوم	قَرَنْ، مَدَنْ	ریطون
مِیْعَظُمْ	یَفْعَلُ	مضارع	یَعْظُمْ	
لَنْ تَشْرَفُوْا	لَنْ تَفْعَلُوْا	نفی معلوم	تَشْرَفُوْنَ	نون اعرابی
اِنْ وَهَبْتُ	فَعَلْتُ	ماضی معلوم	وَهَبْتُ	ریطون
وُرُوْرَعْ	فَعَلَ، فَعَلَ		وُرِنْ، وَرَعْ	ریطون
لَمَّا یَعْلَمَا	یَفْعَلَانْ	مضارع	یَعْلَمَانْ	نون اعرابی

اِسْتَخْرَجَا	اِسْتَفْعَلَا	اِمْرَاۤهُمَا	تَشْتَخِرْ جَانِ
---------------	---------------	---------------	------------------

ان صیغوں کو حل کریں

اَوْجَدَ	مَمْنَعًا			
//				
وَجَدْتَ بَغِيرَ مَا ضَلَّ اِمْرًا يَطُورُ	قَرَمْنَا	مَيَّا سِرْبِي	اَرَبَطَا سَعْدَد	
//				
//				
صَوَّلَا مِعْ	يُرْمَرُ فَيُقِي	اِنصَرُّوْ	تَضُمُّرَاوِيَات	اَزَّكَلْ
شُرَّ مَا جَدَّ	اَمَّضِرْبُ	مَيَّقُجْرَكَ	زَيْدٌ رَاكِبٌ	مَنْزَعٌ
اَخْشِرَا هُبْ	يُرْعَدَا عِنْ	مِمْنِيْعِي	لِكِرَّ اِبْحُوْ	اَمْسِدُنْ
لِمَعْلُوْمُوْ	زَيْنَا مِعْ	مَعْدَنْتُ	لِكِيُوْ سِرْ	

قانون (۱۶) ینبغی کا قانون حکم ۳۔ شرائط ۳

ہر نون ساکن و تنوین کہ واقع شون قبل باء مطلقاً آن را بمیم بدل می کنند و جویا و قبل از حروف حلقی ظاہر خواندہ می شوند و جویا و قبل از الف لمی آیند و در باقی حروف اخفا کردہ آیند.....

اس قانون کا نام ہے **یَنْبَغِي** کا قانون ہے۔ جس کے لئے تین حکم اور ہر حکم کے لیے ایک ایک شرط ہے

پہلا حکم نون ساکن اور نون تنوین کو ہم سے بدلنا واجب ہے۔

شرط نون ساکن اور تین باء سے مطلقاً پہلے ہو۔ نا حترازی مثال مِنْ شَرٍّ مِنْ جَوْعٍ

اتفاقی مثال يَنْفَعِيْ سَ يَمْنَعِيْ، مِنْ بَعْدَ مِنْ بَعْدَ، اَيَاتُ بَيِّنَاتٍ سَ اَيَاتُ بَيِّنَاتٍ

دوسرا حکم نون ساکن اور تین کو ظاہر کر کے پڑھنا واجب ہے۔

شرط نون ساکن اور تین حروف حلقی سے پہلے ہو اترازی مثال مِنْ بَعْدَ

اتفاقی مثال نون ساکن کی۔ مِنْ غَاسِقٍ، مِنْ حَاسِدٍ۔

اتفاقی مثال نون تین کی۔ زَيْدٌ عَالِمٌ، سَعِيدٌ خَادِمٌ۔

تیسرا حکم نون ساکن اور تین کو اختفاء کر کے پڑھنا واجب ہے۔

شرط نون ساکن اور تین حروف اختفاء سے پہلے ہو اترازی مثال مِنْ غَاسِقٍ، مِنْ حَاسِدٍ

حَاسِدٍ

اتفاقی مثال نون ساکن کی مِنْ شَرٍّ مِنْ جَوْعٍ۔

اتفاقی مثال نون تین کی رَجُلٌ كَرِيمٌ، رَجُلٌ لَقِيْرٌ۔

موزون **وزن** **سہ اقسام** **اصل** **قانون**

اَلْبَقِيْ	اِنْفَعَلَ	ماضی معلوم	البقی	بَقِيْ
اِبْقَى	فَعَلَ		بَقِيَ	
مُنْبَعَلَاتٌ	مُنْفَعَلَاتٌ	اسم مفعول	مُنْبَعَلَاتٌ	
صَارَ رَمَدٌ	فَاعَلَ، فَعَلَ	ماضی معلوم	صَارَ، رَمَدٌ	یرملون
اِحْسَبْ	اِفْعِلْ	امر حاضر	تَحْسِبْ	نون اعرابی
مَلَكَنَ	فَعَلَ	ماضی معلوم	لَكَنَ	یرملون

ان صیغوں کو حل کریں

فَمَلَيْتَ	إِمْبَاسٌ	مِمَّوَادِرُ	الرَّكْمُ بَاعِدَى ۳ عدد
//			
//			
إِمْبِذَاذِي	يُمَبْتَوْنُ	أَمَبَعْتُ	
//			
//			
إِمْلِحَا ۳ عدد			
//			
//			
//			
مُمِيعَجِيكَ	إِمَّ بَعَرْتُ		
//			
مَمْبَاعِقُ	أَمَبَطَحَنَ	أَمَبَعَثَرُ	لِكُمْبَعَدْتُ
//			
//			
لَاكُمْمِيعِينَ			

فعل مستقبل مؤكد بالام ونون تاکید کے بنانے کا طریقہ

فعل مستقبل بالام ونون تاکید کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع کے شروع میں لام تاکید

مفتوح لائیں گے اور چودہ میخوں کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ اور آٹھ میخوں کے آخر میں نون تاکید خفیفہ لائیں گے اور نون ثقیلہ کا ماقبل پانچ جگہوں میں مفتوح ہوگا وہ پانچ جگہیں یہ ہیں (۱) واحد مذکر حاضر (۲) واحد مذکر غائب (۳) واحد مؤنث غائبہ (۴) واحد مکمل (۵) جمع مکمل۔ اور چھ جگہوں میں نون ثقیلہ کے ماقبل میں الف لائیں گے اور وہ یہ ہیں۔ چار جگہیں دو جمع مونث اور جمع مونث میں الف نون ضمیر اور نون تاکید ثقیلہ کے درمیان فاصلے کے لیے آئے گا۔ اور دو جگہوں دا کو واجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف کریں گے اور ضمہ کو باقی رکھیں گے تاکہ واو محذوفہ پر دلالت کرے وہ دو جگہیں یہ ہیں جمع مذکر غائب جمع مذکر حاضر۔ اور ایک میخہ سے یاء ساکن مدہ کو حذف کرینگے اجتماع ساکنین کی وجہ سے اور ماقبل کے کسرہ کو باقی رکھیں گے تاکہ یاء محذوفہ پر دلالت کرے اور وہ میخہ واحد مونث حاضر کا ہے۔

ان چھ جگہوں میں الف آتا ہے نون ثقیلہ کسور لائینگے اور باقی آٹھ جگہوں میں نون مفتوح لائینگے

اور بالا خراس طرح فعل مضارع سے فعل مستقبل بالام نون تاکید بن جائیگا۔

فائدہ نون خفیفہ ان جگہوں میں نہیں آتا جہاں الف آتا ہے بلکہ صرف بقیہ آٹھ جگہوں میں آتا ہے

لَيَضْرِبَنَّ لَيَضْرِبَنَّ لَيَضْرِبَنَّ لَيَضْرِبَنَّ ان میخوں کو

يَضْرِبُ يَضْرِبُ يَضْرِبُ يَضْرِبُ يَضْرِبُ يَضْرِبُ لام تاکید مفتوح اس کے ابتدا میں لا کر اس کے آخر میں نون تاکید سے اس طرح بناتے ہیں کہ ثقیلہ لے آئیں گے تو ماقبل کو فتح ہو جائے گی تو يَضْرِبُ يَضْرِبُ يَضْرِبُ يَضْرِبُ يَضْرِبُ يَضْرِبُ سے لَيَضْرِبَنَّ لَيَضْرِبَنَّ لَيَضْرِبَنَّ لَيَضْرِبَنَّ بن جائیگا۔

ثنیہ کے چار میخے ثنیہ کے چار میخوں یعنی لَيَضْرِبَنَّ لَيَضْرِبَنَّ لَيَضْرِبَنَّ لَيَضْرِبَنَّ

لَيَضْرِبَنَّ کو يَضْرِبَنَّ يَضْرِبَنَّ يَضْرِبَنَّ سے اس طرح بناتے ہیں کہ لام تاکید مفتوح اسکے ابتدا میں لا

کرون تاکید ثقیلہ اس کے آخر میں لے آئیں گے تو نون اعرابی گر جائے گا اور فتح نون کو کسرہ سے تبدیل کریں گے حشر کی مشابہت کی وجہ سے تو یَضِرْ بَانَ تَضِرْ بَانَ تَضِرْ بَانَ جمع مذکر غائب اور مخاطب لَيَضِرُّنَّ لَيَضِرُّنَّ تَضِرُّنَّ کو یَضِرُّوْنَ تَضِرُّوْنَ سے اس طرح بناتے ہیں۔ کہ لام تاکید مفتوح اس کے ابتدا میں لا کرون تاکید ثقیلہ اس کے آخر میں لے آئیں گے

تو نون اعرابی گر جائے گا۔ اور انشاء ساکنین ہو جائے گا۔ واو اور نون مدغم کے درمیان پہلا مدہ تھا اس کو حذف کر دیا تھا اور ما قبل کے ضم کو باقی رکھا تا کہ واو محذوفہ پر دلالت کرے تو یَضِرُّوْنَ تَضِرُّوْنَ سے لَيَضِرُّنَّ تَضِرُّنَّ بن جائیگا۔

واحدہ مؤنث مخاطبہ۔ یعنی تَضِرُّنَّ کو تَضِرُّيْنَ سے اس طرح بناتے ہیں کہ لام تاکید مفتوح اس کے ابتدا میں لا کرون تاکید ثقیلہ اس کے آخر میں لے آئیں گے۔ تو اجتماع ساکنین ہو جائے گا یا نون مدغم کے درمیان پہلا مدہ تھا اس کو حذف کر کے ما قبل کے کسرہ کو باقی رکھا جاتا ہے تا کہ یا محذوفہ پر دلالت کرے تو تَضِرُّيْنَ سے تَضِرُّيْنَ بن جائیگا۔

جمع مؤنث غائبات اور مخاطبات: یعنی لَيَضِرُّنَّ تَضِرُّنَّ کو یَضِرُّنَّ اور تَضِرُّنَّ سے اس طرح بناتے ہیں کہ لام تاکید مفتوح اس کے ابتدا میں لا کرون تاکید ثقیلہ اس کے آخر میں لے آئیں گے۔ تو اب تین نون اکٹھے ہو جائیں گے یہ بات کلام عرب میں ناپسندیدہ تھی اس لیے نون تاکید اور نون ضمیر کے درمیان الف فاصلہ لائے تو یَضِرُّنَّ تَضِرُّنَّ سے لَيَضِرُّنَّ بن جائے گا۔

قانون (۱۷) امر حاضر معلوم کا قانون حکم ۳۔ شرائط ۵

ہر امر حاضر معلوم را از فعل مضارع مخاطب معلوم بایں طور بنامی کنند کہ اگر بعد از حذف کردن حرف مضارعت ما بعدش ساکن ماند، همزه وصلی مضموم در اولش در آورند

وجوباً بشرطیکہ مضارع لیز مضموم العین باشد، و گرنہ مکسور،
واکر۔

ما بعد ش متحرک مانند امر هموز شد بوقف آخر،

اس قانون کا نام ہے **امر حاضر معلوم** کا قانون ہے۔ جس کے لئے تین حکم ہیں پہلے
دو حکموں کے لئے دو شرطیں ہیں۔ تیسرے حکم کے لئے ایک شرط ہے۔

پہلا حکم یہ ہے کہ علامت مضارعت کو حذف کر کے شروع میں ہمزہ وصلی مضموم لانا اور
آخر میں وقف کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط حرف مضارعت کے بعد والہ حرف ساکن ہو احترازی مثال تَعَدُّ،
تَصَرُّفٌ

دوسری شرط مضارع کا عین کلمہ مضموم ہو احترازی مثال تَضَرَّبُ،
تَمْنَعُ۔

اتفاقی مثال تَنْصُرُ سے اَنْصُرُ، تَشْرُفُ سے اُشْرَفُ۔

یہ ہے کہ

دوسرا حکم علامت مضارع کو حذف کر کے شروع میں ہمزہ وصلی مکسور لانا اور آخر میں وقف کرنا واجب
ہے۔

پہلی شرط حرف مضارعت کے بعد والہ حرف ساکن ہو احترازی مثال تَعَدُّ،
تَصَرُّفٌ

دوسری شرط مضارع کا عین کلمہ مضموم نہ ہو احترازی مثال تَنْصُرُ
تَشْرُفُ

اتفاقی مثال تَضَرَّبُ سے اَضْرَبُ، تَمْنَعُ سے اَمْنَعُ۔

تیسرا حکم حرف مضارعت کو حذف کر کے آخر میں وقف کرنا واجب

ہے۔

پہلی حرف مضارعت کے بعد والا حرف متحرک ہو احرازی مثال تَضْرِبُ
تَضْرِبُ

اتفاقی مثال تَعِدُ سے عِدْ، تَضْرِبُ سے صَرِبُ۔

موزون	وزن	سہ اقسام	اصل	قانون
أَضْرِبُ	أَفْعُلْ	امر حاضر	تَضْرِبُ	امر حاضر
أَتَضَرَّبُ	أَفْعُلْ		تَضَرَّبُ	
أَضِلُّنَا	أَفْعِلْنَا		تَدْحِرْج	امر حاضر
أَمْثُرُ	أَفْعُرْ		تَمْثُرُ	
حَبَّنَا	فَعْلَنَا		حَبْنَا	
وَأَسْعُ	فَاعِلْ		تَوَاسِعُ	
أَشْهَدُ	أَفْعُلْ		تَشْهَدُ	
طَوَّيْتُمْ	فَعْلْتُمْ	ماضی معلوم	طَوَّيْتُمْ	مضارع
عَالِيٌّ عَدَدٌ	فَاعِلِيٌّ	امر حاضر	تُعَالِيْمِيْنَ	نون اعرابی
عَالِيٌّ	فَاعِلِيٌّ		عَالِيْمِيْنَ	نون خفیفہ
سَوَّيْتُمْ	فَوَّيْعُلْ	اسم فاعل	شَامِيْنَ	مد رائدہ

ان صیغوں کو حل کریں

دَخِرْجُ	انْصَرَفَنْ	تَضَارَبُ	أَفْعُلْ	فَالْصَبُ
الْقَتِي	ضَارِبُ	دَبْدَبُ	أَفْشَعِرُوا	صَرَّقُوا
//				

عِدَا				
//				
//				
اِسْتَعْرِجْ	اَكْرِمْ			
//				
تَضَارَبَا				
//				
//				
تَوَرَّثُوا	تَكَانَا	اِفْرَقُوا		

فائدہ امر حاضر معلوم میں مخاطب کے صیغے ہیں اس لئے یہ ہمیشہ مضارع کے مخاطب صیغوں سے بنایا جاتا ہے۔

بناء کا طریقہ یہ کہ اگر تخیل و جوبی سے ہو تو موجودہ صورت سے بناء کریں گے تعد سے عداور
اگر خلاف قانون یا جوازی قانون سے ہو تو تخیل سے قبل والی صورت پر لا کر پھر امر بنائیں
گے۔ جیسے: فَعَزَمَ اس کا اصل اَعَزَلَ کر یعنی فَعَزَمَ سے امر بنائیں گے اَعَزَمَ اور یا جَلَّ فَيَجْلُو
اصل پر یعنی تَوَجَّهَ سے امر او جَلَّ بنائیں گے مذکورہ طریق سے اشکالات رفع ہو جائیں
گے۔

فائدہ امر حاضر معلوم کے بارے میں بحرین اور کوفین کا اختلاف ہے کوفین اور ابو الحسن
اور ابن ہشام کے نزدیک امر لام کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یا تو لام لفظاً ہوگا۔ جیسے: فَلْتَفَرَّ
حَوْاً یا تقدیراً ہوگا جیسے: اِضْرِبْ البتہ کثرت استعمال کی وجہ سے لام گر جاتا ہے اور اس کی
موافقت میں تاء بھی گر جاتی ہے و اِسْتَعْلَوْ بِقَوْلِهِ تَعَالٰی فَلْتَفَرَّ حَوْاً و بقوله عليه السلام

جواب : چونکہ مضارع میں بھی دو زمانے پائے جاتے ہیں اور امر حاضر میں بھی وہی دو

زمانے تھے اس اشتراک فی الزمان کی وجہ سے امر کو مضارع سے بنایا ہے۔

سوال : آپ نے امر میں علامت مضارع کو حذف کیوں کیا ہے؟

جواب : مضارع اور امر کا معنی میں اختلاف تھا۔ تو ہم نے لفظوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے علامت مضارع کو حذف کر دیا تا کہ اختلاف لفظی دلالت کرے اختلاف معنوی پر۔

سوال : پھر آپ نے امر حاضر مجہول اور امر غائب معلوم و مجہول میں علامت مضارع کو کیوں حذف نہیں کیا؟

جواب (۱) : چونکہ یہ معرب تھے اور فعل مضارع بھی معرب ہوتا ہے اس مناسبت کی وجہ سے علامت کو حذف نہیں کیا بخلاف امر حاضر کے کہ وہ فاعلی ہوتا ہے۔

جواب (۲) : صرفی حضرات ان کو امر کہتے ہی نہیں بلکہ ان کو مضارع مجزوم کہتے ہیں لہذا سوال ہی وارد نہیں ہوا۔

سوال : شروع میں ہمزہ وصلی کیوں لائے؟

جواب : ابتداء میں سکون پڑھنا محال ہے اس وجہ سے ہمزہ وصلی لائے ہیں۔

سوال : آپ نے امر کے آخر کو ساکن کیوں کیا ہے؟

جواب : چونکہ امر حاضر فاعلی ہوتا ہے اور فاعلی کا اصل ساکن ہوتا ہے اس وجہ سے امر کو ساکن کر دیا

سوال : جب عین کلمہ مفتوح ہو تو آپ ہمزہ وصلی کمزور لاتے ہو مضموم یا مفتوح کیوں نہیں لاتے؟

جواب : اگر ہمزہ وصلی مفتوح لاتے تو وقف کی صورت میں واحد متکلم کے ساتھ التباس لازم آتا اور اگر ہمزہ وصلی مضموم لاتے تو مضارع مجہول کے واحد متکلم کے ساتھ التباس لازم

آتا اس وجہ سے ہمیشہ ہمزہ وصلی مضموم اور مفتوح نہیں لاتے۔

سوال : جب عین کلمہ مضموم ہو تو ہمزہ وصلی مضموم لاتے مفتوح یا مکسور کیوں نہیں لاتے۔

جواب : اگر ہمزہ وصلی مفتوح لاتے تو واحد متکلم کیساتھ التماس آتا۔ اور اگر مکسور لاتے تو کلمہ نقل ہو جاتا اس وجہ سے مفتوح یا مکسور نہیں لائے۔

سوال : آپ نے قاعدہ بیان کیا ہے کہ اگر عین کلمہ مکسور ہو تو ہمزہ وصلی مکسور لائیں گے

لیکن حکم میں عین کلمہ مکسور ہے تو آپ انہم میں ہمزہ مفتوح کیوں لائے؟

جواب : تکرم اصل میں تا تکرم تھا یہ ہمزہ وصلی نہیں ہے بلکہ قطعی ہے۔

امور حاضر مؤکد بانوں تنقیح کے بنانے کا طریقہ

اضرب بن : اضرب بن کو اضرب سے اس طرح بناتے ہیں کہ جب نون تاکید ثقیلہ اس کے آخر میں لائیگے تو ما قبل کو فتح ہو جائے گا تو اضرب سے اضرب بن بن جائے گا۔

اضربان : اضربان کو اضرب کا سے اس طرح بناتے ہیں کہ جب نون تاکید ثقیلہ اس کے آخر میں لے آئیں گے تو اضرب کا سے اضربان بن جائے گا اب فتح نون کو کسرہ سے تبدیل کریں گے فتیہ کی مشابہت کی وجہ سے تو اضربان سے اضربان بن جائے گا۔

اضرب بن : اضرب بن کو اضرب بن سے اس طرح بناتے ہیں کہ جب نون تاکید ثقیلہ اس کے آخر میں لے آئیں گے۔ تو اجماع ساکنین ہو جائے گا وادون مدغم کے درمیان پہلا مدہ تھا اس کو حذف کی تو اضرب بن سے اضرب بن بن جائے گا۔

اضرب بن : اضرب بن کو اضرب بن سے اس طرح بناتے ہیں کہ جب نون تاکید ثقیلہ اس کے آخر

میں لے آئیں گے۔ تو اتنا ساکنین ہو جائے گا۔ یا وادون مدغم کے درمیان پہلا مدہ تھا اس کو حذف کیا۔ تو اضرب بن سے اضرب بن بن جائیگا۔

اضربان : اضربان کو اضرب بن سے اس طرح بناتے ہیں کہ اس کے آخر میں نون

تاکید ثقیلہ اس کے آخر میں لے آئیں گے۔ تو تین نون اکٹھے ہو جائیں گے۔ اس طرح تین نونوں کا اکٹھا ہونا پسندیدہ تھا اس لیے نون تاکید اور نون ضمیری کے درمیان الف فاصلہ لائیں گے اور فتح نون کو کسرہ کے ساتھ تبدیل کریں گے تو اضربنَّ بن جائیگا۔

قانون (۱۸) اضربنَّ کا قانون حکم ۱۔ شرط ۱

چون نون تاکید ثقیلہ باون ضمیری متصل شود الف فاصلہ

میان ایشان در آرند وجوباً

اس قانون کا نام ہے اضربنَّ کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم نون تاکید اور نون ضمیری کے درمیان الف فاصلہ کالا نا واجب ہے۔

شرط نون تاکید اور نون ضمیری متصل ہوں احترازی مثال اضربنَّ

اتفاقی مثال اضربنَّ سے اضربنَّ ہوا۔

ان صیغوں کو حل کریں

صَرَّفْنَا	لَا تُؤَرِّفْنَا	لَا يَحْدُوْدُنَا	تِيَاَسِرُنَا	أَوْ لَجُنَا
لَا يُشْدُّبُنَا	لَا تَصْحَحُنَا	لَا تَتَوَبَّنَا	أَسْتَرِنَا	لَا تَعْمِدُنَا
أَسْتَشِدُّنَا	لَا تَخْلُسُنَا	لَا تَشْهَابُنَا	لَا يَحْقِرُفُنَا	تَعْشُكُنَا
لَا تَسْخِفُنَا	أَعْشُوْهَبُنَا	أَابِلُنَا	أَرْفُضُنَا	أَجْتَهِدُنَا

نون تاکید ثقیلہ و خفیفہ مضارع منفی بلا و ماضی قلیل آتے ہیں۔ مَا يَضْرِبُنَّ۔ لَا

تاکدہ

يَضْرِبْنَ اور نجد میں بالکل اقل ہے لَمْ يَعْلَمْنَ امر ونہی میں کثیر ہے۔
اور کبھی ضرورت شعری کے لئے اسم میں بھی آتے ہیں۔

ثانہ یہ الف فاصلہ والا قانون تین نون زائدہ کے بارے میں ہے اگر ایک نون بھی اصلی ہو تو قانون ہرگز جاری نہیں ہوگا جیسے لِكُونَنَّ۔ لِكُسُجُنَّ ان کا پہلا نون اصلی ہے۔
اضْرِبْنَ زاضْرِبْنَ کو اضْرِبْ سے اس طرح بناتے ہیں کہ اسکے آخر میں نون تاکید خفیفہ اسکے آخر میں لے آئیں گے۔ تو ما قبل کو فتح ہو جائے گی۔ تو اضْرِبْ سے اضْرِبْنَ بن جائیگا۔
اضْرِبْنَ زاضْرِبْنَ کو اضْرِبْ سے اس طرح بناتے ہیں کہ جب نون خفیفہ اسکے آخر میں لے آئیں گے۔ تو اجتماع ساکنین ہو جائے گا یا نون کے درمیان پہلا مدہ تھا اس کو حذف کیا تو اضْرِبْ سے اضْرِبْنَ بن جائیگا۔

امر حاضر مجہول کے بنانے کا طریقہ۔

امر حاضر مجہول کو فعل مضارع مجہول سے اس طرح بناتے ہیں کہ واحد کو واحد سے ثنیہ کو ثنیہ سے جمع کو جمع سے مذکر کو مذکر سے مؤنث کو مؤنث سے اس طور پر کہ مضارع حاضر مجہول کے شروع میں لام امر مسکور لائیں گے تو آخر کو جزم کرے گا جزم کی وجہ سے ایک میخہ میں ضمہ اعرابی گر جائے گا اور سکون آ جائے گا اور چار میخوں میں نون اعرابی گر جائے گا ایک میخہ میں کچھ عمل نہیں کریگا کیونکہ وہ مثنیٰ ہیں۔

لِضَرْبٍ (الی آخرہ) سوائے تَضْرِبْ (الی آخرہ) سوائے تَضْرِبْ سے اس طرح بناتے ہیں کہ اس کے شروع میں لام امر مسکور لائیں گے تو تمام میخوں کے آخر میں جزم دینگے جسکی وجہ سے ایک میخہ میں ضمہ اعرابی گر جائے گا اور سکون آ جائے گا۔ چار میخوں میں نون اعرابی گر جائے گا اور ایک میخہ ایک میخہ میں کچھ عمل نہیں کریگا کیونکہ وہ مثنیٰ ہیں۔ تو تعرب الخ سوائے تَضْرِبْ (الی آخرہ) سوائے تَضْرِبْ بن جائے گا۔

امر غائب معلوم کے بنانے کا طریقہ

امر غائب معلوم و مجهول کو مضارع غائب معلوم و مجهول سے اس طرح بتاتے ہیں کہ مضارع غائب کے شروع میں لام امر مکسور لائیں گے تو آخر کو جزم کرے گا۔ جزم کی وجہ سے چار چار صیغوں میں ضمہ اعرابی گر جائے گا اور سکون آ جائے گا اور تین تین صیغوں میں نون اعرابی گر جائیگا۔ اور ایک ایک صیغے میں کچھ عمل نہیں کریگا کیونکہ وہ مثنیٰ ہے۔

لَيُضْرَبُ لَيُضْرَبُ (الی آخرہ) کو سوائے مخاطب کے **يُضْرَبُ يُضْرَبُ** (الی آخرہ) سوائے مخاطب کے اس طرح بتاتے ہیں۔ لام امر مکسور اس کے شروع میں لائیں گے تو چار چار صیغوں میں ضمہ اعرابی گر جائے گا اور سکون آ جائے گا اور تین تین صیغوں میں نون اعرابی گر جائیگا۔ اور ایک ایک صیغے میں کچھ عمل نہیں کریگا کیونکہ وہ مثنیٰ ہے۔ تو **يُضْرَبُ** **لَيُضْرَبُ** سوائے مخاطب بن جائیگا۔

نہی کے بنانے کا طریقہ

نہی کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ واحد کو واحد سے تنزیہ کو تنزیہ سے جمع کو جمع سے مذکر کو مذکر سے مؤنث کو مؤنث سے حاضر کو حاضر سے غائب کو غائب سے حکم کو حکم سے اس طور پر بتاتے ہیں کہ فعل مضارع معلوم و مجهول کے شروع میں لائے لئی لائیں گے تو وہ آخر کو جزم دے گا جسکی وجہ سے آخر سے ضمہ اعرابی نون تنزیہ جمع کر جائیگا اور مثنیٰ کے صیغوں میں کچھ عمل نہیں کریگا۔

لَا تُضْرَبُ لَا تُضْرَبُ الخ کو سوائے حکم کے **تُضْرَبُ تُضْرَبُ** الخ سے سوائے حکم کے اس طرح بتاتے ہیں۔ کہ مضارع کے شروع میں لام تنصیبہ جازم لائیں گے تو آخر کو جزم دیا جزم کی وجہ سے ایک ایک صیغے میں ضمہ اعرابی گر جائیگا اور چار چار صیغوں میں چار چار صیغوں میں نون اعرابی گر جائے گا۔ اور ایک ایک صیغے میں کچھ عمل نہیں کریگا کیونکہ وہ مثنیٰ ہے۔ تو **تُضْرَبُ** **لَا تُضْرَبُ** (الی آخرہ) سے سوائے حکم کے **لَا تُضْرَبُ لَا تُضْرَبُ** (الی آخرہ) حکم کے بن جائیگا۔

لَا يُضْرَبُ لَا يُضْرَبُ (الی آخرہ) کو سوائے مخاطب کے اس طرح بتاتے ہیں کہ لام تنصیبہ

جازمہ اس کے شروع میں لائیں گے۔ تو آخر کو جزم دے گا۔ جزم کی وجہ سے چار چار صیغوں میں ضمہ اعرابی گر جائے گا اور سکون آ جائے گا اور تین تین صیغوں میں نون اعرابی گر جائیگا۔ اور ایک ایک صیغے میں کچھ عمل نہیں کریگا کیونکہ وہ مثنیٰ ہے۔ تو یَضْرِبُ یَضْرِبُ (الی آخرہ) سوائے مخاطب کے سے لَا یَضْرِبُ لَا یَضْرِبُ (الی آخرہ) سوائے مخاطب کے بن جائیگا۔

قانون (۱۹) ظرف کا قانون حکم ۳ شرائط ۵

ظرف صحیح و مہموز و اجوف کہ مضارع او بر وزن یَفْعُلُ و مثال مطلقا بروزن مَفْعُولِ می آید و ظرف صحیح و مہموز و اجوف کہ مضارع اواز غیر یَفْعُلُ و ناقص و لفیف و مضاعف مطلقا بروزن مَفْعُولِ می آید و ماسوائے ایشاں شاذ است و از غیر ثلاثی مجرد بروزن اسم مفعول آن باب منہ آید و جو یا اس قانون کا نام ہے ظرف کا قانون ہے۔

جس کے لئے تین حکم ہیں پہلے دو حکموں کے لیے دو شرطیں کامل ہیں اور تیسرے حکم کے لیے ایک شرط ہے۔

پہلا حکم یہ ہے کہ اسم ظرف کو مَفْعُولِ کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

یہ ہے کہ لغت اقسام میں صحیح اور مہموز اور اجوف کا مضارع یَفْعُلُ کے وزن پر ہوا حرازی مثال نَصَرَ یَنْصُرُ۔

انفائی مثال صحیح کی ضَرْبَ یَضْرِبُ سے مَضْرِبُ۔ مہموز کی اَذَرَ یَأْذِرُ سے مَاْذِرُ۔

اجوف کی طاحَ يَطْوَحُ سے مَطْوَحُ۔

دوسری شرط یہ ہے کہ ہفت اقسام میں باب مثال کا ہو مطلقاً احترازی مثال ضرب

بضرب اتفاقی مثال وَعَدَ يَعِدُ سے مَوْعِدٌ - يَسِرُ يَسِيرُ سے مَيْسِرٌ -

دوسرا حکم یہ ہے کہ اسم ظرف کو مفعَل کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

پہلی شرط یہ ہے کہ ہفت اقسام میں صحیح، مہموز، اجوف کا مضارع يَفْعَلُ کے وزن پر

نہ ہو احترازی مثال ضَرَبَ يَضْرِبُ۔

اتفاقی مثال صَحَّحَ كِي نَصَرَ يَنْصُرُ سے مَنْصُرٌ - مَهْمُوز كِي اَمَرَ يَأْمُرُ سے مَأْمُرٌ -

اجوف كِي قَالَ يَقُولُ سے مَقُولٌ -

تیسری شرط یہ ہے کہ ہفت اقسام میں ناقص یا الفیف یا مضاعف کا باب ہو مطلقاً

احترازی مثال نَصَرَ يَنْصُرُ

اتفاقی مثال ناقص كِي دَعَا يَدْعُو سے مَدْعُوٌ -

لفیف كِي وَلِيَ يَلِي سے مَوْفِيٌ -

مضاعف كِي مَدَّ يَمُدُّ سے مَمْدُدٌ -

تیسرا حکم یہ ہے کہ اسم ظرف کو اسی باب کے اسم مفعول کے وزن پر پڑھنا واجب

ہے

شرط یہ ہے کہ شش اقسام میں ثلاثی مزید کا باب ہو احترازی مثال ضَرَبَ يَضْرِبُ -

اتفاقی مثال ثلاثی مزید كِي اَكْرَمَ يَكْرُمُ سے مَكْرَمٌ - ضَارَبَ يَضَارِبُ سے

مُضَارِبٌ - رباعی مجرد كِي دَخَرَ يَدْخُرُ سے مَدْخَرٌ -

موزون	وزن	سہ اقسام	اصل	قانون
مَنْعٌ	مَفْعُلٌ	ظرف	يَمْنَعُ	ظرف حکم نمبر ۱
مُذَبَذَبٌ	مُفْعَلٌ		يَذَبُّ يَذْبَذِبُ	ظرف حکم نمبر ۲

مَقَالِیلُ	مَقَاعِیلُ	آلہ کبریٰ	یَقَالِیلُ	ضروب مضارب
مُرُکَّتُ	مُفْعَلُ	ظرف	یُرُکَّتُ	ظرف حکم نمبر ۳
مَعْسَرُ	مَفْعَلُ	ظرف	یَعْسَرُ	ظرف حکم نمبر ۲
مَرَدُّ			یَرُدُّ	
تُمُوزِدُ	تُفَوِّعِلُ	ماضی مجهول	تَمَازِدُ	ضروب
مُشِيرِیفُ	مُشْعِیلُ	آلہ کبریٰ		
مُقَرَّوَدَنَّ	مُفْعَوِّعِلُ	ظرف		ظرف حکم نمبر ۳
مُجَلِّخَمُ	مُفَعَّلُ			

ان صیغوں کو حل کریں

مَشْهَدُ	مُخَرَّجَمُ	مَوْعِدِيهِ	مُخَرَّجُ	مُتَّكِيكُ
//				
قَارِئُ				
حُرَجِيهِ قَارِنُ	مُسْتَنْدَانُ	مُعَادَاَتَاتُ	مُبْحَثُ	مَغْرِبِيهِ
مَحْمَدِيكَ				

سوال: مصنف نے جواب دیا کہ قرآن مجید میں آتا ہے اَيْنَ الْمَقَرِّ، تو دیکھو کہ یہ فریفر سے ہے لیکن اس کی ظرف مفعول کے وزن پر آ رہی ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ مضاعف خواہ مکتور الحین ہو لیکن ظرف مفعول کے وزن پر ہی آئے گی لیکن سائل اس کا رد کرتا ہے کہ حضور مذکورہ مثال میں مَقَرِّ اسم ظرف نہیں ہے بلکہ مصدر میسی ہے اس لیے کہ اَيْنَ الْمَقَرِّ کا معنی ہے کہاں ہوگا بھاگنا اور یہ معنی مصدری ہے۔

سوال: میں آپ کو ایسی مثال دیتا ہوں کہ جہاں مضاعف کا ظرف مفعول کے وزن پر آتا ہے جیسے حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ دیکھو کہ یہ حَلَّ يَحُلُّ سے ہے اور ظرف مفعول کے وزن پر آ رہا ہے

جواب: مصنف جواب دیتے ہیں کہ حضور ایسے تو محل بھی طرف آتی ہے تو سائل اس کا رد کرتا ہے کہ یہ حَلَّ يَحُلُّ سے ہے تو اصل قاعدہ یہ نکلا کہ مضاعف کا مضارع اگر مضموم العین یا مفتوح العین ہو تو ظرف واقعی مفعول کے وزن پر آئے گی اور اگر مکسورہ العین ہو تو اس کی طرف مفعول کے وزن پر آئے گی۔

نکندہ: کچھ بڑی کے ابواب کے ظرف کے لئے قاعدہ اگر مہموزا اگر مثال یا اجوف یا ناقص کے ساتھ ہو تو ان کے تابع اگر مضاعف کے تو اس کے تابع اور اجوف و ناقص تو ناقص کے تابع (صرف میر)

نکندہ: شاذ کے دو قسمیں ہیں۔ (۱) مَقْبُولُ (۲) مَرْدُودُ۔

مقبول کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) احسن (۲) حسن

أَحْسَنُ: وہ ہے جو قانون کے مخالف ہو لیکن استعمال کے موافق ہو۔ جیسے: سَجَدَ يَسْجُدُ سے مَسْجُدُ۔

حَسَنُ: وہ ہے جو استعمال کے مخالف ہو اور قانون کے موافق ہو۔ جیسے مَسْجُدُ۔

قَبِيحُ: وہ ہے جو دونوں کے خلاف ہو۔ جیسے مَسْجُدُ۔

نکندہ: چند الفاظ شاذ ہیں اور احسن کے تحت داخل ہیں یعنی دوسرے حکم کے مخالف

ہیں۔ مَنَسِكَ - مَجْزِر - مَنِيْتُ - مَطْلَع - مَشْرِق - مَغْرِب - مَرْفِق - مَسْقَط - مَسْجِد - مَفْرِق - وغیرہ جو ام ہیں نہ کہ مشتقات لہذا کوئی شاذ نہیں۔

نکندہ: بسا اوقات ظرف کے ساتھ تائے زائدہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جیسے: مَكْتَبَةٌ

مَدْرَسَةٌ اور جس چیز میں کثرت والا معنی اس کی ظرف مفعول کے وزن پر آتی ہے۔

جیسے مَاسِدَةٌ جہاں شیر زیادہ رہتے ہیں مَقْبَرَةٌ جہاں قبریں زیادہ ہوں۔ اور اگر فعل کرتے وقت کوئی گرے تو اس کو فُعَالَةٌ کے وزن لاتے ہیں۔ جیسے کُرَّاسَةٌ کُنَّاسَةٌ وغیرہ اور مَفْعَلَةٌ کے وزن پر بھی کبھی جیسے مَنَّكَ حَلَدٌ۔

(۱) بعض اوقات اسم ظرف مفعلہ کے وزن پر بھی آتی ہے جیسے مَنَّكَ حَلَدٌ۔ سرمہ دانی کو کہتے ہیں۔

(۲) بعض دفعہ اسم ظرف کے آخر میں تاء متحرکہ بھی آ جاتی ہے جیسے مَضْرِبَةٌ۔

(۳) جس چیز میں کثرت والا معنی ہو تو اس کی ظرف مفعلہ کے وزن پر آتی ہے جیسے مَاسِدَةٌ بہت شیروں کی رہنے کی جگہ اور مَقْبَرَةٌ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں بہت ساری قبریں ہوں۔

(۴) اور فعل کرتے وقت اگر کوئی چیز گرے تو اس کو فُعَالہ کے وزن پر ذکر کرتے ہیں جیسے غسالہ اس پانی کو کہتے ہیں کہ جو غسل کرتے وقت گرتا ہے۔

کناسہ ان ٹکوں کو کہتے ہیں کہ جو جھاڑو دیتے وقت گرتے ہیں فلامہ ان جھلکوں کو کہتے ہیں جو قلم تراشتے وقت گریں۔

ثلاثی مجرد کے اسم ظرف کی بناء

ثلاثی مجرد کے اسم ظرف کو فعل مضارع معلوم سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف مضارعت کے حذف کرنے کے بعد اس کے بجائے میم مفتوح علامت اسم ظرف کی لڑ کر عین کلمہ کو فتح دیں گے بشرطیکہ عین کلمہ مضموم ہو اور اگر عین کلمہ مکسور و مفتوح ہو تو اس کو اپنے حال پر چھوڑ دیں گے اور آخر پر تنوین کو جاری کریں گے تو فعل مضارع سے اسم ظرف بن جائیگا۔

مَضْرِبُ کی بناء

مَضْرِبُ کو يَضْرِبُ سے بنایا۔ علامت مضارع کو حذف کیا اور اس کی جگہ میم مفتوحہ اور آخر میں تنوین ممکن کو لائے تو يَضْرِبُ سے مَضْرِبُ ہو گیا۔

سوال: آپ نے اسم ظرف کو فعل سے کیوں بنایا ہے؟

جواب: فعل اور ظرف میں مناسبت موجود ہے اس لیے کہ فعل ہمیشہ ظرف میں واقع ہوتا ہے اس وجہ سے ظرف کو فعل سے بنایا ہے۔

سوال: اگر ظرف کو فعل سے بنانا تھا تو فعل ماضی سے بنالیتے فعل مضارع سے کیوں بنایا ہے؟

جواب: اسم ظرف کو مضارع سے اس وجہ سے تیار بناتے ہیں اس لیے کہ اسم ظرف کی فعل مضارع کے ساتھ حرکات سکناات اور تعدد احروف میں مناسبت ہے۔ تو اس مناسبت کی وجہ سے ظرف کو مضارع سے بنایا ہے۔

سوال: اسم ظرف کے شروع میں میم مفتوح اور اسم آلہ کے شروع میں میم مکسور کیوں لائے؟

جواب: اسم ظرف و آلہ میں فرق کرنے کے لیے ظرف کی میم کو مفتوح آلہ کی میم کو مکسور کر دیا

سوال: آپ برعکس کر لیتے یعنی ظرف کی میم مکسور اور آلہ کی میم کو مفتوح کر دیتے ایسا کیوں نہیں کیا؟

جواب: اسم ظرف بہ نسبت اسم آلہ کے کلام عربی میں کثیر الاستعمال ہے اور کثرت استعمال خفت کا تقاضہ کرتی ہے اور فتح چونکہ اخف الحركات ہے اس وجہ سے ظرف کی میم کو مفتوح کر دیا ہے اور آلہ قلیل الاستعمال ہے اور قلت استعمال خفت کا تقاضہ نہیں کرتی لہذا آلہ میں میم کو مکسور کر دیا ہے

سوال: ظرف کے شروع میں میم کیوں لائے؟

جواب: فعل مضارع اور ظرف کے درمیان فرق کرنے کے لیے میم زیادہ کی ہے۔

سوال: جب کوئی حرف زیادہ کیا جاتا ہے تو وہ حروف علت میں سے زیادہ کیا جا

تا ہے۔ حالانکہ آپ نے میم کی کیوں زیادتی کی؟

جواب: حروف علت میں سے اگر یا د زیادہ کرتے تو مضارع کے غائب کے صیغہ کے ساتھ التباس لازم آتا اور اگر الف زیادہ کرتے تو مضارع کے محکم کے صیغہ کے ساتھ التباس لازم آتا۔ اور ابتداء بالسکون کی خرابی لازم آتی اس وجہ سے حروف علت زیادہ نہیں کئے۔

سوال: واؤ کی صورت میں تو کوئی التباس نہیں آتا تھا۔

جواب (۱): چونکہ دو صورتوں میں التباس آتا تھا اس وجہ سے لَمْ تَكُنْ حُكْمُ الْكُلِّ کے تحت حروف علت ک زیادہ نہیں کیا۔

جواب (۲): حروف علت میں سے کوئی بھی اسم کی علامت نہیں تھا اور میم علامت اسم تھی اس وجہ سے میم زیادہ کی ہے۔

سوال: اسم ظرف کے شروع میں میم مفتوح آنے کی وجہ سے اس کا مصدر میمی کے ساتھ التباس آتا ہے لہذا میم زیادہ نہیں کرنی چاہیے۔

جواب: واقعی التباس لازم آتا ہے لیکن مصدر میمی کے قلیل الاستعمال ہونے کی وجہ سے اس التباس کو صرفیوں نے معتبر نہیں سمجھا۔

سوال: ثلاثی مجرد کے بابوں میں آپ ظرف کی میم کو مفتوح لاتے ہو اور ثلاثی مزید اور رباعی مجرد مزید فیہ میں میم مضموم کیوں لائے ہیں۔

جواب: اسم ظرف کی اسم مفعول کے ساتھ مناسبت ہے۔ کہ جس طرح اسم مفعول مفعول بہ واقع ہوتا ہے اسی طرح اسم ظرف مفعول فیہ واقع ہوتا ہے تو مفعول ہونے میں ظرف کی اسم مفعول کے ساتھ مشابہت ہے۔ اب چونکہ ثلاثی مجرد کے اسم مفعول کی میم مفتوح تھی تو اسی وجہ سے ثلاثی مجرد کی ظرف کی میم بھی مفتوح کر دی۔

اور ثلاثی مزید وغیرہ کے اسم مفعول میں میم مضموم آتی تھی تو اسی مناسبت کی وجہ سے ان ابواب کی ظرف کی میم کو بھی مضموم کر دیا۔ تاکہ دونوں میں فرق ہو جائے۔

اسم آلہ صغریٰ کے بنانے کا طریقہ

اسم آلہ صغریٰ کو فعل مضارع معلوم سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف مضارع کے حذف کرنے کے بعد اس بجائے میم مسموع علامت اسم آلہ صغریٰ کی لاکر عین کلمہ کو فتح دیتے ہیں بشرطیکہ پہلے سے فتح نہ ہو اور لام کلمہ پر کلمہ پر تنوین کو جاری کرتے ہیں تو فعل مضارع سے اسم آلہ صغریٰ بن جائیگا۔

مَضْرُوبٌ: مَضْرُوبٌ کو مَضْرُوبٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ یا حرف مضارعت کو حذف کرنے کے بعد میم مفتوح علامت اسم ظرف کی لاکر تنوین کو آخر پر جاری کریں گے تو مَضْرُوبٌ سے مَضْرُوبٌ بن جائیگا۔

مَضْرُوبَانِ: مَضْرُوبَانِ کو مَضْرُوبٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ جس طرح ضَارِبٌ سے ضَارِبَانِ بنایا تھا۔

مَضَارِبٌ: مَضَارِبٌ کو مَضْرُوبٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ تیسری جگہ الف علامت جمع کسر ماقبل کے فتح کے ساتھ لاکر آخر سے تنوین ممکن علامت اسم کو حذف کریں گے غیر منصرف ہونے کی وجہ سے تو مَضْرُوبٌ سے مَضَارِبٌ بن جائے گا۔

مُضْطَرِبٌ: مُضْطَرِبٌ کو مَضْرُوبٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول کو ضمہ ثانی کو فتح دیکر تیسری جگہ ساکن علامات لغیر کی لائیں گے اور اس کے بعد والے حرف کو کسرہ دیں گے تو مَضْرُوبٌ سے مُضْطَرِبٌ بن جائیگا۔

اسم آلہ وسطیٰ کے بنانے کا طریقہ

اسم آلہ وسطیٰ کو اسم آلہ صغریٰ سے اس طرح بناتے ہیں کہ اس کے آخر میں تاء متحرکہ علامت اسم آلہ وسطیٰ کی ماقبل کے فتح کے ساتھ لاکر تنوین کو اس پر جاری کریں گے تو اسم آلہ صغریٰ سے اسم آلہ وسطیٰ بن جائیگا۔

مُضْطَرِبَةٌ: مُضْطَرِبَةٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ تاء متحرکہ علامت اسم آلہ وسطیٰ کی ماقبل کے

ساتھ فتح کے ساتھ اس کے آخر میں لا کر اس پر تونین جاری کریں گے تو مَضْرُوبٌ سے مَضْرُوبَةٌ بن جائیگا۔

مَضْرِبَانِ: کو مَضْرُوبَةٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ جس طرح ضَارِبَانِ کو ضَارِبَةٌ سے بناتے ہیں۔

مَضْرُوبٌ: مَضْرُوبٌ کو مَضْرُوبَةٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول اور ثانی کو فتح دے کر تیسری جگہ الف علامت جمع مکسر کی لا کر اس کے بعد والے حرف کو کسرہ دے کر آخر والی تاء واحدہ کو اور تونین ممکن کو حذف کریں گے۔ تاء کو بوجہ ضدیت جمع اور تونین کو غیر منحرف ہونگی وجہ سے تو مَضْرُوبَةٌ سے مَضْرَابٌ بن جائیگا۔

مَضْرِبَةٌ: مَضْرِبَةٌ کو مَضْرُوبَةٌ سے اس طرح بناتے ہیں۔ کہ حرف اول کو ضمہ ثانی کو فتح دیکر تیسری جگہ یاء ساکن علامت تصغیر کی لا کر اس کے بعد والے حرف کو کسرہ دیں گے تو مَضْرِبَةٌ سے مَضْرِبَةٌ بن جائیگا۔

اسم آلہ کبریٰ کے بنانے کا طریقہ

اسم آلہ کبریٰ کو اسم آلہ مغری سے اس طرح بناتے ہیں کہ چوتھی جگہ الف علامت اسم آلہ کبریٰ لائیں گے تو اسم آلہ مغری سے اسم آلہ کبریٰ بن جائیگا۔

مَضْرَابٌ: مَضْرَابٌ کو مَضْرُوبٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ چوتھی جگہ الف علامت اسم آلہ کبریٰ لائیں گے تو اسم آلہ مغری سے اسم آلہ کبریٰ بن جائیگا۔

مَضْرَابَانِ: مَضْرَابَانِ کو مَضْرَابٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ جس طرح ضَارِبَانِ کو ضَارِبَةٌ سے بنایا تھا۔

مَضْرَابٌ: کو مَضْرَابٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول اور ثانی کو فتح دے کر تیسری جگہ الف علامت جمع مکسر کی لا کر اس کے بعد والے حرف کو کسرہ دیکر الف کو یاء کے ساتھ تبدیل کر کے آخر سے تونین ممکن علامت اسمیت کو حذف کریں گے غیر منحرف ہونے کی

وجہ سے تو مضَرَاب سے مَضَارِبُ بن جائیگا۔

قانون (۱۹) ضُورِب مَضَارِبُ کا قانون حکم ۱۔ شرط ۱

ھر الف کہ حرکت ما قبلش مخالفش شود آن را بوفق حرکت ما قبل بحرف علت بدل کنند و جواباً

اس قانون کا نام ہے ضُورِب مَضَارِبُ کا قانون ہے۔

جس کے لئے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

پہلا حکم الف کا ما قبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے۔

شرط الف کے ما قبل کی حرکت اس کے مخالف ہو احترازی مثال لَاقَوْلٌ ، بَايَعَ

اتفاق مثال ضَارِب سے ضُورِب۔ مضَرَاب سے مضَارِب۔

اسم تفصیل مذکور کی بناء کا طریقہ

اسم تفصیل مذکور کے بنانے کا طریقہ: یہ ہے کہ اسم تفصیل المذکور کو فعل مضارع سے اس پر ح بناتے ہیں کہ حرف مضارعت کے حذف کرنے کے بعد ہمزہ مفتوحہ علامت تفصیل المذکور کی لا کر عین کلم کو فتح دیں گے بشرطیکہ پہلے سے عین کلمہ کو فتح نہ ہو اور آخر میں تنوین ممکن علامت اسم کو مقدر کریں گے تو فعل مضارع سے اسم تفصیل المذکور بن جائیگا۔

أَضْرَبَ: أَضْرَبُ کو يَضْرِبُ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف مضارعت کے حذف کرنے کے بعد اسکے بجائے الف علامت اسم تفصیل المذکور کی لا کر عین کلمہ کو فتح دیکر آخر میں تنوین ممکن علامت اسم کو مقدر کریں گے تو يَضْرِبُ سے أَضْرَبُ بن جائیگا۔

أَضْرَبَانِ: أَضْرَبُ کو أَضْرَبُ سے اس طرح بناتے ہیں کہ جس طرح ضَارِب بَانِ کو ضَارِب سے بنایا تھا۔

أَضْرَبُ: أَضْرَبُ کو أَضْرَبُ سے اس طرح بناتے ہیں۔ کہ تیسری جگہ علامت جمع مذکر کسر کی ما قبل کے فتح کے ساتھ لا کر اس کے بعد والے حرف کو کسرہ دیں گے تو أَضْرَبُ سے

أَضْرَبُ بن جائیگا۔

أَضْرَبُ: اَضْرَبُ کو اَضْرَبُ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول کو ضمہ ثانی کو فتح اور تیسری جگہ یا ساکن علامات تغیر لا کر اس کے بعد والے حرف کو کسرہ دیکر آخر میں تنوین مقدرہ کو ظاہر کریں گے تو اَضْرَبُ سے اَضْرَبُ بن جائیگا۔

اسم تفصیل مونث کی بناء کا طریقہ

اسم تفصیل مونث کو اسم تفصیل المذکر سے اس طرح بناتے ہیں۔ کہ ہمزہ مفتوحہ کو حذف کرنے کے بعد فاء کلمہ کو ضمہ دیں گے اور عین کلمہ کو ساکن کریں گے اور آخر میں الف مقصورہ علامت اسم تفصیل مونث ماقبل کے فتح کے ساتھ لائیں گے اور آخر میں تنوین کو مقدر کریں گے تو اسم تفصیل مذکر سے اسم تفصیل مونث بن جائے گا۔

ضُرْبِي: ضُرْبِي کو اَضْرَبُ سے اس طرح بناتے ہیں کہ ہمزہ مفتوحہ کو حذف کرنے کے بعد فاء کلمہ کو ضمہ دیں اور عین کلمہ کو ساکن کریں گے اور آخر میں الف مقصورہ علامت اسم تفصیل المونث ماقبل کے فتح کے ساتھ لا کر آخر میں تنوین کو مقدر کریں گے۔ تو اَضْرَبُ سے ضُرْبِي بن جائے گا۔

قانون (۲۱) الف مقصورہ الف ممدودہ کا قانون

حکم ۵. شرائط ۸

ہر الف مقصورہ، سیوم جابدل از واو یا اصلی کہ امالہ کردہ نہ شوں، وقت بنا کردن تثنیہ و جمع مولث سالم آن را ابو او مفتوحہ بدل کنند و جوبا و غیرش را بیا ممدودہ اصلی را ثابت دارند و تالیث را ابو او بدل کنند جوبا و در غیر الی شان ہر دو وجہ خوالدن جائز است اس قانون سے پہلے چند فوائد سمجھ لیں۔

الف کے اقسام

مائدہ الف جو اسم کے آخر میں ہوتا اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) الف مقصورہ (۲) الف مدودہ۔

الف مقصورہ: وہ جس کے بعد مزہ ہو خواہ اصلی جیسے عَصَا یا زائدہ جیسے حُبْلٰی۔
وجہ تسمیہ: مقصورہ قعر سے ہے قعر کا بند ہونا اور چونکہ اس میں آواز بدن ہو جاتی ہے اس لئے اس کو مقصورہ کہا جاتا ہے اور مدودہ مد سے ہے جس کا معنی کھینچا اور یہ بھی چونکہ کھینچ کر پڑھا جاتا اس لئے اس مدودہ کہتے ہیں۔ □ جار بروی □

مائدہ الف مقصورہ کی سات قسمیں ہیں

- (۱) وہ الف مقصورہ کہ جس میں امالہ کیانہ جاسکتے جیسے اِلٰی۔
- (۲) وہ الف مقصورہ کہ جس میں امالہ کیا جاسکتا ہو جیسے مَعٰی۔
- (۳) وہ الف مقصورہ کہ جو واؤ سے تبدیل شدہ ہو جیسے عَصٰی۔
- (۴) وہ الف مقصورہ کہ جو تانیث کے لیے زیادہ کیا گیا ہو جیسے حُبْلٰی۔
- (۵) وہ الف مقصورہ کہ جو الحاق کے لیے زیادہ کیا گیا ہو جیسے اَرْطٰی۔
- (۶) وہ الف مقصورہ کہ جو چوتھی پانچویں چھٹی جگہ پر ہو جیسے مَوْسٰی۔
- (۷) وہ الف مقصورہ کہ جو یاء سے بدل ہو جیسے رَخٰی۔

مائدہ الف مدودہ کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) اصلی (۲) تانیثی (۳) الحاقی (۴) غیر اصلی

اصلی: جو لام کے مقابلہ ہو اور غیر مبدل ہو جیسے قُرْآنٌ۔

تانیثی: جو علامت تانیث کی اور زائدہ ہو جیسے حَمْرَآءُ۔

الحاقی: ایک کلمہ کو دوسرے کلمے کے ہم وزن بنانے کے لئے زیادہ کیا جائے جیسے عِلْب سے عِلْبَاءٌ۔ قِرْطَاسٌ۔

غیر اصلی: جو علامت تانیث کی ہو اور واو یا یاء سے تبدیل ہو جیسے رِکْسَاءٌ۔ رِذَاءٌ۔

نکاتہ الف ممدودہ اصلی کو ثابت رکھا جائے گا اور تانیثی کو واو سے تبدیل کی جائے گا الحاقی اور غیر اصلی کو دونوں وجہ سے پرھا جائے گا۔

امالہ: امالہ لغت میں مطلق میلان کرنے اور جھکانے کو کہتے ہیں اور امالہ کی تعریف یہ ہے کہ فتح کو کسرہ کی طرف مائل کرنا اور الف کو یاء کی طرف مائل کرنا۔ یعنی حرکت فتح کو فتح اور کسرہ کے درمیان پڑھنا اور الف کو الف اور یاء کے درمیان پڑھنا (نہ خالص فتح اور نہ کسرہ) اس کو امالہ کہتے ہیں۔

نکاتہ امالہ میں امل فن کا اختلاف ہے۔ فصول اکبری میں ہے کہ فتح کو کسرہ کی طرف اور الف کو یاء کی طرف جھکانا اور صاحب مفصل نے کہا الف کا امالہ اصل اور فتح کا امالہ فرع ہے۔ لیکن علامہ ابن حاجب نے فقط فتح کا امالہ ذکر کیا ہے الف کا امالہ ذکر نہیں کیا رضی نے اگرچہ توجیہ ذکر کی ہے فانظر ہا۔

نکاتہ بعض صرف کی کتابوں میں لکھا ہے کہ امالہ صرف چھ ظموں میں ہوتا ہے۔
(۱) متی (۲) انی (۳) ذا (۴) لمی (۵) لا (۶) اذی -

قانون کی تشریح

اس قانون کا نام ہے الف مقصورہ الف ممدودہ کا قانون ہے۔ جس کے لئے پانچ حکم ہیں دو الف مقصورہ کے لیے اور تین حکم الف ممدودہ کے لیے۔ پہلے حکم کی شرطوں کی دو جماعتیں ہیں ہر جماعت میں دو دو شرطیں ہیں۔ باقی سب حکموں کے لیے ایک ایک شرط ہے۔

پہلا حکم الف مقصورہ کا پہلا حکم: الف مقصورہ کو حثنیہ اور جمع مؤنث سالم کے بنانے کے وقت واو مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی جماعت کی شرطیں۔

پہلی شرط الف مقصورہ تیسری جگہ پر ہوا حرازی مثال ضربی مصطفیٰ۔

دوسری شرط الف مقصورہ واو سے بدل ہوا ہوا حترازی مثال ہڈی۔

تیسری شرط اتفاقی مثال : عَصَا سے عَصَوَانِ عَصَوَات۔

دوسری جماعت کی شرطیں۔

پہلی شرط الف مقصورہ اصلی ہوا حترازی مثال عَصٰی۔

دوسری شرط الف مقصورہ ایسا ہو جس میں امانہ نہ ہو سکتا ہوا حترازی مثال

ہلّٰی

اتفاقی مثال زالی سے زَالَوَانِ الْوَات۔

دوسرا حکم الف مقصورہ کو ثنیہ اور جمع مؤنث سالم کے بنانے کے وقت یاء سے بدلنا

واجب ہے۔

پہلی شرط الف مقصورہ کے پہلے حکم کی شرطوں میں سے کوئی شرط آمیں نہ پائی جائے

حترازی مثال عَصٰی الی اتفاقی مثال : ضُرْبٰی سے ضُرْبِیَّانِ ضُرْبِیَّات۔

الف مدودہ کا پہلا حکم

پہلا حکم الف مدودہ کو ثابت رکھنا واجب ہے۔

پہلی شرط الف مدودہ اصلی ہوا حترازی مثال حَمْرَاء۔ اتفاقی مثال قُرَاء سے

قُرَاءِ ان ، قُرَاءِ ات۔

دوسرا حکم الف مدودہ کو واو سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط الف مدودہ تانیثی ہوا حترازی مثال قُرَاء۔

اتفاقی مثال بَحْمَرَاء سے حَمْرَآؤْانِ حَمْرَآؤْات۔

تیسرا حکم الف مدودہ کو سابقہ دونوں وجہوں سے پڑھنا جائز ہے۔

پہلی شرط الف مدودہ نہ اصلی ہو اور نہ تانیثی ہو حَمْرَآؤْ ، قُرَآؤْ۔

اتفاقی مثال زِکْسَاء سے زِکْسَآؤْانِ زِکْسَآؤْات..... زِکْسَآؤْ سے زِکْسَآؤْانِ

کَسَاوَات پڑھنا جائز ہے۔

الف مدودہ وہ ہے جس کے بعد ہمزہ ہو جیسے حَمْرَاءُ قُرْآنُ الف مقصورہ وہ ہے جس کے بعد ہمزہ نہ ہو جیسے حَبْلُ ضُرْبِی۔

سوال : کہ قانون کے حکم اور شرطوں سے معلوم ہوتا ہے الف مدودہ وہ الف ہے جس کے بعد ہمزہ ہو لیکن جب قانون جاری کرتے ہیں تو ہمزہ پر جاری کرتے ہی۔

جواب : الف مدودہ حقیقت میں وہی ہمزہ ہے۔

سوال : یہ پیدا ہوتا ہے کہ تم کہتے ہو الف مدودہ اس کو کہتے ہیں کہ جس کے بعد ہمزہ ہو۔ اس کے بعد ہمزہ تو نہیں ہے۔

جواب : یہ ہے کہ ہمزہ سے پہلے جو الف ہوتا ہے اس کو الف مدودہ حکماً کہتے ہیں۔ کیونکہ الف کے بعد ہمزہ آ جاتا ہے تو اس کو الف مدودہ کہنا پڑتا ہے۔

ان صیغوں کو حل کریں

مَضَامِين	قَوْلَتُمْ	تَوَوَّزْتُمْ	عَلَمِيَان	وَعْدِيَات
مَحَارِبُ	شُرْكِيَّة	تَبَوَّعَا	وَّءَسِيَات	تَمَوَّيَلَتْ

ضُرْبِیَّان : ضُرْبِیَّان کو ضُرْبِی سے اس طرح بناتے ہیں کہ الف مقصورہ کو یا مفتوحہ سے تبدیل کریں گے اور اس کے بعد الف علامت تشبیہ لاکر نون کسور عوض اس ضمہ کے جو واحد کے اندر تھا یا تنوین مقدرہ کے یا دونوں کے اس کے آخر میں لائیں گے تو ضُرْبِیَّان بن جائے گا۔

ضُرْبِیَّات : ضُرْبِیَّات کو ضُرْبِی سے اس طرح بناتے ہیں کہ الف مقصورہ کو یا مفتوحہ کے ساتھ تبدیل کر کے اس کے آخر میں الف اور تاء علامت مونث سالم کی لاکر آخر پر تنوین مقدرہ کو ظاہر کریں گے تو ضُرْبِی سے ضُرْبِیَّات بن جائے گا۔

ضُرْب : ضُرْب کو ضُرْبِی سے اس طرح بناتے ہیں کہ دوسرے حرف کو فتح دیکر آخر سے الف مقصورہ کو حذف کر کے تنوین مقدرہ کو ظاہر کریں گے تو ضُرْبِی سے ضُرْب بن جائے گا۔

ضَرْبِیُّ: ضَرْبِیُّ کو ضَرْبِی سے اس طرح بتاتے ہیں کہ حرف اول کو اپنے حال پر چھوڑ کر ثانی کو فتح دیکر تیسری جگہ یا ساکن علامت تصغیر کی لائے کے تو ضَرْبِی سے ضَرْبِی بن جائے گا

قانون (۲۲) شِعْد کا قانون حکم ۳۔ شرائط ۵

ہر کلمہ حلقی العین کہ بر وزن **فَعْلٌ** باشد سوائے اصل در اب سہ وجہ خوالدن جائز اند چنانچہ در **شِهْدَ شِهْدَ شِهْدَ شِهْدَ** و در **فَعْلٌ**

فَعْلٌ فَعْلٌ فَعْلٌ خوالدن جائز است و اگر حلقی العین نباشد در فعل سوائے اصل یک وجہ و در اسم سوائے اب دو وجہ خوالدن جائز اند چنانچہ در **عَلِمَ عَلِمَ** و در **كَفَّ كَفَّ** جائز است و در وزن **فَعْلٌ فَعْلٌ**، و **فَعْلٌ فَعْلٌ**، و **فَعْلٌ فَعْلٌ** خوالدن جائز است۔

اس قانون کا نام ہے **شِعْد** کا قانون ہے۔ جس کے لئے تین حکم ہیں۔ پہلے دو حکموں کے لیے دو دشرطیں ہیں اور تیسرے حکم کے لیے ایک شرط ہے

پہلا حکم سوائے اصلی وزن کے تین وجہ سے پڑھنا جائز ہے۔

پہلی شرط کلمہ حلقی العین ہو احترازی مثال **عَلِمَ**۔

دوسری شرط **فَعْلٌ** کے وزن پر ہو احترازی مثال **سَأَلَ**۔

اتفاق مثال: **شِهْدَ** کو **شِهْدَ شِهْدَ شِهْدَ** اور **فَعْلٌ** کو **فَعْلٌ فَعْلٌ فَعْلٌ** پڑھنا جائز ہے۔

دوسرا حکم سوائے اصلی وزن کے فعل میں ایک وجہ اور اسم میں دو وجہ سے

پڑھنا جائز ہے

پہلی شرط کلمہ حلقی العین نہ ہو احترازی مثال **شِهْدَ**۔

دوسری شرط **فَعْلٌ** کے وزن پر ہو احترازی مثال **ضَرَبَ**

انفالی مثال: فعل کے لیے عَلِمَ کو عَلِمَ پڑھنا جاتا ہے۔

انفالی مثال: اسم کے لئے كُفِيَ کو كُفِيَ پڑھنا جاتا ہے۔

سوائے اصل

تیسرا حکم

وزن کے صرف ایک وجہ سے پڑھنا جاتا ہے۔

چار اوزان میں سے کوئی ایک وزن پر ہو۔ احترازی مثال عَلِمَ

انفالی مثال: عَصَدَ کو عَصَدَ، اِهْلَ کو اِهْلَ، عَنَقَ کو عَنَقَ، قَفَلَ کو قَفَلَ پڑھنا جاتا ہے۔

ان صیغوں کو حل کریں

بَقِوْ	لَيْسَتْ	لَحَلُّوْ	وَكَيْبَا	لَيْمَنَ
رَغَبَ				
فَرُغِمَتْ				
//				
فَقِمْ	لَمْ تَزَلْ			
//				
لَمْ تَقْبَلْ	حَسِبُوْ	لَمْ وَكَلْ	لَمْ ذَهَبِيْنَ	لَمْ طَاوَرُ
لَسْ اَمْ	مَمَّ كُنْ كُنْ	لَمْ قُلْ قُلِيْ	يَعْمَتُنْ	لَمْ كَبِرَا

فعل تعجب کے بنانے کا طریقہ

مَا أَضْرَبَهُ: مَا أَضْرَبَهُ کو ضَرْباً سے اس طرح بناتے ہیں کہ ہمزہ مفتوحہ علامت فعل تعجب

کی فاء کلمہ کے سکون کے ساتھ لاکر میں کلمہ کو فتح دیکر آخر سے خوں ممکن علامت اسم کو حذف کر

کے علامت اسم کو حذف کر کے آخر کوئی برفتحہ لے گئے تو ضَرْبًا سے مَا أَضْرَبَهُ بن جائیگا۔

أَضْرَبَ بِهِ: کو ضَرْبًا سے اس طرح بتاتے ہیں کہ ہمزہ مفتوحہ فاء کلمہ کے سکون کے ساتھ اس کے ابتداء میں لا کر عین کلمہ کو کسرہ دینگے اور آخر سے توین ممکن علامت اسم کو حذف کر کے آخر کوئی بر سکون کرینگے تو ضَرْبًا سے أَضْرَبَ بن جائیگا۔

ضُوب: ضَرْبَ کو ضَرْبًا سے اس طرح بتاتے ہیں کہ حرف اول کو اپنے حال پر چھوڑ کر ثانی کو ضمہ دیکر آخر سے توین ممکن علامت اسم کو حذف کرنے کے بعد آخر کوئی برفتحہ کرینگے تو ضَرْبًا سے ضَرْبَ بن جائیگا۔

نائدہ اس قانون فعل سے مراد وزن نہیں بلکہ فعل کی صورت مراد ہے پھر اس سے مراد پہلے دو حرف (فعل) کی صورت ہے خواہ یہ صورت شروع کلمہ میں ہو یا آخر میں کلمہ ہو۔ یاد رکھو کہ اس کو ساکن پڑھنا جائز ہے جیسے وَهَى پڑھنا جائز ہے۔ وَلْيَضْرِبْ کو وَلْيَضْرِبْ قرآن مجید میں لام امر کو ساکن کر کے پڑھتے جیسے وَلْيَضْرِبْ۔ فَلْيَضْرِبْ۔ ثُمَّ لْيَضْرِبْ۔

موزون	وزن	سہ اقسام	اصل	قانون
يَعْمَتُ	فَعَلْتُ	ماضی معلوم		شہد حکم نمبر ۱
فَضْرِبِي	فَعْمَلِي	اسم تفضیل		حکم نمبر ۳
يَبْسَا	فَعَلَا	فعل ماضی		حکم نمبر ۱
ضَرْبٌ عَدَد	فَعْلٌ	مصدر		
ضَرْبٌ	فعل	فعل تعجب		حلقی حکم نمبر ۳

مِضْرَاب	فِعَال	اسم فاعل	نمبر	حکم
----------	--------	----------	------	-----

قانون (۲۳) تَعْلَمُ اَعْلَمُ نَعْلَمُ کا قانون حکم ۱۔ شرائط ۳

ہر باب کہ ماضی او مکسور العین و مضارع او مفتوح العین یا در اول ماضی او ہمزه وصلی یا قائم زائدہ مطرودہ باشد در مضارع معلوم او غیر اہل حجاز حرف اتین را بغیر یاء حرکت کسرہ می دہند جوازا و در مضارع معلوم

آبی یا ہی یائہ را نیز

اس قانون کا نام ہے تَعْلَمُ اَعْلَمُ نَعْلَمُ کا قانون ہے۔

جس کے لئے ایک حکم ہے اور تین شرطیں کامل ہیں۔

پہلا حکم مضارع معلوم میں حروف اتین کو سوائے یاء کے حرکت کسرہ کی دینا جائز

ہے۔

پہلی شرط ایسا باب ہو جس کی ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین ہو۔

احترازی مثال ضَرَبَ يَضْرِبُ۔

اتفاقی مثال : تَعْلَمُ اَعْلَمُ نَعْلَمُ سے نَعْلَمُ اَعْلَمُ نَعْلَمُ پڑھنا جائز ہے۔

تیسری شرط ایسا باب ہو جس کے ماضی کے شروع میں ہمزه وصلی ہو و احترامی

مثال اَكْرَمَ يَكْرِمُ۔

اتفاقی مثال : تَكْتَسِبُ، اَكْتَسِبُ، نَكْتَسِبُ سے تَكْتَسِبُ، اَكْتَسِبُ، نَكْتَسِبُ

پڑھنا جائز ہے۔

تیسری شرط ایسا باب ہو جس کے ماضی کے شروع میں تائے زائدہ مطرودہ ہو
احترازی مثال ضَارَبَ يَضْرِبُ۔

انفاقی مثال: تَنَصَّرْتُ، اِنْتَصَرْتُ، تَنْصُرْتُ سے
يَنْصُرُ، اِنْتَصِرُ، تَنْصِرُ پڑھنا جائز ہے۔

مائدہ باب افعال کے علاوہ تمام ابواب کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے مثلاً اِنْفَعَلَ۔ اِنْفَعَال
اِسْتَفْعَلَ وغیرہ۔

قائدہ زائدہ مطرودہ: اس تاء کو کہتے ہیں جو مجرد باب سے مزید بنانے وقت قیاساً ابتداء
میں لائی جائے یہ تین ابواب میں ہے (۱) تَفَعَّلُ (۲) تَفَاعَلُ (۳) تَفَعَّلُ۔
مائدہ ابی یابی میں یاء کو بھی حرکت کسرہ دینا جائز ہے۔

سوال: ابی یابی میں یاء کو حرکت کسرہ کیوں دی ہے؟

جواب: یہ شاذ اور خلاف قانون اور موافق استعمال ہے۔ اس لیے کہ اس باب کی بناء
خلاف قانون تھی کیونکہ فَعَلَ يَقَعُلُ کے لئے حلقى العین یا حلقى اللام ہونا ضروری ہے۔ لیکن ابی
یابی میں حرف حلقى نہیں ہے۔ لہذا جب یہ باب خلاف قانون تھا اس وجہ سے ہم نے یاء کو بھی
خلاف قانون حرکت کسرہ کی دے دی۔

سوال: دوسرے مقام میں آپ یاء کو حرکت کسرہ کیوں نہیں دیتے؟

جواب: یاء اکیلی دو تقدیری کسروں کے قائم مقام ہوتی ہے۔ اگر یاء کو بھی حرکت کسرہ
دیتے تو توالی کسرہ کی خرابی لازم آتی۔ تو اس سے محفوظ رکھنے کے لیے یاء کو حرکت کسرہ
نہیں دیجاتی۔

سوال: آپ مذکورہ مقامات میں حروف التین کو کسرہ دیتے ہو فاء کلمہ یا عین یا لام کلمہ کو
کسرہ کیوں نہیں دیتے۔

جواب: اگر فاء کلمہ کو کسرہ دیتے تو توالی اربع حرکات کی خرابی لازم آتی۔ اور اگر

یعنی کلمہ کو کسرہ دیتے تو معلوم نہ ہوتا کہ یہ کسرہ اصلی ہے یا عارضی اور لام کلمہ چونکہ محل تغیر و تبدل سے ہے اس وجہ

سے لام کو بھی کسرہ نہیں دیا۔

سوال : جس باب کے شروع میں ہمزہ وصلی ہو اس کے مضارع میں حروف اتین کو

حرکت کسرہ کیوں دیتے ہو؟

جواب : تاکہ اس بات پر دلالت کرے کہ اس کی ماضی کے شروع میں جو ہمزہ ہے وہ بھی کسرہ

ہے۔

فائدہ : ال مجاز کے نزدیک اس وقت کسرہ دیں گے جب اس کی ماضی رباعی ہو مطلقاً جائز

نہیں ہے (کذا فی حاشیہ نوادر الوصول)

ان صیغوں کو حل کریں

إِحْمَدُ ۲ عدد	يَلْزَمُ		يَزُوعَمُ	
يُخْتَبِرُونَ	لَنْ يَتَوَكَّلَ			
اجْتَهَدُ بغير امر	يَنْقُودُ		لَمْ أَكْتَسِبْ	لَا يَنْكُشِفُ .
لَنْ اِسْتَضْحِبُ	لَا سَتَهْرِجُ		يَعْتَمِرُ	الْعَوْرَمُ ۲ عدد
لَنْ تَكْسِرَ ۳ عدد				
إِشْعَانُ ۳ عدد				
//				
//				
لَا اِزْدَحْمَانٌ	اِنْكَائًا			

قانون ۱۔ شرائط ۵

شرائط کا قانون

(۲۴)

ہر حرف علت کہ واقع شود بعد از الف مفاعل آن را بہ ہمزہ بدل کنند و جو باز اندہ

را مطلقاً و اصلی را بشرط تقدم حرف علت بر الف مفاعل

اس قانون کا نام ہے شرائط کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم حرف علت زائدہ کے لیے دو شرطیں ہیں۔ اور اصلی کے لیے تین شرطیں ہیں۔

حرف علت کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔

حکم

پہلی شرط حرف علت زائدہ کی پہلی شرط۔ کہ حرف علت الف کے بعد ہوا حترازی مثال قَوْلٌ بَيْعٌ۔

دوسری شرط الف مفاعل کے بعد ہوا حترازی مثال قَاوَلٌ بَايَعَ۔

اتفاقی مثال : شَرَّائِفُ سے شَرَّائِفُ، عَجَاوِزُ سے عَجَاوِزُ، رَسَائِلُ سے رَسَائِلُ۔ حرف علت اصلی کی پہلی دو شرطیں وہی ہیں۔

تیسری شرط الف مفاعل سے پہلے بھی حرف علت ہوا حترازی مثال مَقَاوِلُ مَبَايَعُ۔

اتفاقی مثال : قَوَائِلُ سے قَوَائِلُ مَبَايَعُ سے مَبَايَعُ ہوا۔

موزون	وزن	سہ اقسام	اصل	قانون
إِعْلَمْ بِغَيْرِ امْر	أَفْعُلْ	مضارع معلوم		تعلم
إِتَحَنَنْتُ	أَتَفَعَّلُ	مضارع		
حَوَائِرُ	قَوَاعِلُ	اسم فاعل		شرائف
إِجْتَهَدْ	أَفْتَعِلْ	مضارع		تعلم
إِجْتَهَدْ	إِفْتَعِلْ	امر حاضر		

ضروب مضاریب		ماضی مجہول	فُوعِلَ	قُوِلَ
تعلّم		مضارع	تَتَفَاعَلُ	يَتَاخَرُ
حلقی حکم نمبر ۳		صفہ مشبہ	فُعِلَاءُ	لَشْهَدَاءُ
تعلّم		مضارع	اَنْفَعِلُ	اِنْصَرِفْ بغير
حکم نمبر ۳		اسم مفعول	مُتَفَعِّلٌ	لَمْ تَصْرَفْ
الف مقصورہ		صفہ مشبہ	فُعِلَاوَانِ	حَمْرَاوَانِ
حلقی حکم نمبر ۳		اسم تفصیل	فُعِلٌ	فَرُعْبٌ

ان صیغوں کو حل کریں

جَوَالِي	شَهَائِدَةُ	جَرَائِلُ	مَيَّائِسُ	مَيَّائِرُ
		مَخْتَوِمٌ	مَلَامَتُكَ	مَيَّائِلٌ
				//
مَيَّائِهٌ	فَصَالِدَةٌ	مَوَائِقُ	مَشْرِئِي	مَوَائِلُ
				اِشْهَدُ عِدَد
				//
مَيَّائِعُ			مَوَائِطُ	مَجَالِسُ عِدَد

وزن کی تین قسمیں ہیں: (۱) صرفی۔ (۲) صوری۔ (۳) عروضی۔

وزن صرفی: وہ جس میں تین چیزوں کا اعتبار کیا گیا ہو۔ (۱) حروف اصلی اور زائدہ کا (۲) تعداد حروف کا (۳) حرکات و سکنات کا جیسے شَرِيفُ بروزن کو عِیْلُ۔

وزن صوری: وہ ہے جس میں دو چیزوں کا اعتبار کیا گیا ہو (۱) تعداد حروف کا (۲)

حرکات و سکنات کا لیکن حرف اصلی اور زائدہ کا اعتبار نہ ہو جیسے شَرِاِفُ بروزن مَفَاعِلُ۔

وزن عروضی: جس میں فقط ایک چیز یعنی تعداد حروف کا اعتبار کیا گیا ہو اور حرکات کے

مطابقت کا اعتبار نہ ہو لیکن سکون اور حرکت کا اعتبار ہو جیسے شَرِيفُ بروزن فَعُولُ۔ اس وزن میں حرکات مختلف ہیں لیکن سکون جہاں پہلے وزن میں وہاں دوسرے وزن میں بھی ہے۔

اور اس قانون میں صرف وزن صوری مستحکم ہے۔

فائدہ الف جمع چار حال سے خالی نہیں (۱) دو واو کے درمیان ہو۔ جیسے: اَوَّالُ۔

(۲) دو یاء کے درمیان ہو جیسے خَیْاِہُ۔ (۳) واو اور یاء کے درمیان جیسے یَوَّاعُ۔ (۴) یاء اور واو کے درمیان جیسے سَیَّائُنُ۔

فائدہ الف مفاعیل کی تخصیص درست نہیں کیونکہ اَلْاَعْلُ اور کَوَّاعِلُ میں بھی یہ قانون

جاری ہوتا ہے جیسے اَوَّائِلُ یہاں وزن صوری مراد ہے۔

فائدہ ثلاثی مجرد کے احتمالاً کل نو باب ہیں اور استعلاً چھ باب ہیں یہ تین باب غیر مستعمل

ہیں۔

نمبر ۱: ماضی کسور الحین مضارع مضموم الحین جیسے قَوْلٌ یَقُولُ.....

نمبر ۲: ماضی مضموم الحین مضارع کسور الحین جیسے قَعْلٌ یَقْعُلُ.....

نمبر ۳: ماضی مفتوح مضموم الحین مضارع کسور الحین جیسے قَعْلٌ یَقْعُلُ.....

ختم شد قوانین ثلاثی مجرد

مضرب	مارا اس ایک مرد نے زمانہ گذشتہ میں	میتھ واحدہ کر غائب فعل ماضی معلوم صحیح از باب فعل یفعل
مضربکا	مارا ان دو مردوں نے زمانہ گذشتہ میں	میتھ شنیہ مذکر غائبین فعل ماضی معلوم صحیح از باب فعل یفعل
مضربوا	مارا ان سب مردوں نے زمانہ گذشتہ میں	میتھ جمع مذکر غائبین فعل ماضی معلوم صحیح از باب فعل یفعل
مضربت	مارا اس ایک عورت نے زمانہ گذشتہ میں	میتھ واحدہ مؤنث غائبہ فعل ماضی معلوم صحیح از باب فعل یفعل
مضربکا	مارا ان دو عورتوں نے زمانہ گذشتہ میں	میتھ شنیہ مؤنث غائبین فعل ماضی معلوم صحیح از باب فعل یفعل
مضربن	مارا ان سب عورتوں نے زمانہ گذشتہ میں	میتھ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی معلوم صحیح از باب فعل یفعل
مضربت	مارا تو ایک مرد نے زمانہ گذشتہ میں	میتھ واحدہ کر مخاطب فعل ماضی معلوم صحیح از باب فعل یفعل
مضربتم	مارا تم مردوں نے زمانہ گذشتہ میں	میتھ شنیہ مذکر مخاطبین فعل ماضی معلوم صحیح از باب فعل یفعل
مضربتم	مارا تم سب مردوں نے زمانہ گذشتہ میں	میتھ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی معلوم صحیح از باب فعل یفعل
مضربت	مارا تو ایک عورت نے زمانہ گذشتہ میں	میتھ واحدہ مؤنث مخاطبہ فعل ماضی معلوم صحیح از باب فعل یفعل
مضربتم	مارا تم دو عورتوں نے زمانہ گذشتہ میں	میتھ شنیہ مؤنث مخاطبین فعل ماضی معلوم صحیح از باب فعل یفعل
مضربن	مارا تم سب عورتوں نے زمانہ گذشتہ میں	میتھ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی معلوم صحیح از باب فعل یفعل

ضَرْبْتُ	مارا میں ایک مرد یا عورت نے زمانہ گزشتہ میں	میں نے واحد حکم مشترک فعل ماضی معلوم صحیح از باب فعل
ضَرْبْنَا	مارا ہم دو مرد یا دو عورت سب مرد یا سب عورتوں نے زمانہ گزشتہ میں	میں نے ہم جمع مشترک فعل ماضی معلوم صحیح از باب فعل بالفعل

مؤنن	اصل	وزن	فعل	فعل
أَنْ يَخْسِفَ	يَخْسِفُ	يَفْعِلُ	يَرْطُون	يَضْرِبُ
فَعْلِمِي	عَلِمِي	فَعْلِي	شهد	خود
فَعْلَمُ ۲ عدد	عَلِمَ	فَعْلُ	//	جمع مذکر مکرر
//	إِعْلَمَ	إِفْعَلُ	همزہ صلی	خود
لَيَعْلِلَنَّ	لَنْ يَفْعِلَنَّ	لَنْ يَحْمِرَنَّ	يَوْمَلُونَ	لَنْ يَحْمِرَنَّ
فَاسِمِي ۳	فَاعِلِي	فَاعِلِي		ضَارِبِي
//	فَاسِمُونَ	فَاعِلُونَ	نون خفیفہ	ضَارِبُونَ
//	فَاسِمٌ	فَاعِلٍ	نون تنوین	ضَارِبٌ
//	قَاسِمٌ	فَاعِلٌ	اضافت الی یاء	//
مُمْتَحَنٌ	مُفْتَعِلٌ	مُفْتَعِلٌ	شهد	مُكْتَسِبٌ
مُرْزَحَتْ	نُرْزَحَتْ	فُعِلَتْ	شہد	ضُرِبَتْ
رُضِينَا	فُعِلْنَا	فُعِلْنَا	ماضی مجہول	ضُرِبْنَا
عَبَلَسَنَ	عَيْنَ لَسَنَ	فَعَلَ فَعَلْ	یرطون	ضَرْبَ
حَقَاطُ		فَعَّالٌ		ضَرَابٌ
اِسْتَخْرَجْنَا	اِسْتَخْرَجُ	اِسْتَفْعِلُ	تعلیم	خود

ضَارِبٌ	اضافت	فَاعِلٌ	صَادِقٌ	لَصَادِقٌ عَصِرٌ
ضَرَبْتُ	ریملون	فَعَلْتُ	نَفَعْتُ	اِنْفَعْتُ
		ظرف	مَفْعَلٌ	مَحْسَنٌ ۴
	همزه وصلی	اِفْعَلُ	اِحْسَنُ	//
		مَفْعَلٌ	مصدر می	//
اسم تفضیل	شہد	فَعَلَ	حَسَنُ	//
ضَرْبَاءُ	//	فَعَلَاءُ	جَلَسَاءُ	وَجَلَسَاءُ
مُضَرَّفٌ	//	مَفْعَلٌ	مُصَيَّرٌ	لَمْ يَصَيَّرْ
اَنْصَرُوا		اَفْعَلُوا	اُعْبَلُوا	اُعْبَلُونَ
اَنْصُرْتُمَا		اَنْفَعَلْتُمَا	بر اصل	اَنْهَوِيْتُمَا
خود	شہد	مُتَّفَاعِلٌ	مُتَضَارِبٌ	لَمْ تَضَارِبْ
واحدہ مونث مضمر	شہد	اَلْفَعْلُ	اُضْيِرْتُ	لَتُضْيِرْتُ
واحد مذکر	//	مُفَاعِلٌ	مُؤَارِثٌ	لَمْ وَاِثٌ
	//	فُعِلَ	شُهِدَ	لَشُهِدَ
	ریملون		اُئِمِّنُوا	اُئِمِّنُوا
جمع کسر		ظرف	مُفَاعِلٌ	مَبَاحِثٌ ۳ عدد
		آلہ صغری	//	//
		آلہ وسطی	//	//

کَمْ کَصْرَفِ ۲ عدد	مُتَصَرِّفٌ	مُتَفَعِّلٌ	شَهِدَ	اسم مفعول
//	//			غرف
عَمَرَ عَجَبَ	عَيْنَ، رَجَبَ	فَعَلَ فَعَلَ	یریلون	
اِسْتَعْرِجُ بغير	اِسْتَعْرِجُ	اِسْتَفْعَلُ	تعلم	واحد حکم
اِنَّمَا ۳ عدد	اِنَّمَا	اِمِنَا		
	امر حاضر			
//		//		//
//	اِنَّمَنْ	اِفْعَلَنْ	نون خفیفه	//
لا کسب	اِکْتَسِبَ	اِفْعَلُ	همزه و صلی قطعی	خود
مَضْرُوبٌ بغير مفعول	ضُرُوبٌ	فَعُولٌ	شَهِدَ	جمع مذکر کسر
لَنْ تَصْرَفَ بغير لی	تَصْرَفُ	تَفْعَلُ	//	جمع حکم
اِنَّ اِنَّ	اِنَّ اِنَّ	اِفْعَلَنْ		اِنْصَرَفَنْ
مَمْنَعٌ	مَنْ، مَنَّعَ	فَعَلَ	یریلون	
مَقَالِدُ ۲ عدد		مَفَاعِلُ		اسم مفعول و آل
لَا تَضْرِبَا ۶		لَا تَفْعَلَا		نهی حاضر
//		//		//
//		//		نهی غایب

//	لَا تُضْرِبَنَّ	لَا تَفْعَلَنَّ	نهی حاضر
//	//	//	نهی غائب
//	لَيْتَ، ضَرْبًا	فَعَلَّ، فَعَلًا	مضی محمول
دَلَّنَ	دَلَّنَ	فَعَلَنَّ	شرف
انْصَرَمَ	انْصَرَمَ	انْفَعَلَ	شهد
مُسَلَّطُواكُمْ	مُسَلَّطُونَ	مُفْعِلُونَ	اضافت
لَنْ يَضْرَعَطُوا	يَضْرَعَطُونَ	يَفْعِلُونَ	نون اعرابی
مُخَرَّوْطَكَاهُ	مُخَرَّوْطَكَانِ	مُفْعِلَتَانِ	اضافت
لَنْصَبُ ۳ عدد			
	انْصَبَ	انْفَعَلَ	همزه وصلی
//	نَصَبَ	فَعَلَ	شهد
//		فَعَلَّ	
لَا وَحَيْنَا		اَفْعَلْنَا	
لَرَجِمَتْ	رَجِمَتْ	فَعَلَتْ	شهد
لَمَلِطَنَّ	مَنْ لَمِطَنَّ	لَيَفْعَلَنَّ	ریطون
مُجْتَمِعُهُ	مُجْتَمِعِينَ	مُفْعِلِينَ	اضافت
يَنْصَرِفُ	تَنْصَرِفُ	تَنْفَعِلُ	تعلیم
اِقْرُفْطِي ۲	اِقْنَلِي		

//	إِخْرُجْهُمْ	إِفْعِلْهُمْ	نون خفيفة	خود
لَمْ أَسْمَعْكَ	لَمْ أَسْمَعْكَ	لَمْ أَفْعَلْ	تَعْلَمُ	لَمْ أَشْعُرْ
فَتَضَرَّبُ	أُضْرِبُ	أَفْعَلُ	شهد	خود
لَنْ يَحْدُثَ قَوْلًا		لَنْ يَقْعِلُوا	يرملون بنفى	لَنْ يَحْرُجُوا
وَضُرِبَ بغير امر	ضُرِبَ	فُعِلَ	شهد	خود
إِمْدُشُوا	إِنْ مَدَّشُوا	فَعَلُوا	يرملون	عَلِمُوا
وَارِدِيهِ	وَارِدِينَ	لَا عَلَيْنَ	اضافت	اسم قائل
إِحْمَرًا		إِفْعَلًا		ماضى معلوم
إِحْمَرًا		//		امرا حاضر
إِحْمَرًا		//		//
إِحْمَرًا	إِفْعَلْ	إِحْمَرْنَ	نون خفيفة	//
إِرْحَمْ بغير امر	أَرْحَمُ	أَفْعَلُ	تَعْلَمُ	اعلم
وَرَمُوا	وَرَمُوا	فَعَلُوا	تَعْلَمُ	أَعْلَمُ
وَرَمُوا	وَرَمُوا	فَعَلُوا	شهد	عَلِمُوا
ضَارِبُكَ	ضَارِبِينَ	لَا عَلَيْنَ	اضافت	خود
لَا تَرْكُضُوا	لَا تَفْعَلُوا	لَا تَرْكُضُونَ	نون اعرابي	
كُونُوا	كُونًا، لَيْدًا	فُعِلَ، فَعَلًا	يرملون، شهد	عَلِمَ، عَلِمَا

لَمْ طَاعِلٌ	مُطَاعِلٌ	مُقَاعِلٌ	حَلَقِي الْعَيْنِ	مُضَارِبٌ
قَرَّهَبُونَ	إِرْهَبُوا	إِفْعَلُوا	هَمَزَه وَصَلِي	إِغْنَعُوا
مُخَرَّبِقٌ	مُخَرَّبِقٌ	مُفْعَلِلٌ	يَنْفَعِي	مُخَرَّبِجٌ
مُضَبِّحِي	مُضَبِّحٌ	مُفْعِلٌ	لُونِ تَوِينِ	مُكْرِمٌ
مَحْسِبٌ ۳	إِحْسِبْ	إِفْعِلْ	هَمَزَه وَصَلِي	خود امر حاضر
//	حُسِبَ	فُعِلَ	شهد	ماضی مجهول
//	مَحْسِبٌ	مَفْعِلٌ	=	طرف
أَكْرَمًا ۷ عدد		إِفْعَلَا		خود
//		//		//
//	أَكْرَمَنْ	أَفْعَلَنْ	لُونِ خَفِيفَه	//
//		فَعْلَلَا		دَخْرَجَا
//		//		//
//	دَخْرَجَنْ	فَعْلَلَنْ	لُونِ خَفِيفَه	خود
//	كِرَمًا	فُعَلَا	شهد	شُرُفًا
حَمْدُهُ ۵ عدد	حَمَدَ	فَعَلَ	//	عَلِمَ
حَمْدُهُ	حَمَدًا	فَعَلَا	اضافت	مصدر
حَمْدُهُ	حَمَدَ	فَعَلَ	شهد	ماضی
حَمْدُهُ	//	//		تعجب
حَمْدُهُ		فَعَلَلَّ		دَخْرَجَ

مُحْذَوِّدَيْنِ	اضافت	مُقَعَّرَ عَلَيْنِ	مُحْضَوِّ	مُحْضَوِّ
جمع مذکر مکسر	نون ثنویں	فَعَلَّةٌ	ضَرَبَہٗ	ضَرَبَتْہَا ۲
				عدد
ثَنَیْنِہٖ مذکر		فَعَلْنَا	خود	//
ماضی	شہد	فَعَلَ	خَرَفَ	خَرَفَ ۳
				عدد
فعل تعجب	//	//	//	//
مصدر	=	فَعَلَ	//	//

ان صیغوں کو حل کریں

فَمَ نَاكِهَهُمْ	لَقِيتُ	خَرَجْتُهَا	فَأَيَّتِيہ ۲ عدد	
إِمْبَعْتَنَ		مَسْجِدِيكَ		
أَضْفَاتُ		أَضْرَبَاهُ		إِفْحُحْ
أَحْلَامُ				
إِنْقِیْضُ ۲				
عدد				
//				
أَضْمَوَارِثُ	مُطْمَئِنِّیْہ	أَرَامِیْ	لَمَدَّیْعِیْ	مَلْطَفُ
أَرْکُلُ	لَوْسَعَنَ	لَوْوَعِیْ		

				لَمْ تَزَلْ ٣ عدد
				//
				//
				لَمْ يَقُولْ
				غَالِي ٣ عدد
				//
				//
				//
				مَخْلُومٌ ٣
				مَخْلُومٌ
	يَكْجَلُ	وَيْنَ	يَهْطُونَ	تَكَاتَنَ
				الْمَشَارِقُ ٣ عدد
	وَأَعْلِيهِ	هَادِيكَ	لَا يَهْدِي	يَمُوتُونَ
				أَوْ
				يُنْ ٣ عدد
				//
				يَرْغَبُ ٣ عدد
				//

				//
				//
				اَكْبَلُ ٢ عدد
				//
تَطْمِئُنَّ	اِسْتَفْرُوْنَ	كِرْحُونُ	لَوْنِ الشَّاكِرِينَ	يَنْسَلِمُ
		لَنْخَارُمُ	رُسُلِيْ	اِسْوَدَّتْ
				اَفْطَرُواْ عدد
		اَلْهُونُ	مُسْتَرْشَدِيْهِ	اِمْبَعَالَهُمْ
اِمْبَهَتْ	اَلْسَخَطُ	اِبْيَضَتْ	اَلْعَاكِرَانِ	تَمِمَّ
مَوْلَى	يَسْتَمْعُونَ	وَالْكَاطِمِينَ	سُجْدًا	اَيَّرْشَلُوْهَا
فَشَرَيْفَى	اَلْعَاكِرُ ٢ عدد	اَوَيْتِكَ	مَوْفُوْتُونَ	تَحَاكَمُواْ
				//
				اَمْبَرْدَا ٣ عدد
				//
				//
				//
				قَمْبِدْ ٣ عدد
				//

				//
				//
				يَحْمَرُّ
				//
				إِغْنَوْسُ ٣ عدد
				//
				يَحْقِرُ لِقَانِ ٣ عدد
				فَنُهِنَ ٣ عدد
				//
				//
				//
				تَوَكَّى
				//
				//
				//
إِسْتَمَدَ إِدَى	كَرْمَالُو	أَفْضَلِيهِ	مُكَبِّجِيكَ	مُحْدَوْدَكُنَّ
//				
أَنَّ بُلْنَ	مَوْطُفُوا	مَمَّعِنَ	مِمَّا يَمَى	سَتَرَا شِدْ
يَعْلَوُكَ				

				//
				//
				//
مُحَرَّرٌ فِيهِ	تَعَدَّتْ	لُضْرِي	كُنْ هَيْتَ ۲	عَد
لُفَيْسٌ	إِبْرَمَشَمَ	إِمْبَيْنَ	لَمْ يَكْتَسِبَا	عَد ۲
يُنْصَرِفُ ۲	مُمَيَّرِيكَ	مَوْءَبُو	أَسْمَرَعُ	عَد ۲
أَخْرِيه	أَرْدَيْتَ	قَرْدَايُو	فَنَيْسُ	عَد ۳
				أَنْ كَصَّرَ

شروع شد قوانین ثلاثی مزید

۵۵۰ (۲۵) همزه وصلی و همزه قطعی کا قانون حکم ۲

شرح مطلب ۲

هر همزه زائده که واقع شود، در اول کلمه وصلی باشد باقطعی حکم وصلی این که در درج کلام و بمتحرک شدن ما بعد بیفتد و حکم قطعی عکس این است و همزه قطعی نه قسم است همزه باب افعال، واحد متکلم، و اسم تفضیل و جمع، و

اعلام، و بنا، فعل تعجب، و لداء و استفهام و ما سوائے ایستاد و
صلی اللہ

اس قانون کا نام ہے **ہمزہ وصلی و قطعی کا قانون** ہے۔

جس کے لئے دو حکم ہیں پہلے حکم کے لیے دو شرطیں ہیں۔ اور دوسرے حکم کے لیے ایک شرط ہے۔

پہلا حکم ہمزہ وصلی کو گرا دینا واجب ہے۔

پہلی شرط ہمزہ وصلی درمیان کلام میں آجائے اترازی مثال **اضرب**۔

اتفاقی مثال **اضرب** سے **قُضِرْب**۔

دوسری شرط ہمزہ وصلی کے بعد والی حرف متحرک جائے اترازی مثال **اضرب**۔

اتفاقی مثال : **اسْتَلَّ** سے **سَلَّ**۔

دوسرا حکم ہمزہ قطعی کو ثابت رکھنا واجب ہے۔

شرط ہمزہ قطعی ہوا اترازی مثال **اضرب**۔

اتفاقی مثال : **اَكْرَمَ**۔

موزون	اصل	وزن	قانون	تظہیر
لَا كَرَمَ	=	الْفَعْلَ	ہمزہ قطعی	//
لَا حُدُوبَ	أَحْدُوْبَ	الْفَعْوَعْلَ	ہمزہ وصلی	خود
لَا نَمُوْمُنَ	الْأَمُوْمُنَ	الْفَعْوَعْلَنَ	//	أَحْدُوْدُنَ
لَا كُتِبَ	اَكْتُبُ	الْفَعْلُ	ہمزہ قطعی	خود
لُكْتُبُ ۲	اِكْتُبُ	اِفْعُلُ	ہمزہ وصلی	اِضْرِبُ
عدد				
//	كُتِبَ	فُعِلَ	شہد	ضْرِبَ

أَصْرَبُونَ	هَمْزَةٌ قَطْعِي	أَلْعَلُونَ	أَوْرَدُونَ	لَاوْرَدُونَ
-------------	------------------	-------------	-------------	--------------

ان کو حل کریں

وَرَدُودٌ قَدْ صَرَفَ لَا تُكْرِمُ مَنْ زَهَدَ

//

فَقِيْعَامُو كُنْ دُجْ

//

قَمْ بَجْ ۳ عدد

//

//

//

لَا صَلَاحَ - ۲ وَسَتَرْنَ ثُمَّ بَيَّضَتْ فَمَلَّجُوْ

//

وَجَنِيْدَ - ۲ أَجْتَهَدَا

//

لَجَبِيَّتَهَا وَتَفَرَّزُ لَا خُلْعِيْ

نوٹ: ہمزہ زائدہ جو شروع کلمہ میں ہو اس کی دو قسمیں ہیں (۱) ہمزہ وصلی (۲) ہمزہ قطعی۔

ہمزہ وصلی: وہ ہے جو لفظی ضرورت کے لیے لایا جائے اور ضرورت پورے ہونے کے

بعد حذف کر دیا جائے۔ جس کا معنی میں دخل نہیں اور ہمزہ وصلی چونکہ ایک حرفی ہے اور ایک

حرف ساکن ہوتا ہے اور ضابطہ ہے اَلْكَسَائِكُنْ اِذَا حُوْكُ حُوْكُ بِالْكَسْرِ اس لئے ہمزہ وصلی مبنی

بر کسر ہوتا ہے جیسے اَصْرَبُ اور کہیں عین کلمہ مناسبت کی وجہ سے مضموم ہوتا ہے جیسے اَلْصُّرُور

کثرت استعمال (جو مقتضی محنت ہے) کی وجہ سے مفتوح بھی ہوتا ہے لَآ نَ الْفُتْحُ أَخْفُ الْحُرُكَاتِ جیسے اَلْحَمْدُ، اَلْوَ حَمْنُ اور بعض عرب سے باوجود مضموم الحین ہونے کے اَنْصُرُ کا ہمزہ مکسور بھی منقول ہے اَنْصُرُ (نو اور الاصول)۔

ہمزہ قطعی وہ ہے جو لفظی ضرورت کے لیے نہ لایا جائے بلکہ معنوی ضرورت کے لیے لایا جائے اور ساقط بھی نہ ہو۔ باب افعال میں ہمزہ تعدیہ کے لیے اور اسم تفصیل میں زیادتی معنی کے لیے اور جمع میں جمعیت والے معنی کے لیے قیاساً اور باقی سماعاً لایا گیا ہے۔

نکادہ بعض فضلاء سے منقول ہے ہمزہ وصلی ضرورت شعری کی وجہ سے باقی رہتا ہے اور بسا اوقات ہمزہ قطعی حذف کر دیا جاتا ہے کیونکہ ضابطہ ہے اَلضُّرُورَاتُ تُبَيِّحُ الْمَحْلُورَاتِ (قانونیچہ شاہ جمالی)۔

نکادہ ہمزہ وصلی کی پہلی شرط موجود ہوگی وہاں ہمزہ صرف قراءۃً حذف ہوگا جیسے وَاَضْرِبْ اور جہاں دوسری شرط ہوگی وہاں قرات و کتابت دونوں میں حذف ہو جائے گا جیسے مَسْلٌ۔

نکادہ اور کبھی کثرت استعمال کی وجہ سے پہلی شرط پر بھی کتبۃً بھی حذف کر دیا جاتا ہے جیسے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بخلاف اِقْوَاءُ بِاسْمِ رَبِّكَ کے کیونکہ یہاں کثرت استعمال نہیں اور کبھی بطور امتحان کے بھی حذف کر دیتے ہیں جیسے فَمَسْطَاعُوْا۔

یا شرائط کی وجہ سے کتابت میں حذف کر دیا جاتا ہے جیسے عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ۔ جس کا ذکر احقر نے توہیر شرح نحو میر میں کر دیا ہے۔

نکادہ اذان و اقامت میں اللہ اکبر کی را کو ساکن پر حاجا جائے یا مفتوح، ضمہ پڑھنا خلاف سنت ہے (فتاویٰ شامی)

نکادہ ہمزہ قطعی کی نو قسمیں ہیں جو کہ کتاب میں موجود ہیں اور باقی ہمزہ وصلی باب افعال کے علاوہ باقی تمام ابواب ثلاثی مزید اور رباعی مزید ہمزہ وصلی قیاساً ہے اور چند الفاظ میں سماعاً ہے۔ جس کے لیے شعر ملاحظہ ہو۔

ہمزہ زائد باوّل مصدر و ماضی و امر
 هست جز افعال و صلیہ الذیہ لزد صرفیات
 بِالْأَمِّ - أَيْمٌ - أَيْمَنٌ - إِيْنٌ - إِيْنْتُمْ - اسم - است
 إِمْرَءَةٌ - إِنْثَانٌ - إِمْرَءٌ - إِنْثَةٌ - وَهْمٌ - إِنْثَانٌ

ہر باب کا قانون

ہر باب کہ ماضی او چہار حرفی باشد در مضارع معلوم او
 حرف اتین را حرکت ضمہ می دہند وجوباً

اس قانون کا نام ہے یُکْرِمُ یُصْرَفُ کا قانون ہے۔ جس کے لیے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم یہ ہے کہ مضارع معلوم میں حرف اتین کو حرکت ضمہ کی دینا واجب ہے۔

شرط ایسا باب ہو جس کی ماضی چار حرفی ہو احترازی مثال اِکْتَسَبَ۔

اتفاقی مثال: یُکْرِمُ، یُصْرَفُ، یُضَارِبُ، یُدْحِرُجُ۔

سوال: چار حرفی ابواب چار ہیں افعال، تفعیل، مفاعلہ، فَعْلَلَّکَ ان میں حروف اتین کو
 حرکت ضمہ کی کیوں دی گئی۔

جواب: تاکہ ثلاثی مجرد کے ساتھ التباس لازم نہ آئے۔

سوال: مَفَاعَلَةٌ اور فَعْلَلَّکَ ان کا التباس تو نہیں تھا۔

جواب: ان کو افعال پر محمول کیا گیا ہے اور یاد رکھیں حل کا مدار سماع پر ہے کبھی حَمَلُ

الْقَلِيلِ عَلَى الْكَثِيرِ اور کبھی برعکس جیسے تَعَدُّ اَعَدُّ تَعَدُّ محمول ہیں یَعُدُّ پر۔

ان صیغوں کو حل کریں

يُعَارِضُونَ يُوَحِّلُونَ اَوْجِدُ لَمْ تَقَاوِلَا ۳ عدد لَمْ اَوْسَوْسَا
 تُمَبِّحَا مِمَّبِّحُو ۲ عدد لَا تَوَالِيَا ۳ عدد لَنْ تَصَبَّ ۳ عدد لَنْ تَضَارِبُ

قانون (۲۷) یکریم یتصرف کا قانون حکم ۲۔ شرائط ۱

ہر باب کہ در اول ماضی او قائمہ زائدہ مطرودہ باشد، در مضارع معلوم او ماقبل آخر را بر حال خود می دارند و جویا و اگر قائمہ زائدہ مطرودہ نباشد کمرہ می دهند سوائے ابواب ثلاثی مجرد۔

اس قانون کا نام ہے یکریم یتصرف کا قانون ہے۔
جس کے لئے دو حکم اور ہر حکم کے لیے ایک ایک شرط ہے۔

پہلا حکم مضارع معلوم میں ماقبل آخر کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔
پہلی شرط ایسا باب ہو جس کی ماضی کے شروع میں تائے زائدہ مطرودہ ہو۔
اترازی مثال اکرم یکریم۔

اتفاقی مثال: یتصرف، یتضارب۔

دوسرا حکم کہ مضارع معلوم میں ماقبل آخر کو کسرہ دینا واجب ہے۔

شروط یہ ہے کہ ایسا باب ہو جس کی ماضی کے شروع میں تائے زائدہ مطرودہ نہ ہو اترازی
مثال تصرف یتصرف۔

اتفاقی مثال: یکریم، یصرف۔

قانون (۲۸) تائے مضارعت کا قانون حکم ۱۔ شرط ۱

ہر قائمہ مضارعت کہ داخل شود بر قائمہ تفعّل یا تفاعل یا تفعّل در مضارع معلوم او حذف یکہ جائز است

اس قانون کا نام ہے تائے مضارعت کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور ایک شرط

ہیں۔

حکم مضارع معلوم میں دو تاوں میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔

تائے مضارعت داخل ہوتا زائد و مہرہ پر۔ احترازی مثال حکوم نصرف۔

اختلافی مثال: تَتَصَرَّفُ كَوَتَصَرَّفُ، تَتَضَارَبُ وَتَضَارَبُ، تَتَدَخَّرُ وَتَدَخَّرُ پڑھنا جائز ہے۔

سوال: دو تاہ میں سے ایک کو کیوں حذف کیا جاتا ہے۔

جواب: دو تاہ زائد کا ابتداء میں واقع ہونا موجب ثقل تھا اس لئے حذف کیا جاتا ہے۔

سوال: مضارع مجہول میں بھی یہ علت موجود ہے وہاں حذف کیوں نہیں کیا۔

جواب: التباس سے بچنے کے لئے کیونکہ حذف کی صورت میں تَقْلُوب کے مضارع مجہول اور تَقْلِيل کے مضارع اور تَقَاعُل کا مفاعلہ کے مضارع مجہول کے ساتھ التباس لازم آتا ہے بخلاف مضارع معلوم کے وہاں التباس نہیں ہے۔

فائدہ سیبویہ اور بحرین کے نزدیک تائے ثانیہ کو حذف کیا جائے لَآ اَوَّلَ عَلَامَةٍ وَ

الْعَلَامَةُ لَا تَحْدَفُ۔ ابن ہشام اور کوفین کے نزدیک پہلی تاہ کو حذف کیا جائے گا کیونکہ

دوسری تاہ مطاوعت کا فائدہ دیتی ہے نیز باب کی علامت بھی ہے اور باب کی رعایت کرنا اولیٰ اور اہم ہے۔

موزون	اصل	وزن	قانون	تظہیر
يَمْلِكُونَ	-	يَفْعَلُونَ	یكرم. يتصرف	يُضَارِبُونَ
يَعْمَلُ	=	يَفْعَلُ	//	يَتَصَرَّفُ
تَزْكُرُونَ	تَزْكُرُونَ	تَفْعَلُونَ	تائے مضارعت	تَتَدَخَّرُونَ
تُعَلِّمَنَّ		تَفْعَلِينَ	یكرم. يتصرف	تُصَرِّفِينَ
لَوْ اسْتَغْرَجْنَا	اسْتَغْرَجْنَا	اسْتَفْعَلْنَا	همزه وصلی	خود

يُؤَسِّسُ	-	يَقْعِلُ	يَكْرِمُ. يَنْصَرِفُ	يُدْخِرُ
يَسْلُطُ حَوْثًا	-	يَقْعِلُونَ	//	يَحْرُجُونَ
يَكْمَلُونَ		يَقْعِلُونَ	//	يَحْمَرُونَ
تَتَرَكُونَ	تَتَرَكُونَ	تَقْعِلُونَ	//	تَقْدَحُونَ
أَرْعِلُ		الْقِلُ	//	أُدْخِرُ
لَمْ أَرِجُلْ		لَمْ أَلِجُلْ	//	لَمْ أَضَارِبْ
تَمَاجِدَانِ	تَمَاجِدَانِ	تَقَاعِلَانِ	ثانئ مضارعت	تَقَارِبَانِ
تَمَاجِدَانِ	//	//	تعلم	//
تَرَكْنَ	تَرَكْنَ	تَقْعِلْنَ	ثانئ مضارعت	تَقْدَحْنَ
لَا هَرَبُ	ل. أَهْرَبُ	الْقُلُ	شهد	أَصْرَبُ
لَاءَ صَالِحُ	ف. أَصَالِحُ	أَلِجُلُ	//	أَضَارِبُ

ان صیغوں کو حل کریں

تَصْرِفَ لَاحِ عِدَد

//				
//				
//				
//				
//				
يَعَارِجُ	تَكْبِكُنَ			

				//
				//
تَعَامَرْنَ	لَمْ يَدْعُنْ	لَمْ يَشَاكَسَا	أَتَعْلَمُ	

قانون (۲۹) انتقدیتقد کا قانون حکم ۱. شرائط ۲

ہر واو ویا ئے غیر بدل از ہمزه کہ واقع شود۔ مقابلہ فاء باب
افتعال یا تفعیل یا تفاعل آنرا تا کردہ در تا ادغام میکنند وجوبا بر اکثر
لغت اہل حجاز در افتعال و بر بعضہ لغت اہل حجاز در تَفَعُّل و
تَفَاعُل مگر اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ شان است

اس قانون کا نام ہے **اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ** کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔
حکم یہ ہے کہ واو اور یاء کو تاء کرنا اور تاء کو تاء میں ادغام کرنا باب افتعال میں واجب اور فصیح
ہے باب تفعیل اور تفاعل میں جائز اور غیر فصیح ہے۔

پہلی شرط واو یا ہمزہ سے تبدل شدہ نہ ہو۔ احترازی مثال اِیْتَمَرَ اَوْ تَمَرَ جو اصل میں
اِءُ تَمَرَ اِءُ تَمَرَ تھے۔

دوسری شرط واو اور یاء باب افتعال یا تفعیل یا تفاعل کے فاکلمہ کے مقابلے میں ہو
احترازی مثال وَحَدَّ یُوحِدُ۔

اتفاقی مثال: باب افتعال میں داوکی اَوْ تَقَدَّ یُوْتَقَدُّ سے اِتَّقَدَّ یَتَّقَدُّ پڑھنا واجب ہے
اتفاقی مثال: باب افتعال میں یا کی اِیْتَسَرَ یَتَسَرُّ سے اِئْسَرَ یَتَسَرُّ پڑھنا واجب
ہے۔

اتفاقی مثال: باب تفاعل میں داوکی تَوَاعَدَ یَوَاعِدُ سے اِتَّاعَدَ یَتَّاعِدُ پڑھنا جائز ہے۔
اتفاقی مثال: باب تفاعل میں یا کی تِیَّاسَرَ یَتِیَّاسَرُ سے اِتَّاسَرَ یَتَّاسَرُ پڑھنا جائز ہے۔

اتفاقی مثال: تفعّل میں واو کی تَوْحَدُ یَتَوْحَدُ سے اِتَّحَدُ یَتَّحَدُ پڑھنا جائز ہے۔
 اتفاقی مثال: باب تفعّل میں یا کی یَتَسَرُّ یَتَسَرُّ سے اِتَّسَرُّ یَتَسَرُّ پڑھنا جائز ہے۔

موزون	اصل	وزن	قانون	تظہیر
مُتَبَيِّنٌ	مُؤَبَّيِّنٌ	مُفْتَعِلِينَ	اتقّد	مُكْتَسِبِينَ
لَكَ لَانَ	اَوْبِلَانٌ	اِفْعَالٌ	اتقّد	اِكْحَسَابٌ
لَكَ حَدٌ	تَوْحَدٌ	تَفْعَلُ	اتقّد	تَصَرَّفٌ
مِيزَانٌ	مِوزَانٌ	مِفعَالٌ	میعاد	مِضْرَابٌ
اِبْرَادًا	اِورَادٌ	اِفعَالٌ	میعاد	اِكْرَامًا
اِئْعَدُ	اِوْتَعِدُ	اِتْعَلُ	اتقّد	اِكْتَسِبُ
لَكَ لَكَ	اِوْتَلَدْتُ	اِتْعَلْتُ	اتقّد. وعّت	//
لَكَ جَكَ	اِوْتَجَدْتُ	اِتْعَلْتُ	العد. وعّت	اُكْتَسِبْتُ
اِلَّا سَتَجَابُ	اِلَّا سَوَّ جَابُ	اِلَّا سَفْعَالٌ	میعاد	اِلَّا سَفْعُورَاجُ
لَكَ رَكَ	اَوْتُ رَدَّتِ	اِتْعَلْتُ	العد. وعّت	اُكْتَسِبْتُ
لَوْجَكَ	وُجِدْتُ	لُعَلْتُ	شهد. وعّت	ضُرِبْتُ
لَعَمْرِكَ	اِوْتَعَدْتُ	اِتْعَلْتُ	اتقّد. وعّت	اِكْتَسِبْتُ
لَتُرِبْتُ	تَوُرِبْتُ	تَفُورَعْتُ	اتقّد //	تُضَوَّرِبْتُ

ان صیغوں کو حل کریں

اِتْرَامٌ	اِتْرَامٌ	اِتْرَامٌ	مُتَسَرِّحِينَ	فَتَسْلُطِي
لَتَأْسَعُوْ	مُتَسَرِّحُوْ	يَتَسَعَا	اِتْسَقِيْ	لَتَضَعُ
//				

				//
				إِلْدُنْ
				//
			كَادَلَا	مُتَجَرُّوْكَ
				//
				//
				إِتْحَرَى
				//
	مُتَعَلَّوْی	لَمْ اِتَّأَمَّنَا	نُتَمَتَّازُ نُون	كَأَلَاهُ
				مُتَضَاعَاتٌ عَد
				//
				لَمْ يَضْمَى
				نُتَمَّا كَصُرْ
				//
				//
				لَنْ اِنْعَمَ

سوال : آپ نے انخذ بتخذ میں قانون کیوں نہیں لگایا حالانکہ ان میں جو واؤ اور یاء ہے وہ ہمزہ سے تبدیل شدہ ہے اس لیے کہ اصل میں انخذ بتخذ تھے۔

جواب : یہ شاذ ہیں خلاف قانون اور موافق استعمال ہے لیکن علم الصیغہ والے نے اس کو شاذ سے بچانے کے لیے یہ فرمایا ہے کہ اِنْعَمَدْ يَتَعَمَدْ اَعْمَدْ يَأْعَمَدْ سے مشتق نہیں بلکہ تَعَمَدْ

يَتَعَدُّ سے مشتق ہیں اب اِتَّعَدَ يَتَعَدُّ کی اصل اِتَّعَدَ يَتَعَدُّ ہوگی اب کوئی خرابی نہیں

ہے۔

ظائدہ اِتَّعَدَ يَتَعَدُّ کا قانون باب افعال کے لئے ہے اور تَعَدُّ اور تَعَدُّ کے لئے جوازی ہے کیونکہ قرآن مجید تَعَدُّ اور تَعَدُّ میں قانون جاری نہیں کیا گیا فَالْقُرْآنُ مَا تَسْرُ مِنْهُ وَلَوْ تَوَاعَدْتُمْ۔

ظائدہ اِتَّعَدَ يَتَعَدُّ کے اصل کے بارے میں تین قول ہیں ① علامہ جوہری کے نزدیک اس کا اصل مہوز الغاء اَخَذَ ہے ② ابوعلی قاری کے نزدیک صحیح ہے اس کا اصل تَعَدَّ ہے ③ متاخرین کے ہاں یہ مثال ہے جس کا اصل وَخَذَ ہے۔

سین شین کا قانون

اگر یکہ از سین شین کہ واقع شود مقابلہ فا کلمہ باب افعال تائید و راجنس فا کلمہ کردہ جوازا جنس را ر جنس ادغام می کنند وجوبا

اس قانون کا نام ہے سین شین کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

پہلا حکم تائید افعال کو فاکلمہ کی جنس سے کرنا جائز ہے اور جنس کو جنس میں ادغام کرنا

واجب ہے۔

شرط سین یا شین باب افعال کے فاکلمہ کے مقابلہ میں ہو احترازی مثال مَسَمَعَ شَبَّہ

اتفاقی مثال: اِسْمَعُ، اِشْبَعُ کو اِسْمَعُ اِشْبَعُ پڑھنا جائز ہے۔

ظائدہ اس ادغام میں دو شاذ ہیں۔ ① حرف صغیر میں غیر صغیر کا ادغام نہیں ہوتا اور یہاں

کیا گیا ② اول کا ثانی میں ادغام ہوتا ہے اور یہاں پر عکس ہے کیوں لِنَلَا يَفُوتُ فَوْضِلُهُ

الصَّغِيرُ (رضی شرح شافعی)

موزون	اصل	وزن	قانون	تظہیر
وَصَبَّارٌ	اِصْتَبَّارٌ	اِفْعَالٌ	ہمزہ وصلی	اِكْتِسَابٌ
وَاصْطَبَّرَ	اِصْتَبَّرَ	اِفْعَلٌ	//	اِكْتَسَبَ
لَشَّ جَنَّ	اِشْتَجَنَّ	اِفْعَلَنْ	شین ہمزہ	اِكْتَسَنَ
يَسْمَعُونَ	يَسْتَمْعُونَ	يَفْعَلُونَ	سین شین	يَكْتَسِبُونَ
لَشَّرَاطٌ	اِشْرَاطٌ	اِفْعَالٌ	ہمزہ سین	اِكْتِسَابٌ
اِسْنَدٌ	اِسْتِنَدٌ	اِفْعَلٌ	سین	اِكْتَسَبَ
لِيسْتَرَنَانٌ	لِيسْتَرَنَانٌ	لِيفْعَلْنَانٌ	سین	لِيَكْتَسِبَانٌ
مُسْلِمِينَ	مُسْتَلِمِينَ	مُفْعَلِينَ	//	مُكْتَسِبِينَ
فَشَرِكٌ	اُشْرِدْتُ	اُفْعَلْتُ	ہمزہ وصلی	اُكْتَسِبْتُ
مُسَبَّرٌ	مُسْتَبَّرٌ	مُفْعَلٌ	سین شین	مُكْتَسَبٌ
//	//	//	//	//
فَسْعَادِيٌّ	اِسْتَعَادِ	اِفْعَالٌ	ہمزہ تنوین	اِكْتِسَابٌ
كُسُوبَةٍ	كُسُوبَةٍ	تَفْعُولُنْ	محصم	تُضَوِّرُنْ

ان صیغوں کو حل کریں

مُسَبِّحُونَ	اِسْلَقُ			
//				
لَا اِسْلَمًا	مُشَفِّقِيهِ	يَسْمَعُكُمْ	فَشَبَّرُوْ	
//				
لَا اِشْبَاكَ	فَسَمَنُوْ			

				//
				إِشْجَبْ
				//
	مُشْعَرَاهُ	كُشْحَامُو	كُسْرَيْنِ	كُشْرَارِي
				//
				وَسَرْجُو
				//
				لَا يَشْوَمَا
وَشْرَيْنِ	أَشْغَالَا	أَشْطَيْنِ	لَسْكَالِي	لَشَعْنِي
		إِشْعَا	كُسْرِيهِ	كُشْفَعْنَا
				//
أَشْقَبْنِي	أَشْقَحَانْ	أَسْلَمَمَشْهَرُ	أَشْقَبَشْفَهْ	

قانون کا قاعدہ (۱۸۴) صاد ضد کا قانون

اگر یکے از صا، ضا، طا، ظا واقع شود، در مقابلہ فا کلمہ باب افتعال قائم و ثے را طا کنند و جویا پس اگر مقابلہ فا کلمہ طا است ادغام واجب است و اگر ظا است اظہار جائز و ادغام و طرفہ یعنی طا را ظا کردن و عکس او جائز است و اگر صا، ضا باشد اظہار جائز و ادغام یک طرفہ یعنی طا را صا، ضا کردن جائز است و نہ عکس او

اس قانون کا نام صا، ضا، طا، ظا کا قانون ہے۔ جس کے لئے چار حکم ہیں اور ہر حکم کے لیے ایک ایک شرط ہے۔ پہلا حکم عام ہے باقی تین حکم خاص ہیں۔

پہلا حکم تائے افتعال کو طاء سے بدلنا واجب ہے۔

شرط صا، ضا، طا، ظا ان چار حرفوں میں سے کوئی حرف باب افتعال کے قائلہ کے مقابلہ میں ہو۔ احترازی مثال صَبَّرَ ضَرَبَ طَلَّمَ۔
اتفاقی مثال: اِطْلَبَ سے اِطْلَبْ، اِظْلَمَ سے اِظْلَمْ، اِصْطَبَّرَ سے اِصْطَبَّرْ، اِضْطَرَبَ سے اِضْطَرَبْ پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم طا کو طاء میں ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط باب افتعال کے قائلے کے مقابلے میں طاء ہو احترازی مثال طَلَّمَ۔
اتفاقی مثال: اِطْلَمَ سے اِطْلَمْ پڑھنا واجب ہے۔

تیسرا حکم اظہار جائز و ادغام دو طرفہ جائز ہے۔

شرط باب افتعال کے قاء کلمے کے مقابلے میں طاء ہو احترازی مثال ظَلَّمَ۔
اتفاقی مثال: اِظْهَرَ کی اِظْهَلْ۔ اِظْهَلْ کی اِظْهَلْ۔

چوتھا حکم اظہار جائز ہے اور ادغام ایک طرفہ جائز ہے۔

مثال باب اتعال کے فاء کلے کے مقابلہ میں صاد، ضاد ہو احترازی مثال صبر ضرب۔

انفائی مثال : اظہار کی اصْطَبَرَ، اِضْطَرَبَ۔

انفائی مثال : ادغام کی اصْبَرَ، اِضْرَبَ۔

ان سیفوں کو حل کریں

اصْطِلَاح				
فَطْلَبْنَا	مُضِلَّة	لِطَبِطَا	مُطْلَعَةٌ	تَضَوَّنَ
اَطْلَعْتُ	فَطْهَرَا			
//				
وَصَنَعَنَ	لَا تَضَرُّوْ			
//				
لَا اِضْرَعُ	اِضْوَلْنَا	فَضْوَالَا	اِطْبَاع	تَمْضِيْن
مُطَبِّقَةٌ	لِطَبْطَلْفَنَ	اَطْلَعْ	فَطْهَرَتْ	اِضْهَرَنَ
فَطْحَاطِي				

قانون (۳۲) دال ذال زاء کا قانون حکم ۴۔ شرائط ۴

اگر یکہ از دال، ذال، زاء، واقع شود، مقابلہ فا کلمہ باب افتعال قائم
وے را دال کردہ وجوباً و دال ادغام می کنند وجوباً، و ذال مثل
ظا و زامثل صا و ضا است

اس قانون کا نام ہے دال ذال زاء کا قانون ہے۔

جس کے لئے چار حکم ہیں اور ہر حکم کے لیے ایک ایک شرط ہے۔ پہلا حکم عام ہے باقی تین حکم
خاص ہیں۔

پہلا حکم باب افتعال کی تاء کو دال کرنا واجب ہے۔

شرط دال، ذال، زاء ان تینوں حرفوں میں سے کوئی حرف باب افتعال کے فاعل کے
مقابلے میں ہو احترازی مثال دَکَر، ذَکَر، زَجَر۔

اتفاقی مثال: اِذْ دَکَر سے اِذْ دَکَر، اِذْ تَکَر سے اِذْ تَکَر، اِذْ جَکَر سے اِذْ جَکَر پڑھنا
واجب ہے۔

دوسرا حکم دال کو دال میں ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط باب افتعال کے فاعل کے مقابلے میں دال ہو احترازی مثال دَکَر۔
اتفاقی مثال: اِذْ دَکَر سے اِذْ دَکَر پڑھنا واجب ہے۔

تیسرا حکم اظہار جائز اور ادغام دو طرفہ جائز ہے۔

شرط باب افتعال کے فاعل کے مقابلے میں ذال ہو احترازی مثال دَکَر۔
اتفاقی مثال: اظہار کی اِذْ دَکَر ادغام اِذْ دَکَر، اِذْ تَکَر۔

چوتھا حکم اظہار جائز اور ادغام ایک طرفہ جائز ہے۔

شرط باب افتعال کے فاعل کے مقابلے میں زاء ہو احترازی مثال زَجَر۔
اتفاقی مثال: اظہار کی اِذْ دَکَر ادغام کی اِذْ جَکَر۔

سوال : جس طرح ظاء کو طاکر کے پڑھنا جائز ہے۔ صاد۔ ضاد کو طاکر کے پڑھنا کیوں ناجائز ہے اور اس طرح زاکو دال کر کے پڑھنا کیوں ناجائز ہے۔

جواب : صاد اور زاحروف صغیر ہیں اس میں صغیر کا معدوم ہونا لازم آئے گا ضاد میں اسطالت ہے جس کا عدم لازم آئے گا۔ **فائدہ** تاہ کو دال کرنا کیوں واجب ہے۔

جواب : تاہ حرف مہوسہ ہے اور دال۔ ذال۔ زاحروف مجہورہ ہیں ان میں منافات تھا مگر تاہ دال کا مخرج ایک تھا اس لئے اولاً تاہ کو دال کیا جاتا ہے پھر تفصیل مذکورہ کیونکہ دال ذال۔ زامفت حر میں متحد ہیں (مناج الکافیۃ)

ان صیغوں کو حل کریں

مُدْعِيَانِ	وَذِكْرُنْ	سَدِيدُ	فَزِعْمَنْ	سَيِّئُ جَرِيْنِ
يَلْدَغُمُ	فَلَدَخِرُنْ	لَيْلُجَيْنِ	لَا يَلُوْنِ	سَدِدُوْنَ
اَيُّزْعَفُ	لَا اِزْعَبَا	اَزْ لَاحِي	فَزَكِرْدَع	اَنْ اِزْلَف
اَكْرِيْنِ	لَمْ اِزْ قَلِمُ	وَرَزَحْمَتُ	فَنَرِهِيْنِ	اِزْدَحَام
اِزْدِف				

پہلا حکم

انصافی مثال: اظہار کی اجبت اور اتفاق مثال اوقام کی اجبت، اجبت پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ

ان صیفیوں کو حل کریں

[illegible]

			لَعَلَّهَا	لَعَلَّهَا عَل
				//
				لَعَلَّهَا عَل

<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>

قانون (۳۶) خصم خصم کا قانون حکم ۱. شرائط ۱

اگر یکہ از دہ حروف مذکورہ بالا واقع شود مقابلہ عین کلمہ باب افتعال قائم وے راجنس عین کلمہ کردہ جواز ادا غام می کنند وجوبا و اگر قاء واقع شود ادا غام جائز است، و اگر یکہ از حروف مذکورہ واقع شود مقابلہ فا کلمہ باب تفعیل یا تفاعل قائم آ نهارا جنس فا کلمہ کردہ جواز ادا غام می کنند وجوبا و اگر قاء باشد ادا غام جائز است

اس قانون کا نام **خَصْمَ خَصْمَ** کا قانون ہے۔

جس کے لئے چار حکم ہیں اور ہر حکم کے لئے ایک ایک شرط ہے۔ پہلے دو حکم باب افتعال کے لیے اور آخری دو حکم باب تفعیل و تفاعل کے لیے۔

پہلا حکم باب افتعال کی تاء عین کلمے کی جنس سے کرنا جائز اور ادا غام کرنا واجب

ہے۔

شروط مذکورہ بالا دس حروف (س ه ص ض ط ظ ذ ذ ث) میں سے کوئی حرف باب افتعال کے عین کلمے کے مقابلے میں ہوا حترازی مثال **اِذْكَوْ اِذْكَوْ**۔
انفاقی مثال: **اِخْتَصَمَ اِخْتَصَمَ** پڑھنا جائز **اِخْتَصَمَ اِخْتَصَمَ** کرنا جائز لیکن **خَصَمَ** **كَظَمَ** پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم ادا غام جائز ہے

شروط باب افتعال کے عین کلمے کے مقابلے میں تاء ہوا حترازی مثال **فَقَلَ**۔

انفاقی مثال: **اِفْتَلَّ** سے **فَقَلَ** پڑھنا جائز ہے۔

تیسرا حکم باب تفعیل اور تفاعل کی تاء کو فا کلمہ کی جنس سے کرنا جائز اور ادا غام کرنا واجب ہے۔

شروط ان دس حروف سے کوئی حرف باب تفعیل یا تفاعل کے فاء کلمے کے مقابلے میں ہو

احترازی مثال تَغَسَّرَ تَغَاَسَرَ۔

انفاقی مثال: باب تفاعل کی تَفَاعَلَ پڑھنا جائز اور تَفَاعَلْ کرنا جائز لیکن اِنْفَاعَلَ پڑھنا واجب ہے۔

انفاقی مثال: باب تفعّل کی تَفَعَّلَ پڑھنا جائز اور تَفَعَّلْ کرنا جائز لیکن اِنْفَعَلَ پڑھنا واجب ہے۔

چوتھا حکم ادغام جائز ہے۔

شرط: باب تفعّل اور تفاعل کے فاعل کے مقابلے میں تاہم ہو احترازی مثال تَوَكَّ، تَوَكَّل۔

انفاقی مثال: باب تفعّل کی: تَوَكَّكَ کو اِتَّرَكَ پڑھنا جائز ہے۔

انفاقی مثال: باب تفاعل کی: تَوَارَكَ کو اِتَّارَكَ پڑھنا جائز ہے۔

موزون	اصل	وزن	قانون	تظہیر
لَقَمَنَّ	الْتَمَنَّ	اِفْعَلَنَّ	همزہ ثاء	اِكْتَسَبَنَّ
مُتَمَنَّنَانِ	مُتَمَنَّنَانِ	مُفْتَعَلَانِ	لاء	مُكْتَسِبَانِ
فَتَجَمَنَّ	التَّجَمَنَّ	اَفْعَلَنَّ	همزہ	اُكْتَسِبَنَّ
لَنْ نَتَمَنَّ	لَنْ نَتَمَنَّ	لَنْ نَفْعَلَ	ثناء تعلم	لَنْ نَكْتَسِبَ
يَتَعَقُّونَ	يَتَعَقُّونَ	يَفْتَعِلُونَ	//	يَكْتَسِبُونَ
لَتَّ عَاقِي	الْتَعَايَ	اِفْتَعَالُ	ثناء همزہ	اِكْتَسَابُ
شَدَّرَ بغير تفعیل	اِشْتَدَّرَ	اِفْعَلَ	سين همزہ	اِكْتَسَبَ
مُسَامِعِينَ	مُتَسَامِعِينَ	مُتَفَاعِلِينَ	خصم	مُتَضَارِبِينَ
لِسِّنَّ	الْتِسِنَنَّ	اِفْتَعِلَنَّ	همزہ	اِكْتَسِبَنَّ

يَصْعَدُ	يَتَصَعَّدُ	يَتَفَعَّلُ	خَصِمَ	يَتَصَرَّفُ
كَسَابَ	اِكْتَسَابَ	اِفْعَالَ	خَصِمَ. همزه	اِفْعَالَ
لَشَقِبَ	تَشَقَّبَ	تَفَعَّلَ	خَصِمَ	تَصَرَّفَ
يُسَافِرُونَ	يَتَسَافِرُونَ	يَتَفَاعَلُونَ	خَصِمَ	يَتَضَارَبُونَ
عَدِدِي	اِعْتَدِدِي	اِفْعَلِي	خَصِمَ	اِكْتَسَبِي
//	لَعَلِي			صَرَّفِي
قَدَارُكُوا	تَدَارَكُوا	تَفَاعَلُوا	خَصِمَ	تَضَارَبُوا
لَذَقْنِ	اِدْتَقَنْنَ	اِفْعَلْنَ	دال. همزه	اِكْتَسَبْنَ
مُسَوِّعِينَ	مُسْتَوِيعِينَ	مُتَفَعِّلِينَ	سين	مُكْتَسِبِينَ
مُسَمِّعِينَ	مُتَسَمِّعِينَ	مُتَفَعِّلِينَ	خَصِمَ	مُتَصَرِّفِينَ
مُسَامِرِينَ	مُتَسَامِرِينَ	مُتَفَاعِلِينَ	//	مُتَضَارِبِينَ
اِطْمَلْ	تَطْمَلْ	تَفَعَّلْ	//	تَصَرَّفْ
خِدَامَ	اِخْتَدَامَ	اِفْعَالَ	همزه	اِكْتَسَابَ
كَسِبْ	اِكْتَسِبْ	اِفْعَلْ	همزه وصلی	اِكْتَسِبْ
//	فَعْلْ			صَرَّفْ
لَا تَطَالِمَانْ	لَا تَطَالِمَانْ	لَا تَتَفَاعَلَانْ	خَصِمَ	لَا تَتَضَارَبَانْ
اِثْقَلْ	اِثْقَلْ	اِفْعَلْ	لثاء	اِكْتَسِبْ
اِثْقَلْ	تَثْقَلْ	تَفَعَّلْ	خَصِمَ	تَصَرَّفْ
اِنَّاكُلْ	تَنَّاكُلْ	تَفَاعَلْ	//	تَضَارَبْ
هَدِيْ	اِهْتَدِيْ	اِفْعَلِيْ	خَصِمَ. همزه	اِكْتَسِبْ

يَهْدِي	يَهْتَدِي	يَفْعَلُ	//	يَكْتَسِبُ
أَضْرَبُ	أَضْرَبُ	أَفْعَلُ	صاد. شهد	أَكْتَسِبُ
بغير مصدر				
مُتَبِّتٌ	مُتَبِّتٌ	مُفْعَلٌ	طاء	مُكْتَسِبٌ
لَا يَنْجُو	لَا يَنْجُو	لَا يَفْعَلُ	//	لَا يَكْتَسِبُ
بَدَلًا ۶	إِبْدَلًا	إِفْعَلًا	خضم. همزه	إِكْتِسَابًا
//	//	//	//	//
//	إِبْعِلُنْ	إِفْعِلُنْ	نون خفیفه	إِكْتِسِبُنْ
//		لَمَلًا		صَرَلًا
//	//	//	//	//
//	صَرَكُنْ	لَعَلُنْ	نون خفیفه	بَدَلُنْ

ان صیغوں کو حل کریں

مُهَسَّمَاتٌ	لَمْ يَكْظُمْنَ	مَقْصَرٌ	لَقَلَّمُوْ	يَسْلِيْ
وَزَيْتٌ	عِدْلَقٌ	حِصْنٌ	عِزَّارِي	أَزَّارُوْ
//				
//				
قَصْدِي	لَمْ يَدَارَكَا	لَمْ يَدَارَكَا		
//				
كُطِي	وَلْتَبْصُرْكُمْ	بَدِيكُنْ	إِمَزُلْ	

ادغام کی دو صورتیں ہیں ① پہلے حرف کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی جائے پھر

فائدہ

ادغام کیا جائے ⑦ پہلے حرف کی حرکت کو حذف کر دیا جائے پھر ادغام کیا جائے یہاں پر دونوں صورتیں جائز ہیں جیسے اِکْتَسَبَ باب اِتْعَال کی تاؤ کو سین کیا اِکْتَسَبَ ہو پھر تاجسین میں سے پہلے حرف کی حرکت نقل کر کے ماقبل کاف کو دی اور ادغام کیا تو اِکْتَسَبَ ہمزہ وصلی مابعد متحرک ہونے کی وجہ سے گر گیا کُتَسَبَ۔

دوسری صورت پہلے سین کی حرکت کو حذف کر دیا تو دوسرا کن جمع ہو گئے اَلْکَسَاکِنْ اِذَا حُرُوکَ حُرُوکَ بِالْکُسْبِ کے قاعدہ کے تحت پہلے ساکن کو حرکت کسرہ کی دی اور اِکْتَسَبَ ہوا۔

نکاتہ عند البعض ہمزہ وصلی کو دونوں صورتوں پر برقرار رکھنا جائز ہے ان کی دلیل ہمزہ وصلی کا مابعد متحرک تو ہے لیکن حرکت عارضی ہے اور ضابطہ ہے وَالْعَارِضُ لَا يُعْتَبَرُ۔ لہذا ہمزہ وصلی کا مابعد ساکن ہوا۔ اور جمہور کے نزدیک ناجائز ہے کیونکہ مابعد متحرک ہے اور ان کی دلیل کا جواب یہ کہ ہمزہ وصلی کے ساقط کرنے کے لئے مابعد کا حرکت عارضی کے طور پر متحرک ہونا بھی کافی ہے۔

ماضی معلوم کو پانچ وجہ پڑھنا جائز ہے۔

① اِکْتَسَبَ ② کَسَبَ ③ رِکَسَبَ ④ اِکْسَبَ ⑤ اِکْسَبَ۔

ماضی مجہول کو بھی پانچ وجہ پڑھنا جائز ہے

① اُکْتَسَبَ ② کُتَسَبَ ③ رِکَسَبَ ④ اُکْسَبَ ⑤ اِکْسَبَ۔

مضارع معلوم کو تین طریقے سے پڑھنا جائز ہے۔

① یُکْتَسِبُ ② یُکَسِبُ ③ یُکْسِبُ۔

مضارع مجہول کو تین طریقے سے پڑھنا جائز ہے۔

① یُکْتَسَبُ ② یُکَسَبُ ③ یُکْسَبُ۔

مصدر کو پانچ طریقے سے پڑھنا جائز ہے۔

① اِکْتَسَبَا ② کَسَبَا ③ رِکَسَبَا ④ اِکْسَبَا ⑤ اِکْسَبَا۔

اسم فاعل کو چار طریقے سے پڑھنا جائز ہے۔

① مُكْتَسَبٌ ② مُكْتَسَبٌ ③ مُكْتَسَبٌ ④ مُكْتَسَبٌ۔

یعنی سین کویم کے تابع کر کے مضموم پڑھنا جائز ہے کیونکہ اسم فاعل اور اسم مفعول کے اندر فاء کلمہ کو حرکت ضمہ کی دینا جائز ہے اور اسم مفعول کو بھی چار طریقے سے اور امر حاضر کو پانچ طریقے سے۔

فائدہ عند بعض یہ قانون اِثْتِعال کی ماضی میں جاری کرنا جائز نہیں کیونکہ جاری کرنے سے اِثْتِعال کی ماضی کو تَغْیِیل کی ماضی سے التباس لازم آتا ہے جیسے مَكْتَسَبٌ کو صَرْف کے ساتھ اور متجانسین کے قانون میں ادغام کے لئے شرط ہے کہ التباس لازم نہ آئے لیکن یہ قول ضعیف ہے اس لئے کہ یہ التباس مضارع سے ختم ہو جاتا ہے۔

<https://darsenizamibooks.wordpress.com>

قانون (۳۸) شمسی قمری کا قانون

اگر یکہ از یازدہ حروف مذکورہ، ورا ولوت بعد از لام تعریف واقع شود لام را جنس ایشان کرده وجوبا الدغام می کنند وجوبا و اگر یکہ از ایشان بعد از لام ساکن غیر تعریف واقع شود، لام را جنس ایشان کرده جوازا الدغام می کنند وجوبا، سوائہ را چراکہ درین جا واجب است

اس قانون کا نام ہے حروف شمسی قمری کا قانون ہے۔ جس کے لئے دو حکم ہیں اور ہر حکم کے لیے ایک ایک شرط ہے۔

پہلا حکم لام تعریف کو حروف شمسی کی جنس سے کرنا واجب اور ادغام کرنا بھی واجب ہے۔

پہلی شرط مذکورہ بالا تیرہ حروف (س هـ ض ط ظ ذ ز ت ث ، د ، ن) میں سے کوئی حرف لام تعریف کے بعد واقع ہوا احترازی مثال ہَلْ سَوَلْتُ۔

اتفاقی مثال : اَلرَّحْمٰن سے اَزَّ رَحْمٰن کرنا بھی واجب ہے اور پھر اَلرَّحْمٰن پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم لام ساکن غیر تعریف کو حروف شمسی کی جنس کرنا جائز اور ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط مذکورہ تیرہ حروف میں سے کوئی حرف لام ساکن غیر تعریف کے بعد واقع ہوا احترازی مثال الرَّحْمٰن الرَّحِيْم۔

اتفاقی مثال : هَلْ سَوَلْتُ ، هَلْ صَبَرُوْا سے بَسَّ سَوَلْتُ ، بَصَّ صَبَرُوْا پڑھنا جائز ہے اور بَسَّ سَوَلْتُ ، بَصَّ صَبَرُوْا پڑھنا واجب ہے

موزون	اصل	وزن	قانون	تظہیر
هَنْجَبَتْ	هَلْ. نَجَبَتْ	فَعَلَتْ	شِی	عَلِمَتْ
اَلَسَّاعِدُونَ	اَلْ سَاعِدُونَ	لَاعِلُونَ	//	ضَارِبُونَ
بَقَائِي	هَلْ. ثَائِي	لَاعِلِي	//	ضَارِبِي
بَطْهَرَنَ	هَلْ طَهَرَنَ	فَعَلَنَ	//	صَرَفَنَ
اَلَسَّمْعُ ۲	اَسَمِعُ	اَفْعَلُ	سین شہد	اَكْتَسِبُ
//	اَلْ. سَمِعَ	فَعَلَ	شِی	ضَرَبَ
بَزَعَمَتْ	هَلْ زَعَمَتْ	فَعَلَتْ	//	ضَرَبَتْ
بَتَسَعَسَعَنَ	هَلْ تَسَعَسَعَنَ	تَفَعَّلَنَ	//	تَدَحَّرَجَنَ
هَشَرَاقَ	هَلْ شَرَاقَ	فَعَالَ	//	خود
يَضْرَعُ	هَلْ ضَرَعُ	فَعَلَ	//	شَرَفَ
هَتْ مِنْ كُنْ	هَلْ تَمَنَّتْ	فَعَلَتْنِ	شِی قمری	عَلِمَتْنِ

ان صیغوں کو حل کریں

هَنْجَعَنَ	بَنَظَفَتْ	اَسَابِعُونَ	اَشْبَهَرُ	اَصْبَهَهُ
هَضَبَحَدَتْ	بَطَرَزُوْ	لَسَلَسَمَه	عَزَّظَهَرُ	لَا بَشْرَكَ اِلهُ
هَنْوَحَرْتُمْ	لَسَهَطَابَعَا	هَدَّعَسَا	بَقُوْمَضَعَتْ	هَرَبَعُوْ
لَقَتْسَرَا ج	اَجْعَلْ اِخِر	وَعَمَّشَا كِرْ	اَلْزَلَامِرُ	هَنْوَمَنَ
لَنْزَالِغُ	جَدَّظَاهِرُ			

ظاندہ کل حروف تہجی انتیس (۲۹) ہیں۔ لام کے علاوہ اٹھائیس ہیں جن میں سے تیرہ

شِی ہیں: جو شعر میں مذکور ہیں۔

تاء و ثاء و ذال و ذال و نون را هم تو آر
مین و شین صاد و ضاد و طاء و ظاء را هم شمار
پندرہ قمری ہیں۔ جو شعر میں مذکور ہیں۔

الف و با و جیم و حا، خاء کاف و میم و او
عین و غین فاء قاف و ہاء خوائی ہمیزہ
حروف شمسی قمری کی وجہ تسمیہ: جس طرح سورج کے طلوع ہونے
سے ستارے چھپ جاتے ہیں ایسے حروف شمسی میں لام تعریف چھپ جاتا ہے اور جس طرح
چاند سے ستارے باقی رہتے ہیں ایسے ہی حروف قمری سے بھی لام تعریف نہیں چھپتا باقی رہتا
ہے۔

نکذہ لام ساکن کی دو قسمیں ہیں (۱) تعریفی (۲) غیر تعریفی۔

لام ساکن تعریفی: وہ ہے جو کسی شی کو معین کرے اَلرَّجُلُ -

لام ساکن غیر تعریفی: جو معین نہ کرے جیسے بَلُّ - هَلُّ -

نکذہ لام ساکن غیر تعریف کے بعد حرف شمسی را آ جائے تو پھر لام کورا کی جنس کرنا بھی

واجب اور ادغام کرنا واجب ہے جیسے قُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا۔

سوال: بَلُّ رَانَ میں کیوں ادغام نہیں۔

جواب: بل ران میں لام اور را کے درمیان سکتہ ہے جو کہ فرض اور یہ حکم وجوبی ہے اور

فرض مقدم ہوتا ہے واجب سے اس لئے یہاں فرض پر عمل کیا گیا ہے واجب کو ترک کر دیا گیا۔

قانون لم یحمر لم یحمر کا قانون

ہر مضارع مشدداً الاخر وقت دخول جوازم و بنا کر دن امر حاضر معلوم درآب منہ وجہ خواندن جائز است بشرطیکہ مضارع مضموم العین نہ باشد و گرنہ درآب چہار وجہ خواندن جائز است

اس قانون کا نام ہے **لَمْ يَحْمَرَّ لَمْ يَحْمَرَّ** کا قانون ہے۔ جس کے لئے دو حکم ہیں اور ہر حکم کے لیے تین تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم مضارع میں تین وجہ پڑھنا جائز ہے

پہلی شرط مضارع مشدداً لاخر ہواحر ازی مثال **لَمْ يَضْرِبْ لَمْ يَضْرِبْ**۔

دوسری شرط حرف جازم داخل ہو یا امر حاضر معلوم بنا کیا جائے۔ احترازی مثال **يَحْمَرُّ يَحْمَرُّ**۔

تیسری شرط مضارع مضموم العین نہ ہواحر ازی مثال **لَمْ يَمْدُ لَمْ يَمْدُ**۔

اتفاقی مثال: **لَمْ يَحْمَرَّ، لَمْ يَحْمَرَّ، لَمْ يَحْمَرِّ، لَمْ يَحْمَرَّ، لَمْ يَحْمَرَّ، لَمْ يَحْمَرِّ، لَمْ يَحْمَرِّ، لَمْ يَحْمَرِّ** جیسے امر حاضر معلوم جیسے **يَحْمَرُّ يَحْمَرُّ** پڑھنا جائز ہے۔

دوسرا حکم مضارع میں چار وجہ پڑھنا جائز ہے۔

پہلی دو شرطیں وہی ہیں۔

تیسری شرط مضارع مضموم العین ہواحر ازی مثال **لَمْ يَحْمَرَّ لَمْ يَحْمَرَّ**۔

اتفاقی مثال: **لَمْ يَمْدُ لَمْ يَمْدُ، لَمْ يَمْدُ، لَمْ يَمْدُ، لَمْ يَمْدُ، لَمْ يَمْدُ، لَمْ يَمْدُ، لَمْ يَمْدُ، لَمْ يَمْدُ** جیسے امر حاضر معلوم **لَمْ يَمْدُ لَمْ يَمْدُ** پڑھنا جائز ہے۔

موزون	اصل	وزن	قانون	تظہیر
بَلَّ	أَبْلَلُ	أَفْعُلُ	لم یحمر ہمزہ	النَّصْرُ

لَا تَنْصُرُ	لم يحمر	لَا تَفْعُلُ	لَا تَبْلُلُ	لَا تَبِلُ
خود	//	إِفْعَلِلُ		إِفْشَمِرُ
//	//	أَفْعَالُ	إِحْمَارَرُ	إِحْمَارُ
انصر	همزه وصلی	أَفْعُلُ	أَلْدُدُ	قَدَّ
	تعلم، لم يحمر	لَمْ أَفْعَلِلُ	لَمْ أَسْمَعِلُ	لَمْ أَسْمَعِلُ
إِحْمَرُ	لم يحمر	إِفْعَلِلُ	إِبْلُقُ	إِبْلُقُ
إِضْرِبُ	لم یفر، همزه	إِوْعُلُ	إِفْرِزُ	فَرُ
انصر	//	أَفْعُلُ	أَعْضُضُ	عَضُ
لَمْ يَضْرِبُ	لم یفر	لَمْ يَفْعُولُ	لَمْ يَضْلِلُ	لَمْ يَضِلَّ

ان صیغوں کو حل کریں

مُدُّوْا	لم يحمررن	لَا تَفْشَمِرُیْ	لَمْ أَمْنُ	مَنْ
لَا تَمْنُ	لَا تَدْعَمُ			
إِبْلُقْ عِدَد				
//				
عَضْ عِدَد				
//				
أَسْوَادُ	لَا تَطْمِنُ	لَا تَبْضُضُ	قَدَّ	قَدَّ
أَلْدُدُ				

				لَمْ يَوْزَأْهُمْ عدد
				لَمْ أَضَلَّ
				لَا تَكُنَّا عدد
				//
				//
				//
				//
				//
				//
	مَا تَضُرُّ	لَا سَمَاءَ	لَمَّا نَجَفَ	مَنْ تَسْتَمِرُّ

باب اول افعال: چوں الّا کُرام بزرگی دادن، عزت کرنا۔

علامت: باب افعال کی ماضی اور امر میں ہمزہ قطعی ہوتا ہے اور مضارع میں حروف اتین مضموم ہوتے ہیں۔

باب دوم تفہیل: چوں اکتصُرِفُ گردانیدن، پھیرنا

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کا عین کلمہ مشدّد ہوگا اور مضارع میں حروف اتین مضموم ہونگے۔

باب سوم مفاعله: چوں الْمُضَارَبَةُ ایک دوسرے کو مارنا۔

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کا فاء اور عین کلمہ کے درمیان الف زائد ہوتا ہے اور حروف اتین مضموم ہونگے۔

باب چہارم تفعّل: چوں التَّصَرُّفُ بھرنّا

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کے فاء کلمہ سے پہلے تائے زائدہ ہوتا ہے اور عین کلمہ مشدد ہوتا ہے۔

باب پنجم تفاعل: چوں التَّضَارُّبُ ایک دوسرے کو مارنا۔

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کے فاء کلمہ سے پہلے تائے زائدہ آتی ہے اور فاء اور عین کلمہ کے درمیان الف زائد ہوتا ہے۔

باب ششم افتعال: چوں الْإِثْسَابُ، محنت سے حاصل کرنا۔

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی اور امر میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور فاء کلمہ کے بعد تائے زائدہ ہوتی ہے۔

باب ہفتم انفعال: چوں الْإِنْصِرَافُ، گردیدن، پھرنا

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی اور امر میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور فاء کلمہ سے پہلے نون زائد ہوتا ہے۔

باب ہشتم استفعال: چوں الْإِسْتِخْرَاجُ، نکلنے کی کوشش کرنا۔

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی اور امر میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور فاء کلمہ سے پہلے سین اور تاء زائد آتی ہے۔

باب نہم افعلال: چوں الْإِحْمَرُّ اُدرخ ہونا۔

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی اور امر میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور لام کلمہ تکرار سے آتا ہے۔

باب دهم افعیلال: چوں اَلَا حُمِرَا زُیَادَه سرخ ہوتا۔

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی اور امر میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور عین اور لام کلمے کے درمیان الف زائد آتا ہے اور لام کلمہ مشدد ہوتا ہے۔

باب یازدھم افعووال: زَا جُلُوْا ذُچوں دورنا

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی اور امر میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور چوتھی جگہ پروا مشدد ہوتی ہے۔

باب دوازدهم افعیعال: چوں اَلَا حَبِیْدَابُ، کر ٹیڑھی ہوتا

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی اور امر میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور عین کلمہ تکرار سے آتا ہے اور چوتھی جگہ واو ساکن زائدہ ہوتی ہے۔

رباعی کے ابواب**باب اول فعللة: چوں اَلَا حَوْرَجَةٌ پتھر کو پلٹنا۔**

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کے مضارع میں حروف اتین مضموم ہوتے ہیں۔

باب اول تفعّل: چوں اَلَا تَحْرُجُ پتھر کا پلٹ جانا۔

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کے فاعل کلمہ سے پہلے تائے زائدہ ہوتا ہے۔

باب دوم افعتلال: چوں اَلَا حُرُوبُ نَجَامُ اونٹوں کا پانی پر جمع ہونا۔

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی اور امر کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور چوتھی جگہ نون زائد آتا ہے۔

باب سوم افعلال: چوں اَلَا قَشَعُرَا، بدن کے بالوں کا کھڑا ہونا۔

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی اور امر کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور لام تکرار سے ہوتا ہے۔ جس میں لام ثانی زائدہ ہوتی ہے۔

فائدہ: جس کلمے میں فاعل اور عین کلمہ مشدد ہو تو باب تفعّل ہوگا جیسے اَسْمَعُ یَسْمَعُ۔

جس کلمے میں فاء کلمہ مشدد ہو اور اس کے بعد الف ہو تو باب تفاعل ہوگا جیسے اَنَاقَلَ۔
جس کلمے میں صرف ایک حرف مشدد ہو تو باب افعال ہوگا جیسے کَسَبَ يَكْسِبُ۔

کل قانون	کل حکم	کل شرائط	ایک حکم والے قانون
وجوبی قانون	وجوبی	شرط کامل	دو حکم والے قانون
جوازی قانون	جوازی	ناقص	چار حکم والے قانون
مشترک قانون		عدی	کل اتفاقی مثالیں
		وجودی	احترازی مثالیں
		وجوبی	
		جوازی	

ختم شد قوانین ثلاثی مزید

صيغة جات ثلاثى مزيد فيه بغير قانون

مُخَاطَبٌ				
//				
طَرَادٌ	إِتْبَنَتْ	لَقِظْنَ		
تَنَوَيْنَ				
تَنْجِيَّةٌ	لَمْ يَنْفَرُوا	أَلْوَيْنَ		
تَوَالَّدُوا				
مُتَعَصِّبٌ	آمَنُوا	مُسَلَّمَاتٌ	يُنْسِلُحَنَ	إِسْتَأْجَرُوا
لَمْ أَحَاسِبْ	لَا لَقِظْنَا	لَا يَنْحَجِرُ	لِقِظْنَا	إِسْتَحْجَابٌ

قَدْ نَلَبَتْ	لَمْ أَلْفُضْ			
---------------	---------------	--	--	--

مُسْتَرْهَبَاتٌ إِيَّاكَ بَشْرُكَ لَيْعَمُ مُسْتَعِدَّ جَنِينِي
 إِنْ شَرَحَا يَتَرَبَّصْنَ لَا أَرْتَفِعَنَّ إِشْهَوِهِنَّ
 إِجْرُؤُهُنَّ لَا يُفِيرُنَّ تَبْعُرْنَ تَشْعُرِينَ
 إِسْتَفْزِرُ كَبِيبُ مُسْمَهَرَاتٍ وَلَا صَلْبَيْنِ الْفَجَرْتُ - لَيْدِهِنَّ
 - يَتَحَلَّيْنِ أَلْوَيْنَ مُسْتَفْهِرِينَ لَتَبْعُرْنَ مُنْزَلَاتٍ
 لَمْ يَتَرَكَبْ مَتَحَلَّدٌ لَيْسْتَنْكُحْنَ - إِنْ شِئْتِي
 مُسْتَعْرِينَ - مُتَعَصِّرَ - أَكَلَبْتُمْ - لَتَعَجُرْكُمْ

مُحَزَّنَاتٌ لَمْ أَلْسِ مَعْدِينِ اسْتَحَقَّ
 لَيْشْفَحِرْنَ - تَدَهَّقْنَ - اُعْلُوْنَ - لَنْ يَنْصُدْنَ
 لَا يَخْضَوْنَ - لَا عَقِبَهُمْ

فِرْنَ	لَمْ يَعْقُبْ			
لَقِيْمَمُوْ	لَمْ اَبْرُدْ	مُنْسِرَجِيْنَ	مُنْفِرْد	لَقِيْسَم
لَا تَدَهَّقْنَ	لَعْلَعُوْذِيْنَ	مُتَعَلِّمَاتِ	اسْتَطَرَبَانْ	اَكْرَهْفِيْنَ
اِنْصَلِيْنَ	لَنْ تَنْزَعِرْنَ	لَا يَخْضَوْنَ	لَقَرْمَصْ	مُسْتَحَبَّاتِ
اسْطَبْرِيْ	لَا تَدَمَّجَانْ	اَلَا نِكْسَارُ	لَا يَخْرُوْطُوْنَ	لَقَدْ غَلَلْنَا
مُفْتَوَسُوْنَ	تَكْدُرْسْ	لَيَتَصَلَّفَنَّ	اِبْرُنْشَقِيْ	اِشْهِيْنَ
لَتَنْكُفْتَانِ	لَمْ اَقْعُرْ	اِبْشَعِرْ	لَتَعْرَقِيْ	اَلْقَصْدَنْ
لَيَسْتَنْهَجْنَ	مَتَبَرِّكْ	لَا يَحْزَنْشِمَانْ	يَسْتَمْلِرْنَ	لَيَحْزَنْهَا
تَسُوْدُنْ	لَا تَنْخَضِجِيْ	لَيَحْزَنْ		

مشترکہ صیغہ جات قوانین ثلاثی مزید فیہ

موزون	اصل	وزن	قانون	نظیر
كَرَيْسَمْعُ	كَرْنَ . يَتَسَمَعُ	فَعْل . يَفْعَلُ	خصم	يَتَصَرَّفُ
مُطْلِبِيْنَ	مُطْلَبِيْنَ	مُفْتَوِّلِيْنَ	صاد . ضاد	مُكْتَسِبِيْنَ
تَطْفِيرِيْنَ	تَطْفِيرِيْنَ	تَفْتَوِّلِيْنَ	//	تَكْتَسِبِيْنَ
فَاصْطَادُواْ	اِصْطَادُواْ	اِفْعَلُواْ	قال - همزه	اِكْتَسَبُواْ
اُضْهَرُ	اُضْهَرُ	اَفْعَلُ	صاد - ضاد	اُكْتَسَبُ
فَاعْلَمْنَاْ	اَطْلَمْنَاْ	اِفْعَلْنَاْ	ضاد - همزه	اِكْتَسَبْنَاْ

مُطَهَّرَاتٌ	مُطَهَّرَاتٌ	مُفْتَعَلَاتٌ	//	مُكْتَسِبَاتٌ
إِصْبَرُ	أَصْبِرْ	أَفْعُلْ	شهد	اِكْتَسِبْ
//	إِصْبِرْ	إِفْعُلْ	//	إِكْتَسِبْ
لَزِدْ جَرِيَّتَ	إِزْدَجَرِيَّتَ	إِفْعَلِيْ	دال همزه	إِكْتَسِبِيْ
يَذْكُرُونَ	يَذْكُرُونَ	يَفْعَلُونَ	دال. ذال	يَكْتَسِبُونَ
قَزَمْلَنَ	تَزَمْلَنَ	تَفْعَلَنَ	//	تَصْرَفَنَ
مَزْدَجِرْ	مَزْدَجِرْ	مَفْعَلْ	//	مُكْتَسِبْ
//	//	//	//	//
تَزَجِرَانِ	تَزَجِرَانِ	تَفْعَلَانِ	//	تَكْتَسِبَانِ
لَنْ تَذْكِرِيْ	لَنْ تَذْكِرِيْ	لَنْ تَفْعَلِيْ	//	لَنْ تَكْتَسِبِيْ
قَدَّرَاكُ	إِدْرَاكُ	إِفْعَالُ	همزه تنوين	إِكْتِسَابُ
مَزْجُمُونَ	مَزْجُمُونَ	مَفْعَلُونَ	//	مُكْتَسِبُونَ
سَعَدِمْلَنَ	تَدَمْلَنَ	تَفْعَلَنَ	دال. تعلم	تَكْتَسِبْنَ
لَا تَلْمِئْنَ	لَا تَلْمِئْنَ		دال	
إِنْ لَا تَسَامَنَا	لَا تَسَامَنَانِ	لَا تَتَفَاعَلَانِ	خضم	نفي معلوم
//	//	//	//	//
//	//	//	//	//
//			//	//
//				لهي حاضر

//	//	//	//	//
نهی غائب	//	//	//	//
نهی حاضر	نون خفیفه	لَا تَفْعَلْنَ	لَا تَسَامَنْ	//
نهی غائب	//	//	//	//
	شمسی	فَعَلْتَنَّ	هَلْ، زَمِنْتَنَّ	هَزَمْتَنَّ
اِكْتَسَبَتْ	ثاء، همزه	اِفْعَلْتُ	اِفْعَلْتُ	لَكَ لَتْ
اِكْتَسَابُ	خضم، همزه، تنوین	اِفْعَالُ	اِمْعَادُ	مِدَادِي
اِكْتَسَبَنْ	ینہی پر ملون خضم، همزه	اِفْعَلَنْ	اَنْ، اِبْتَشَرَنْ	اَمْبَشَرَنْ
ضَرَبَتْ	پر ملون	فَعَلْتُ	اِنْ، وَصَفْتُ	اَوْ صَفْتُ
تَضَارَبْتُمْ	خضم	تَفَاعَلْتُمْ	تَدَارَعْتُمْ	فَادَارَعْتُمْ
لَا تَكْتَسِبْ	//	لَا تَفْعَلْ	لَا تَعْلَرْ	لَا تَعْلَرْ
اِكْتَسَابُ	همزه، خضم	اِفْعَالُ	اِیْصَارُ	قَبْصَارُ
تَصَرَّكَنْ	خضم	تَفَعَّلَنْ	تَشَادَكَنْ	اِشْدَكَنْ
تَضَارَبْنَا	//	تَفَاعَلْنَا	تَشَادَقْنَا	اِشَادَقْنَا
مُكْتَسِبُ	دال، تنوین	مُفْعِلُ	مُدْتَبِرُ	مُدْبِرِي
//	اضافت	مفعِل	مُدْتَبِرُ	//
اِكْتَسَبَتْ	صاد، همزه، وعدت	اِفْعَلْتُ	اِضْطَرَدْتُ	لَصْرَتْ

لَعَزَزْتُ	تَضَرَّدْتُ	تَفَعَّلْتُ	خَصِمَ، وعدت	تَصَرَّفْتُ
لَضَارَبْتُ	تَضَارَدْتُ	تَفَاعَلْتُ	//	تَضَارَبْتُ
لَنُفَسِّمُوْهُ	اِنْفَسَامُ	اِنْفَعَالُ	همزة، تنوين	اِنْفِرَاقُ
لَزَدَ جَرَبْتُ	اِزْتَجَرْتُ	اِفْعَلْتُ	دال همزة	اِكْتَسَبْتُ
نَطْلَعُ	نَطْلَعُ	نَفْعُلُ	صاد	نَكْتَسِبُ
خِصْمَتُكَ	اِخْتَصَمْتُ	اِفْعَلْتُ	كصم، همزة	اِكْتَسَبْتُ
اِضْطَارَبَ	تَضَارَبَ	تَفَاعَلَ	//	نحود
وَرَمَ ٣	وَرَمَ	فَعَلَ	شهد	عَلِمَ
//	وَرَمَ	فَعَلَ	//	ماضي شَرَفَ
//	//	//	//	فعل تعجب
يَمْرُؤُ حَرَجِهْ	مَدْحُلُوحْ	مُفْعِلُ	اضافت	مُدْخِرُجْ
فَلَدَرُ بغير تفعيل	اِفْعَلَرُ	اِفْعَلَّ	خَصِمَ، همزة	اِكْتَسَبَ
اَذْيَدُ بَيْنَ	اَذَنَ، يَدَيْنَ	فَعَلَ، فَعُلْنَ	يرملون	ضَرَبَ عَلِمْنَ
هَدَرَمَنْ	هَلْ دَرَمَنْ	فَعُلْنَ	شمسي	ضَرَبْنَ
تَسَاءَ لَوْنٌ	تَسَاءَ لَوْنٌ	تَفَاعَلُوْنَ	خَصِمَ	تَضَارَبُوْنَ
فَتَ لَمْ لَمْ	تَلَمَّ لَمْ	تَفَعَّلَ	شهد	تَدْخِرَجَ
لَتَ رُوْمِنَتِ	تُرُوْمِنَتِ	تَفَرَّعَلَتِ	شهد	تُضَوْرِبَتِ
لَا يَطْرُقَانُ	لَا يَطْرُقَانُ	لَا يَتَفَعَّلَانُ	خَصِمَ	لَا يَتَصَرَّفَانُ

كَمْ بَصَرٌ ٣	مُبْصَرٌ	مُفْعَلٌ	شهد	اسم مفعول
//	//	//	//	اسم ظرف
//	مُبْصَرٌ	مُصْرَفٌ	شهد	اسم مفعول
//	//	//	//	اسم ظرف
إِخْشَوْشٌ ٢	إِخْشَوْشٌ	إِفْعَوْعَلٌ	همزه وصلی	إِحْدَوْدُبٌ
عدد				
//	أَخْشَوْشٌ	أَفْعَوْعَلٌ	تعلم	أَحْدَوْدُبٌ
أَكْشَرْتُ	أَشْتَرْتُ	أَفْعَلْتُ	شهد	أَكْتَسَبْتُ
	أَلْ شَرَفٌ	فَعَلٌ	شمسی	مصدر
هَسَيْنَدٌ	هَلْ سَيْنَدٌ	فَعَلٌ	//	ضَرَبٌ
إِمْكَشْتُ	إِنْ مَكَشْتُ	ضَرَبْتُ	یرملون	
بَسَّ نَتْ	بَلْ سَتَتْ	فَعَلْتُ	شمسی	
فِشَا فِی	إِفْشَامٌ	إِفْعَالٌ	همزه تنوین	إِكْتِسَابٌ
مُجْدَرٌ	مُجْتَدِرٌ	مُفْعَلٌ	خصم	مُكْتَسِبٌ
وَبَهَا	وَبَهَا	فَعَلَا	شهد	عِلْمَا
فَسْتَسْقَيْتُ	إِسْتَسْقَيْتُ	إِسْتَسْفَعْتُ	همزه	استخرجت
فَبَايَعُهُنَّ	بَايَعُ	فَاعَلُ		ضَارِبُ
زنت	زندات	فعلت	وعدت	
لِلْمُطَفِّفِينَ	مُفْعَلِينَ			
تَشَقَّنَ	تَشَقَّقَنَّ		خصم ادغام	تَتَصَرَّفَنَّ

تَدَخِرُونَ	تَفْتَعِلُونَ	نَكْتَسِبُونَ	دال
لَمْ تَعْلَوْطِي	لَمْ تَفْعُولِي		لَمْ تَجَلَوْذِي
إِزْلَجًا ۳ عدد	إِفْعِلًا		إِفْشَعِرًا
//	//		//
//	إِزْلَجِينَ	نون خفيفه	إِفْشَعِرُونَ
مُدَّخَلًا	مُفْتَعَلًا	دال	مُكْتَسَبًا
لَمْ لَمْ لَمْ	مُفْعَلٌ	شهد	مُدَّخَرٌ اسم مفعول
//	//	//	// ظرف
أَمْلَأَ	مُدَّتِرٌ	دال	مُكْتَسِبٌ
بَصْرًا	بَلْ صَرَفَتْ	شمسى	صَرَفَتْ
مُفْسَقِيهِ ۴ عدد	مُفْتَسِقِينَ	خضم اضافه	مُكْتَسِبِينَ
//	//	//	//
//	مُفْتَسِقِينَ	اضافه	مُصْرَقِينَ
//	//	//	//
تَلِي	تَشْتَلِي	تاء	نَكْتَسِبُ
إِزْدَانًا	إِنْ رَدَّكَ	يرملون	صَرَفَنَ
وَكَفَرُوا ۳ عدد	أَكْفَرُوا	همزه وصلی	أَصْرُوا

اَنْصَرُّ	نون خفیفہ	اَفْعَلُّ	اَكْفَرُّ	//
ضُرِبَ	شہد	فَعَلَ	كُفِّرَ	//
مَدْحَرَجُونَ	شہد. اضافت	مَفْعِلُونَ	مُضَرَّضُونَ	كَمْ صَرَّ صِرْوَهُ
خود	تائے مضارعت	كَمْ تَفْعَلُ	كَمْ تَدْحَرَجُ	كَمْ تَدْحَرَجُ ۵
//	//	//	//	//
ظرف	شہد	مُتَفَعِّلٌ	مُدْحَرَجٌ	//
اسم مفعول	//	//	//	//
عَلِمَ دَحْرَجَ	//	قَوْلَ فَعَلَلْ	لَيْتَ دَحْرَجَ	//

ان صیغوں کو حل کریں

				اِشْدَبْ سَعِدْ
				//
				//
				مَشْرُفُوْ
كَمْ تَابَسِيْ	اَزَلَنْ		فَلَدَحَرَنَّ	اِشْدَحَنَّ
		لَيَمِيْعَنَّ	فَشْدَرُوْ	اِنْ تَابِيْ
				لَا يَلْدُجْ سَعِدْ
				//
				يَصَّاصِ

				لَا تَسْلُبَا ٦ عدد
				جَلْدِيْ
				لَمْبُدُوْا عدد
				اَنْتَقَرَمْصُ ٢ عدد
				//
اَرْمَايْ	لَمْ اِدْعَمْ	مُشْوَلِيْكَ	مِزْهَرُوْ	لَدْرَا سُوْ
				يَعْلُوْطُوْنَ
				اِعْصُوْصِبُ ٢ عدد
				لَمْ
				نَكَا كَاْه عدد
				//
				مَتَّ مَتَّ
هَلَسْنِ	يَلَسْنَا	لِسَنَ	اَرْلِيْقُوْ	لِرْتْ

﴿ قوانین مثال ﴾

۵۷۷ (۳۷) عِدَّة کا قانون حکم ۱۔ شرائط ۱

ہر واو ے کہ واقع شون مقابلہ فا کلمہ مصدر یکہ بروزن **فَعْلٌ** باشد بشرطیکہ مضارع معلومش نیز معلل باشد، کسراش را نقل کردہ بما بعد داده ان را حذف کردہ وجوباً

اس قانون کا نام ہے **عِدَّة** کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور چار شرطیں ہیں۔

حکم واو کی کسرہ کو نقل کر کے مابعد کو دینا اور واو کو حذف کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط واو فاکلے کے مقابلے میں ہوا حترازی مثال **قَوْلٌ**۔

دوسری شرط واو مصدر میں ہوا حترازی مثال **وَزَرَ** و **وَرَّ**۔

تیسری شرط **فَعْلٌ** کے وزن پر ہوا حترازی مثال **وَصَلَ**۔

چوتھی شرط مضارع میں تعلیل ہو چکی ہو حترازی مثال **وَسَمَ**۔

اتفاقی مثال : **وَعَدَ** سے **عِدَّة** پڑھنا واجب ہے۔

(۱) **عِدَّة** اصل میں **وَعَدَ** تھا واو پر کسرہ نقل تھا۔ اس کو نقل کر کے مابعد (عین) کو دے دیا اور اس

واو کو حذف کر دیا اور واو کے عوض کلمہ کے آخر میں تا متحرکہ **بَفَتْح** ماقبل لائے تو **وَعَدَ**

سے **عِدَّة** ہو گیا۔

(۲) **عِدَّة** اصل میں **وَعَدَ** تھا واو کو بیع حرکت کے حذف کر دیا اور اس کے عوض کلمہ کے آخر میں

تا متحرکہ **بَفَتْح** ماقبل لائے اور عین کو الساکن اذا حرك حركہ بالکسر کے تحت کسرہ دیا تو

وَعَدَ سے **عِدَّة** ہو گیا۔

(۳) **عِدَّة** اصل میں **وَعَدَ** تھا واو پر ضمہ نقل تھا تو اس کو نقل کر کے مابعد کو دے دیا اور واو کو

حذف کر دیا اور کلمہ کے آخر میں جو تاء ہے اس کو واؤ کے عوض قرار دیا تو عِدَّة ہو گیا۔

(۴) عِدَّةٴ اصل میں وُ عِدَّةٴ تہا واؤ کو جمع حرکت کے حذف کر دیا اور آخری تاء کو واؤ کے عوض قرار دیا اور مذکورہ ضابطہ کے تحت عین کو کسرہ دیا تو عِدَّة ہو گیا۔

تعلیل: جو لوگ واؤ کی حرکت نقل کر کے مابعد کو دیتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ اگر واؤ کی حرکت نقل کر کے مابعد کو نہ دیں تو عین ساکن رہ جائے گی حالانکہ اس کو حرکت دینا ضروری ہے اس لیے کہ ابتداء میں سکون محال ہے تو چونکہ واؤ کی حرکت قریب ہے اس وجہ سے واؤ کی حرکت مابعد کو دیں گے۔ اس لیے کہ جو چیز پہلے کلمہ کے اندر موجود ہے تو خواہ مخواہ باہر سے لانے کی کیا ضرورت ہے اور جو لوگ واؤ کو جمع حرکت کے حذف کرتے ہیں وہ دلیل یہ دیتے ہیں کہ حرکت نقل کر کے ہمیشہ ماقبل کو دی جاتی ہے مابعد کو نہیں دی جاتی۔

سوال: واؤ کو کیوں حذف کیا جاتا ہے کیا سبب ہے؟

جواب: کلمہ میں تخفیف پیدا کرنے کے لئے، لیکن فعل ثقیل ہونے کی وجہ سے سختی کا مقتضی ہے اور اسم اگرچہ معنی تو ثقیل نہ تھا لیکن صورتاً تھا اس لئے اسم میں بھی حذف کر دیا۔

فائدہ: اگر مضارع محذوف الفاء مفتوح الحین ہو تو مصدر میں اس کی موافقت میں مفتوح ہوگا جیسے سَعَةً اور کبھی فتح کسرہ سَعَةً سَعَةً اور کبھی کسرہ جیسے یَهَبُ هَبَةً (شافیہ)

سوال: ضابطہ یہ ہے کہ جس جگہ سے کوئی چیز حذف ہو اس کا عوض اسی جگہ لایا جاتا ہے حالانکہ آپ نے مذکورہ تعلیل میں واؤ کو کلمہ کے شروع میں حذف کیا لیکن کا عوض (تاء متحرک) کلمہ کے آخر میں لائے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: کہ اگر ہم واؤ کو عوض (تاء متحرک) کلمہ کے شروع میں لاتے تو اس مصدر کا تعد مضارع کے ساتھ صورتاً التباس سے بچنے کے لیے عوض کو کلمہ کے آخر میں لائے۔

درس (۳۸) اقامۃ استقامۃ کا قانون

در مصدر هر حرف که بجز التقاء تنوینی بیفتد، عوضش قائم
متحرکه در آخرش در آرند و جویا، مگر لغۀ ومانۀ شان اند
اس قانون کا نام ہے اقامۃ استقامۃ کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔
پہلا حکم حذف شدہ حرف کے عوض آخر میں تائے متحرکہ لانا واجب ہے۔

دوسرا حکم حذف شدہ حرف صدر میں ہو۔ اترازی مثال بعدی
التقاء تنوین کی وجہ سے نہ گرا ہوا اترازی مثال ہدی۔

اتفاقی مثال: اقوام استقامت سے اقامۃ استقامۃ ہوا۔

موزون	اصل	وزن	قانون	نظیر
سَعَة	وَسْع	فِعْل	عدة. اقامة	عِدَّة
إِمَارَة	إِمَوَار	إِفْعَال	يقال، التقاء، القامة	إِكْرَام
فَعْدَة	وَعْد	فِعْل	عدة، اقامة	
إِسْتِخْرَاجُ	إِسْتِخْوَار	إِسْتِفْعَال	اقامة، تنوین	إِسْتِخْرَاج
لَرْدَكِي	وَرْد		عدة، اقامة	
الْإِسْتِجَابَة	إِسْتِجَوَابًا	إِسْتِفْعَال	القامة	إِسْتِخْرَاج

ان صیغوں کو حل کریں

لَقْدَة	صِفَتْ	مِرْدَة	لِعِدَّكَ	إِلَّالِي
أَدَنَة	كُنْفَة	بِرْبِي	إِنَابَة	إِسْتِخْرَارَة
مُخَفَة	بِدَة	إِشَارَكَ	جِنِي	مَنِيكَ

		لُكِّلَ	دِبَتْ	إِرَادَه
				كُنْ وَجَدْتُ سَعْدًا
				//
				//
		لُكِّنَ		الْإِمَّاكُتْ

فائدہ: لغۃً، مائۃً میں اس قانون کی دونوں شرطیں نہیں پائی جاتی پھر بھی قانون جاری ہوتا ہے۔ اس کی اصل لغو، مائۃ تھا۔ قال باع والے قانون سے واویاء کو الف سے تبدیل کیا تو لغان اور مان ہو گیا پھر لغائے ساکنین کے قانون سے اول ساکن مدہ گر گیا جس کے عوض آخر میں تائے متحرکہ لے آئے تو خلاف قانون لغۃً مائۃً ہو گیا۔

فائدہ: امام سیبویہ اور خلیل القاماء کے دو الف میں سے دوسرا الف کو حذف کرتے ہیں کیونکہ زائدہ اور قاعدہ ہے، وَالزَّائِدَةُ اسْتَقْبَلَتْ بِالْحَذْفِ۔ اور انھیں اول کو حذف مانتے ہیں کیونکہ دوسرا الف علامۃ ہے اور قاعدہ ہے کہ وَالْعَلَامَةُ لَا تُحَذَفُ جس کی تفصیل لغائے ساکنین میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

فائدہ: عوض کے لئے تاء کو کیوں خاص کیا گیا ہے۔

جواب: مصادر کے آخر میں اکثر طور پر چونکہ تاء کو لایا جاتا ہے اور یہ بھی مصدر ہے۔ اس لئے یہاں پر عوض کے لئے تاء کو مختص کر دیا ہے

سوال: جب یہ تاء عوض ہے تو اس کا حذف کسی صورت میں جائز نہ ہوتا کیونکہ عوض و معوض دونوں کا اکٹھے حذف ناجائز ہوتا۔ حالانکہ قرآن مجید میں حذف کیا گیا ہے جیسے و اقام الصلوۃ۔

جواب: عوض تاء کو پیشک حذف کیا گیا ہے لیکن اس کا قائم مقام موجود ہے لَانْدَفَعَ
اَلْاَشْكَالُ۔

نائدہ: وَلِكُلِّ وَجْهٍ مِّنْ بَاوَدٍ شَرَاظُ کے قانون کیوں جاری نہیں نیز عوض و معوض جمع
ہیں جو کہ باطل ہے۔

جواب: نمبر ۱: یہ مصدر ہی نہیں تو تعلیل کیسے۔

جواب: نمبر ۲: اگر مصدر بھی تسلیم کر لیا جائے تو مضارع یوجہ معلل نہیں لہذا
اشرط مفقود ہوئی تو حکم کیسے جاری ہوگا۔

<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>

قانون (۳۹) میعاد کا قانون حکم ۱۔ شرائط ۵

ہر او ساکن مظهر غیر واقع مقابلہ فاکلمہ باب افتعال ماقبلش مکسور، آن و اور ایبا بدل کنند وجوبا بشرطیکہ باعث تحریک کش موجود نہ باشد

اس قانون کا نام ہے میعاد کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔

حکم واو کو یا سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط واو ساکن ہو احترازی مثال عَوْضُ عَوْضُ

دوسری شرط واو ساکن مظهر ہو احترازی مثال اِجْلُوْا

تیسری شرط ماقبل مکسور ہو احترازی مثال قُوْلُ

چوتھی شرط باب افتعال کے مقابلے میں نہ ہو احترازی مثال اوْ تَقَدَّ

پانچویں شرط واو کے متحرک ہونے کا سبب موجود نہ ہو احترازی مثال اوْرَزَّة۔ جو اصل میں اوْرَزَّة تھا

اتفاقی مثال مَوْعَاذُ سے مِيعَاذُ۔

سوال: عِدْ (امر حاضر) اصل میں اوْ عِدْ تھا۔ یہاں مذکورہ قانون جاری کر کے واو کو یا سے تبدیل نہیں کیا بلکہ حذف کر دیا اسکی کیا وجہ؟

جواب: نمبر ۱: مذکورہ قانون واو کو یا کے ساتھ ابدال کا تقاضہ کرتا ہے اور اگر امر حاضر کو مضارع (تَعِدْ) کے موافق بنایا جائے تو وہ حذف واو کا تقاضہ کرتا ہے۔

اور ضابطہ یہ ہے کہ جس مقام میں ابدال اور حذف کا تعارض ہو جائے وہاں حذف کو ترجیح حاصل ہو جاتی ہے اس لیے کہ تخفیف ہوتی ہے اور تخفیف حذف میں زیادہ ہوتی ہے۔ اس وجہ سے اوعد میں واو کو حذف کیا گیا ہے۔

جواب: نمبر ۲: کہ قانون مذکورہ ابدال کا مستثنیٰ ہے اور موافقت مضارع حذف کی

مقتضیٰ ہے اور مذکورہ مثال میں موافقت مضارع ایک واقعی اور یقینی چیز ہے اور مذکورہ قانون یقینی نہیں ہے۔ اس لیے کہ قانون میں واؤ کے قابل کا کسور ہونا ضروری ہے اور مذکورہ مثال میں کسرہ یقینی نہیں ہے بلکہ ہے اس لیے کہ ہمزہ وصلی ہونے کی وجہ سے سقوط کا احتمال رکھتا ہے تو جو چیز یقینی ہو اس کو غیر یقینی پر ترجیح حاصل ہوتی ہے لہذا یہاں موافقت مضارع کو ترجیح دے کر واؤ کو حذف کر دیا گیا ہے۔

فائدہ: اِنْقَدَّ اور اس کے مثل لغتوں میں دو قانون وجوبی ہیں ① مِيعَادٌ ② اِنْقَدَّ يَنْقَدُّ۔

لیکن جاری فطر اِنْقَدَّ يَنْقَدُّ کیا جاتا ہے۔ میعاد کیوں جاری نہیں کیا جاتا۔

جواب: اس کی دو وجوہ ہیں۔

وجہ اول: واو اور تاء قریب المخارج ہیں۔ جن کا ادا مقام بہ نسبت یاء اور تاء کے اولیٰ ہے۔

وجہ دوم: اگر پہلے میعاد والا جاری ہو جائے تو پھر اِنْقَدَّ والا یہ تکثر بلا ضرورت ہے۔

قانون (۵۰) وعدت کا قانون حکم ۵۰ خبر الخ ۱۲

ہر دال ساکن کہ ما بعد ش قائم متحرکہ غیر قائم افتعال باشد،
آن را تا کردہ درقا ادغام می کنند وجوبا بشرطیکہ وحدت
کلمہ باشد و اگر نہا شد ادغام جائز است
اس قانون کا نام ہے وعدت کا قانون ہے۔ جس کے لئے چار حکم اور پہلے دو حکم کے لئے چار
چار شرطیں ہیں۔ اور تیسرے حکم کے لیے دو شرطیں ہیں اور چوتھے حکم کے لیے تین
شرطیں ہیں

پہلا حکم دال کوتاہ کر کے تاء کوتاہ میں ادغام کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط دال ساکن ہوا حتر ازی مثال وَعَدَ۔

دوسری شرط : دال ساکن کے بعد تائے متحرکہ ہوا حتر ازی مثال وَعَدْتُ۔

تیسری شرط تائے افتعال نہ ہوا حتر ازی مثال اِدْعُفَم۔

چوتھی شرط کلمہ ایک ہوا حتر ازی مثال قَدْ تَعْلَمُونَ۔

انفاقی مثال : وَعَدْتُ سے وَعَدْتُ ہوا۔

دوسرا حکم دال کوتاہ کر کے تاء میں ادغام کرنا جائز ہے۔

پہلے تین شرطیں دہی ہیں۔

پہلی شرط وحدت کلمہ نہ ہوا حتر ازی مثال وَعَدْتُ۔

انفاقی مثال : قَدْ تَعْلَمُونَ سے قَدْ تَعْلَمُونَ پڑھنا جائز ہے۔

تیسرا حکم یہ ہے کہ تاء کو دال کر کے دال کو دال میں ادغام کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط یہ ہے کہ تاء ساکن ہوا حتر ازی مثال سَكَّت۔

دوسری شرط تاء کے بعد دال متحرکہ ہوا حتر ازی مثال اِنْقَلَبْتُ دَعْوَا اللّٰهِ

انفاقی مثال : اَلْمَعْدُ كُو اَلْمَعْدُ پڑھنا واجب ہے۔

چوتھا حکم تاہ کو دال کر کے دال کو دال میں ادغام کرنا جائز ہے۔

پہلی دو شرطیں وہی ہیں۔

تیسری شرط وحدت کلمہ نہ ہو۔ احترازی مثال اَلْمُنْعَد۔

انفاقی مثال : اَتَقَلْتُ دَعَوُا اللّٰهَ كَوَاتَقَلْتُ دَعَوُا اللّٰهَ پڑھنا جائز ہے۔

ان صیفوں کو حل کریں

اَنَّا اَنَّا	اِيْجَابُ	مِيْرَا	مِيْجِيَانِ	لَكْ حَرْج
مِيْثَاقِي	مِيْخَفِي	اَشَاعَتْ	وَكْ وَكْ	وَتَاوَتْ
وَتَاوَتْ	مِيْجَلِيْهِ	مِيْتَرْنَا	اِيْلَاءِ	فَكْ غِمْنِ
يَحْرَا	فَكْ فِكْ	فَكْ رَكْ	لَكْ لَانِ	مِيْلَادُ
وَجَلْنَا				

قانون (۶۱) اُعد اشاح کا قانون حکم ۱۔ شرائط ۳

ہر واو مضموم یا مکسور کہ واقع شون، در اول کلمہ و ما بعد ش
 دیگر واو متحرک نباشد یا مضموم کہ مقابلہ عین کلم باشد
 ہمزه می شون جواز بشرطیکہ در مفارِع معلوم نباشد
 اس قانون کا نام ہے اُعد اشاح کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور شرطوں کی دودو
 جماعتیں ہیں۔ اور ہر جماعت کے لیے تین تین شرطیں ہیں۔

پہلی حکم واو کو ہمزه سے بدلنا جائز ہے۔ پہلی جماعت کی

پہلی شرط واو مضموم یا مکسور ہوا حترازی مثال وَعَدَ

دوسری شرط واو شروع کلمہ میں ہوا حترازی مثال قَوْلَ

تیسری شرط اس واو کے بعد دوسری واو متحرک نہ ہو حترازی مثال وُورَ

اتفاقی مثال: وَعَدَ وَ شَاخَ سے اُعد اشاح پڑھنا جائز ہے۔

دوسری جماعت:

پہلی شرط واو مضموم حترازی مثال وَعَدَ

دوسری شرط واو عین کلمہ کے مقابلے میں ہو حترازی مثال وَعَدَ

تیسری شرط مفارِع میں نہ ہو حترازی مثال يَقُولُ

اتفاقی مثال: اَدْوَرَّ سے اَدْوَرَّ، قَوْلَ سے قَوْلَ پڑھنا جائز ہے۔

نائدہ واو متحرک کے بعد اگر واو ساکن ہو تو اس کو بھی ہمزه بتدیل کرنا جائز ہے۔ جیسے:

وُورِی کو اُورِی پڑھنا جائز ہے کیونکہ نفی واو متحرک کی ہے۔

نائدہ چند الفاظ شاذ ہیں جن میں شرائط نہ ہونے کے باوجود قانون جاری ہے۔ مثلاً واو

منفوح کو ہمزه سے تبدیل کیا جاتا ہے جیسے اَحَدٌ۔ اَنَاءٌ۔ اَسْمَاءٌ (بروزن لَعْلَاءُ) جو دراصل

وَاحِدٌ۔ وَ نَاءٌ۔ وَ سْمَاءٌ

اور واو مضموم کو بھی ہمزہ سے تبدیل کیا جاتا ہے جیسے وَجَاءَ تُكَلِّانُ تَرَائِدُ رَاصِلُ وَجَاءَ وَتُكَلِّانُ وَرَائِدُ۔

نائدہ اسماء میں دو مذہب ہیں ① سیبویہ ② مبرد۔ امام سیبویہ کے نزدیک اس کا اصل و سماء ہے بروزن فعلاء جو وسماحتہ سے ہے۔ معنی حسن الوجہ۔ علامہ مبرد کے ہاں اس کا وزن افعال ہے اور اس کا مفرد اسم ہے اور یہ غیر منصرف ہے بوجہ علیت اور تانیث معنوی کے لیکن راجح مذہب سیبویہ کا ہے کیونکہ تسمیۃ بالصفات اکثر ہے نہ تسمیۃ بالجورع سے (جار بردی)

نائدہ مذکورہ قاعدہ لفظ اولیٰ مقصود ہے ہو جاتا ہے کیونکہ اس کا اصل و ولیٰ تو یہاں واو کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

جواب: نمبر ۱: یہ شاذ ہے فوائدِ حقہ۔ دستور المبتدی۔

جواب: نمبر ۲: یہ محمول علی الجمع ہے جس طرح اس کی جمع اول میں واو ہمزے سے وجو با تبدیل ہو جاتی ہے اس طرح اس کے واحد کو اسی پر محمول کرتے ہوئے واو کو ہمزے سے تبدیل کیا گیا ہے۔ ان شئت التفصیل فارجمع الی جار بردی و شرح شافعیہ۔

قانون (۴۲) یعد کا قانون حکم ۱۔ شرائط ۲

ہر باب مثال واوی بروزن مَنَعَ يَمْنَعُ یا کہ ماضی اولیا فتنہ شدہ
باشد یا مضارع معلومش بروزن يَقُولُ باشد در مضارع معلوم او
فا کلمہ را حذف کنند وجوبا و از باب قَوْل يَقُولُ در دو باب وَسَّعَ
يَسْعُ و وَطَى يَطِيْ نیز

اس قانون کا نام ہے یعد کا قانون ہے۔

جس کے لئے ایک حکم اور شرطوں کی تین جماعتیں ہیں اور ہر جماعت میں دو دوشرطیں ہیں پہلی
شرط مشترک ہے۔

پہلا حکم مضارع معلوم میں قاکلمہ کو حذف کرنا واجب ہے۔

پہلی جماعت کی پہلی شرط یہ ہے۔

پہلی شرط مثال واوی کا باب ہوا حترازی مثال يَسْرَ يَسْرُ

دوسری شرط مَنَعَ يَمْنَعُ کے وزن پر ہوا حترازی مثال وَ سَمَ يَوْسَمُ

اتفاقی مثال : وَ ضَعَ يَوْضَعُ سے يَضَعُ پڑھنا واجب ہے۔

دوسری جماعت کی پہلی شرط وہی ہے

تیسری شرط ایسا باب ہو جس کی ماضی بہت کم استعمال ہوا حترازی مثال وَ جَلَّ

يُوجَلُّ۔

اتفاقی مثال : وَ زَرَّ يَوْزَرُّ سے يَلْزَرُ۔

تیسری جماعت کی پہلی شرط وہی ہے

تیسری شرط قَوْل يَقُولُ کے وزن پر ہوا حترازی مثال وَ سَمَ يَوْسَمُ۔

اتفاقی مثال : وَ عَدَّ يَوْعَدُّ سے يَعِدُّ پڑھنا واجب ہے۔

ملاحظہ اَوْعَدَ اَوْضَعَ اور ان کے ہم مثل الفاظ میں دو قانون وجوبی ہیں۔

① مِيعَادٌ ② يَعْدُ يَضَعُ لیکن میعاد جاری نہیں کیا جاتا اور فقط یَعْدُ والا قانون جاری کیا جاتا ہے اس کی کیا وجہ ہے۔

جواب: مِيعَادٌ متقاضی ابدال ہے اور یَعْدُ متقاضی حذف ہے اور قاعدہ ہے کہ جس مقام پر ابدال اور حذف میں تقابل ہو تو ترجیح حذف کو ہی ہوتی ہے کیونکہ ابدال۔ حذف وغیرہ سے مقصود تخفیف ہے اور یہ بات واضح ہے کہ حذف میں بہ نسبت ابدال کے زیادہ تخفیف ہوتی ہے۔

ان صیغوں کو حل کریں

وَيَذَرُكَ	يَعْدَايَ	أَعْلَدُ	هَنَرْتُ	بَتَقُلُّ
أُعِدَّتَا	طَلُّ	شِرِي	إِرَاتُ	لَمْ تَهَيِّ
هَبَّأُ عَدَد				
//				
//				
أُحِثُّ	وَنَتُّ	وَنَذَرُ	أَمَدُ	لَا
وَتَذَرُونَ	لَا تَقْفُ			

قانون (۴۳) اواعد کا قانون حکم اولی شرط ۱

ہر دو واو متحرک کہ جمع شوند در اول کلمہ واو اولیٰ

را بھمزہ بدل کنند وجوبا

اس قانون کا نام ہے اواعد کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم ہیں اور تین شرطیں ہیں

حکم پہلی واو کو ہمزہ کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط دو واو جمع ہوں احترازی مثال وَعَدَ۔

دوسری شرط دونوں متحرک ہوں احترازی مثال وُورِی۔

تیسری شرط دونوں شروع کلمہ میں ہوں احترازی مثال قَوَوْ۔

اتفاقی مثال : وَوَاعِدُ سے اَوَاعِدُ، وَوَعِدُ سے اَوُعِدُ۔

سوال : سوال ہوتا ہے کہ اولیٰ دراصل وولیٰ تھا۔ یہاں تو دونوں واو متحرک نہیں تھیں آپ نے قانون کیوں جاری کیا؟

جواب : یہ شان ہے۔

موزون	اصل	وزن	قانون	تظہیر
أَجَدَ بغير همز	وَجَدَ	فُعَلَ	أُعِدَ	ضُرِبَ
كُنَلْ	كُوِلْ	فُعَلَ	أُعِدَ	ضُرِبَ
لَمْ تَضَعِيْ	لَمْ تَوْضَعِيْ	لَمْ تَفْعَلِيْ	يَعِدُ	لَمْ تَمْنَعِيْ
لَنْ كَجَدَ	لَنْ تَوْجَدَ	لَنْ تَفْعَلَ	يَعِدُ	لَنْ تَضْرِبَ
بُنْ	اَوْبُنْ	اِفْعَلْ	يَعِدُ۔ همزہ	اِضْرِبْ
بُنْ	اَوْبُنْ	اِفْعَلْ	///	اِعْلَمْ
عَلَا ۳ عدد	اَوْعَلَا	اِفْعَلَا	//	اِعْلَمَا
//	اَوْعَلَا	اِفْعَلَا	//	//

یَهَبُ	یَوْهَبُ	یَفْعَلُ	یَعْلَمُنْ	// خفیہ	إِعْلَمَنْ
یَصِفُونَ	یُوصِفُونَ	یَفْعَلُونَ	یَضْرِبُونَ	یَعِد	یَمْنَعُ
قَدْ نَأْنِ	أَوْ كَدْنَانْ	إِفْعَلْنَانْ	إِضْرِبْنَانْ	یَعِد۔ ہمزہ	إِضْرِبْنَانْ
هَبْ لِيْ	إَوْهَبْ	إِفْعَلْ	إِمْنَعْ	//	إِمْنَعْ

سوال : واؤ کو ہمزہ کے ساتھ کیوں تبدیل کرتے ہو؟

جواب : ایک جنس کے دو حرفوں کا کلمہ کے شروع میں جمع ہونا ثقل کا باعث ہے بالخصوص جب حرف علت ہوں اور زیادہ ثقل ہو جاتا ہے۔

اور پھر بالخصوص جب حروف علت میں سے دو واؤ جمع ہو جائیں تو اور زیادہ ثقل پیدا ہو جاتا ہے اس ثقل سے بچنے کے لیے واؤ کو ہمزہ کے ساتھ تبدیل کر دیتے ہیں۔

سوال : آپ پہلی واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کرتے ہیں۔ دوسری واؤ کو کیوں نہیں کرتے تا کہ ثقل ختم ہو جائے؟

جواب : اگر دوسری واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کر دیں تو پھر ممکن ہے کہ پہلی واؤ کے ساتھ ایک اور واؤ عاطفہ یا قسمیہ آجائے پھر ثقل پیدا ہو جائے گا اس وجہ سے پہلی واؤ کو تبدیل کرتے ہیں۔
تحقیق لفظ اول : مشہور تین قول ہیں ایک صحیح اور دو غیر صحیح۔

پہلا مذہب : وء ل سے ہے اس کا اصل اول ثل تھا۔

دوسرا مذہب : اول سے ہے اس کا اصل اول ہ دونوں صورتوں میں ہمزہ کو دو سے تبدیل کر کے ادغام کیا تو اول ہو گیا۔ لیکن یہ دونوں صحیح نہیں۔

تیسرا مذہب : صحیح یہ کہ وء ل سے ہے۔ شروع میں ہمزہ زائدہ لایا گیا اور واؤ کو واو میں ادغام کیا گیا تو اول ہو گیا۔ اس قول کے صحیح ہونے کی دلیل یہ کہ اس کی مونث اولیٰ اور جمع ا

ول سے آتی ہے جو کہ اصل وولی اور وول تھے۔ مزید تفصیل شروع الشافیہ۔ فوائد ہیعیہ میں
ملاحظہ فرمائیں۔

<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>

٥٤٠٠ (٥٤٠٠) **يُوجَلُّ يَاجَلُّ يَجَلُّ** كَا قَانُون **حُكْمُ ١. شُرُوطُ ٢**

ہریاب مثال واوی از عَلِمَ یَعْلَمُ کہ غیر محذوف الفاء باشد
در مضارع معلوم اوسوائے اصل سه وجه خوالدن جائز است
چنانچہ در یُوَجِّلُ، یَاَجِّلُ، یُجِّلُ، یَجِّلُ خوالدن جائز است
اس قانون کا نام ہے یُوَجِّلُ یَاَجِّلُ یُجِّلُ یَجِّلُ کا قانون ہے۔

اس کے لئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم : یہ ہے کہ مضارِع معلوم میں سوائے اصل کے تین وجہ سے پڑھنا جائز ہے۔

پہلی شرط یہ ہے کہ باب مثال واوی کا ہو۔ احترازی مثال یَسْرَیْسُر۔

دوسری شرط یہ ہے کہ علمِ یلیم کے وزن پر ہوا حترازی مثال **وَسَمَّ يَوْمًا**۔

تیسری شرط یہ ہے کہ فاکلمہ اس کا حذف نہ ہو اترازی مثال **وَمِيعَ يَسْعُ**۔

اتفاقی مثال: یُوْجَلُ کو یَا جَلُ، یُیْجَلُ، یُجَلُ پڑھنا جائز ہے۔

موزون	اصل	وزن	قانون	نظير
فَاتَيْلِدُ	اَوْتَيْلِدُ	اِفْعِلْ	اتقد. همزه	اكتسب
لَمْ يَلِدْ	لَمْ يُولَدْ	لَمْ يَقْعِلْ	يعد	لَمْ يَضْرِبْ
فَتَّ لَعَتْ	اَوْتَلَعَتْ	اِفْعَلَتْ	اتقد. همزه	اِكْتَسَبَتْ
رِمَوْا	اَوْرَمَوْا	اِفْعِلُوا	يعد. همزه	اِضْرِبُوا
لَمْ ارَدْ	لم اوردْ	لَمْ اَفْعَلْ	// شهد	لَمْ اَضْرِبْ
رِمَ	اَوْرَمَ	اِفْعَلْ	يعد = همزه	اِعْلَمَ
رِمَ	اَوْرِمَ	اِفْعِلْ	//	اِضْرِبْ
رَمَزَ	فَعَلِلْ			دَخَرَجْ

زَمَزَمَ	...	فَعَلَلَ		دَخَرَجَ
هَتَرَدُ	هَلْ. تَوَرَّدُ	تَفَعَّلُ	يعد. شمسی شهد	تَضَرَّبُ
فَشَّتْ	اُفْعِشِدَتْ	اُفْعِلَتْ	خصم. همزه. وعدت	اُكْتُسِبَتْ
اُمَكِّنَ	اَنَّ. مَكِّنَ	لَعِيلُ	یرملون	شَرِيفُ

قانون (۲۴) یوسر کا قانون حکم ۱۔ شرط ۲۲

ہر یا نہ ساکن مظهر غیر واقع مقابلہ فا کلمہ باب افتعال ما قبلش مضموم آن را باوا بدل کنند وجوياً بشرطیکہ در جمع افعَل، فعلاء صفتہ و فعلی صفتہ و واسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی نہا شد اگر یا شد ضمہ ما قبلش را بکمرہ بدل کنند وجوياً اس قانون کا نام ہے یوسر کا قانون ہے۔

جس کے لئے دو حکم ہیں پہلے حکم کے لیے سات شرطیں ہیں ان میں سے پہلی تین شرطیں وجودی باقی چار شرطیں عدی ہیں۔
دوسرے حکم کے لیے شرطوں کی تین جماعت ہیں۔ ہر جماعت کے لیے پانچ پانچ شرطیں ہیں۔ ہر جماعت کی پہلی تین شرطیں مشترک ہیں۔

پہلا حکم یاد کو او سے بدلنا واجب ہے

پہلی شرط یاد ساکن ہو احترازی مثال بیع

دوسری شرط یاد ساکن مظہر ہو احترازی مثال میوز

تیسری شرط ماقبل مضموم ہو احترازی مثال بیع

چوتھی شرط باب افتعال کے قائلے کے مقابلے میں نہ ہو احترازی مثال ایتسر

پانچویں شرط افعَل، فعلاء صفتی کی جمع میں نہ ہو احترازی مثال بیض

چھٹی شرط فعلی صفتی میں نہ ہو احترازی مثال خینکی

ساتویں شرط اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی کے صیغے میں نہ ہو احترازی مثال

میوع

انفائی مثال: ییسر سے یوسر پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم یاد کے ضمہ ماقبل کو کمرہ سے بدلنا واجب ہے۔ پہلی جماعت کی پہلی

چار شرطیں دی ہیں۔

پانچویں شرط : افعال فعلاء صفتی کے جمع میں ہوا حرازی مثال یُسْرُ۔

انفائی مثال : بِيض سے بِيض

دوسری جماعت کی پہلی چار شرطیں دی ہیں

پانچویں شرط : فعلی کے وزن پر ہوا حرازی مثال یُسْرُ۔

انفائی مثال : حُبْلَى سے حِبْلَى۔

تیسری جماعت کی پہلی چار شرطیں دی ہیں۔

پانچویں شرط : اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یا ئی کے صیغے میں ہوا حرازی مثال یُسْرُ۔

انفائی مثال : مَبِیْع سے مَبِیْع پڑھنا واجب ہے۔

ان صیغوں کو حل کریں

لَا يَجْعَلَنَّ	أَوْاعِظْ	أَوْصِلْ	لَا يَلْقَيْنَ	مُؤَسِّرِينَ
لَدُنَّ	يَجْعَلُوْهُ	فَأَوْيَلَا		

افعل کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) ای۔ (۲) تفضیلی۔ (۳) صفتی۔

افعل اسمی : وہ ہے جو اَفْعَل کے وزن پر ہوا اور کسی کا نام ہو جیسے احمد۔

افعل تفضیلی : وہ ہے جو اَفْعَل کے وزن پر ہوا اور اس میں زیادتی والا معنی موجود ہو جیسے

اضرب۔ بہت زیادہ مارنے والا۔

افعل صفتی : وہ ہے جو اَفْعَل کے وزن پر ہوا اور اس میں وصفی موجود ہو جیسے احمر ابیض

اسود۔

فائدہ : اسم تفضیل کا مؤنث ہمیشہ فعلی کے وزن پر آتا ہے اور افعلی صفتی کی مؤنث

فعلاء کے وزن پر آتی ہے۔

فعلی بھی تین قسم پر ہیں۔

فعلی اسمی: جس میں اسمیت والا معنی موجود ہو جیسے طُوبیٰ (درخت کا نام ہے)۔

تفضیلی: جس میں زیادتی والا معنی موجود ہو جیسے ضُرُوبی (زیادہ مارنے والی عورت)۔

فعلی صفتی: جس میں وصفی معنی ہو جیسے حُیکمی (ناز و خُمرے سے چلنے والی عورت)

فعلاء دو قسم پر ہیں۔

(۱) صفتی (۲) اسمی۔

فعلاء اسمی: جو فعلاء کے وزن پر ہو اور اس میں اسمیت والا معنی موجود ہو جیسے

صحراء

فعلاء صفتی: جو فعلاء کے وزن پر ہو اور اس میں وصفیت والا معنی موجود ہو جیسے حمراء،

بیضاء

بمعنی سفید عورت۔

سوال: فعلی اسمی میں آپ یاہ کو واؤ کے ساتھ تبدیل کرتے ہو اور فعلی صفتی میں یاہ کو تبدیل نہیں کرتے بلکہ اپنی حالت پر رکھتے ہو اسکی کیا وجہ ہے؟ اسمی اور صفتی میں فرق کرنے کے لئے برعکس کر لینے سے فرق ہو سکتا تھا۔

جواب: فعلی صفتی میں فعل کی طرح پہلے سے معنوی ثقل تھا۔ اور واو بھی ہنسہٹ یاہ کے ثقل ہے۔ اگر یاہ کو واو سے تبدیل کرتے لفظی بھی ثقل آ جاتا ہے حالانکہ اعلال تو ثقل کم کرنے کے لئے ہوتا ہے اس لئے صفتی میں یاہ کو واو سے نہیں بدلا۔

اور چونکہ فعلی اسمی میں خفت ہے لہذا وہاں یاہ کو واو سے تبدیل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

واللہ اعلم وعلہ اتم واحکم۔

ختم شد قوانین منال

مثال کے قوانین کے مشترکہ صیغہ جات

موزون	اصل	وزن	قانون	تظہیر
فَاطَلَعَ	إِطْلَعَ	إِثْعَلَّ	صاد. حمزہ	اِكْتَسَبَ
فَعْلًا كُنْتُ	تَوَكَّلْتُ	تَفَعَّلْتُ	التقد وعدت	تَصَرَّفْتُ
إِنْ لَا تِلْمًا ۹	لَا تَوْلِمَانِ	تَفْعِلَانِ	يعد. نون. اعرابی	نفي معلوم
//	//	//	//	//
//	//	//	//	//
//	لَا تَوْلِمَا	لَا تَفْعِلَا	//	نہی حاضر
//	//	//	//	//
//	//	//	//	نہی غائب
//	لَا تَوْلِمَنَّ	لَا تَفْعِلَنَّ	نون خفیفہ	نہی حاضر
//	//	//	//	نہی غائب
//	إِوْإِنْ كَيْتَ الْوِ	يَا اِفْعِلْ فَعَلْ	يعد. حمزہ. قال. يعد. همزہ	إِضْرِبْ. فَعَلْ اِفْعِلَا
عَنْ	إِوَعَنْ	اِفْعَلْ	يعد حمزہ	إِمْنَعْ
مِنْ	إِوَمِنْ	اِفْعَلْ	//	اضرب
وَزْنَ ۲ عدد	إِوَزْنَنَّ	اِفْعِلَنَّ	يعد - حمزہ	إِضْرِبَنَّ
//	وَزْنَنَّ	فَعِلَنَّ		عَلِمَنَّ

أَوْزَنُوا	أَوْ. وَزَنُوا	فَعَلُوا	ضَرَبُوا
السِرَتْنِ	اَيْتَسِرَتْنِ	اَفْعَلَتْنِ	اَكْتَسِبَتْنِ
لَتَقْطُ	تَوَقَّظُ	تَفَعَّلُ	تَصَرَّفُ
وَاعْطَاكَ ٣	وَاعْطَانِ	فَاعْلَانِ	ضَارِبَانِ
عدد			
//	وَاعْطَا	فَاعِلَا	امر حاضر
//	//	//	//
//	وَاعْطَنْ	فَاعِلَنْ	نون خفيفه
الْإِبَاحَةَ	إِبَوَاحَ	إِفْعَالُ	يقال . التغاء . مصدر اِكْرَامُ اقامة
لَسَعَةً	وَسَعُ	فِعْلُ	عدة . اقامة
وَيَنْعِهِ	يَنْعُ	فَعْلُ	اضافت
مَعَا	إِوْمَعَا	إِفْعَلَا	يعد . همزه
//	//	//	//
//	إِوَصَعَنْ	إِفْعَلَنْ	نون خفيفه
//			
فَعْطَوْهَنْ	إِوْعَطُوا	إِفْعَلُوا	همزه وصلى
بِتَوَحِّدَيْنِ	بَلْ. تَوَحِّدَيْنِ	تَفْعِلَيْنِ	يعد . شمسي حلقى
مَاجِدُ	أَوْجِدُ	أَفْعِلُ	أَضْرِبُ

أَنْ	إِوَأَنَّ	إِفْعَلْ	يعدل. همزه	إِمْنَعْ
إِنْ	إِوِئِنْ	إِفْعِلْ	//	إِضْرِبْ
إِنَّ	إِوِائِنْ	إِفْعَلَنْ	يعدل. همزه	إِضْرِبَنَّ
أَنَّ	إِوِائَنَّ	إِفْعَلَنَّ	//	إِمْنَعَنَّ
إِنَّ أَنْ	إِنَّ ءِنَّ	إِفْعَلَنَّ	ادغام دو مرتبہ	إِنَصْرِفَنَّ
أَنَّ أَنْ	إِنَّ ءِنَّ	إِفْعَلَنَّ	همزه	إِنَصْرِفَنَّ
أَنَّ إِنْ	إِنَّ إِنْ	إِفْعَلَنَّ	همزه	إِنَصْرِفَنَّ
دَعَايِي	إِوَدَعَا	إِفْعَلَا	يعدل. همزه	إِمْنَعَا
//	//	//	//	//
//	إِوَدَعَنَّ	إِفْعَلَنَّ	نون خفیفه	إِمْنَعَنَّ
أَوْاعِظْ	وَوَاعِظْ	فَوَاعِلْ	او اعد	ضَوَارِبْ
تَبَوَّأَ		تَفَعَّلَا		تَصَرَّعَا. ماضی
//	//	//	//	اسم حاضر
//	//	//	//	//
//	تَبَوَّأَنَّ	تَفَعَّلَنَّ	نون خفیفه	// خفیفه
سَعَانْ	إِوَسَعَانْ	إِفْعَلَانْ	يعدل. همزه	إِمْنَعَانْ
//	//	//	//	

مَسْجِدٌ ۳ عدد	مَفْعَلٌ			ظرف، مَضْرِبٌ
//	إِسْجَدَ	إِفْعَلْ	همزه	امر حاضر معلوم
//	سُجِدَ	فُعِلَ	شهد	ماضی معلوم
يُرْتَبَى	يُورَثُ	يُفْعَلُ	يعد	يَضْرِبُ
فَاطَهُرُوا ۳ عدد	تَطَهَّرُوا	تَفَعَّلُوا	خصم	تَصَرَّفُوا
//	//	/	//	امر حاضر
//	تَطَهَّرَنَّ	تَفَعَّلَنَّ	//	امر حاضر
يُرْكَبُ	إِرْكَبُ	إِفْعَلْ	همزه	إِعْلَمْ
فَتَاسَرَّتُمُوهُ	تِاسَرَّتُمُوهُ	تَفَاعَلَّتُمُوهُ	اتقد	تَضَارَبْتُمْ

ان صیغوں کو حل کریں

يُرْتَبَى	سَهْدِي	إِمَارَةٌ	يَجِدَنَّ	كَمْ تَقِينِ
أَصْلُ	كَمْ يَعْظُ	لَهَبْتُ	مَنْ	
بَلَا				
//				
//				
رِمَالِي	فَتَحَسَنَ	إِكْتَسَبَ	لَا تَأْجَعِي	هَنْعَظُ

			وَعَلِمَ	وَذَرَوْا
				مَنْصَبُ
				//
				//
				وَدَعُ
				الْأَتَمُّلَانُ
				٨ عدد
				//
رَبِّ نَسْتَمْتَعُ	رَبِّ نَصْرِفُ	لَمْ يَطْنُنْ	لَتَجَابِيْ	لَتَذَبْ
تَاعَلُونَ	أَوَارِكُ	لَمْ يَدْعُنْ	لَا هَبْ لَكَ	اتَّكَلَا
مُتَكَيِّمِنَ	لَتَّ بَرَبْرَنَ	أَلَمْ يَجِدَكَ	لَا يَمْتَعَانِ	بَيِّنُ
لِنَبِّجُلْ	إِتْوَارُكُ	أَبْرَكُ	بَلْ أَدَارَكَ	لَتَجَارَوْ
				يَعِظَانُ ٣ عدد
				أَلَمَّا ٣ عدد
				//
				//
				//
				يَذَرُونَ
				وَدَعَتَا ٢ عدد

				//
				يَدْعُونَ
				قَضَى ٢ عدد
				//
			لَقَانُ	مِيرَاتَا
				وَذَرَأُ ٣ عدد
				//
				//
				//
				هَبْنِ
				أَنْ كَرُّتُوا
				لَرُكْنٌ
				لَا يُبْجَعَانُ ٦ عدد
				//
				إِيَا ٣ عدد
أَتَعَدَّ إِلَيْنِي	أَنْ كُتِبُوا لَهُمْ	تَبْلُنَ	وَكَذَرُواهَا	إِيَانُ ٢ عدد
أَبُ	لِيُتْرَنَ	لَا تَبْلُنَانِ	فَلَمَانُ	حَتَّى يَلْجَ
- تَبْرُونَ	إَيْنَ	يَبْصَنَ	تَبْعِينَ -	لَرُكْنٌ

﴿قوانین اجوف﴾

۱۸۸۵ (۶۶) قال باع کا قانون حکم ۱۔ شرائط ۱۸

ہر واو، و یا متحرک بحرکت لازمی کہ ما قبلش مفتوح باشد،
از آن یک کلمہ بالف مبدل شود وجوبا بشرطیکہ آن واو و
مقابلہ فاء کلمہ عین کلمہ ولفیف و و در حکم عین کلمہ ناقص
نہ باشد، و ما بعدش مدہ زائدہ کہ لازم بود تحقق و سکون او، و
حرف تثنیہ و الف جمع مؤنث سالم و بائہ نسبت و نون تاکید
نہ باشد و آن کلمہ بر وزن **فَعْلَانٌ**، و **فَعْلَى** و بمعنی آن کلمہ کہ
در آب تعلیل نیست نہ باشد و مقابلہ عین کلمہ و مقابلہ عین
کلمہ بدل از حرف صحیح و ملحق و مقابلہ
عین کلمہ فعل تعجب نہا شد

اس قانون کا نام ہے **قَالَ بَاعَ** کا قانون ہے۔

جس کے لئے ایک حکم اور آٹھارہ شرطیں ہیں جن میں چار شرطیں وجودی ہیں اور چودہ عدمی
ہیں۔

پہلا حکم واو اور یا کو الف سے بدلنا واجب ہے۔

وجودی شرطیں

پہلی شرط واو اور یا متحرک ہو یا حرازی مثال **قَوْلُ بَيْعٍ**

حرکت لازمی ہو یا حرازی مثال **لَوْ اسْتَطَعْنَا**

ما قبل مفتوح ہو یا حرازی مثال **قَوْلُ بَيْعٍ**

دوسری شرط

تیسری شرط

ایک کلمے میں ہوا حترازی مثال سَيَقُولُ

چوتھی شرط

عد می شرطیں

پہلی شرط واو یا ء فاعل کے مقابلے نہ ہوا حترازی مثال تَوَاعَدَ تَيَاسَرَ۔

مقابلہ عین کلمہ لفیف مقرون کے نہ ہوا حترازی مثال قُوَّوْ

دوسری شرط

طَوَى

مقابلہ عین کلمہ ناقص حکمی کے نہ ہوا حترازی مثال اِدْعُوْا اِرْمِيْ

تیسری شرط

واو اور یاء کے بعد ایسا مدہ زائد نہ ہو جس کا ثابت رکھنا لازمی ہو

چوتھی شرط

حترازی مثال سَوَادٌ بَيَاضٌ۔

واو اور یاء کے بعد حرف ثنیہ نہ ہوا حترازی مثال دَعَوَا رَمَيَا

پانچویں شرط

الف جمع مونث سالم کا نہ ہوا حترازی مثال عَصَوَاتٌ رَمَيَاتٌ

چھٹی شرط

یائے نسبت کی نہ ہوا حترازی مثال عَصَوِيٌّ رَحَوِيٌّ

ساتویں شرط

نون تاکید کا نہ ہوا حترازی مثال اِرْعَوْنَا اِخْشَيْنَا

آٹھویں شرط

واو اور یاء ایسے کلمے میں نہ ہو جو کھلان کے وزن پر ہوا حترازی مثال

حَيَوَانٌ مَوْتَانٌ۔

واو اور یاء ایسے کلمے میں نہ ہو جو فعلی کے وزن پر ہو۔ حترازی

دسویں شرط

مثال صَوْرِيٌّ حَيَلِيٌّ

واو اور یاء ایسے کلمے کے معنی میں نہ ہو جس میں تعلیل نہ ہو سکتی

گیارہویں شرط

ہوا حترازی مثال عَوْرَ عَيْنٍ جو اِعْوَدَ اِعْيَنَ کے ہم معنی ہیں۔

مقابلہ عین کلمہ بدل از صرف صحیح کے نہ ہوا حترازی مثال شَيَّرَ۔ جو

بارہویں شرط

اصل میں شَجَرَتھا۔

مقابلہ عین کلمہ ملحق کے نہ ہوا حترازی مثال قَوْلُولٌ بَيَّوْعٌ

تیرہویں شرط

چودھویں شرط مقابلہ میں کلمہ فعل تعجب کے نہ ہو احترازی مثال **قَوْلٌ، بَيْعٌ**۔

اتفاقی مثال فعل کی **قَوْلٌ بَيْعٌ** واو متحرک ماقبل مفتوح تھا اس کو الف سے بدل دیا تو **قَالَ، بَاعَ** ہو گیا۔ اسم کی مثال **يَوْمٌ** سے **بَابٌ** نِبْ سے **نَابٌ** ہو گیا۔

قال باع کا قانون

واو اور یا متحرک ہو تو قانون جاری ہوتا ہے۔

ساکن ہونے کی صورت صرف دو جگہ سماعی طور پر جاری ہوا ایک جواز ایک وجوہا جاہل میں جواز اور طائیفہ میں وجوہا۔

(۲) حرکت عارضی کی تین صورتیں ہیں

(i) اتقائے ساکنین کی وجہ سے حرکت دی جاتی ہے

(ii) متجانسین کے ادغام کی وجہ سے حرکت نقل کی جائے جیسے **يَعْلَمُ**۔

(iii) کسی حرکت کی تابع کر کے حرکت دی جائے جیسے **بَيْضَاتٌ** کو **تَالِحٌ** کیا **تَمَرَاتٌ** کا **بَيْضَاتٌ** **بَيْضَةٌ** کی جمع ہے۔

(۳) ما بعد کوئی ایسا مدہ زائد نہ ہو جو خاص معنی کے لئے نہ ہو۔ اگر خاص معنی کے لیے ہے جیسے **دَعَا** تو قانون جاری ہوگا۔

(۴) واو اور یاہ مقابلہ میں کلمہ فعل تعجب کے نہ ہو اگر لام کلمہ کے مقابلے میں ہوگا تو قانون جاری ہو جائے گا جیسے **مَا ادْعَوْهُ مَا ارْمَيْهُ** سے **مَا ادْعَاهُ مَا ارْمَاهُ**۔

(۵) واو اور یاہ مقابلہ میں کلمہ ملحق نہ ہو اگر لام کلمہ کے مقابلے میں ہوگا تو قانون جاری ہو جائے گا جیسے **قُلِّي تَعْلٰی**۔

(۶) ہم نے واو اور یاہ مقابلہ میں حرف صحیح سے بدلا ہوا نہ ہو اگر لام کلمہ بدلا ہوا ہوگا تو قانون جاری ہو جائے گا جیسے **دَسِي تَقْطِئِي، تَقْطِئِي**۔

نکاتہ : واو یاہ ساکن ماقبل مفتوح کو الف سے تبدیل کرنا جائز ہے **قَوْلًا** کو **قَالًا** اور **بَيْعًا** کو

ہناجاً پڑھنا جائز ہے۔

ملاحظہ: واویاء کو الف سے تبدیل کرنے کی وجہ یہ کہ واو اور یاء دو حرکت سے پیدا ہوتی ہیں اور جب ان کی حرکت اور ما قبل کی حرکت جمع کی جائے تو چار حرکات کا جمع ہونا لازم آتا ہے جو کہ ناجائز ہے بعض نے کچھ اور وجوہ بھی ذکر کی ہیں (جار بردی)

ملاحظہ: کچھ کلمات ایسے ہیں جن میں اس قانون کی جمیع شرائط ہونے کے باوجود قانون جاری کیوں نہیں ہوتا جیسے قَوْذٌ - غَمْبٌ - رَوْحٌ - خَوْلٌ - حَوْكٌ - خَوْنٌ۔

جواب: شاذ ہیں۔

لیکن علم الصیغہ والا یہاں بھی کہتا ہے کہ یہ شاذ نہیں ہیں اس لیے کہ ہماری ایک شرط تھی جو اسمیں موجود نہیں ہے وہ شرط یہ ہے کہ وہ واو اور یاء ایسے کلمے میں نہ ہوں کہ جس کا معنی ایسے جملے سے ملتا ہو کہ جس پر قانون جاری ہونا تھا لیکن کسی وجہ سے نہ ہوا اب قود اور خون کا معنی اعود اور اصید کے ساتھ ملتا ہے اور اعود ، اصید پر قانون جاری نہیں ہوا تو قود اور خون پر بھی جاری نہیں ہوگا لہذا یہ موافق قانون ہیں شاذ نہیں۔

سوال: چند کلمات ایسے بھی ہیں جن میں ایک شرط مفقود ہے پھر کیوں قانون جاری ہوتا ہے۔ جیسے اَعْمَاىَ يَعْْمَاىَ - اَيْدٌ - رَايَةٌ - غَايَةٌ - ان میں عدی کی تیسری شرط (مقابلہ صین کلمہ لفیف مقرون کے نہ ہو) مفقود ہے اور ذَارَانٌ - رَاوَانٌ - مَامَانٌ - حَاوَانٌ - ان میں عدی کی نویں شرط مفقود ہے (فعلان کے وزن پر نہ ہو) اور اِبْتِغَاءٌ يَبْتَغِىْ دِرَاصِلٌ اِبْتِغَاءٌ يَبْتَغِىْ ان میں گیارہویں شرط مفقود ہے (واویاء ایسے کلمے ہم معنی نہ ہو) جس میں قانون جاری نہ ہو۔ اور یہ باب تفاعل کے معنی میں ہیں اور باب تفاعل میں قانون جاری نہیں ہوتا۔

جواب: یہ کلمات بھی شاذ ہیں۔ تیسرا البتدی۔ مراح الارواح

ملاحظہ: قانون میں کہا گیا ہے کہ عَوِذَ عَيْنٍ اَعُوذُ اَعَيْنٌ کے معنی میں ہیں۔ حالانکہ عَوِذَ عَيْنٍ مجرد ہیں اور اَعُوذُ اَعَيْنٌ مزید ہیں اور قاعدہ ہے مجرد اصل ہوتا ہے اور مزید فرع تو فرع

اصل کے معنی میں ہوتا ہے نہ کہ اصل فرع کے معنی میں۔

جواب : یہ آپ کا قاعدہ بالکل درست ہے لیکن یہاں ایک اور قاعدہ ملحوظ ہے۔ کہ رنگ عیب والے معنی کے لئے دو باب وضع کیے گئے ہیں اِفْعَالٌ، اِفْعِلَالٌ۔ اور باقی ابواب ان مذکورہ معانی کے اعتبار سے ان دو بابوں کی فرع ہیں اگرچہ وہ مجرد ہی ہوں لہذا یہ کہنا درست نہیں ہے کہ اصل فرع کے معنی میں کیا گیا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ فرع کو اصل کے معنی میں کیا گیا ہے۔

فائدہ : صرفی لوگ بعض اوقات عین کلمہ میں حرف صحیح کو حرف علت سے بدل دیتے ہیں جیسے حَجَرٌ کو حَسِرٌ پڑھتے ہیں اور کبھی لام کلمہ میں حرف صحیح کو حرف علت سے بدل دیتے ہیں جیسے دَسَسٌ کو دَسِی پڑھتے ہیں۔

سوال : طوی اصل میں طوی تھا اس میں عین اور لام کلمہ دونوں پر قانون جاری ہو سکتا تھا لیکن آپ نے صرف لام کلمہ پر قانون کیوں جاری کیا؟

جواب : ۱۔ لام کلمہ تغیر و تبدل کا محل ہے اور اعراب کا تعلق بھی آخر کے ساتھ ہوتا ہے اس وجہ سے ہم نے تعلیل بھی آخر کلمہ میں کی ہے۔

جواب : ۲۔ یہ ہے کہ اگر عین کلمہ میں تعلیل کیا تو یطی ہو گیا اور یاء پر (مضارع میں) ضمہ لازم آتا اسوجہ سے ہم نے لام کلمہ میں تعلیل کی ہے۔

(۳)۔ اگر ہم عین کلمہ میں تعلیل کرتے تو طحای ہو جاتا اور کلمہ کے آخر میں حرف علت اور ما قبل الف لازم آتا حالانکہ اس طرح کا کلمہ پوری کلام عرب میں نہیں ملتا۔

جواب : عین کلمہ میں تعلیل کرتے اور طحای پڑھتے تو باب ضرب کا باب مع سے التباس لازم آتا اس سے بچنے کے لیے عین کلمہ میں تعلیل نہیں کی۔

نوٹ: ایک باب کا دوسرے باب کے ساتھ التباس اگرچہ اہل صرف کی تحقیق کے مطابق کوئی قوی مانع نہیں ہے لیکن پھر بھی بلا ضرورت اسکو اختیار کرنا امر غیر متحسن ہے۔

سوال : دَعَتْ اور دَعَتْ اَصْل میں دَعَوْتُ اور دَعَيْتُ تھے تو اس مقام میں واؤ اور یاء کے بعد حروف ساکن ہیں اور اس کا سکون بھی لازمی ہے۔ اور یہ سکون اعلال سے مانع ہے لیکن آپ نے قانون کیوں جاری کیا؟

جواب : واؤ اور یاء کے بعد مطلقاً کسی حرف ساکن کا آ جانا اعلال سے مانع نہیں ہے بلکہ واؤ اور یاء کے بعد ایسے مدہ زائدہ کا آنا کہ جس کا تحقق اور سکون لازمی ہو یہ مانع اعلال ہے اور یہاں حرف ساکن ہے لیکن مدہ زائدہ نہیں ہے۔

۲۔ بعض حضرات نے یہ جواب دیا ہے کہ ہم نے پہلے اعلال کیا ہے اور بعد میں حرف ساکن لاحق ہوا ہے لہذا یہ سکون مانع اعلال نہیں ہے۔

(۳) کہ یہ سکون اس وقت مانع اعلال ہے کہ جس وقت واؤ اور یاء اور وہ حرف ساکن ایک کلمہ میں ہوں اور دعوت وغیرہ میں دو ضمیر ھیں دوسرا کلمہ ہے لہذا مانع اعلال نہیں ہے اگرچہ فعل اپنے فعل سے مل کر ایک کلمہ کے حکم میں ہوتا ہے۔

سوال : بعض حضرات نے مذکورہ جواب پر سوال کیا ہے کہ پھر تو دعوا اور رمیا پر بھی قانون جاری ہونا چاہیے اس لیے کہ یہاں بھی حرف ساکن حقیقتاً دوسرا کلمہ ہے۔

جواب : دعوا وغیرہ میں ایک مانع موجود ہے وہ یہ ہے کہ اگر ہم دَعَوَا اور دَعَمَیَا میں قانون جاری کریں تو اعلال کے بعد دعا اور رمی رہ جائے گا۔ تو اس صورت میں تشنیہ کا مفرد کے ساتھ التباس لازمی آئے گا اور یہ مانع اعلال ہے اس وجہ سے دعوا میں قانون جاری نہیں کیا۔

سوال : واؤ اور یاء فَوَلَّ اور یَبَّعَ میں متحرک تھی اور الف جو ان کا بدل ہے وہ ساکن ہے حالانکہ ضابطہ یہ ہے کہ بدل مبدل منہ کی جنس سے ہوتا ہے۔

جواب : علامہ ابن جنی نے یہ جواب دیا ہے کہ ہم پہلے واؤ اور یاء کو ساکن کریں گے اور بعد میں الف کے ساتھ بدل کریں گے تاکہ بدل مبدل منہ کی جنس سے ہو جائے۔

سوال : لَیْسَ اَصْل میں لَیْسَ تھا۔ شرائط موجود ہیں قانون جاری کیوں نہیں کیا۔

جواب : پہلی وجہ یہ کہ لیس فعل ہے لیکن حرف کے ساتھ مشابہت قویہ کہتا ہے و
 الْمَشَابَهَةُ فِي عَدَمِ الدَّلَالَةِ عَلَى الْحَدِيثِ وَالزَّمَانِ وَمَعْنَى فِي نَفْسِهَا۔ جس طرح
 حرف پر قانون جاری نہیں ہوتا اسی طرح اس پر بھی نہیں۔ اور یہ لیس لفظائیت کے مشابہ ہے اور
 منفی ما اور لا کے مشابہ ہے۔
 دوسری وجہ یہ فعل غیر متصرف ہے۔ البتہ تخفیف کے لئے عین کلمہ کو ساکن کر دیا (دستور المبتدی)

موزون	اصل	وزن	قانون
فَعَالِمَا	طَالِمَي	فَاعَلَ	قال
يُدْعَى	يُدْتَعَى	يُفْعَلُ	دال. قال
تَخْتَارُونَ	تَخْتَوِرُونَ	تَفْعَلُونَ	قال
لَامَتْ	قَوْمَتْ	فَعَلَتْ	قال
دَعَا	دَعَوَ	فَعَلَ	//
//	اَوْدَعَا	اِفْعَلَا	بعد. حمزہ
//	//	//	//
//	اَوْدَعَنْ	اِفْعَلَنْ	// خفیفہ
اِتَّقَى	اَوْتَقَى	اِفْعَلَ	التقد. قال
اَمَ رَنَابُوا	اِرْتَوَبُوا	اِفْعَلُوا	قال. التقاء
وَلَفَوْهُمْ	اَوْفَفُوا	اِفْعَلُوا	بعد. حمزہ
مُخْتَارَات	مُخْتَوَرَات	مَفْعَلَات	قال
//	//	//	اسم مفعول
//	//	//	//
//	//	//	ظرف

فاعل	//	//	//	//
لَنْ جَادُوا	الْجَوْدُوا	انْفَعَلُوا	همزه. قال	الْصَرَفُوا
وَمَتَّازُوا	امْتِزُوا	افْتَعَلُوا	//	اِكْتَسَبُوا
وَلَهُمْ	وَلَّى	فَعَّلَ	قال	صَرَّفَ

<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>

۵۷) (۶۷) التقائے ساکنین کا قانون حکم ۵ شرائط ۱۰

التقاء ساکنین برد و قسم است علی حدہ و علی غیر حدہ؛ علی حدہ آن کہ ساکن اول مدہ یا لایمہ تصغیر و ساکن ثانی مدغم و وحدت کلمہ باشد، و ما سوائہ او علی غیر حدہ است و حکم علی حدہ خواندن ساکنین است مطلقاً و حکم علی غیر حدہ خواندن ساکنین است در حالت وقف، پس در حالت غیر وقف اگر ساکن اول مدہ یا لون خفیفہ باشد حذف کردہ می شود اتفاقاً سوائہ سہ جاد را جوف، یعنی مصدر باب افعال و استفعال و اسم مفعول، چرا کہ دریں جا اختلاف است بعضہ صرفیاب اولی را حذف می کنند و بعضہ ثانی را، و اگر ساکن اول مدہ یا لون خفیفہ لبا شد حرکت داده شود ساکنہ کہ در آخر کلمہ است و اگر در آخر نہ باشد اول را کسرہ، زیرا کہ در تحریک ساکن اصل است

و غیرا و بہ سبب عارضہ

اس قانون کا نام ہے **التقاء ساکنین کا قانون** ہے۔

قاعدہ: التقاء ساکنین کہتے ہیں دو ساکنوں کا جمع ہونا اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) علی

حدہ (۲) علی غیر حدہ۔

التقاء ساکنین دو قسم پر ہیں۔ (۱) التقاء ساکنین علی حدہ (۲) التقاء ساکنین علی غیر

حدہ۔

علی حدہ کے لئے تین شرطیں ہیں اور علی غیر حدہ کے لیے سات صورتیں ہیں۔

علی حدہ کے لیے پہلی شرط

پہلی شرط: یہ ہے کہ ساکن اول مدہ یا لایمہ تصغیر ہو یا تہرزی مثال یَخْضَعُونَ۔

دوسری شرط ساکن ثانی مدغم ہوا ترازوی مثال قَالَنْ
تیسری شرط ایک کلمہ میں ہوا ترازوی مثال فِی الْقُرْآنِ
اتفاقی مثال: اِحْمَارًا، اُحْمُورًا، خُوَيْصَةً۔
 علی غیر حدہ کے لیے سات صورتیں ہیں۔

پہلی صورت: پہلی شرط نہ پائی جائے ہو جیسے یَخْصِمُونَ۔
دوسری صورت: دوسری شرط نہ پائی جائے ہو جیسے قَالَنْ
تیسری صورت: تیسری شرط نہ پائی جائے ہو جیسے اضْرِبُوا۔
چوتھی صورت: پہلی اور دوسری شرط نہ پائی جائے ہو جیسے مَدَا
پانچویں صورت: دوسری اور تیسری شرط نہ پائی جائے ہو جیسے اضْرِبُوا الْقَوْمَ
چھٹی صورت: پہلی اور تیسری شرط نہ پائی جائے ہو جیسے لَتُدْعُونَ
ساتویں صورت: تینوں شرطیں نہ پائی جائیں جیسے قُلِ الْحَقُّ

تنبيه على غير حده

صورت اول	انتقائے شرط اول	جیسے یَخْصِمُونَ
صورت دوم	انتقائے شرط دوم	جیسے قَالَنْ
صورت سوم	انتقائے شرط سوم	جیسے اضْرِبُوا
صورت چہارم	انتقائے شرط چہارم	جیسے مَدَا
صورت پنجم	انتقائے شرط دوم و سوم	جیسے اضْرِبُوا الْقَوْمَ
صورت ششم	انتقائے شرط اول و سوم	جیسے لَتُدْعُونَ
صورت ہفتم	انتقائے شرط جمع	جیسے قُلِ الْحَقُّ

اس قانون کے لئے پانچ حکم ہیں۔ ایک علی حدہ اور چار علی غیر حدہ کے لیے علی حدہ کا حکم۔

حکم یہ ہے کہ دونوں ساکنوں کے انتقاء کو ثابت رکھنا واجب ہے۔

شرط یہ ہے کہ اتقائے ساکنین علیٰ غیر مدہ ہوا حرازی مثال یَخَصِّمُونَ

اتفاقی مثال: اِحْمَارًا اُحْمُورًا خَوْثًا

اتقائے ساکنین علیٰ غیر مدہ کا پہلا حکم

پہلا حکم اتقائے ساکنین کو ثابت رکھنا واجب ہے۔

شرط اتقائے ساکنین علیٰ غیر مدہ حالت وقف میں ہوا حرازی مثال یَخَصِّمُونَ۔

اتفاقی مثال: عَلِيمٌ خَيْرٌ

دوسا کنوں میں سے پہلے ساکن کو حذف کرنا واجب ہے جس

دوسرا حکم

کے لئے دو شرطیں ہیں۔

علیٰ غیر مدہ حالت وقف میں نہ ہوا حرازی مثال عَلِيمٌ،

پہلی شرط

خَيْرٌ

پہلا ساکن مدہ یا نون خفیفہ ہوا حرازی مثال یَخَصِّمُونَ

دوسری شرط

اتفاقی مثال: قُلْنَ لَا تُهَيِّنَنَّ الْفُقَيْرَ لَا تُهَيِّنَنَّ الْفُقَيْرَ۔

تیسرا حکم دونوں ساکنوں میں سے جو ساکن آخر کلمہ میں ہو اس کو حرکت دینا

واجب ہے۔ اس کے لیے تین شرطیں ہیں۔

پہلی شرط علیٰ غیر مدہ حالت وقف میں نہ ہوا حرازی مثال عَلِيمٌ، خَيْرٌ۔

دوسری شرط اول ساکن مدہ یا نون خفیفہ نہ ہوا حرازی مثال قُلْنَ۔

تیسری شرط دوسا کنوں میں سے کوئی ساکن آخر کلمہ میں ہوا حرازی مثال

يَخَصِّمُونَ۔

اتفاقی مثال: كَوْ سَطَعْنَا سے كُو سَطَعْنَا۔

چوتھا حکم پہلے ساکن کو حرکت کسرہ دینا واجب ہے۔

اس کے لیے بھی تین شرطیں ہیں۔ پہلی دو شرطیں وہی ہیں

تیسری شرط کوئی ساکن آخر کلمہ میں نہ ہو احترازی مثال لَوْ اسْتَطَعْنَا۔

اتفاقی مثال: يَخْتَصِمُونَ سے يَخْتَصِمُونَ پڑھنا واجب ہے۔

التقاء ساکنین کے پانچ مقامات جمع اتقائے ساکنین علی غیر حدہ غیر

حالت وقف (قانون کے خلاف) پانچ مقامات ثابت رہے گا۔

پہلا مقام: ہمزہ استفہام ہمزہ وصلی مفتوحہ داخل ہو جیسے اَلْحَسَنُ عِنْدَكَ اَصْلٌ مِثْلُ

اَلْحَسَنُ عِنْدَكَ ہمزہ اگرچہ درجہ کلام میں ہے مگر اس کا حذف جائز ہے اس لئے استفہام اور

اخبار کے درمیان التباس ہو جائے گا شیخ رضی نے ہمزہ ثانی کی تبدیل ہونے کو ترجیح دی ہے۔

دوسرا مقام: جس کا نون ثقیلہ الف کے بعد ہو اَضْرِبَانْ، اَضْرِبَانْ ان مثالوں

میں ثبات رہنے کی عوجہ ہیں وجہ اول نون ثقیلہ بمنزل جزء کلمہ کے ہے وجہ دوم الف خفیف ہے

جس کا رہنا موجب ثقل نہیں اسی وجہ سے اَضْرِبُونْ اور اَضْرِبُونْ میں واو۔ یا واجب ثقل ہیں

اس لئے حذف کر دیے جاتے ہیں۔

تیسرا مقام: حرف تہیہ حرف قسم محذوف کے عوض ہو جو لفظ اللہ پر داخل ہو جیسے لَا هَا

اللَّهُ اَصْلٌ لَا هَا وَاللَّهُ تَحْرِفٌ قَسَمٌ كَوْحَذَفُ كَرَكُ اس کے عوض ہائے تہیہ لائے اور لازائدہ

یہاں دونوں ساکنوں کو اس لئے ثابت رکھا جاتا تا کہ عوض در عوض دونوں کا حذف لازم نہ

آئے۔

چوتھا مقام: جہاں پر کلمہ ای لفظ اللہ پر داخل ہو جیسے اَيُّ اللّٰهِ جو اصل میں اَيُّ وَاللّٰهِ

تھا واو کو حذف کر دیا ہمزہ وصلی درج کلام میں گر گیا تو یا اور لام کے درمیان اتقائے ساکنین ہوا

یہاں پر اس لئے چابت رکھا جاتا ہے کہ اگر یا کو حذف کر دیا جائے اللہ بن جائے گا ہمزہ پر

کسرہ لازم آئے گا جو کہ ناجائز ہے۔ ج دوسری خرابی اِلَّا اسْتَطَعْنَا کے ساتھ التباس لا محرم آتا

ہے جس کی صورت اِلَّا ہو جائے گی۔

پانچواں مقام: التَّقْتُ حَلَقَتَا الْبَطَانِ۔ بطان کا معنی وہ تسمہ جو اونٹ کے پیٹ پر

باندھا جاتا ہے یہ محاورہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کہ قسط سالی پڑ جائے۔ یہاں اثبات ساکنین اس لئے کہ واقعہ کی شدت اور عظمت باقی رہ جائے نیز مقصود جو کہ مدصور ہے وہ فوت نہ ہو جائے۔

نکات: تین مقام کے علاوہ تمام صرفیوں کا اتفاق ہے کہ اول ساکن کو حذف کیا جائے گا۔
تین مختلف فیہ مقامات۔

(۱) مصدر باب افعال از اجوف۔

(۲) مصدر باب استفعال از اجوف۔

(۳) اسم مفعول ثلاثی مجرد از اجوف۔

امام سیبویہ کا مذہب: امام سیبویہ دوسرے ساکن کو حذف مانتے ہیں۔

اخنش کا مذہب: اخنش صاحب پہلے ساکن کو حذف مانتے ہیں امام سیبویہ استاذ ہیں اور اخنش شاگرد ہیں۔

دلائل و جواب بصورت مکالمہ:

سوال: امام سیبویہ سوال کرتے ہیں اے اخنش آپ مذکورہ امثلہ میں پہلے ساکن کو حذف کرتے ہو آپ کے پاس اس کی کیا دلیل ہے۔

جواب: استاذ یم صاحب چونکہ قاعدہ یہی ہے کہ اگر ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ ہو تو اس کو حذف کر دیتے ہیں اس قانون کی بناء پر یہاں پر بھی میں پہلے ساکن کو حذف مانتا ہوں۔

سوال: اخنش سوال کرتے ہیں استاذ یم صاحب کہ آپ مذکورہ تین مقامات میں دوسرے ساکن کو حذف کرتے ہو آپ کے پاس اس کی کیا دلیل ہے؟

جواب (۱): ضابطہ **اَلْوَاوُ الدَّائِمَةُ اَحَقُّ بِالْحَذْفِ** یعنی جو زائدہ لفظ ہوتا ہے وہ حذف کرنے کا زیادہ حقدار ہوتا ہے اور چونکہ مذکورہ تینوں مقامات میں دوسرا ساکن زائدہ ہے تو مذکورہ قاعدہ کی بناء پر دوسرے ساکن کو حذف کرتا ہوں۔

جواب (۲) قاعدہ ہے کہ تغیر و تبدل اکثر لام کلمہ میں ہوتا ہے تو چونکہ دوسرا ساکن لام کلمہ کے زیادہ قریب ہے اس وجہ سے دوسرے ساکن کو حذف کرتا ہوں۔

سوال: انغش صاحب پھر سوال کرتے ہیں ساکن ثانی تو علامت ہے جیسے مَقْوُودٌ میں اسم مفعول کی علامت ہے اور ضابطہ ہے وَالْعَلَامَةُ لَا تُحْدَفُ تو آپ دوسرے ساکن کو حذف کر کے اس قاعدہ کی مخالفت کیوں کرتے ہو؟

جواب: اس کے چند جواب دیئے جاتے ہیں۔

(۱) امام سیبویہ جواب دیتے ہیں یہ ضابطہ کلی نہیں اکثری ہے۔ کیونکہ کبھی کبھی علامت بھی حذف ہو جاتی ہے جیسے ضَرْبٌ زَيْدٌ کا رفع جو فاعل کی علامت ہے اس کو حذف کرنا جائز ہے۔

جواب (۲) یہ ہے کہ علامت اس وقت حذف نہیں ہوتی جب کلمہ میں صرف ایک

علامت ہو۔ اور جہاں دو علامتیں ہوں وہاں ایک کا حذف کرنا درست ہوتا ہے اور اس مقام میں آپ کے قول کے مطابق اگر واؤ کو علامت تسلیم کر لیا جائے تو یہاں دو علامت ہیں۔ لہذا ان میں سے ایک کا حذف جائز ہے۔

(۳) ہم اس واؤ کو علامت ہی تسلیم نہیں کرتے۔ اس لیے کہ یہ واؤ عین کلمہ میں اشباع کرنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے جو علامت نہیں۔

(۴) نیز علامت ثنی کی وہ ہوتی ہے جو اس میں ہمیشہ موجود رہے اگر واؤ اسم مفعول کی علامت ہوتی تو مُكْرَمٌ مُصْرَفٌ وغیرہ میں بھی واؤ موجود ہوتی۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ اسم مفعول کی علامت واؤ نہیں ہے بلکہ میم ہے جو کہ ہر جگہ موجود ہے خواہ مجرد ہو خواہ مزید ہو۔

سوال: انغش صاحب نے پھر سوال کر دیا کہ میں آپ کو ایک ایسی بہت ساری مثالیں

پیش کرتا ہوں کہ جہاں دوساکن جمع ہیں اول اصلی ہے اور ثانی زائدہ ہے۔ لیکن آپ ساکن اصلی کو حذف کرتے ہی اور زائدہ کو باقی رکھتے ہیں جیسے قاض اور تخاف، تبع نقول سے جب امر بناتے ہیں تو پہلے تا کو حذف کیا اور لام کلمہ کو ساکن کیا تو خاف، تبع قول ہو گیا۔ اب

یہاں آپ اول ساکن کو حذف کر کے خف، بع قل پڑھتے ہو تو ایسے ہی مقول وغیرہ میں بھی آپ اول ساکن کو حذف کر دیتے ایسا کیوں نہیں کرتے۔

جواب: امام سیبویہ صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کا سول بجا ہے لیکن آپ ایک ضابطہ سمجھیں کہ اگر دو ساکن جمع ہوں اور ثانی ساکن صحیح ہو تو پھر اول ساکن ہی کو حذف کریں گے خواہ اول ساکن صحیح ہو اصلی ہو یا زائدہ ہو جیسا کہ قاضی اور نحاف، تبع نقول وغیرہ میں ثانی ساکن صحیح لہذا اول ساکن ہی کو حذف کریں گے جیسا کہ مقول میں اول ساکن اصلی ہے اور ثانی صحیح نہیں ہے بلکہ معتل ہے لہذا یہاں ثانی کو حذف کریں گے اور اگر دونوں ساکن زائدہ ہوں تب بھی ثانی کو حذف کریں گے۔

(نمرہ اختلاف)

ایک فقہی مسئلہ میں نکلتا ہے، اگر کسی نے بیوی سے اگر تون نے آج واو زائدہ کا تکلم کیا تو تجھے طلاق ہے اس کی بیوی نے مقول کا تکلم کر لیا تو علامہ انغش اور ان کے تبعین کے نزدیک طلاق ہو جائے گی کیونکہ پہلی واو اصلی تھی وہی حذف ہوئی جب کہ زائدہ موجود ہے اس کا تلفظ ہو گیا۔ لیکن امام سیبویہ اور ان کے تبعین کے نزدیک طلاق نہیں ہوگی کیونکہ ثانی زائدہ تھی جو کہ حذف ہو چکی ہے اس لئے واو زائدہ کا تلفظ نہ ہوا۔

فیصلہ: علامہ مازنی صاحب فرماتے ہیں کہ سیبویہ کے دلائل قوی ہیں لیکن انغش کی کلام بھی لطافت سے خالی نہیں ہے۔

النقائے ساکنین

(۱) انقائے ساکنین کے دوسرے حکم کے خلاف شاذ مثالیں ائمن الحجین، اضربان، ائی اللہ، اَلاَ هَا اللہ، حَلَقْنَا الْبَطَالُ الْبَاطِنُ، يَقُولُ، يَبِيعُ۔

بقول جع کا قانون

(۱) ناقص کے لیے مطلقاً کا لفظ آیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ناقص میں اصل میں سالم ہو یا نہ

ہو ہر حال میں قانون جاری ہوتا ہے جیسے رمفو، یو رمفو، جس کے ماضی میں واو سالم ہے۔
پھر بھی قانون جاری ہوتا ہے۔

<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>

قانون (۶۸) قُلْنَ طُلْنَ کا قانون حکم ۱. شرائط ۵

ہر واو غیر مکسور کہ در ماضی معلوم ثلاثی مجرد اجوف الف شدہ، بیفتد فا کلمہ اور حرکت ضمہ می نہند وجوباً اس قانون کا نام ہے **قُلْنَ طُلْنَ** کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔

حکم ماضی معلوم میں فا کلمہ کو حرکت ضمہ کی دینا واجب ہے۔

پہلی شرط واو غیر مکسور ہو احترازی مثال یَحْفَنُ اصل یَحْوِفُنُ تھا۔

دوسری شرط ماضی معلوم میں ہو احترازی مثال یَحْفَنُ۔

تیسری شرط ثلاثی مجرد میں ہو احترازی مثال اَقَمْنَ۔

چوتھی شرط اجوف میں ہو احترازی مثال دَعَتْ۔

پانچویں شرط اجوف میں الف ہو کر گر جائے احترازی مثال قَالَ قَالَ بَاغ۔

اتفاقی مثال: قُلْنَ طُلْنَ اصل قَوْلُنْ طَوْلُنْ تھا واو متحرک ماقبل مفتوح تھا تو قَالَ بَاغ والے قانون سے واو کو الف سے بدل دیا قَالُنْ طَالُنْ ہو گیا پھر اتھائے ساکنین ہو پہلا مدہ تھا اس کو حذف کیا تو قُلْنَ طُلْنَ ہو گیا پھر اسی قانون سے فا کلمہ کو حرکت ضمہ کی دی قُلْنَ طُلْنَ ہو گیا۔

قانون (۴۹) خفن یعن کا قانون حکم ۱۔ شرائط ۵

ہر واو مکسور و یا ثہ مطلقا کہ در ماضی معلوم ثلاثی مجرد
اجوف الف شدہ بیفتد فاکلمہ اور احركت کسرہ می
دھند وجویا

اس قانون کا نام ہے **خَفْنِ یَعْنِ** کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور پانچ شرطیں
ہیں۔

پہلا حکم ماضی معلوم میں فاء کلمہ کو حرکت کسرہ کی دینا واجب ہے۔

پہلی شرط واو کسور اور یاء مطلقا ہو۔ احترازی مثال قُلْنَ قُلْنَ

دوسری شرط ماضی معلوم میں ہو احترازی مثال یَهْنُ

تیسری شرط ثلاثی مجرد میں ہو احترازی مثال اَطْرْنَ

چوتھی شرط اجوف میں ہو احترازی مثال رَمَتْ اَصْل رَمِيتَ تھا۔

پانچویں شرط اجوف میں الف ہو کر گر جائے

احترازی مثال خَافَ بَاعَ۔

اتفاقی مثال: خَفْنِ اَصْل میں خَوِفْنَ تھا فال باع والے قانون سے واو کو الف سے
بدل دیا خافن پھر اتقائے سائنین ہوا پہلا مدہ تھا اس کو حذف کیا تو خَفْنِ ہو گیا پھر اس قانون
سے خَفْنِ ہو گیا۔

سوال: کُسْتُ میں خَفْنِ یَعْنِ کا قانون کیوں جاری نہیں کیا گیا یعنی فاء کلمہ کو کسرہ کیوں
نہیں دی گئی۔

جواب: ایک شرط مفقود ہے (کہ واو یاء الف ہو کر گر جائے) تو قانون کیسے جاری ہو سکتا
ہے۔

سوال: کِیْسْتُ سے کُسْتُ کیسے بن گیا۔

جواب : لیس میں عین کلمہ کو ساکن کیا گیا تھا پھر تاضمیر مرفوع لاحق ہوئی تو اتقائے

ساکنین ہو لیسست تو خلاف قانون پہلے ساکن کو حذف کر دیا لیسست ہوا (شرح الشافیہ، دستور المبتدی) یہ بات اچھی طرح یاد رکھیں کہ یاد کا حذف قال اور اتقائے کی وجہ سے ہرگز نہیں۔

فائدہ : واوکسور سے مراد او اوعام ہے مکسور العین ماضی میں ہو جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ یا مضارع

میں جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے طَحَنَ دراصل طَوَّحَنَ (نوادر الاصول)

یہاں پر کچھ متقدمین متاخرین کا اختلاف ہے جس کی تفصیل۔ رکاز الاصول۔ فوائد ہیچہ۔ الحفیہ

میں ملاحظہ فرمائیں

موزون	اصل	وزن	قانون	تضمیر
كُنَّ	كَوْنَنَّ	فَعْلَنَّ	// قلن	نَصَرَنَّ
بِعَتْ	بَيَّعَتْ	فَعْلَتْ	// خفن	ضَرَبَتْ
حُلَّتْ	حَوَّلَتْ	فَعْلَتْ	// قلن	ضَرَبَتْ
مِدْعَاةٌ	مِدْعَوَةٌ	مِفْعَلَةٌ	قال	مِضْرَبَةٌ
فُرُتٌ	فَوَزَتْ		قال. التقاء.	قُلْتُ
			قلن	
اِتَّعَلَتْ	تَوَعَّلَتْ	تَفَعَّلَتْ	انقد	تَصَرَّعَتْ
اِمْبَحَتْ	اِنْ بَجَوَتْ	فَعَلَتْ	قال. التقاء.	ضَرَبَتْ
			ینبعی	
كُنْتُمْ	كَوَلْتُمْ	فَعَلْتُمْ	قال. التقاء.	ضَرَبْتُمْ
			قلن ضربتم	
طَحَنَ	طَوَّحَنَ	فَعْلَنَ	خفن //	عَلِمَنَ

زِدْنَا	زِيدْنَا	فَعَلْنَا	//	صَرَبْنَا
زُرْتُ	زُورْتُ	فَعَلْتُ	قال. التقاء.	قُلْتُ
مِتُّ	مَوْتُهُ	لَعَلْتُ	قلن	عَلِمْتُ
مِتُّ	مَوْتُهُ	لَعَلْتُ	// خفن	عَلِمْتُ

قانون (۵۰) یقول یبیع کا قانون حکم ۱۔ شرائط ۱۲

ہزواو و یا مضموم یا مکسور متوسط یا در حکم متوسط کہ در اصل سلامت لماند باشد و در ناقص ثلاثی مجرد مطلقاً، در فعل متصرف باشد، یا در متعلقات وے بحرف فعل حقیقی یا حکمی از اجوف و تَفْعُلَیْنِ از ناقص حرکت آن واو، یا نقل کردہ بما قبل می دھند و جو یا بشرطیکہ آن واو و یا بدل از همزہ، و ضمه و کسرہ آنہا منقول از همزہ و ما قبل آنہا مفتوح و مدہ و لین زائده و الف با شد و ہم وزن فعل متعارف با شد

اس قانون کا نام ہے یَقُولُ یَبِیْعُ کا قانون ہے جس کے لئے ایک حکم اور بارہ شرطیں ہیں
تین وجودی ہیں اور نو عدمی ہیں

حکم واو اور یاہ کی حرکت کو نقل کر کے ما قبل کو دینا واجب ہے خواہ ما قبل ساکن ہو یا متحرک۔

وجودی شرطیں

پہلی شرط واو یاہ مضموم یا مکسور ہوا حترازی مثال یَقُولُ یَبِیْعُ۔

دوسری شرط حقیقتاً یا حکماً در میان میں ہوا حترازی مثال یَدْعُو یَرْمِی۔

تیسری شرط فعل متصرف یا اس کے متعلقات میں ہوا حترازی مثال

مَا أَقُولُهُ، أَبِیْعُ بِهِ۔

عدمی شرطیں

پہلی شرط واو اور یاہ اصل میں سلامت نہ رہی ہوا حترازی مثال یَعُورُ یَسْبِیْدُ

دوسری شرط فعل حقیقی یا حکمی اجوف سے نہ ہوا حترازی مثال قُولُ یَبِیْعُ۔

تیسری شرط تَفْعُلَیْنِ ناقص سے نہ ہوا حترازی مثال قَدْ عُوِنَ۔

چوتھی شرط واو اور ہمزہ سے تبدیل نہ ہوا حترازی مثال سُولُ

مُسْتَهْزِیُونَ۔

پانچویں شرط واو اور یا کی حرکت ہمزہ سے منقول نہ ہو احترازی مثال

یَسُوْءٌ، یَجِیْ۔

چھٹی شرط واو اور یا کا ماقبل مفتوح نہ ہو۔ احترازی مثال قَوْلَ یَبِیْعَ۔

ساتویں شرط واو اور یا کا ماقبل الف نہ ہو۔ احترازی مثال مَقَاوِلُ مَبِیْعَ۔

آٹھویں شرط یہ ہے کہ واو یا کا ماقبل لین زائدہ نہ ہو احترازی مثال یُوْلُ، مَبِیْعَ۔

نویں شرط واو یا ایسے اسم میں نہ ہو جو قانون جاری ہونے کے بعد مشہور فعل کے ہم

وزن ہو جائے احترازی مثال تَحْوِیْلُ، تَمِیْزُ۔

اتفاقی مثال: یَقُوْلُ یَبِیْعُ واو مضموم اور یا مکسور درمیان میں آگئی تو اس قانون سے

واو یا کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی یَقُوْلُ یَبِیْعُ ہو گیا۔

نائدہ: افعال مختَصَرَّةٌ سے مراد وہ افعال جن کا واحد تشنیہ اور جمع آتا ہو جیسے ماضی اور

مضارع امر۔ اور متعلقات سے مراد چھ اسماء مشتبکہ اور مصدر ہیں۔ (۱) اسم فاعل۔ (۲) اسم

مفعول۔ (۳) صفت مشبہ۔ (۴) اسم تفضیل۔ (۵) اسم ظرف۔ (۶) اسم آلہ

نائدہ: عدی کی شرط اول کا تعلق ناقص سے نہیں ناقص مطلقا جاری ہوگا خواہ واو یا یا کی ہو۔

اور عام ہے کہ اصل میں سلامت رہی ہو یا نہ جیسا کہ عبارت سے واضح ہے۔

نائدہ: چند کلمات ایسے ہیں جو باوجود شرائط کے قانون جاری نہیں ہوتا۔ مَدِیُونٌ۔

مَعِیُوْبٌ۔ مَصُوُوْنٌ۔ مَعِیُوْنٌ۔ مَخُوُوْطٌ۔ مَصُوُوْغٌ۔ مَطْیُوْبٌ۔ یہ کلمات شاذ ہیں۔

قنن (۵۱) قیل بیع کا قانون حکم ۲۔ شرائط ۶

در فعل از اجوف نقل حرکت و حذف حرکت و اشمام و در
تفعلین از ناقص نقل حرکت و اثبات وے جائز است
اس قانون کا نام ہے **قیل بیع** کا قانون ہے۔ جس کے لئے دو حکم ہیں پہلے حکم کے لیے
چار شرطیں ہیں ایک وجودی تین عدلی اور دوسرے حکم کے لیے دو شرطیں ہیں ایک وجودی ایک
عدلی۔

پہلا حکم تین وجہ پڑھنا جائز ہے (۱) نقل حرکت (۲) حذف حرکت (۳)
اشمام تینوں جائز ہے۔

پہلی شرط فعل حقیقی یا حکمی اجوف سے احترازی مثال دَعَى رَمَى۔
دوسری شرط واویاء اصل میں سلامت نہ رہی ہو احترازی مثال عَوَرَ صَبَدَ۔
تیسری شرط واویاء ہمزہ سے تبدیل نہ ہو احترازی مثال سَوَلَ جَوَاصِلٌ میں سَوَلَ

تھا

چوتھی شرط واویاء کی حرکت ہمزہ سے منقول نہ ہو احترازی مثال سَوَلَ جَوَاصِلٌ
میں سَوَلَ تھا۔

اتفاقی مثال: فعل حقیقی کی قَوْلٌ بَيْعٌ اس کو تین وجہ پڑھنا جائز ہے۔

① نقل حرکت یعنی واویاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی تو قَوْلٌ بَيْعٌ ہو گیا۔ پھر قَوْلٌ
میں میعاد کا قانون جاری ہوا تو قِيلَ ہو گیا۔

② دوسری وجہ حذف حرکت یعنی کہ واویاء کی حرکت کو حذف کر دی تو قَوْلٌ بَيْعٌ ہو گیا پھر بَيْعٌ پر
یوسر کا قانون جاری کیا تو بُيُوعٌ ہو گیا۔

③ تیسری وجہ اشمام ہے۔

فعل حکمی کی اتفاقی مثال: اتفاقی مثال انْقَوَدَ اخْتَبَرَسَ کی تعلیل ماقبل کی طرح ہے۔

نائدہ: فُعل حقیقی جس کا وزن **فُعِلَ** ہو اور فُعل ممکنی جس کا وزن کچھ حرف کے حذف کرنے کے بعد فُعل ہو جائے جیسے **انْقَوَّ** کاس سے ان کو ہٹا دیا جائے تو قُودَ بروزن فُعل کا وزن باقی بچتا ہے۔

دوسرا حکم دو وجہ پڑھنا جائز ہے (۱) نقل حرکت (۲) اثبات دونوں جائز

ہے۔

پہلی شرط تَفْعُلِينَ ناقص سے ہوا حترازی مثال تَقُولِينَ۔

دوسری شرط واویاء اصل میں سلامت نہ رہی ہوا حترازی مثال تَعُو

رِينَ، تَصِيدِينَ **اتفاقى مثال** تَدْعُوْنِ کو دو وجہ پڑھنا جائز ہے۔

① اثبات یعنی جیسے ہے ویسے پڑھنا۔

② نقل حرکت یعنی واوی کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی تو تَدْعُوْنِ ہو گیا پھر واوساکن ماقبل

مکسور تھا تو معیار دوالے قانون سے واوکویاء سے بدل دیا تَدْعِيْنِ ہو گیا پھر اتقائے ساکنین ہوا پہلا مدہ تھا اس کو حذف کیا تو تَدْعِيْنِ ہوا۔

اشمام: اشمام کی تعریف یہ ہے کہ کسر کو ضمہ کی طرف اور یاوساکن کو واوی کی طرف مائل کر کے پڑھنا۔

موزون	اصل	وزن	قانون	نظیر
طَبَّحُوا	طُوحُوا	فُعِلُوا	يقول	ضُرِبُوا
اُخْتُورَتْ	اُخْتُورَتْ	اُفْعِلَتْ	//	اُكْتُسِبَتْ
جُوعَ	جُوعَ	فُعِلَ	يقول	
اَنْقَسَتْ	اَنْقَسَتْ	اَنْفَعِلَتْ	قال. التقاء	اَنْصَرَفَتْ
اَزَلُّوا	تَزَلُّوا	تَفَعَّلُوا	خصم	تَصَرَّفُوا

أَمِيعَ	الْبَيْعَ	الْفِعْلَ	يَنْهَى. يقول	النَّصْرَ
غِيْضَ الْمَاءِ	غَوْضَ	فُعَلَ	يقول. ميعاد	ضُرْبَ
وَاسْتَوَتْ	إِسْتَوَيْتْ	إِفْتَعَلَتْ	قال. التقاء	
وَاطِيعُوا	أَطِيعُوا	أَفْعُلُوا	يقول	أَكْرَمُوا
إِسْتَجِبْ	إِسْتَجُوبْ	إِسْتَفْعَلْ	يقول. ميعاد. التقاء	إِسْتَخْرِجْ
مُزِينٌ	مُزِينٌ	مُفْعِلِينَ	يقول	مُكْرِمِينَ
يَمْتَنُ	يَمُوتَنَّ	يَفْعُلَنَّ	يقول. التقاء	يَنْصُرَنَّ
لَطَلْنَا	أَطْلَلْنَا	أَفْعَلْنَا	// همزه	النَّصْرَانِ
لَيْلَنَ	لَنْ يَلَنَ	لَعَلَّ	يرملون. شهد	عَلِمَ
لَمْ تَعْطُونِ	تَوَعْظُونِ	تَفْعُلُونِ	يعد	يَضْرِبُونَ

قانون (۵۲) یقال یباع کا قانون حکم ۱۔ شرائط ۱۴

ہر واو و یاء متوسط مفتوح کہ در اصل سلامت نہ مالده باشد، در فعل متصرف باشد یا متعلقات وے سوائے کلمہ اسم کہ بروزن اَفْعَلْ ماقبلش حرف صحیح ساکن مظهر باشد فتحش را نقل کردہ بما قبل داده آن را بالف بدل کنند وجوبا بشرطیکہ آن کلمہ ملحق و بمعنی لون و عیب و صیغۃ آلہ نہ باشد

اس قانون کا نام ہے **يُقَالُ يَبَاعُ** کا قانون ہے۔

جس کے لئے ایک حکم اور بارہ شرطیں ہیں چھ وجودی شرطیں اور چھ عدی شرطیں ہیں۔

پہلا حکم واو اور یاء کی حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دینا اور یاء کو الف سے بدلنا واجب ہے۔

وجودی شرطیں

پہلی شرط واو اور یاء مفتوح ہو احترازی مثال یَقُولُ، يَبِيعُ۔

دوسری شرط حقیقتاً یا حکماً درمیان میں ہو احترازی مثال کُنْ يَدْعُوْ، کُنْ يَرْمِيْ

تیسری شرط فعل متصرف یا اس کی متعلقات میں سے ہو احترازی مثال

مَا أَقُولُ، مَا أَبِيعُ

چوتھی شرط ماقبل حرف صحیح ہو احترازی مثال کَاوَلْ، بَايَعَ۔

پانچویں شرط ماقبل حرف صحیح ساکن ہو احترازی مثال قَوْلْ، بَيْعَ۔

چھٹی شرط ماقبل حرف صحیح ساکن مظهر ہو احترازی مثال قَوْلْ، بَيْعَ۔

عدمی شرطیں

پہلی شرط واو یا یاء اصل میں سلامت نہ رہی ہو احترازی مثال يُوَوِّرُ، يُسَيِّدُ۔

دوسری شرط کلمہ اسم اَفْعَلْ کے وزن پر نہ ہو احترازی مثال اَقُولُ، أَبِيعُ۔

دوسری شرط کلمہ ملحق میں نہ ہو احترازی مثال جَهْوَدٌ جَوْذَحْرَجَ کے ساتھ ملحق

ہے چوتھی شرط لون کے معنی میں بھی نہ ہو احترازی مثال اِسْوَدَ، اَبْيَضَ۔

پانچویں شرط رنگ کے معنی میں نہ ہو احترازی مثال اِعْوَدٌ، اَعْيَنٌ۔

چھٹی شرط واو اور یاء دوساکنوں کے درمیان ہیقتاً یا حکماً نہ ہوں احترازی مثال مَقُولٌ، مِيعَاغٌ۔

اتفاقی مثال : يَقُولُ، مِيعَاغٌ واویاء مفتوح درمیان میں آگئی اور ما قبل حرف صحیح ساکن تھا تو اس قانون کو جاری کیا کہ واویاء کی حرکت فتح نقل کر کے ما قبل کو دی اور واویاء کو الف سے تبدیل کیا تو یَقَالُ، مِيعَاغٌ ہو گیا۔

ملاحظہ : اِقْوَامًا، اِسْتَقْوَامًا میں آخری شرط مفقود ہے یعنی بَيْنَ السَّاكِنَيْنِ ہے قانون کیوں جاری ہوتا ہے۔

جواب : یہ مصادر ہیں اور مصادر تعلیل میں فعل کے تابع ہوتے ہیں۔ لہذا جب ان کے افعال میں تعلیل ہو چکی ہے تو ان میں بھی تعلیل ہوگی۔ یہ جواب علی مذہب الکوفیین ہے لہذا ہر۔

سوال : يَقْلَنَ اور لَمْ يَقْلُ مصدر نہیں اور بین الساکنین ہیں پھر کیوں قانون جاری

ہوتا ہے

ہماری مراد ساکنین سے سکون لازمی ہے اور یہ لام کلمہ کا سکون عارضی ہے۔

ملاحظہ : چند کلمات یہاں بھی شاذ ہیں یعنی شرائط کے باوجود قانون جاری نہیں

اِسْتَحْوَذَ، اِسْتَضَوَّبَ، اِسْتَرْوَحَ، اَجْوَدَ، اَطْوَلَ، اَغْيَلَتْ، اَخْيَلَتْ، مَقْوَدَةٌ، مَضِيْدَةٌ، مَشْرُوقَةٌ۔
مَدِيْنٌ اور سببویہ فرماتے ہیں یہ جمع شواذ مذکورہ تعلیل بھی مسوع ہیں مگر اِسْتَحْوَذَ، اِسْتَرْوَحَ، اَغْيَلَتْ (رضی شرح شافعی)۔

يُطَاعُونَ	يُطْعَمُونَ	يُقْلَعُونَ	يُقْلَعُونَ	يُضْرَبُونَ
اِسْتِفَادَةٌ	اِسْتَقْوَادٌ	اِسْتَفْعَالٌ	// اقامة	اِسْتِخْرَاجٌ

إِقَامِ الصَّلَاةِ	إِقْوَامِ	إِفْعَالِ	//	
أَمَعْنَا	أَمَوَعْنَا	أَفْعَلْتُ	يقال. التقاء	أَكْرَمْتُ
لَسْتَعْلَنَ	إِسْتَعْوَدَنَ	إِسْتَفْعَلَنَ	يقول. ميعاد. التقاء	

ان صیفون کو حل کریں

أَطَعْنَا	لَا تَزَالُ	لَا أَعَادَنَ	مَقَالَهُ	إِجَارَهُ
لَنْ طَاحَ	مُسْتَفَاتٍ	إِسْتَجَارَهُ	تَنَحَنَ	آثَارَهُ
إِنَامَةً	مُنَوِّهِينَ	إِسْتَجَارَكُوْ	لَمْ نُنَحْ	

قائل بایع کا قانون (۵۳) حکم ۱۔ شرائط ۲

ہر واو، وباء کہ واقع شود بعد، از الف فاعل کہ در اصل سلامت نمائندہ باشد یا اصل اول باشد آن واو، و یا را بہ ہمزہ بدل کنند و چون اس قانون کا نام ہے **قائل بایع** کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

حکم واو اور یا کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط واو اور یا، الف فاعل کے بعد ہو احترازی مثال **مَقَاوِی، مَبَايِعُ**۔

دوسری شرط واو یا، اصل میں سلامت نہ رہی ہو یا اس کا اصل ہی نہ احترازی مثال **عَاوِرَ، صَائِلَ**۔

اتفاقی مثال: **لَاوِلُ بَايِعُ** واو یا، الف فاعل کے بعد آگئی تو واو یا کو ہمزہ سے تبدیل کر دیا تو **لَاوِلُ بَايِعُ** ہو گیا۔

فائدہ: شاک شاذ ہیں۔ اس لیے کہ یہ اصل میں **شَاوَلُ** تھا اب یہ واو الف فاعل کے بعد واقع ہے اور اصل میں سلامت بھی نہیں ہے تو قیاس کا تقاضہ یہ تھا کہ اس واو کو ہمزہ کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہوتا لیکن اس مقام میں واجب نہیں ہے بلکہ صرف جائز ہے اور اس میں تین صورتیں جائز ہیں۔

اول صورت: یہ ہے کہ چونکہ یہ واو الف کے بعد واقع ہے اور اصل میں سلامت بھی نہیں تو اس کو ہمزہ سے بدل کر **شَاوَلُ** پڑھا جائے۔

ثانی صورت: یہ ہے کہ اس ہمزہ کو حذف کر کے **شَاک** پڑھا جائے تو یہ بھی جائز ہے۔

ثالث صورت: یہ ہے کہ قلب مکانی کی جائے تو **شَاوَلُ** سے **شَاکُو** ہو گیا اب واو کو یا کے ساتھ تبدیل کر دیا تو **شَاکِی** تھا۔ اب یا پر ضمہ نقل یا تھا تو اس کو حذف کر دیا تو **شَاکِی** ہو گیا اب اول ساکن مدہ کو حذف کر دیا تو **شَاک** پڑھنا بھی جائز ہے۔

فائدہ: فنیۃ اصل میں فنیو تھا اس میں واو کسرہ کے بعد نہیں ہے بلکہ سکون کے بعد ہے

لیکن اس کے باوجود قانون جاری کیا ہے اس لیے کہ یہ شاذ ہے۔

بعض حضرات نے کہا ہے کہ حرف ساکن کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور وہ عدم کے حکم میں ہے لہذا او او کسرہ کے بعد ہے اور شاذ نہیں ہے۔

سوال : اگر حرف ساکن عدم کے حکم میں ہے تو پھر قاول اور بالبع میں بھی الف ساکن کو عدم کے حکم میں شمار کریں تو پھر واؤ اور یاء متحرک اور ماقبل مفتوح ہوگا تو پھر اس پر قال والا قانون کیوں نہیں جاری کیا؟

جواب : اگر واؤ اور یاء کو الف کے ساتھ تبدیل کر دیں تو پھر ایک الف التقاء ساکنین کی وجہ سے حذف ہو جائے گا تو پھر قال باع ہو جائے گا تو پھر ثلاثی مزید فیہ کا ثلاثی مجرد کے ساتھ التباس لازم آئے گا۔

نکتہ : فاعل کی چار قسمیں ہیں۔ ① فاعل صفتی جیسے ضارب اس کو اسم فاعل کہتے ہیں۔ ② فاعل مصدری یعنی مصدر جو فاعل کے وزن پر ہوں جیسے کا ذبہ ③ فاعل اسمی یعنی فاعل جامد جیسے کابل ④ فاعل نسبتی یعنی اسم جو فاعل کے وزن پر ہوا رد و کذا کے معنی میں ہوا رد و کذا سے مراد مشتق منہ ہے جیسے نامر بمعنی ذوتمر اور لا بن بمعنی ذو لبن، دافق بمعنی ذو دفع۔

نکتہ : بعض حضرات اسم فاعل کی یاء تصغیر کے بعد والے حرف علت کو ہمزہ سے تبدیل کر دیتے ہیں فَوَيُولُ سے فَوَيْلُ اور هُوَيْعُ سے هُوَيْعُ پڑھتے ہیں لا ن اسم الفاعل الاجوف لا یرد الی اصله وقت التصغیر (شافیہ)

نکتہ : چند کلمات یہاں بھی شاذ ہیں ہار، ہاع، لاع، اصل میں ہایر، ہایع، لایع خلاف قانون عین کلمہ کو حذف کر دیا حالانکہ اس قانون کے مطابق ہمزہ سے بدلتا تھا (مراح الارواح)۔

نکتہ : باب ګان ګُکُونُ پر جب حرف جازم داخل ہو جائے تو نون اصلی کو حذف کرنا جائز ہے لَمْ اَکْ، لَمْ نَکْ۔

نکدہ: استعار کے باب میں خلاف قیاس تاہ استفعال کو جواز ا حذف کر دیا جاتا ہے جیسے
 فما اسطاعوا، لم تسطع۔

<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>

قانون (۵۴) قیال ریاض حیاض کا قانون

حکم ۱۔ شرط خط ۱۴

ہرواو کہ واقع شود در مقابلہ عین کلمہ مصدر یا جمع در فعل

و واحد سلامت لما لده باشد یا در واحد ساکت و در جمع قبل

الف باشد ما قبلش مکسور، آن و اور ایبا بدل کرد

لد و جو یا بشرطیکہ لام کلمہ وے معلل نہا شد

اس قانون کا نام ہے قِیَامِ قِیَالِ رِیَاضِ حِیَاضِ کا قانون ہے۔ جس کے لئے

ایک حکم اور شرطوں کی تین جماعتیں ہیں پہلی دو جماعتوں کے لئے چار شرطیں ہیں اور تیسری جماعت کے لئے چھ شرطیں ہیں۔

حکم وا کو یا و سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی جماعت کی شرطیں:

پہلی شرط وا وین کلمے کے مقابلے میں ہوا حترازی مثال وَاِعْدُ

دوسری شرط وا و مصدر میں ہوا حترازی مثال عَوْضُ

تیسری شرط وا و فعل میں سلامت نہ رہی ہوا حترازی مثال قِوَامُ

چوتھی شرط وا و کا ماقبل مکسور ہوا حترازی مثال قَوْلُ۔

اتفاقی مثال: قِوَامُ سے قِیَامُ ہوا۔

دوسری جماعت کی شرطیں

پہلی شرط وا وین کلمے کے مقابلے میں ہوا حترازی مثال وَاِعْدُ

دوسری شرط وا و جمع میں ہوا حترازی مثال عَوْضُ

تیسری شرط وا و واحد میں سلامت نہ رہی ہوا حترازی مثال عِوَارُ

چوتھی شرط وا و کا ماقبل مکسور ہوا حترازی مثال قَوْلُ۔

اتفاقی مثال : قِوَال سے قِیَال ۔

تیسری جماعت کی شرطیں

پہلی شرط واوین کے مقابلے میں ہوا حرازی مثال واعد

دوسری شرط واو جمع میں ہوا حرازی مثال عوض

تیسری شرط واو واحد میں ساکن ہوا حرازی مثال طِوَال جس کا واحد طَوِيل

ہے۔

چوتھی شرط واو جمع میں الف سے پہلے ہو کُوْرَة جس کا مفرد کُوْرَة ہے۔

پانچویں شرط واو کا ماقبل کسور ہوا حرازی مثال اَقْوَال

چھٹی شرط لام کمرہ معلل نہ ہوا حرازی مثال دِرَواء۔

اتفاقی مثال : رِواض سے رِیاض ، حِواض سے حِیاض پڑھنا واجب ہے۔
(صفحہ ۱۰۹ سے دوسری فاعل شروع کر دی گئی)

قویل قویلة کا قانون

ہر واو، ویا کہ جمع شود در یک کلمہ یا حکم وے سوائے کلمہ اسم بروزن اَفْعَلُ اول ایشان ساکن لازم غیر مبدل باشد آن واورایا کردہ در یاء ان غام می کنند وجوبا سوائے واو عین کلمہ بعد از یائے تصغیر کہ در مکبر سالم باشد چرا کہ آن واورا بیا بدل کردہ شود جوازا۔

اس قانون کا نام ہے قَوِيلٌ قَوِيْلَةٌ کا قانون ہے۔ جس کے لئے دو حکم اور ہر حکم کے لیے چھ شرطیں ہیں۔ پہلے حکم کے لیے تین وجودی اور تین عدی شرطیں ہیں۔ دوسرے حکم کے لیے چار وجودی اور دو عدی شرطیں ہیں۔

پہلا حکم واو اور یاء کو یاء کر کے یاء کو یاء میں ادغام کرنا واجب ہے۔ وجودی شرطیں

پہلی شرط واو اور یاء ایک کلمے میں جمع ہوں احترازی مثال ابو یوسف۔

دوسری شرط اول ساکن ہو احترازی مثال قُوَيْلِي

تیسری شرط سکون لازمی ہو احترازی مثال قُوِي

عدی شرطیں۔

چوتھی شرط کلمہ اسم اَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہو احترازی مثال اَيُّوْمٌ۔

پانچویں شرط غیر مبدل ہو احترازی مثال بُويِعَ۔

چھٹی شرط واو عین کلمے کے مقابلے میں بعد یائے تصغیر کے مکبر میں سالم

نہ ہو احترازی مثال مَقْبُولٌ، مَقْبُولَةٌ۔

اتفاقی مثال: قُوَيْلٌ، قُوَيْلَةٌ۔ واو یا ایک کلمہ میں جمع ہو گئیں پہلا ساکن تھا تو اس

قانون کو جاری کیا کہ واو کو یاء اور یاء کو یاء میں ادغام کیا تو قُوَيْلٌ قُوَيْلَةٌ ہو گیا۔

پہلی پانچ شرطیں وہی ہیں۔

واوین کلمے کے مقابلے میں بعد پائے تصغر کے مکمر میں

سالم نہ ہو۔ احترازی مثال قویول، قویولد۔

اتفاقی مثال: مَقْبُول، مَقْبُولَةٌ سے مَقْبِل، مَقْبِلَةٌ پڑھنا جائز ہے۔

① شرط یہ ہے کہ ہیئت یا حکم ایک کلمہ میں ہوں ہیئت کی مثال قویل ہے اور حکم کی مثال

مسلمی

② جہاں لکھا ہے مکمر متحرکہ نہ ہوں اس کا معنی ہے۔ مکمر میں سالم ہوں۔

موزون	اصل	وزن	قانون	تظہیر
زَايِرِيْنَ	زَايِرِيْنَ	فَاعِلِيْنَ	قَاتِل	ضَارِبِيْنَ
كُنْ قَادِي	اِنْفُوَادِ	اِنْفَعَالِ	قِيَال	اِنْصِرَافِ
غَايِطَتَانِ	غَايِطَتَانِ	فَاعِلَتَانِ	قَاتِل	ضَارِبَتَانِ
زِيَاخ	زَوَاحِ	فِعَالِ	قِيَال	ضِرَابِ
لَخِيَاوُ	خِوَاوِ	//	تنوین. شہید	//
هَائِيِيْنَ	هَائِيِيْنَ	فَاعِلِيْنَ	قَاتِل	
طَوِيْح	طَوِيْح	فَوِيْعِلْ	قَوِيْل	ضَوِيْرِبْ
مُطِيْح	مُطَوِيْح	مُفْعِلْ	//	مُضَرِبْ
هَوِيَّة	هَوِيَّة	فَوِيْعَلَة	//	ضَوِيْرَبَة
وَيَشُوْنَ	يَشُوْنَ	يَفْعَلُوْنَ	يَقُوْل. يوسر.	يَضْرِبُوْنَ
			التقاء	
مُخَيَّرَة	مُخَيَّرَة	مُفْعِلَة	قَوِيْل	

قانون (۵۶) قولن کا قانون حکم ۱۔

ہر حرف علت کہ ببا عٹھ بیفتد بوقت د و ر شدن آن باز آید
وجوبا

اس قانون کا نام ہے **قُولُن** کا قانون ہے جس کے لئے ایک حکم آورد و شرطیں ہیں۔

حکم حذف شدہ حرف علت کو واپس لانا واجب ہے۔

پہلی شرط حرف علت کے حذف ہونے کا سبب ختم ہو گیا ہے احترازی مثال **قُلْنِ**۔

اتفاقی مثال : **قُلْ** سے **قُولْنِ** ہوا۔

کل قوانین	کل حکم
وجوبی قانون	وجوبی
جوازی قانون	جوازی
کل شرائط	اتفاقی مثال
عدی شرائط	احترازی مثال
وجوبی شرائط	
وجوبی	
جوازی	

ایک حکم والے قانون	دو حکم والے قانون
تین حکم والے قانون	پانچ والے قانون

اجوف کے قوانین کے مشترکہ صیغہ جات

موزون	اصل	وزن	قانون
قَانْ	قَوْلْ	قَمَلْ	قَالْ باع
//	قَوْلْ	قَمَلْ	//

قَالَ اتَّقَايَ. نَحْنُ اِدْعَام	قَوْلُنْ	شَيْنُنْ	سِنْ
قَالَ الرَّائِ سَاكِنِينَ	لَا يَفْعُولُ	لَا يَفْعِيْبُ	لَا يَفْعُبُ
قَالَ اتَّقَايَ قُلْنَ طَلْنَ	قَعْلُنْ	قَوْلُنْ	قُلْنَ ۳
يَقُولُ اتَّقَايَ هَمْزُهُ وَصَلِي	قَوْلُنْ	قَوْلُنْ	//
يَقَالَ اتَّقَايَ اِدْعَام	اَفْعَلُنْ	اَذْوَنُنْ	اَدَنَّا
قَالَ اتَّقَايَ قُلْنَ طَلْنَ	كَفَعْلُنْ	كُوْمُنْ	لُْمَتْنِيْ
يَقُولُ هَمْزُهُ وَصَلِي	اِفْعُولِيْ	اِسْمِيْ	سِيْرِيْ
قَالَ سَمِىْن وَعَدَتْ هَمْزُهُ	اِفْعَلْتُ	اِشْعُوْدْتُ	كَشْتُ
قَالَ هَمْزُهُ	اِنْفَعَلَ	اِنْصَوَمَ	كُنْ صَامَ
اِمْرٌ - يَحْدُ - هَمْزُهُ	اِفْعَلْ	اِوْلُنْ	كُنْ ۲ عَدَد
يَقَالَ - اتَّقَايَ - هَمْزُهُ	اِفْعَلْ	اِلَيْنْ	//

قُولُوا ۴ عدد	اَقُولُوا	اَفْعَلُوا	يقول - اتعاض همزه
//	اَقُولُنَّ	اَفْعَلْنَ	//// خفيفة
//	قُولُوا	فُوعِلُوا	يقول
//	قُولِيْوَا	فُوعِلُوَا	يقول - يوسر - اتعاض
يَكْسِبُوْنَ	يَكْتَسِبُوْنَ	يَفْتَعِلُوْنَ	سين - اتعاض - خود
فَاسْتَعِذْ	اِسْتَعِذْ	اِسْتَفْعِلْ	يقول - اتعاض
لم نستعوذ			
مَنْصُورٌ ۴ عدد	بر اصل	مَفْعُولٌ	
//	نُصِرَ	فُعِلَ	شهد
//	النُّصُورَ	اَنْفَعَلَ	يقول همزه
//	مَنْ صُوِرَ	فُوعِلَ	يقول
اَزَتْ	اَزَوْدَتْ	اَفْعَلَتْ	يقال - اراء - وعدت
قَدْ خَلَتْ	خَلَيْتْ	فَعَلَتْ	قال - اتعاض
اَطِيعُوْنَ	اَطِيعُوا	اَفْعِلُوا	يقول
لَمْ نَكْ	لَمْ نَكُوْنْ	لَمْ نَفْعَلْ	يقول - اتعاض
دِنَاهُمْ	دَوْنَا	فَعِلْنَا	قال - اتعاض - نحن

إِشَاعَةٌ	إِشْوَاعًا	إِفْعَالًا	يَقَالُ - اتْعَاء - اقَامَ
وَسَقَى	سَقَى	كَوَّلَ	يَقُولُ
لَمْ تَدْعُ ٣	لَمْ تَوْدُعْ	لَمْ تَفْعَلْ	بعد
//	//	//	//
//	لَمْ تَدْوُعْ	//	يَقَالُ - اتْعَاء
//	//	//	//
أَنَّ اخْتَرْتُ	اخْتَرْتُ	إِفْعَلْتُ	قَالَ - اتْعَاء - همزه
طَاهَا ٢ عدد	طَوَّهَا	فَعَّلَا	قَالَ
//	طَاهَى	فَاعَلَ	قَالَ
لَا تَلُومُونِي	لَا تَلُومُوا	لَا تَفْعَلُوا	يَقُولُ
ثُمَّ جِئْتُ	جِئْتُ	فَعَلْتُ	قَالَ - اتْعَاء - يخفف
هَنْ صَرَنْ	هَلْ نَصَرَنْ	فَعَلَنْ	شِئْ
لَنْ صَرِي	إِنصَرَى	إِفْعَلَى	قَالَ - همزه
بَدَّبُوا	بَرَّاصِل	كَوَّلُوا	شَدَّ
//	بَدَّبُوا	فَعَلُّوا	وَجَرَّجَا
لَجِبَهُ	إِجْتَبَى	إِفْعَلَ	قَالَ - همزه
كَانِكَاكَ	كَانِكَاكَ	فَاعِلَانِ	أَضَافَتْ
أَنَّ جَرَّهُ ٤	إِنجَزَى	إِنْفَعَلَ	قَالَ

//	الْعَجَزَ	المعل	
//	لُعِزَ	فعل	شهد
//	لَعَلَّ	دحرج	
//	جَزِهَ		
//	جَزِهَ		شهد
//	أَعْجَزَ		//
//		أَفْعَلُ	//
فِيهَا ۴ عدد	إِفْهَى	إِفْعَلَا	يقول - همزه
//	//	//	//
//	إِفْهَنَ	إِفْعَلَنَ	//// خفيه
//	فِيهَا	فُوعَلَا	يقول
لَمْدِيُونُونَ		لَمْعَلُونُونَ	
فَلْيَصْمُهُ	لِيَصُومَ	لِيَفْعَلُ	يقول - التاء - شهد
يَنْصَرُونَ	براصل	يَفْعَلْنَ	
//	يَنْصُورَنَ	ينفعلن	قال - التاء
//	يَنْصَرُونَ	يَنْفَعُلُ	شهد
//	براصل	دَحْرَجَنَ	
فَرَّانَ	إِزْتَوَنَ	إِفْعَلَ	قال - دال - همزه
ثُمَّ اِزْكَادُوا	اِزْكَادُوا	اِفْعَلُوا	قال - دال - همزه

يَقُولُ	يَفْعَلُنْ	يَكُونُنْ	يَكُونُنَا
غلاف قانون حرف طلع حذف هـ	لَاعِلْ	هَائِرْ	هَائِرْ
امر	لَاعِلُنْ	بر اصل	لَا اِيْمِي ۴ عددت
نون توين	لَاعِلْ	لَا اِيْم	//
قائل بون توين	//	لَا اِيْم	//
نون خفيه	لَاعِلُنْ	لَا اِيْمُنْ	//

ان صيفون کو حل کریں

مُجْتَابْ	مُسْتَفِيْثْ	رَبَّنَا اَمْعَنَّا	تَسُوْدَانْ	اِمْبَهَتْ
				لَفَاكَتْ
				خِفْنِ ۳ عدد
				//
				//
كَالِدِسْتَهْوَتْهْ	لَمْ اَسْتَفِدْ	يَسْتَفِيْثَانْ	لَا تَنْقَاسِنْ	نُوْرْ
			صَالِحَتَانْ	تَلِيْنْ
				صَبَقْ ۲ عدد
				//
				فِيْلَا ۳ عدد

				//
				//
				//
يَحْتَالُونَ	لَوْ سَطَعْنَا	مُخَارُونَ	تُرِيدِينَ	أَكْغَى
مُلْقُونَ	وَصُطَفَيْنَاكَ	أَطِيعُونَ	لَا تَحُولُونَ	
مَعْلَم ٥ عدد				
//				
//				
//				
//				
إِذَا كَلِمَتُمْ	عِدُولَا	لَشَرِفْتُ	مُهَيَّيْنِ	فَالْتَوَا
لَيَمُوتُونَ	قُرْآنُ الْفَسْكَمِ	لُنُصِيدَنَّ	فَصْرُهُنَّ	أَمْ ارْتَابُوا
يُمْلُونَ	لَمْ سَاتِ	تَغَادَوْهُمْ		
مَمْبُور ٣ عدد				
//				
//				
//				
تَمَنَّا				
تَعَالَوْا				

//				
لَوْوَا	فَلَرْنِي	يَسْتَحْيُونَ	الْمُصْطَفَى	إِنْ تُخَفُّوْا
لَتَنَاجَوْ	مَبَاحَاتٍ	مُشْتَالِينَ		
لَمْ تَدْعُ				
تَبَّتْ	مُسْتَضِيئَةً	تَجِدَنَّ	مُولِيْعِيْهِ	إِسْتَجَارَكَ
لَأَجْرُهُ	فَزَادُوهُمْ	إِسْتَعَانَكَ		
قَوْمُوْا				
//				
//				
//				
كُلُّ مُنْعَالٍ	إِقَامِ الصَّلَاةِ	لَأَعْمِنُونِي	لَسْتَاجِرْتُ	أَرْكُم
وَزْدَادُوْ	لَأَبُوْ	أَيُّضِسِفُوهُمَا	أَنْ أَعِيْهَا	أَحْطُكْ
جَتِكَ	كَأَلِ نَفْعُوْ			
يَبْعُوْا				
//				
//				
//				
عَصَوَكَ				
تَمْبَعْنَ				

				//
				//
				//
			لَنْ صَيَّامِي	لَقْتُ
				تَلَوْدَانِ عدد ۳

﴿ شروع شد قوانین ناقص ﴾

قانون (۵۶) دعاء مرء کا قانون حکم ۱. شرائط ۳

ہر او و یا کہ واقع شود بعد الف زائدہ بر طرف یا در حکم طرف آن را بہ همزہ بدل کنند و جویا اس قانون کا نام ہے **دَعَاءِ مَرُءٍ** کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم واو اور یا کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط واو یا الف کے بعد ہوا حترازی مثال وَاَعِدْ، يَاسِرْ۔

دوسری شرط واو یا الف زائدہ کے بعد ہوا حترازی مثال

لَايَ، رَايَ اَصْلُ تَوَيَّرَوِي تَا

تیسری شرط واو اور یا کے آخر میں حقیقتاً حکماً ہوا حترازی مثال

عَدَاوَةٌ، مَدَائِدٌ

اتفاقی مثال : حَقِيقَةً آخِرَ کلمہ کی اتفاقی مثال دُعَاوُ سے دُعَاءُ، مِرْمَائِی سے مِرْمَاءُ۔

اتفاقی مثال : اور حکماً آخِرَ کلمہ کی اتفاقی مثال مَدْعَاوَانِ سے مَدْعَاَانِ، مِرْمَائِکَانِ سے

مِرْمَائَانِ

نکاتہ : واو، یاء کی تخصیص کثرت کی بناء پر ہے نہ کہ الف سے احتراز ہے۔ ورنہ الف بھی

اگر الف زائدہ کے بعد طرف میں آجائے تو اسے بھی ہمزہ سے تبدیل کیا جاتا ہے جیسے قُرَاءُ

صَحْرَاءُ (فوائد ہیثمیہ)۔

نکاتہ : طرف سے مراد حرف علت لام کلمہ کے مقابلہ کے ہو اور اس کے بعد کوئی حرف

زائد نہ ہو جیسے دُعَاوُ اور حکم طرف سے واو یاء کے بعد ایسا حرف جس کا ذکر لازمی نہ ہو

صَلَاةٌ، غَطَاةٌ، عِبَاءَةٌ شاذ ہیں (شافیہ)

ادْعَاءُ	ادْتَعَاوُ	اِفْتَعَالُ	دال، دعاء
مِرْمَضَاءُ اَن	ن مِرْمَضَاوَانِ	مِفْعَالَانِ	یدعی دعاء
اِسْتِسْقَاءُ	اِسْتِسْقَايُ	اِسْتِفْعَالُ	دعاء
سُعَاءُ	سُعَايُ	فُعَالُ	//
مِنْقَاءَاتُ	مِنْقَابَاتُ	مِفْعَالَاتُ	دعاء
لِلْمَاءِ	لِلْمَايُ	فِعَالُ	دعاء، شہد
لِرُعَاءِ	رُعَاوُ	فُعَالُ	دعاء

دَعِی کا قانون

ہر واو کہ واقع شود مقابلہ لام کلمہ و ما قبل او مکسور با

شد آن واو را بیا بدل کنند وجوبا

اس قانون کا نام ہے دَعِی کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

حکم واو کو یا سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط واو لام کلمے کے مقابلے میں ہو احترازی مثال قَوْل۔

دوسری شرط واو کا ما قبل مکسور ہو احترازی مثال دَعَو۔

اتفاقی مثال: دُعُو، دَاعُو۔ واو مقابلہ لام کلمہ کے آگئی اور ما قبل مکسور تھا تو اس قانون کو

جاری کر کے واو کو یاء کے ساتھ تبدیل کر دیا دُعِی، دَاعِی ہو گیا۔

قانون (۵۹) دَعَا بھا کا قانون حکم ۱۔ شرط اول

ہر یاء کہ واقع شود در آخر فعل و فتح غیر اعرابی و ما قبلش ممکنور باشد کسرہ ما قبلش را بفتح بدل کردہ جواز آیا را بالف بدل کنند بکلیتہً قَالَ بر لغت بنی طحہ

اس قانون کا نام ہے دَعَا کا قانون ہے جس کے لئے ایک حکم اور چار شرطیں ہیں۔
پہلا حکم یاء کے کسرہ ماقبل کو فتح سے بدلنا جائز اور پھر قال کے قانون سے یاء کو الف سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط یاء فعل کے آخر میں ہو احترازی مثال رَامِی۔

دوسری شرط یاء مفتوح ہو احترازی مثال یَوْمِی۔

تیسری شرط فتح غیر عربی ہو کُنْ یَوْمِی۔

چوتھی شرط ماقبل کسور ہو احترازی مثال رَمِی۔

اتفاقی مثال: دُعِی سے دُعِی پڑھنا جائز دُعَا پڑھنا واجب ہے۔

بَہِی سے بَہِی پڑھنا جائز ہے بَہَا پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ دعی، بھا:

اس قانون کے بارے میں مختلف آراء ہیں۔

(۱) بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ قانون فعل کے ساتھ مختص ہے۔ اسم میں جاری نہیں ہوتا۔

(۲) بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ قانون ثلاثی مجرد کی ماضی میں جاری ہوتا ہے اور اس اسم میں جاری ہوتا ہے جو (فاعلة) کے وزن پر ہو جیسے ذَاعِلَةٌ سے ذَاعَا۔

(۳) بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ قانون اس جمع کے ساتھ مختص ہے جو مفاعل کے وزن پر ہو جیسے مَہَابِی سے مَہَابَا پڑھتے ہیں (رضی، شافعی)

نکات: بعض اسماء جو کہ فَاعِلَةٌ اور فَاعِلَةٌ مَفَاعِلٌ کے وزن پر آتے ہیں ان کو غیر قیاسی

طور پر یاد کوالف سے بدل دیا جاتا ہے جیسے نَاصِبَةٌ سے نَاصَةٌ دَاعِيَةٌ سے دَاعَاةٌ كَاسِبَةٌ سے كَاسَاةٌ اور صَحَارِيٌّ میں پہلی یاد کو گرا کر دوسری کوالف سے بدل دیا جاتا ہے یہ اقل قلینا ہے۔ شعر

وَمَا لِلدُّنْيَا بِنَا قَاةٌ بِهَيِّ
وَمَا حَيٌّ عَلَى الدُّنْيَا بِهَيِّ

اِیْ بِبَاقِيَةِ نِزَاوِدِيَةِ كَوَادَا۔

ان صیغوں کو حل کریں

طَوَا	رَضَى	قَرُمَا	كُنَّا	لَطَفَا
	قُشَا	لَمْ حَا	مَجْنُونِ	رُحِيمٌ
				لَعَا
				//
				//
				//
				لَرَضَا
				//
				//
				//
إِرْعَوَاءُكَ	مِرْضَاءُ نِ	لِسْتَعْلَايِ	إِرْعَوَاءُ	إِعْلَاءُ
				الْإِنْقَاءُ

هــون (٦)

باشد

ہیں۔

حکم

ملفوظات

د وړوگۍ شرط

تعمیری شرکت

چوتھی فریڈ

مثال قَدْ عَوَيْنَ رَامِيُونَ۔

پانچویں شرط

حترازی مثال کفو مستهزیون۔

مفتی شریعت

س قانون سے واویلا کی حرکت کو حذف کر دیا تو یدْعُو یُرْمِی ہو گیا۔

نکات: اس واؤ میں تیسیم ہے خواہ ساکن ہو یا متحرک ہو۔ اور خواہ طرف میں ہو یا حکم طرف میں ہو اور فعل میں ہو یا اسم میں۔

نکات: فواصل اور قوافی کی صورت میں یاء کا حذف جائز ہے جیسے یَوْمَ التَّنَادِ، یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ، وَ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ، وَ اللَّیْلِ اِذَا یَسِرُ۔

موزون	اصل	وزن	قانون
جَالِیَانِ	جَالِیَوَانِ	فَاعِلَانِ	دعی
دَاعُوْنَ	دَاعِوُوْنَ	فَاعِلُوْنَ	دعی، بقول۔ یوسر، انتقاء
رَاضِیْنَ	رَاضِیِّنَ	فَاعِلِیْنَ	بقول، انتقاء
//	رَاضِیْنَ	فَاعِلَنْ	
لَشَطَطِ	حُطُوْ	فَعْلُ	دعی، دعا، قال۔ شہد
فَیْسِیْنَ	مُؤِنَ	فُعِلَ	بقول، میعاد
قَاضِیْ	قَاضِیْیَ	فَاعِلُ	یدعو، انتقاء
یُجْنِیْ	یَجْنِیُوْ	یُفْعَلُ	یدعی، قال
یَکْذِرِیْ	یَکْذِرِیْ	یَفْعَلُ	دال، یدعو
مَسَاعِیْ	مَسَاعِیْ	مَفَاعِلُ	یدعو، انتقاء
عَصِیْ	عَصَوُ	فَعْلُ	یدعی، قال، انتقاء
دُعِیْتُمْ	دُعِیْتُمْ	فُعِلْتُمْ	دعی
رَضِیْ	رَضَوُ	فَعُولُ	ادل، قول، دعی

وَلَّى	وَلَّى	فُعِلَ	دعا. قال
جَوَارٍ	جَوَارِي	فَوَاعِلُ	يدعو. التقاء
مِنْمًا	مِنْمَى	مِفْعَلُ	قال. التقاء
مُسْرَى	مُسْرَى	مَتَفَعِّلُ	//
//	//	//	//
رَوَامٍ	رَوَامِي	فَوَاعِلُ	يدعو. التقاء
مَرَامٍ	مَرَامِي	مَفَاعِلُ	//
مُرِيمٍ	مُرِيمِي	مُفْعِلُ	//
أَمَارٍ	أَمَارِي	أَفَاعِلُ	//
مَنْ يَتَقَى	يُوتَقَى	يفتعل	اتق. يدعو

ان صیغوں کو حل کریں

وَالٍ	يَسْتَعْلِي	لَا أَسْبِي	لَقِيَ	أَوَّاهٍ
مَوَاقٍ	أَلَى	لَا تَطْوِي	أَصْبُو	لَا تَرْخُو
أَوْقِي	مَسَاعٍ	أَرَاعٍ	تَلَوُ	
مَوَالٍ عِدَدٍ				
//				
//				
أَتَمِّلُ				

قانون (۶۱) دواغ کا قانون حکم ۱۔ شرائط ۲

ہر یا کہ واقع سود در آخر غیر منصرف در حالت رفع یا جرآں
یا را حذف کنند و عوض تنوین در آخرش در آرند و جویاً
اس قانون کا نام ہے **دواغ والا قانون** ہے۔

جس کے لئے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

حکم یاہ کو حذف کر کے اس کے عوض تنوین لانا واجب ہے۔

پہلی شرط یاہ غیر منصرف کے آخر میں واقع ہوا حرازی مثال مَبَیْعُ یہ

وسط میں ہے

دوسری شرط حالت رفی یا جری میں واقع ہوا حرازی مثال رَاکِبْتُ

صَحَّارَى و رَكِبْتُ جَوَارَى

اتفاقی مثال: دَوَاعٍ مَرَامٍ اصل میں دَوَاعِوُ ، مَرَامِی تھا واد واقع ہوئی مقابلہ لام
کلمہ تو دُعِی والے قانون سے واد کو یاہ کیا دَوَاعِی ہوا۔ پھر اس قانون سے یاہ کو حذف کیا اور اس
کے عوض تنوین لائے تو دَوَاعٍ مَرَامٍ ہو گیا۔

نوٹ: دَوَاعٍ میں بعض حضرات پہلے غیر منصرف کا اعتبار پھر تحلیل اور بعض برعکس

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَ اَحْكَمُ۔

قانون (۲۱) بدعی کا قانون حکم ۱۔ شرعی

ہرو او کہ واقع شود سیوم جا چوب صاعد شود ما قبلش مضموم
 و او ساکن نہا شد آن را بیا بدل کنند وجوبا
 اس قانون کا نام ہے **بدعی** کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔
پہلا حکم واو کو یاء سے بدلنا اور پھر قال کے قانون سے یاء کو الف سے بدلنا واجب

ہے

پہلی شرط واو اصل میں تیسری جگہ پر ہو احترازی مثال **اِسْتَوْجَبَ**۔
دوسری شرط اور حروف طے سے تیسری جگہ سے ترقی کر جائے احترازی
 مثال **دَعَوَ**۔

تیسری شرط ما قبل مضموم اور واو ساکن نہ ہو احترازی مثال **يَدْعُو**۔ **مَدْعُو**۔
عَوَّ۔

اتفاقی مثال: **يَدْعُو** سے **يُدْعُو** پھر بقانون قال **يُدْعِي** ہو گیا۔

سوال: **يُدْعِي** اصل میں **يُدْعُو** تھا۔ واو متحرک ما قبل مفتوح تھا تو آپ نے ابتداء واو کو الف سے تبدیل کیوں نہیں کیا؟

جواب: ایک قانون تقاضہ کرتا ہے کہ واو کو الف سے تبدیل کیا جائے اور دوسرا قانون تقاضا کرتا ہے کہ واو کو یاء کے ساتھ تبدیل کر دیا جائے تو ہم نے دونوں کا لحاظ کیا۔ پہلے واو کو یاء کے ساتھ تبدیل کر دیا پھر اس یاء کو الف کے ساتھ تبدیل کر دیا تاکہ دونوں عمل ہو سکے۔

فائدہ بعض حضرات نے اس قانون کا انکار کیا ہے کہ اس قانون کی ضرورت نہیں ابتداءً **قَالَ** بَاغ کا قانون جاری کر دیا جائے گا **يَدْعُو** سے **يُدْعِي** لیکن محققین نے ان کی تردید کی
 ہر ان **سُنْتُ** **لَارْجِعْ** **إِلَى الْمَطْوَلَاتِ**۔

قانون (۱۳) دَعَا کا قانون حکم ۱۔ قراؤ

هر جمع مکسر ناقص کہ بروزن **فَعَلَتْ** باشد فاکلمہ وہ را حرکت

ضمہ می دھند و جویا

اس قانون کا نام **دَعَا** والا قانون ہے۔ جس کے لیے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

حکم فاکلمہ کو حرکت ضمہ کی دینا واجب ہے۔

پہلی شرط ناقص کی جمع مکسر کا صیغہ ہو اترازی مثال **دَاعُوْنَ**۔

دوسری شرط جمع مکسر کا صیغہ **فَعَلَتْ** کے وزن پر ہو اترازی مثال **دُعُوْ**۔

اتفاقی مثال: جیسے **دَعُوْ** اب **قَالَ** والا قانون جاری کیا تو **دَعَا** ہو گیا پھر فاکلمہ کے فتح کو

ضمہ کے ساتھ تبدیل کر دیا تو **دَعَا** ہو گیا تاکہ **صَلُوْة** قنوة **زَكُوْة** کے ساتھ التباس نہ آئے

اس لیے کہ وہ مفرد ہیں۔

قانون (۶۴) اَدْل تَبَع کا قانون حکم ۲، شہر ۱۵۵۵

ہروا لازم غیر بدل از ہمزه کہ واقع شود، در آخر اسم متمکن
ما قبلش مضموم باشد یا مدہ زائدہ باشد، در جمع آن را بیا بدل
کنند وجوبا، و در مفرد مانع از وجوب اعلال است آن واو مدہ
زائدہ، مگر وقتی کہ ما قبلش دیگر واو متحرک باشد و گر نہ

جائز است

اس قانون کا نام ہے **اَدْل تَبَع** کا قانون ہے جس کے لئے دو حکم پہلے حکم کی شرطوں کے لیے
تین جماعتیں ہیں پہلی جماعت کی چار، دوسری جماعت کی پانچ اور تیسری جماعت کی چھ شرطیں
ہیں اور دوسرے حکم کی چھ شرطیں ہیں۔

پہلا حکم واو کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی جماعت کی شرطیں:

پہلی شرط واو لازم ہوا حرازی مثال ضَرَبُوا ضَارَبُوا۔

دوسری شرط ہمزہ سے تبدیل نہ ہوا حرازی مثال كُفُّوا۔

تیسری شرط اسم متمکن کے آخر میں ہوا حرازی مثال هُوَ۔

چوتھی شرط ما قبل مضموم ہوا حرازی مثال دَلُّوا۔

اتفاقی مثال: اَدْلُوْا وادوام متمکن کے آخر میں آگئی اور ما قبل مضموم تھا تو اس قانون سے
واو کو یاء سے تبدیل کر دیا اَدْلُوْی ہو گیا پھر دُعٰی کے قانون سے یاء کے ضمہ ما قبل کو کسرہ سے تبدیل
کر دیا اَدْلُوْی ہو گیا پھر يَدْعُوْی کے قانون سے یاء کی حرکت کو حذف کر دیا اَدْلُوْی ہو گیا پھر
اتقاء سائنیں: ابھر پہلا مدہ تھا اس کو حذف کیا تو اَدْل تَبَع ہو گیا۔

دوسری جماعت کی شرطیں: کی پہلی تین شرطیں وہی ہیں جو شروع میں

ہیں

چوتھی شرط ما قبل وادعہ زائدہ ہوا حرازی مثال اذلو۔

پانچویں شرط جمع میں ہوا حرازی مثال مدعوو۔

اتفاقی مثال : دُعُو وادعہ میں تھی اور ما قبل وادعہ زائدہ تھا تو اس قانون کو جاری کر کے واوکویام سے بدل دیا تو دُعُو تھی ہو گیا پھر واویام ایک کلمہ میں جمع ہو گئی تو قُو یَل قُو یَلکے والے قانون سے واوکویام کر کے یام کو یام میں ادغام کر دیا دُعُو ہو گیا پھر دُعُو کے قانون یام کے ضمہ ما قبل کر کرہ سے تبدیل کر دیا تو دُعُو ہو گیا۔

تیسری جماعت کی شرطیں : پہلی چار شرطیں وہی ہیں۔

پانچویں شرط مفرد میں ہوا حرازی مثال دُعُو۔

چھٹی شرط وادعہ زائدہ سے پہلے ایک اور واو متحرک ہوا حرازی مثال مدعوو۔

اتفاقی مثال : مَقُوُو سے مَقُوُو۔

دوسرا حکم واوکویام سے بدلنا جائز ہے۔

پہلی پانچ شرطیں وہی ہیں۔

چھٹی شرط وادعہ زائدہ سے پہلے اور واو متحرک نہ ہوا حرازی مثال مَقُوُو۔

اتفاقی مثال : مَدَعُو سے مَدَعُو پڑھنا جائز ہے پھر مَدَعُو پڑھنا واجب ہے۔

نائدہ نَجُو، اَبُو، اَخُو میں شرائط پائے جانے کے باوجود قانون جاری نہیں یہ شاذ ہیں۔

دستور المبتدی اور فراء کے نزدیک ہر جمع میں صحیح قیاسی ہے۔

نائدہ : ماضی کسور العین ہو تو اسکی متابعت میں اسم مفعول کو اپنے حال پر رکھنا اصل سے کی

طرف لے جانا اولیٰ ہے جیسے رَضِی سے مَرَضِی یہ اولیٰ ہے مَرَضُو سے اور ایسی مصدر جو

فَعُو کے وزن پر ہو اس میں ترک قلب اولیٰ ہے جیسے عَتُو اور بعض نے فعل کی تعلیل بناء قلب

کیا (رضی شرح الشافیہ فوائد ہیعیہ)

حکم ۲۔ ضم و الحاق

دَعِی کا قانون

قانون (۱۵)

ہر یا مشدداں یا مخفف کہ واقع شود در آخر اسم متمکن ما قبلش اگر یک حرف مضموم باشد ضمه آن را کسرہ بدل کنند وجوبا و اگر دو باشند چوں دَعِی ضمه متصل را وجوبا، و غیر متصل را جوازا

اس قانون کا نام ہے دَعِی کا قانون ہے جس کے لئے دو حکم ہیں ہر حکم کے لیے دو دشرطیں ہیں۔

پہلا حکم یاء کے ضمہ ماقبل کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے۔

دوسری شرط یاء اسم متمکن کے آخر میں ہو احترازی مثال ہی۔

ما قبل میں ایک حرف مضموم ہو احترازی مثال دَعِی۔

اتفاقی مثال: اَدْلٰی، تَدِی سے اَدْل تَدِی پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم یاء کے ماقبل ضمہ متصل کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے اور متصل

کو جائز ہے۔ پہلی شرط وہی ہیں۔

دوسری شرط یاء کے ماقبل دو حرف مضموم ہو احترازی مثال اَدْلٰی۔

اتفاقی مثال: دَعِی سے دَعِی پڑھنا واجب ہے اور دَعِی پڑھنا جائز ہے۔

موزون	اصل	وزن	قانون
مَقْضِیًّا	مَقْضُوۃ	مَفْعُول	تویل دِی
رُسی	رُسُوۃ	فَعُول	ادل تویل دِی
تَرَاضٍ	تَرَاضُوۃ	تَفَاعُل	ادل بدعو انتقاء
لَمْ قَاضٍ	مُقَاضِی	مُفَاعِل	مدعو انتقاء شہد
مَقْوَی	مَقْوُوۃ	مَفْعُول	ادل تویل دِی

//	تَفَعَّلَ	تَعَشَّرَ	تَعَشَّرَ
مخضم دى. اتقاء	تَفَاعَلَ	تَسَارَى	تَسَارَى
ادل. قول دى. شہد	فُعُولَ	مُسَوَّوْ	لَمْسِيَا
دال دى. يدعو. اتقاء	تَفَعَّلَ	تَكَرَّرَى	إِذْرَى

<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>

لم یدع لم یروہ کا قانون

ہر حرف علت کہ واقع شود در آخر فعل مضارع وقت دخول
جوازم و بنا کردن امر حاضر معلوم حذف کردہ می
شود و جویا

اس قانون کا نام ہے **لَمْ یَدْعُ لَمْ یَرُ** کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور دو شرطیں
ہیں۔

پہلا حکم حرف علت کو حذف کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط حروف علت مضارع کے آخر میں ہو احترازی مثال دَعَا، یَرَمٰی۔

دوسری شرط حرف جازم داخل ہو یا امر حاضر بنایا جائے احترازی مثال یَدْعُو
یَرَمٰی۔

اتفاقی مثال حرف جازم کی: یَدْعُو یَرَمٰی جب حرف جازم داخل ہوا تو حرف
علت حذف ہو گیا لَمْ یَدْعُ لَمْ یَرُ ہو گیا.....

اتفاقی مثال امر کی: تَدْعُو، تَرَمٰی سے اَدْعُ، اَرَمٰی پڑھنا واجب ہے۔

لَتَدْعُونَ لِرَبِّكُمْ كَمَا تَانُون

۱۔ شرط

در التقاء ساکنین علی غیر حدہ اگر ساکن اول غیر مدہ و او جمع باشد آن را حرکت ضمہ می دهند و جوبا، و اگر ساکن اول غیر مدہ یا ثلہ و حدہ باشد، آن را حرکت کسرہ می دهند و جوبا

اس قانون کا نام ہے لَتَدْعُونَ لِرَبِّكُمْ کا قانون ہے جس کے لئے دو حکم ہیں اور ہر حکم کے لئے تین تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم واد جمع کو حرکت ضمہ کی دینا واجب ہے۔

پہلی شرط اتقاء ساکنین علی غیر حدہ ہوا حرازی مثال اِحْمَارٌ، اُحْمُورٌ۔

دوسری شرط اول ساکن غیر مدہ ہوا حرازی مثال اِضْرِبُوْا۔

تیسری شرط واد جمع کی ہوا حرازی مثال لَوْ اسْتَطَعْنَا۔

اتفاقی مثال : لَتَدْعُونَ سے لَتَدْعُونَ پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم یائے واحدہ کو حرکت کسرہ کی دینا واجب ہے۔ پہلی دونوں شرطیں

وہی ہیں

تیسری شرط پہلا ساکن غیر مدہ یائے واحدہ ہوا حرازی مثال ضَارِبِيْ

الْقَوْمِ۔

اتفاقی مثال : لَتُرْمِيْنَ سے لَتُرْمِيْنَ۔

قانون

وزن

اصل

موزون

لَمْ يَدْعُ

اِفْعُلْ

اِهْدِيْ

اِهْدِنَا

لِ	اُولَى	//	يعد. لم يدع. همزه
لِتَرْضَيْنَّ			لِتُدْعَوْنَ
لَأَسْعَ	اِسْعَى	اِفْعَلْ	لم يدع. همزه
مَنْ يَنْ	يُولَى	يَفْعَلْ	يعد. لم يدع
فِي	اُولَى	اِفْعَلْ	يقول. التقاء. يعد. همزه
لَا تُدْعَوْنَ	لَا تُدْعَوْنَ		لِتُدْعَوْنَ
لَمْ اُولِ	اُولَى	اَفْعَلْ	لم يدع
لَوْ ٢ عدد	اُولُونَ	اَفْعَلُوا	يقول. التقاء. يعد. همزه
//	اُولُونَ	اَفْعَلْنَ	// خفيفه. همزه
اِمْتَنِ	اِمْتَنَى	اِفْعَلْ	لم يدع

قانون (۶۸) دُعَا فُتَوٰی تَقْوٰی کا قانون حکم ۲۔ شرط ۶

واو لام کلمہ فُعْلٰی اسمی یا میثوٰں وجوہا، ویا لام کلمہ فُعْلٰی

اسمی واومی شود وجوہا

اس قانون کا نام ہے دُعَا فُتَوٰی تَقْوٰی کا قانون ہے جس کے لئے دو حکم ہیں ہر حکم کے لیے تین تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم واوکویا سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط واو لام کلمہ کے مقابلے میں ہوا حترازی مثال قولی۔

دوسری شرط فُعْلٰی کے وزن پر ہوا حترازی مثال دُعَوٰی۔

تیسری شرط فُعْلٰی اسی ہوا حترازی مثال غُرَوٰی۔

اتفاقی مثال: دُعَوٰی واوکویا سے تبدیل کیا تو دُعِیٰ ہو گیا۔

دوسرا حکم یا کو واو سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط یا لام کلمہ کے مقابلے میں ہوا حترازی مثال بَیْضٰی۔

دوسری شرط فُعْلٰی کے وزن پر ہوا حترازی مثال رَمٰی۔

تیسری شرط فُعْلٰی اسی ہوا حترازی مثال هُدٰی۔

اتفاقی مثال: تَقٰی ، تَقٰی یا کو واو سے تبدیل کیا تو تَقَوٰی تَقْوٰی ہو گیا۔

ثالثہ فُعْلٰی مفتی واوی ہو یا یائی اور فُعْلٰی اسی یائی اپنے حال پر ہیں گے جیسے غُلُوٰی۔

فُصِّیَا مَوْنُثُ الْفُصِّی ، فُتِّیَا مَوْنُثُ الْفُتِّی۔

فُعْلٰی اسی واوی ہو تو یاء ہو جائے گا جیسے دُنِّیَا، عَلِّیَا۔

فُعْلٰی اسی اپنے حال پر ہے کی جیسے شَہَوٰی، صَدِّیَا، رَمٰی، دُعَوٰی۔

فُعْلٰی اسی یائی واو ہو جائے گا جیسے تَقْوٰی حرید تفصیل کے لئے رضی اور شروح الشافیرہ دیکھیے۔

واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم۔

قانون (۶۹) رَحَا یا آدَا کا قانون حکم ۲۔ شرائط ۱۰

ہر ہمزه کہ واقع شود، بعد از الف مفاعل قبل یاء و در مفرد قبل از یاء نہ بود، آن را بیا مفتوحہ بدل کنند وجوبا، مگر آن ہمزه کہ واو واقع شدہ بود، در مفرد بعد از الف چہا ر م جا چرا کہ آن ہمزه را در جمع بواو مفتوحہ بدل کنند، وجوبا

اس قانون کا نام ہے رَحَا یا آدَا کا قانون ہے۔

جس کے لئے ایک دو حکم اور ہر حکم کے لیے پانچ پانچ شرطیں ہیں

پہلا حکم یاء کے ماقبل ہمزے کو یاء مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط ہمزہ الف کے بعد ہوا حتر ازی مثال مَسَل۔

دوسری شرط الف مفاعل کے بعد ہوا حتر ازی مثال کَابِل۔

تیسری شرط ہمزہ یا سے پہلے ہوا حتر ازی مثال شَرَائِف۔

چوتھی شرط مفرد میں یاء سے پہلے نہ ہوا حتر ازی مثال جَوَائِی۔

پانچویں شرط مفرد میں الف کے بعد چوتھی جگہ واو نہ ہوا حتر ازی مثال اَدَائِی۔

اتفاقی مثال: رَحَائِی اس قانون سے ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے تبدیل کیا رَحَائِی

خَطَائِی پھر قال والے قانون سے یاء کو الف سے تبدیل کر دیا رَحَائِی خطَائِی ہو گیا۔

دوسرا حکم واو کے ماقبل ہمزہ کو واو مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی چار شرطیں وہی ہیں۔

پانچویں شرط مفرد میں الف کے بعد چوتھی جگہ واو ہوا حتر ازی مثال رَحَائِی۔

اتفاقی مثال: اَدَائِو ہمزہ کو واو مفتوحہ سے تبدیل کیا اَدَاوُ ہوا پھر بقانون قال

اَدَاوِ ہو گیا۔

قانون (۷۰) رُخِی رُخِیۃ کا قانون حکم ۱۔ شرط ۲۔

ہر جائے کہ سہ یاء در یک کلمہ جمع شوند، باین طور کہ اول مدغم در ثانی و ثالث مقابلہ لام کلمہ، آن ثالث را حذف کنند و جویا نمسیا بمنسیا بشرطیکہ کہ در مصغر باشد اس قانون کا نام ہو رُخِی رُخِیۃ کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم تیسری یاء کو حذف کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط تین یاء ہوں احترازی مثال حَیَّ، مَیَّ۔

دوسری شرط اول مدغم ہو ثانی میں اور ثالث لام کلمہ کے مقابلے کے ہو احترازی مثال مُقَبِّل، مُقَبِّلۃ۔

تیسری شرط مصغر میں ہو احترازی مثال حَیَّ بُحَیَّ۔

اتفاقی مثال: رُخِی رُخِیۃ تیسری یاء کو حذف کیا تو رُخِی رُخِیۃ ہوا۔

نائدہ اگر دو یاء مقابلہ میں کلمہ کے جمع ہوں تو ایک کو حذف کرنا جائز ہے جیسے سَبَدُو سَبَدُو پڑھنا جائز ہے۔

قَوَوْتُ طَوَيْتُ کا قانون (۷۱) حکم ۲۔ شرط ۱

ہرواو، وباء کہ واقع شود قبل تائید یا زیادتی **فَعْلَان** ما قبلش و او مضموم باشد، ضمه ما قبلش را بکسرہ بدل کنند و جویا و اگر غیر و او باشد آن یاء را باو بدل کنند و او بر حال خود باشد اس قانون کا نام ہے **قَوَوْتُ طَوَيْتُ** کا قانون ہے۔ جس کے لئے دو حکم ہیں ہر حکم کے لیے دو شرطیں ہیں۔

پہلا حکم و او اور یاء کے ماقبل ضمه کو کسرے سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط و او اور یاء تائید یا زیادتی **فَعْلَان** سے پہلے ہو احترازی مثال **قَوَوْتُ طَوَيْتُ**۔

دوسری شرط و او اور یاء کے ماقبل دوسری و او مضموم ہو احترازی مثال **رَخَوْتُ، نَهَيْتُ**۔

اتفاقی مثال: **قَوَوْتُ، طَوَيْتُ** سے **قَوَوْتُ، طَوَيْتُ**۔ **قَوَوَانِ، طَوَيَانِ** سے **قَوَوَانِ طَوَيَانِ** ہوا۔

دوسرا حکم یاء کو و او سے بدلنا و او کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔

پہلی شرط و او اور یاء تائید یا زیادہ فعلان سے پہلے ہو احترازی مثال **رَخَوْتُ نَهَيْتُ**۔

دوسری شرط و او اور یاء کا ماقبل دوسری و او نہ ہو احترازی مثال **قَوَوْتُ، طَوَيْتُ**۔

اتفاقی مثال: **رَخَوْتُ، نَهَيْتُ** سے **رَخَوْتُ، نَهَيْتُ**، **رَخَوَانِ نَهَيَانِ** سے **رَخَوَانِ نَهَيَانِ** ہوا۔

قانون (۷۲) رَمَو کا قانون حکم ۱۔ شرائط ۳

ہریاء کہ واقع شود، ن ر آخر فعل و ما قبل او مضموم باشد آب را
بوا و بدل کنند وجوباً
اس قانون کا نام ہے رَمَو کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم یاہ کو او سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط یاہ فعل کے آخر میں ہوا ترازى مثال رَمَى۔

دوسری شرط ما قبل مضموم ہوا ترازى مثال رَمَى۔

اتفاقی مثال: رَمَى سے رَمُو ہوا۔

ختم شد قوانین ناقص

ناقص کے مشترکہ صیغہ جات

موزون	اصل	وزن	قانون
يَنْهَوْنَ	يَنْهَوْنَ	يَفْعَلُونَ	قال. التقاء
قُضَاةٌ	قَضِيَّةٌ	فَعَلَةٌ	قال
كُنْجَا ۵ عدد	نَجَوَ	فَعَلَ	//
//	اَوْنَجَا	اِفْعَلَا	يعد. حمزه
//	//	//	//
//	اَوْنَجَنُ	اِفْعَلَنُ	// نون خفيفة
//	براصل	فَعَلَا	
كَسَلٍ	اِسْعَلِي	اِفْعَلُ	سين. حمزه. لم يدع

يَوْمَ التَّلَاقِ	تَلَاَقَى	تَفَاعَلُ	وَقَفَ كَى حالت
مَلَاَقَاةً	مَلَاَقِيَةً	مُفَاعَلَةً	قال
لَكَمْ تَرَضُ	لَمْ تَرْضَى	لَمْ تَفْعَلْ	لم يدع
لَا نَصِ	لَا نَوْصَى	لَا نَفْعِلُ	يعد. لم. يدع
مَا شِ	مَا شَى	فَاعِلُ	يدعو. التقاء
نَادِيهِمْ	نَادَى	فَاعِلُ	لم يدع
ضَرَّ	ضُرَى	فَعْلُ	قال. التقاء
نُحَاةً	نَحْوَةً	لَعَلَّةً	قال
مَا أَنْقَهَ،	مَا أَنْقِيَهُ،	مَا أَلْفَعَلَهُ،	
	مَا أَنْقِيَهُ،	مَا أَلْفَعَلَهُ،	قال
الْمُسْتَشْفَى		مُسْتَفْعَلُ	قال

قانون

وزن

اصل

موزون

كُنْ دَقِ ٤ عدد	إِنْدَقَى	إِنْفَعِلُ	همزه. لم. يدع
//	فَنَدَ إَوْقَى	فَعْلَ إِفْعِلُ	شهد. يعد. لم. يدع.
//	فَنَدَ إَوْقَى	فَعْلَ إِفْعِلُ	همزه
//	إَوْكُنْ إَوْدَقَى	إِفْعَلُ إِفْعَلُ	يعد. همزه. يعد. همزه
//	إِفْعِنْ إَوْدَقَى	الفعل. الفعل	يقال. التقاء. همزه

همزة	//	اِنْدَقْ //	//
	فَعَلْ		//
اِنْقَد	تَفَعَّلَا	تَوَلَّيَا	لَكَ لَهَا ٣ عدد
//	//	//	//
//	//	//	//
// نون خفيفة	تَفَعَّلَنَ	تَوَلَّيَنَ	//
لم يدع	يَفْعَلُ	يُؤَلِّي	مَنْ يُولِيهِمْ
اِنْقَد. همزة	اِضْعَلَنَ	اِوْتَقَنَ	لَكَ فَنَ
سين. تعلم	تَفْعُولِينَ	تَشْعُرِينَ	لِشْرِينَ
قال. التقاء	اَفْعَلُوا	اَقْبَرُوا	فَلَمَّا اَقْبَرُوا
يعد. لم. يدع. همزة	اِفْعَلْ	اِوْزِي	فَرِي
لم يدع. خصم. همزة	اِفْعَلْ	اِفْعَرِي	فَرِي
قال	تَفَعَّلْ	تَكْوِي	كُكْوِي
دعي. يدعو. التقاء	تَفَاعَلْ	تَضَارِي	تَضَارِ
//	تَفَعَّلْ	تَضَرِّي	تَضَرِّ
قال. التقاء	مَفْعَلْ	مَجْزِي	مَجْزِي
//	فَعَلْ	زَرِّي	زَرِّ
//	فَعَلْ	زَرِّي	زَرِّ

زِرَى	زُرُوْى	فُعُوْلٌ	قُرَيْلٌ . دعى
فَزَرَاءٌ	زَرَائِى	فِعَالٌ	دعاء . شهد
يَتَّقُهُ	يُوتَّقِى	يَفْتَعِلُ	التقيد . لم . يدع . شهد
قُورِبَنٌ	قوربن	فُوعِلَنَ	
تَدْعُوْنَ	تَدْعِيُوْنَ	تَفْتَعِلُوْنَ	دال . يقول . يوسر . التقاء
فَطَلَاءٌ	اِطْلَائِى	اِفْتَعَالٌ	صاد . دعاء . همزه
اَيُّشَرُوْا	اَنْ يَتَشَرَّيُوْنَ	يَتَفَعَّلُوْنَ	يرملون . خصم . قال . التقاء
فِى	اِوْلِى	اِفْعِلْ	يعد . همزه . لم . يدع
قُوْ	اِوْلُوْا	اِفْعِلُوْا	يعد . همزه . يقول . التقاء
فِىْ	اِوْلِىْ	اِفْعِلِىْ	يعد . همزه . يقول . التقاء
اِنْ كُفِىْ	اِنْقَضِىْ	اِنْصَرِفْ	لم يدع
كَشَّجٌ	اِشْتَجِىْ	اِشْتَعِلْ	سين . همزه . لم يدع
صَافٍ	صَافِىْ	فَاعِلٌ	يدعو . التقاء

صَوَابٍ	صَوَابِي	قَوَاعِلُ	//
مَا اشْتَهَتْ	اشْتَهَوْتُ	اِفْتَعَلْتُ	قال. التقاء
فَع	اَوْجِي	اِفْعَلُ	يعد. همزه. لم يدع
عَلَى ٢	اَوْ عَلَى	اِفْعَلِي	//
//	عَلَى	فَعَلْ	
وَعَفْ	اُعْفُوْ	اَفْعُلْ	لم يدع. همزه
قَصِيًّا	قُصُوْ	فُعُوْلُ	لم يدع همزه
مَا ضَاهَاها	ضَاهَى	فَاعَلْ	قال
مَقَان	مَقَانِي	مَقَاعِلُ	يدعو. التقاء
جَنَاءُ	جَنَائِي	فِعَالُ	دعاء
تَشَهَّى	تَشْتَهِي	تَفْعِلُ	سين. يدعو
لَيْنَ ٢ عدد	لَيْنَ	فُعَلْ	يقول
//	اَوَّلَيْنَ	اِفْعِلْنِ	يعد. يقول.
			التقاء. همزه
مَنَاسِيْ	مَنَاسِيُوْ	مَفَاعِلُ	قويل
مَنَسِيْ	مَنَسُوْ	مَفْعُوْلُ	دعى
زَكَّنَا	زَكَّنِي	فَعْلُ	لم يدع
نَ	اَوْنِي	اِفْعُلْ	يعد. لم يدع.
			همزه
مِنْ وَالٍ	وَالِي	فَاعِلُ	يدعو. التقاء

دعاء	استخفاى	اِسْتَخْفَاىْ	اِسْتَخْفَاءٌ
يقول. يوسر. التقاء	يَقْعُلُونَ	يُزْكِيُونَ	يُزْكُونَ
لم يدع	لَمْ يَفْعُلْ	لَمْ يَأْنِيْ	اَلَمْ يَأْنِ
يعد. يقول. التقاء. همزه		اَوَّلُنْ	اِنَّ ٣ عدد
يعد. همزه		اِلَيْنُ	//
يقول. التقاء. همزه		اِلَيْنِ	//
قال. التقاء	لَا تَفْعُلُوا	لَا تَعْفُرُوا	لَا تَعْفُرَا
ادغام	يُقْعُلُونَ	يُحْلِلُونَ	يُحْلِلُونَهُ،
قال. التقاء	فَعْلُوا	خَلِّوْا	فَخَلِّوْا
	تَفْعَلْنَا		تَجَلِّئْنَا
لم يدع	نُفْعِلْ	نُصْلِيْ	نُصْلِهِ
//	اَفْعُلْ	اَتْلُوْا	اَتْلُ
يدعو. التقاء	فَوَاعِلْ	جَوَارِيْ	اَلْجَوَارِ
قال. التقاء	تَفَاعَلُوا	تَعَالَيُوا	تَعَالَوْا
تعلم. لم يدع	لَمْ اِسْتَفْعِلْ	لَمْ اِسْتَقِيْ	لَمْ اِسْتَسْقِ
قال. التقاء. خفن. وعدت	فَعِلْتُ	زَوِدْتُ	كَرِهْتُ

فَسَّرَ	تَسَرَّى	تَفَعَّلَ	خصم. لم يدع
تَعَلَّوْنَ	تَعَلَّوْنَ	تَفَعَّلُوْنَ	يقول. التقاء
تَجَرَّى	تَجَرَّى	تَفَعَّلَ	يدعو
دَرَّ	دَرَّى	فَعَّلَ	قال. التقاء
عَصِيًّا	عَصَوْوْ	فَعَّلَ	ادل. قول.
		دَعَى	
الَام	الَامِي	اَفَاعِلُ	يدعو. التقاء
يُسْقَى	يُسْقَوُ	يُفَعَّلُ	يدعى. قال
بَاتُوا ۳ عدد	بَاتُوا	فَعَّلُوا	قال
//	بَاتُوا	فَاعِلُوا	يقول. يوسر.
		التقاء	
//	بَاتِيْن	فَاعِلُنْ	يقول. يوسر.
		التقاء. خفيفه	
تَمَنُّوْنَ	تَتَمَنُّوْنَ	تَتَفَعَّلُوْنَ	قال. التقاء
هَآوُوا	هَآوُوا	فَاعِلُوا	قال التقاء

ان صيغون كوجل كريں

حَتَّى تَفَى	أَرْجِهْ وَأَخَاهُ	يُسْقِيْنَ	يَشْفِيْنَ	يُؤْمِتْنِيْ
يُحْيِيْنَ	أَتَى اللّٰهَ	وَلَا تُخْزِيْ	نَجِيْ	نُسُوْكُمْ
لَقَلَّمْتَهُ	بَاقِيْنَ	فَاتِيْهَا	آتَاوْنَ	أَوْفُوْ
رَاعِنَا	هَذِيْنَ	لَدَعَا	لَسَاوِيْتَ	لَيَّرِيْ

مَهْدٍ
رَضِيٍّ

خَافٍ
لَا تَعْتَرُ

نَاهٍ
إِلْمَ تَنْتَه

سُقُومَاءَ
كُسُوفِهِمْ

لَخَلُّوا
مُنْجٍ
قُوا ٣١ عدد

//

//

//

عَبْدٌ

فَاتٍ

لَبِكَ

//

//

مُسْتَبِينَ

نَادَانَا

لَعُرْدِينَ

أَوْنَهُكَ
الْقَوْنَا

مُشَاتٍ
لَصَالِّجِهِمْ

<https://darsenizanibooks.wordpress.com/>

﴿ شروع شد قوانین مهموز ﴾

نون (۷۳) راس بوس کا قانون حکم ۱۔ شرائط ۵

ہر ہمزہ ساکن مظهر کہ ما قبلش متحرک باشد، ہمزہ ساکن رکن یک کلمہ ما سوائے ہمزہ مطلقاً آب ہمزہ ساکن را باوفاق حرکت ما قبل بحروف علت بدل کنند جوازاً بشرطیکہ باعث تحریکیش موجود نباشد

اس قانون کا نام ہے **رَاسِ بُوسِ یَیْرَ** کا قانون ہے۔

جس کے لئے ایک حکم اور چار شرطیں ہیں۔ اگر ما قبل ہمزے کا دوسرا ہمزہ ہو تو اس کیلئے پانچ شرطیں ہیں۔

پہلا حکم ہمزہ کو ما قبل حرکت کی موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔

پہلی شرط ہمزہ ساکن ہو احترازی مثال سَنَلْ۔

دوسری شرط ہمزہ ساکن مظهر ہو احترازی مثال سَنَلْ۔

تیسری شرط ہمزہ کا ما قبل متحرک ہو احترازی مثال یَسَنَلْ۔

چوتھی شرط ہمزہ کے متحرک ہونے کا سبب موجود نہ ہو احترازی مثال یَأْمْ جو اصل میں یَأْمَمْ تھا۔

اتفاقی مثال: رَاسٌ کو رَاسٌ، بُوسٌ کو بُوسٌ، یَیْرٌ کو یَیْرٌ پڑھنا جائز ہے۔

اگر ہمزہ کا ما قبل دوسرا ہمزہ متحرک ہو تو اس کے لیے چار شرطیں یہی ہیں۔

پانچویں شرط ہمزہ کا ما قبل ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو احترازی مثال آ:

من۔

اتفاقی مثال: یَا یٰھَا القَارِیُّ نَیْمَنَ کو یَا یٰھَا القَارِیُّ وَ نَیْمَنَ پڑھنا جائز ہے۔

قانون (۷۲) اَمِنْ اَوْ مِنْ اِيْمَانٍ کا قانون حکم ۲۔ شرائط ۱۳

ہر ہمزہ ساکن مظهر کہ ما قبلش د یگر ہمزہ متحرک باشد،
از اب کلمہ اَنْتِ ہمزہ ساکن را بوفق حرکت ما قبل بحرف
علت بدل کنند وجوبا بشرطیکہ باعث تحریکش موجود نہ باشد،
اگر ہمزہ اول وصلی باشد، و درج کلام بیفتد، و ہمزہ ثانی
بصورت خود عود می کنند وجوبا مگر کُلُّ، مَرُّ، خُلْدُشان اند
اس قانون کا نام ہے اَمِنْ اَوْ مِنْ اِيْمَانٍ کا قانون ہے۔

جس کے لئے دو حکم ہیں۔ پہلے حکم کے لیے چھ شرطیں ہیں اور دوسرا حکم کے لیے سات شرطیں ہیں

پہلا حکم ہمزہ کو ما قبل کی حرکت کے موافق حرکت حرف علت سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط ہمزہ ساکن ہو احترازی مثال سَنَلْ۔

دوسری شرط مظهر ہو احترازی مثال سَنَلْ۔

تیسری شرط ما قبل دوسرا ہمزہ ہو احترازی مثال يَأْمَنْ يُوْمَنْ۔

چوتھی شرط ما قبل کا ہمزہ متحرک ہو احترازی مثال قَرَّءْ۔

پانچویں شرط ایک کلمہ میں ہو احترازی مثال يَجِيْ لَتِيْمِن۔

چھٹی شرط ہمزہ کے متحرک ہونے کا سبب موجود نہ ہو احترازی مثال اَءٌ مَّ
جواصل میں اَءٌ مَّ تھا۔

اتفاقی مثال: اَءٌ مِّنْ سَ اَمِّنْ، اَءٌ مِّنْ سَ اَوْ مِنْ، اَءٌ مَّا نَا سَ اِيْمَانًا ہوا۔

دوسرا حکم ہمزہ وصلی کو گرانا اور ہمزہ ثانی کو اپنی اصلی حالت پر لانا واجب ہے۔

چھ شرطیں دینی ہیں۔

ساتویں شرط ہمزہ وصلی درمیان کلام میں ہو احترازی مثال اَءٌ لَتِيْمِن۔

اتفاقی مثال : ضَارِبُ اُؤْمَنْ پہلا ہمزہ وصلی درمیان کلام میں ہونے کی وجہ سے حذف ہو گیا اور پھر اس کے قانون سے ہمزہ ساکن حرف علت سے تبدیل ہوا تو ضَارِبُ اُؤْمَنْ سے ضَارِبُ اُؤْمَنْ پڑھنا واجب ہے۔

سوال : کل ، مر ، خلد اصل میں اء کل ، اء خلد ، المر تھے اور مذکورہ قانون

کیوں نہیں جاری کیا۔ اور دونوں ہمزوں کو شروع سے حذف کیوں کیا؟

جواب : یہ شاذ ہیں تخفیف حاصل کرنے کی غرض سے دونوں ہمزوں کو شروع سے حذف

کر دیا

سوال : آپ نے تخفیف کس وجہ سے کی ہے؟

جواب : یہ الفاظ کلام عرب میں کثیر الاستعمال تھے اور کثرت استعمال کا مقتضی ہے اس وجہ

سے تخفیف کی ہے۔

اختلاف : بعض حضرات نے تو یہی کہا ہے کہ یہ شاذ ہیں اور خلاف قانون اور موافق استعمال ہیں

لیکن علم المصیغہ والا کہتا ہے کہ یہ شاذ ہیں نہیں ہیں بلکہ قانون کے موافق ہیں اس لیے کہ قلب

مکانی کی گئی ہے۔

قلب مکانی : قلب مکانی کا مطلب یہ ہے کہ فاکلمہ کو عین کلمہ کی جگہ اور عین کلمہ کو فاکلمہ یا

لام کلمہ کی جگہ استعمال کرنا۔

خلاصہ یہ ہے کہ کسی حرف کو دوسرے حرف کی جگہ پر رکھ دینا قلب مکانی کہلاتا ہے۔

اب ان میں بھی قلب مکانی ہوئی ہے اس لیے کہ یہ اصل میں اء کل ، اء مر ، اء خلد تھے اب

فاکلمہ کو عین کی جگہ اور عین کلمہ کو فاکلمہ کی جگہ رکھ دیا یا تو اکل ، امر ، اخلد ہو گئے اب

یسئل والے قانون (جو آگے آ رہا ہے) کے تحت ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو دی اور ہمزہ

کو حذف کر دیا تو اکل ، امر ، اخلد ہو گئے پھر ہمزہ وصلی مابعد متحرک ہونے کی وجہ سے ساقط کر

دیا تو کل ، مر ، خلد ہو گئے لہذا یہ شاذ نہیں ہیں۔

سوال : اس قلب مکانی کی کوئی نظیر بھی ہے؟

جواب : جی ہاں جیسے فوس کی جمع فووس آتی ہے جب قلب مکانی کی تو فسو ہو گیا پھر اول اور ثانی واؤ کو یاء کے ساتھ تبدیل کر دیا اور پھر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا تو قسی۔ اب یاء کی مناسبت سے سین کو کسرہ دیا اور پھر عین کلمہ کی مناسبت سے فاء کلمہ کو بھی کسرہ دیا تو قیسی ہو گیا تو اس میں قلب مکانی موجود ہے۔

نکاتہ : کُلُّ، مَرُوْ، خُذْ اصل میں اُءُ کُلُّ، اُءُ مَرُوْ، اُءُ خُذْ تھے۔ ان تینوں میں دوسرے ہمزہ کو کثرت استعمال کی وجہ سے خلاف قیاس حذف کیا گیا۔ رہا پہلا ہمزہ دوسرے ہمزہ کے حذف کے بعد اس کی ضرورت نہیں رہی لہذا وہ بھی گر گیا لیکن بحالت درج کلام لفظ مر میں ہمزہ ثانیہ کا باقی رکھنا فصیح ہے جیسے قولہ تعالیٰ: وَ اَمْرُ اَهْلِكَ بِالصَّلٰوةِ وبحالت ابتداء کلام لفظ مَرُوْ میں دونوں ہمزوں کا حذف کرنا فصیح ہے جیسے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام: مَرُوْا صِبْیَا نَکُمْ بِالصَّلٰوةِ۔

موزون	اصل	وزن	قانون
یَقْرَءُ وَ ذُرْ	یَقْرَءُ. اُذِرْ		میر
مِیْخَدُ	مِاْخَدُ	مِفْعَلُ	یاخذ
اَلَّذِیْ تُجِرْنَ	اُءُ تُجِرْنَ	اَفْعَلْنَ	آمن. یاخذ
//	اَلَّذِیْ. تُجِرْنَ	فُعَلْنَ	
یُؤْخَدُوْنَ	یُاْخَدُوْنَ	یُفْعَلُوْنَ	یاخذ
اَمَنْتُ	اُءُ مَنْتُ	اَفْعَلْتُ	آمن
سَالُ	سَنَلُ	فَعْلُ	یاخذ قال
یَقُوْلُوْذُلْنِیْ	یَقُوْلُوْ. اِءُ ذَنْ	اِفْعَلُ	یاخذ. ادغام

ياخذ	فَعَلَ	يَتَر	يُتَر ٢ عدد
يقول	فُؤِلَ	يُتِر	//
آمن. قال. التقاء	أَفْعَلُوا	أَذْهَبُوا	أَذُوا
ياخذ	مُفْعَلِينَ	مُتَمَرِّينَ	مُؤْتَمَرِينَ

قانون (۷۵) میو کا قانون

ہر ہمزه مفتوحہ کا ما قبلش مضموم یا مکسور باشد، ہمزه لا و ن
یگر کلمہ ما سوائے ہمزه مطلقا، ہمزه مفتوحہ را بوفق حرکت ما
قبل بحرف علت بدال کنند جوازا

اس قانون کا نام ہے میو کا قانون ہے۔

جس کے لئے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔ اگر ما ہمزه کا ما قبل ہمزه دوسرے کلمہ میں ہو تو اس کے
لیے تین شرطیں ہیں۔

حکم ہمزه کو ما قبل کے حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔

پہلی شرط ہمزه مفتوحہ ہو احترازی مثال سُئِلَ، مُسْتَهْزِوْنَ۔

دوسری شرط ما قبل مضموم یا مکسور ہو احترازی مثال سَنَّال۔

اتفاقی مثال: مِیْرُو مِیْرُو، مَوْدَبْ سے مَوْدَبْ، غَلَامْ اَحْمَدْ سے غَلَامْ یَحْمَدْ،
غَلَامْ اَحْمَدْ سے غَلَامْ وَحْمَدْ پڑھنا جائز ہے۔

اور اگر ہمزه کا ما قبل ہمزه دوسرے کلمہ میں ہو اس کے لیے تین شرطیں ہیں۔ دو شرطیں وہی ہیں۔
تیسری شرط ہمزه دوسرے کلمہ میں ہو احترازی مثال اَءْ مَنْ۔

اتفاقی مثال: یَجِیْءُ اَحْمَدُ کو یَجِیْءُ وَحْمَدُ، قَارِیْ اَحْمَدُ کو قَارِیْ یَحْمَدُ پڑھنا
جائز ہے۔

۵۶) جَاءَ اَوِیْدَمْ کا قانون حکم ۲۔ شرائط

ہر دو ہمزہ متحرک اگر جمع شوند، در یک کلمہ اگر یکہ از ایشان مکسور باشد ثانی را بیا بدل کنند وجوبا، سوائے اَلْمَمَّةِ کہ دریں جا جائز است۔ اگر هیچ یکہ مکسور نہ باشد، ثانی را با و بدل کنند، وجوبا مگر اگر مشان است

اس قانون کا نام ہے **جَاءَ اَوِیْدَمْ** کا قانون ہے۔

جس کے لئے دو حکم ہیں اور ہر حکم کے لیے چار شرطیں ہیں تین شرطیں مشترک ہیں۔

پہلا حکم ہمزہ ثانی کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط دو ہمزہ ہوں احترازی مثال سَفَلَ۔

دوسری شرط دونوں ہمزہ متحرک ہوں اء مَن۔

تیسری شرط دونوں ایک کلمہ میں ہو احترازی مثال بقرء اخوک۔

چوتھی شرط ان میں سے ایک مکسور ہو احترازی مثال اء یدَمْ۔

اتفاقی مثال: جَاءَ اس قانون سے دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل دیا تو جاعری ہو گیا پھر بدعو یرمی کے قانون سے یاء کی حرکت کو حذف کر دیا تو جائین ہو گیا پھر اتقائے سائنین ہوا پہلا مدہ تھا اس کو حذف تو جہاؤ ہوا۔

دوسرا حکم ہمزہ کو واو سے بدلنا واجب ہے۔ تین شرطیں وہی ہیں۔

چوتھی شرط ان دونوں ہمزہ میں سے کوئی مکسور نہ ہو احترازی مثال جَاءَ۔

اتفاقی مثال: اء یدَمْ سے اَوِیْدَمْ پڑھنا واجب ہے۔

سوال: ائمہ میں سب شرائط موجود ہیں تو قانون وجوبی ہونا چاہیے تھا آپ نے جائز

کیوں کہا ہے؟

جواب: جواب یہ ہے کہ اَلْمَمَّةُ راصل اَلْمَمَّةِ تھا اس میں ہمزہ ثانی کی حرکت میم سے

نقل ہو کر آئی ہے عارضی ہے لازمی نہیں ہے اس وجہ سے جائز کہا ہے۔

(۲)۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ شاذ ہے۔

سوال: اُکُورم اصل میں اءِ کُورم تھا یہاں ہمزہ ثانیہ کو واؤ کے ساتھ تبدیل کیوں نہیں کیا اور حذف کیوں کیا؟

جواب: یہ شاذ ہے یُکُورم کی موافقت کی وجہ سے حذف کیا ہے۔

ملاحظہ: ائمة دراصل ائیمۃ تھیں۔ پہلی میم کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور میم کو میم میں

ادغام کیا تو ائمة ہو گیا برحکم اول ائیمۃ میں جمیع شرائط کے باوجود حکم قانون جاری نہیں کیا گیا جس کی دو وجہ ہیں ① قرآن مجید میں جہاں بھی یہ ہمزہ ہے تو مذکور ہے ② ہمزہ ثانی کی حرکت عارضی ہے ائیمۃ میں بوجہ تخفیف کلمہ ادغام کو اعلال پر مقدم کیا۔

ملاحظہ: برحکم ثانی اءِ کُورم میں جمیع شرائط موجود ہونے کے باوجود حکم قانون جاری نہیں کیا

گیا جس کی دو وجہ ہیں ① ہمزہ ثانی کو خلاف قیاس حذف کیا گیا لکثرة الاستعمال تو ہمزہ ایک ہی رہ گیا اس قانون میں دو ہمزوں کا ہونا شرط ہے ② ہمزہ ثانیہ واؤ سے تبدیل کرنا واجب ہے جہاں ہمزہ دوم اصلی ہو یہاں دونوں ہمزے زائد ہیں

موزون	اصل	وزن	قانون
جُونُ	جُنُنُ	فُعْلُ	میر
يَعْلَمُ وَ خَوْكَ	يَعْلَمُ. أَخَوْكَ		//
زَاءُ	زَائِمُ		اودام. يدعو.
			التقاء
أَوَادِبُ	أَاءِ اِدْبُ	أَفَاعِلُ	اودام
مَنْ عَالِمٍ يَخِيْلُكَ	عَالِمٍ. أَخِيكَ		میر

//		رَكَيْتُ أَحْسَنَ	رَكَيْتُ وَحَسَنُ
//	فَعَالٌ	زَاءَ أَرُ	فَزَيَّارُ
//	فُعْلٌ	زَنْنٌ	وَزُونُ
	دَحْرَجَ	بر اصل	//

<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>

مذہب (۷۷) یسئل کا قانون حکم ۱ - شرائط ۷

ہر ہمزه متحرک کہ ما قبل ساکن مظهر قابل حرکت باشد، سوائے یائے تصغیر و نون الافعال و واو، و یائے مدہ زائده در یک کلمہ، حرکت آن ہمزه را نقل کردہ بما قبل دادہ جوازاً، ہمزه را حذف کنند وجوباً، مگر مِرْأَة شان است

اس قانون کا نام ہے **یسئل** کا قانون ہے۔

جس کے لئے ایک حکم اور سات شرطیں ہیں۔ جن میں سے چار وجودی اور تین عدی ہیں۔

پہلا حکم ہمزه کی حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دینا جائز اور ہمزه کو حذف کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط ہمزه متحرک ہو احترازی مثال یا من۔

دوسری شرط ماقبل ساکن ہو احترازی مثال سئل۔

تیسری شرط ماقبل ساکن مظهر ہو احترازی مثال سئل۔

چوتھی شرط ماقبل قابل حرکت ہو احترازی مثال سائل۔

پانچویں شرط ہمزه یائے تصغیر کے بعد نہ ہو احترازی مثال الفیس۔

چھٹی شرط ہمزه نون الافعال کے بعد نہ ہو احترازی مثال إنتظر۔

ساتویں شرط واو اور یائے مدہ ہمزه سے پہلے ایک کلمہ میں نہ ہو احترازی مثال

مَقْرُونَةٌ خَطِيئَةٌ۔

اتفاقی مثال: سَنَلْ، قَدْ اَلَحَّ ہمزه متحرک ماقبل ساکن قابل حرکت تھا تو ہمزه کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور ہمزه کو حذف کیا سَنَلْ، قَدْ اَلَحَّ پڑھنا جائز ہے۔

ملاحظہ: یہاں صرف یائے تصغیر کی نئی ہے۔ اگر ہمزه کے ماقبل میں یا ہے لیکن تصغیر کی نہیں تو قانون جاری ہوگا جیسے شینی سے شینی احترازی مثال سَوْنِلْ الفیس یہاں ماقبل ہمزه یا

تصغیر کی ہے۔

فائدہ: رَاٰی یُرَٰی اور تمام افعال رویۃ میں یہ قانون وجوباً جاری ہوتا ہے اور اسمائے مشفقہ میں جوازاً۔

فائدہ: ہمزہ کے ماقبل میں واویادہ اصلی ہوں تو بھی قانون جاری ہو جائے گا جیسے
سُوء، سُوْسِیْنَتْ کو سِیْنَتْ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ: اگر واویادہ زائدہ اور ہمزہ جدا جدا کلمہ میں ہیں تو وہاں قانون جاری ہو جائے گا۔
جیسے بَا عُوَا مَوَالِہِمُ کو بَا عُوَمَوَالِہِمُ، قَدْ اَفْلَحَ کو قَدْ فَلَاحَ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ: ہمزہ قطعی والے قانون کا تقاضا ہے کہ قَدْ اَفْلَحَ والا ہمزہ باقی رہے۔ اور اس قانون کا تقاضا ہے کہ حذف ہو جائے۔ یہاں دونوں قوانین میں تضاد معلوم ہوتا ہے۔ حالانکہ تضاد نہیں کیونکہ ہمزہ قطعی کے قانون میں ہمزہ کو باقی رکھنے کی شرط ہے بغیر نقل حرکت کے اور اس قانون میں ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا بعد ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے۔ تضاد تب ہوتا ہے جب کہ واحد ہوتی۔ ہمزہ قطعی میں ہمزہ کو باقی رکھنے کی جہت اور ہے اور یہاں پر ہمزہ کو حذف کرنے کی جہت اور ہے۔ واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم۔

قانون (۷۸) - اَیْنِسْ مَقْرُونَةُ خَطِیْنَةٍ کا قانون حکم ۱ شرط ۲

ہر ہمزه کہ واقع شود بعد از یائے تصغیر و واو، بائے مدہ زائده در یک کلمہ آن ہمزه را جنس ما قبل کردہ جوازاً ادغام می کنند و جویا

اس قانون کا نام ہے اَیْنِسْ مَقْرُونَةُ خَطِیْنَةٍ کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور دو شرطیں کامل ہیں۔

ہمزہ کو ماقبل کی جنس کرنا جائز اور ادغام کرنا واجب ہے۔

حکم

ہمزہ یائے تصغیر کے بعد ہوا حترازی مثال سئل۔

اتفاقی مثال: اَیْنِسْ کو اَیْسْ پڑھنا جائز ہے۔

ہمزہ واو یا مدہ کے بعد ایک کلمے میں ہوا حترازی مثال اللین

باعوا اموالہم ہے۔

اتفاقی مثال: مَقْرُونَةُ کو مَقْرُوَّة، خَطِیْنَةُ کو خَطِیْئَةُ پڑھنا جائز ہے۔

موزون	اصل	وزن	قانون
مُسِلُّ	مُسْتَلُّ	مُفْعِلُّ	یسل
//	//	//	//
مَجْرَوَاتٌ	مَجْرَوَاتٌ	مَفْعُولَاتٌ	مقروہ
یَسْمُونَ ۲ عدد	یَسْمُونَ	یَفْعَلُونَ	یسل
//	یُوسْمُونَ	//	یعد
هَلَضْرِبُ	هَلْ أَضْرِبُ	أَفْعِلُّ	یسل
أَبِیرْ	أَبِیرْ	أَفْعِلُّ	مقروہ
اِسْتِرَافُ ۲	اِسْتِرَافُ	اِسْتِفْعَالُ	یسل

يقال. التقاء	//	إِسْتَرْيَاكَ	//
يسل	تَفْعِيلٌ	تَسْئِلٌ	تَسِيلٌ ٢
	فعليل		//
يسل. قال. التقاء	يَفْعَلُونَ	يَرَاءُ يُون	يَرُونَ
مقروءة	فَعِيلَتَانِ	طَرِيقَتَانِ	طَرِيقَانِ
يسل. همزة	إِفْعَلٌ	إِبْنٌ	بَل ٣
يعد. //	//	إِوْبَلٌ	//
يقال. التقاء. همزة	//	إِئِيلٌ	//
يسل. يعد. لم يدع. همزة	إِفْعَلٌ	بَلٌ. إِوْءَى	//
تعلم. يسل	لَمْ أَتَفَاعَلْ	لَمْ أَتَسَائَلْ	لَمْ تَسَائَلْ

قواعد کا قانون

ہر د و همزہ کہ جمع شولند، در کلمہ غیر موضوع علی التضعیف اول ساکن ثانی متحرک باشد، آنرا بیا بدل کنند وجوباً

اس قانون کا نام ہے قَوَّع کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم ہمزہ کو یا ء سے بدلنا واجب ہے۔

دو ہمزہ جمع ہوں احترازی مثال ٹوٹو۔

کلمہ غیر موضوع علی التضعیف ہو احترازی مثال مَنَل۔

پہلا ساکن دوسرا متحرک ہو احترازی مثال آء مَن۔

اتفاقی مثال: قِرْعُو کو قِرْعُو پڑھنا واجب ہے۔

قانون (۸۰) سَل کا قانون حکم ۱۔ شرائط

ہر ہمزہ متحرکہ منفردہ را کہ ما قبلش لیز متحرکہ باشد بآن حرکت بوفق حرکت ما قبل بحروف علت بدال کنند جوازا
لزد بعض

اس قانون کا نام ہے سَل کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور چار شرطیں ہیں۔

ہمزہ کو ما قبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔

حکم

پہلی شرط ہمزہ متحرکہ ہوا حترازی مثال رَأَس بُوسِ بَثْر۔

دوسری شرط ہمزہ متحرکہ منفردہ ہوا حترازی مثال اءِ یَدِم۔

تیسری شرط ہمزہ کا ما قبل متحرکہ ہوا حترازی مثال یَسْتَل۔

چوتھی شرط ہمزہ پر جو حرکت ہے ما قبل پر بھی وہی حرکت ہوا حترازی

مثال سُل۔

اتفاقی مثال : سَل کو سَال، کُفُو کو کُفُوا، مُسْتَهْزِئِین کو مُسْتَهْزِئِین پڑھنا جائز ہے۔

قانون (۸۱) سول مستهزیون کا قانون حکم ۲. شرائط

ہر ہمزہ منفردہ مکسورہ کہ ما قبلش مضموم باشد و مضموم بعد از

کسرہ ہواو، و یا بدل کردہ شود جواز الزل اخفش

اس قانون کا نام ہے **سُولِ مُسْتَهْزِيُونِ** کا قانون ہے۔

جس کے لئے دو حکم ہیں اور ہر حکم کے لیے تین تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم ہمزہ کو واو سے بدلنا جائز ہے۔

پہلی شرط ہمزہ منفردہ ہوا حترازی مثال **أَاءُ يَدُمُ**۔

دوسری شرط ہمزہ مکسورہ ہوا حترازی مثال **سَقَلْ**۔

تیسری شرط ما قبل مضموم ہوا حترازی مثال **سَيِّمَ**۔

اتفاقی مثال: **سُقِلَ كَوْسُولَ**۔

دوسرا حکم ہمزہ کو یا سے بدلنا جائز ہے۔

پہلی شرط پہلی شرط وہی ہے۔

دوسری شرط ہمزہ مضموم ہوا حترازی مثال **سَقَلْ**۔

تیسری شرط ما قبل مکسورہ ہوا حترازی مثال **لَيْمَ**۔

اتفاقی مثال: **مُسْتَهْزِءٌ وَنَ كَوْ مُسْتَهْزِيُونٌ** پڑھنا جائز ہے۔

قانون (۸۴) اَلْاَنَ الْحَسَنَ کا قانون حکم ۱۔ شرط ۳

ہر ہمزہ وصلی مفتوح کہ داخل شود بر آن ہمزہ استفہام بالف بدل کردہ شود وجوباً بمع باقی داشتن التثانیہ ساکنین اس قانون کا نام ہے اَلْاَنَ الْحَسَنَ کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم ہمزہ وصلی والف سے بدلنا اور اتھائے ساکنین کو ثابت رکھنا واجب ہے

پہلی شرط ہمزہ وصلی ہوا حرازی مثال اَلْکُورَم۔

دوسری شرط ہمزہ وصلی مفتوح ہوا حرازی مثال اَلْکُتَسَب۔

تیسری شرط ہمزہ وصلی پر ہمزہ استفہام داخل ہوا حرازی مثال اَلْحَمْدُ

اتفاقی مثال : اَءَ لَانَ سے اَلَانَ، اَءَ لَحَسَنَ سے اَلْحَسَنَ پڑھنا واجب ہے۔

ختم شد قوانین مهموز

موزون	اصل	وزن	قانون
//	قُوْرُلْتُ	قُوْرُعْلْتُ	//
مِنْم	مُنِم	مُقُول	یسل
اَلْاَسَامُ	اِسْنَام	اِفْعَال	یسل
اِلْتَامُ ۳ عدد	اِلْتَم	اِفْعَل	سال
//	اِلْتِم	اِفْعَل	قال
//	بر اصل	اِفْعَال	
مُوْرُوْد	مَدُوْد	مُقْعَل	میر

نَكَرَ ٣	بر اصل	كَعَلَ	
//	نَطَرَّ	فَعَلَلَ	يسل
//	نَطَرَّ	نَفَعَلُ	يسل
مِيسَ	مِيسَ	مِيفَعَلُ	//
كَمْ يَسْمُ ٢ عدد	مُسْنِمُ	مُقْعَلُ	يسل. شهد
//	كَمْ أَسْنِمُ	كَمْ أَفْعَلُ	//
لَمَسَائِلُ	كَمْ أَسَائِلُ	كَمْ أَفَاعِلُ	يسل. خصم
//	مَتَسَائِلُ	مُتَفَاعِلُ	خصم
//	//	//	//
قُلْتُ يَحْرُ			
	قُلْتُ. أَحَدُ	//	//
قَدَّيْهَا	قَدَّيْهَا	أَفْعَلُ	يسل. قال
جَارَتْ	جَنَزَتْ	فَعَلْتُ	سال
//	جَوَزَتْ	//	قال
//	جَارَزَتْ	فَاعَلْتُ	التقاء
أَلَمْ تَرَ	لَمْ تَرَى	لَمْ تَفْعَلُ	يسل. لم يدع
أَوْبِرْدُ	أُءِ يَرْدُ	أَفْعِلُ	او ادم
أَلَسْتُمْ		فَاعَلْتُمْ	
لَمْ ٣ عدد	إِلْتَمُ	إِفْعَلُ	يسل. همزه
//	إِوَلَمْ	//	يعد. همزه

//	الْوَم	//	يقال. التقاء. همزه
إِمَّا تَرِينَّ	تَرَوَيْنَّ	تَفْعَلَيْنَّ	يسل. يقول. التقاء
إِيْزَانُ	إِءْذَانُ	//	آمن
//	إِوْذَانُ	//	ميعاد
مُسِمٌ	مُسْتِمٌ	مُفْعِلٌ	يسل
هَلَرُقِلُ	هَلْ أَرْقِلُ	أَفْعِلُ	يسل
فَازَرَهُ.	أَاءُ زَرَّ	أَفْعَلَّ	آمن
ضَرَبَ بِغَيْرِ ثَلَاثِي	ضَرَّأَبُ	فَعَعَلَّ	يسل
مَنْ سَلَّ هـ	مَنْ أَسْتَلَّ	أَفْعَلَّ	// شهد
//	نُسْتَلَّ	نُفْعَلَّ	//
//	إِوْسَلَّ	إِفْعَلَّ	يعد. همزه
//	إِسْوَلَّ	//	يقال. همزه
//	إِسْتَلَّ	//	يسل. همزه
لِمِجْدٌ	لَمْ أَعْتَدِيْ	لَمْ أَفْعَلْ	اعلم تعلم نعلم. خصم يسل. لم يدع
أَسِمِيْ	أَسْمِيْ	أَفْعِلِيْ	يسل
لِمُسْتَرِنٌ	لَمْ أَسْتَرِنُ	لَمْ أَفْعَلْ	يسل. سين

سَمَوْنَا	اِسْمَوْا	اِفْعَلُوا	يسل. همزه
//	اِوَسَمُوا	//	يعد
//	خود	فَعَلْنَا	
اَلْفَ وَشُرَكَاءَ	اَءَلَفَ اَشْرَفَاءَ		مير
اَمِنْ	اَءَ مِنْ	اَفْعَلْ	آمن
رُوسَنَ	رُءِ سَنَ	فُعِلَنَ	سول
اُسِيمَ	اُسِيَمَ	اَفْعِلْ	مقروه
كَانَ ۶	فَقَلَّ	فَعَلَ	سال
//	قَوَّلَ	//	قال
//	فَعَلَ	فَعَلَ	ياخذ
//	قَوَّلَ	//	قال
//	فَعَلَ	ماضى	شهد. ياخذ
//	//	تعجب	//
مُسْتَرْفِينِ	مُسْتَرْءِ فِينِ	مُسْتَفْعِلِينَ	يسل
//	براصل خود	//	
لَنَاصِرِ رَبِّبُ	لَنَاصِرِ اَرَبُ	لَاَعِلْ. فَعِلْ	مير
لَمَقْرُءُ	لَمْ اَقْرُءُ	لَمْ اَفْعَلْ	يسل
لَمُنْجَلِ	لَمْ اَنْجَلِي	لَمْ اَنْفَعِلْ	يسل. لم يدع
اَهْلُو بَيْكُمُ	اَهْلُ اَبَيْكَ	//	مير
قَدْ مَنَعَ	قَدْ اَمْنَعُ	اَفْعَلْ	يسل

مَنْقُلٌ	مَنْ. أَقُولُ	أَفْعَلُ	يسل
شَاءَ	شَاءَءُ	فَاعِلٌ	او دادم . يدعو. التقاء
أَنْتَى	أَنْ أَنْتَى	أَفْعَلُ	يسل
//	نَنْتَى	نَفْعَلُ	
لَمْسَعٌ	لَمْ أَسْعَى	لَمْ أَفْعَلُ	لم يدع . خصم. يسل
سَلَوْنِي	إِسْأَلُوا	إِفْعَلُوا	يسل. همزه
مَنْقُلٌ عِدَد	مَنْ. أَقْتُلُ	أَفْعَلُ	يسل. شهد
//	مَنْ أَقْتُلُ	//	يقال
//	مُنْقَلٌ	مَفْعَلٌ	
//	نَقْلٌ	فَعْلٌ	شهد
//	إِنْقَلٌ	إِفْعَلُ	همزه
//	مَنْقَلٌ	مصدر ميمي	
أَتُوبُهُ	أُتِيُوا	فُعِلُوا	يقول. يوسر . التقاء
مَرَوْا	أَمْتَرُوا	أَفْعَلُوا	خلاف قانون
إِخَافُوا خَاهُ	أَخَافُ أَخَاهُ		مير

فَلَقُلْ	أَقُولُ أَقُولُ	أَفْعَلُ أَفْعَلُ	يقون . التقاء . يسل . يقول . ميعاد . التقاء
فَلْ وَرْ	لُ ءَرْ	فُعَلْ	مير . شهد
لَمَدَامَ	لَمْ أَتَدَامَى	لَمْ أَفْعَاعَلْ	يسل . لم يدع
رَبِيَّةٌ	رَبِيَّةٌ	فَعِيَّةٌ	مقروءة
يَزُرُّ ٢ عدد	يَزُرُّ	//	يسل
//	يُوذِرُ	//	يعد
فَسَتَانِ	إِسْتَوْنِ	إِفْعَلْ	سال
//	إِسْتَوْنِ	//	قال
//	إِسْتَوْنِ	إِسْتَفْعَلْ	يسل . قال
لَمَرَّ	لَمْ أَرَّ عَى	لَمْ أَفْعَلْ	يسل . لم يدع
نَعْنُ وَرَيْسُونَ	أَلَيْسُونَ	فَعِيلُونَ	
فَالْتَا ٣	فَالْتَا	فَعَلْنَا	سال
//	فَوَلْنَا	//	قال
//	فَالَوْنَا	فَاعَلْنَا	//
//	فَوَلَّةٌ	فَعَلَّةٌ	// تنوين
تَنِيَّبٌ	تَنِيَّبٌ	تَفْعِيلٌ	يسل
لَيْعُنُ	لَيْعُنُنُ	لَيْفَعِلُ	يسل
أَذْنَلَكُمْ	أَذْنُنْ	أَفْعَلُ	آمن

فَاطَمَتُوا	اَكْرَمُوا	اَفْعَلُوا	
ضَرَبَ	اِضْرَبَ	اِفْعَلْ	يسل. همزه وصلى
لَمَقِه	لَمْ اَوْقِ	لَمْ اَفْعَلْ	يسل. يعد. لم يدع
اِنْ ٣	اَلْتِنُ	اَفْعِلْ	//
//	اِلَيْنُ	//	همزه. التقاء
//	اِلَيْنُ	اِفْعِلْ	يقول التقاء. همزه
اَرِنَا	اَرِنِي	//	يسل. لم يدع. همزه
تَالَمُونَ	تَالَمُونَ	تَفْعَلُونَ	
بَرَّ	بَرَّ	فَعِلْ	شهد. يسل. سال
اَلْضَرَبُ	اَلْاَضْرَبُ	اَفْعَلْ	يسل
نُون ٣	نَوْنُ	فَعْلَنُ	قال. التقاء. قلن. ياخذ
//	نُونُ	فُعِلْ	يقول
//	اَلنَّوْنُ	اَفْعَلَنُ	يقول. التقاء. همزه. ياخذ

ان صیفون کو حل کریں

لَنْ لَنْ	لَمَّا كُلُّ	لَمْ عِدِّي		
لَوْرِي ۳ عدد				
//				
//				
وَكَلَّا				
سَلْنِ ۳ عدد				
//				
//				
أَضَدَّ ۳ عدد				
//				
//				
ضَالُّو	أَضَنْتُ	طَا طَا		
طُبَّ ۴ عدد				
//				
لَمْ يَضُبَّ				
ظَارًا ۴ عدد				
//				
سَامُو ۳ عدد				

				//
				//
			لَمَوْجِبْ	لِسْمَنْ
				رَابَا ۷ عدد
				//
				//
				//
				//
				//
				//
				لَمَنْج ۲ عدد
		تَمَوَا	قَوَلْ	سِیْرَى
				لَمَوْیِفْ
				۲ عدد

ان صیغوں کو حل کریں

				//
				لَمَط ۵ عدد

				//
				//
				//
				//
	يَلْقَى يَلْقَى	هُوَ	بُورٍ	سَوَّلَ
				فَلَقِلْ ٣ عدد
				//
				//
			أَلَمْ تَرَ	أَرِنَا
				كَأَنَّكَ ٣ عدد
				//
				//
				ذَابُورٍ ٣ عدد
				//
				//
				//
			عَبَا	ذَقُّوْ
				فَلَابَا ٣ عدد
				//

				ق
				لَكَالْأَعْدَدُ
				//
				نَدَاهُ الْعَدَدُ
				ذَارَتْ الْعَدْدُ
				//
	أَرَيْنَ	بَوَّ	فَلَمَّ	أَوَّا

<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>

﴿ شروع شد قوانین مضاعف ﴾

قانون (۸۳) متجانسین کا قانون حکم ۲ - شرائط ۱۸

هرگاه د و حرف متجانسین اگر جمع شوند، در اول کلمه ثلاثی مجرد یا رباعی مطلقا ادغام ممتنع است، و در اول مزید فیه جائز است مطلقا سواء مضارع چرا که در مضارع و قتمه جائز است که حاجت به همیشه وصلی نیفتد و اگر هر دو متجانسین در اول کلمه لبا شدند، و اول ساکن ثانی متحرک باشد، ادغام واجب است، و بحدود پنج شرائط اول اینکه آن متجانسین د و همزه در کلمه غیر موضوع علی التضعیف لبا شد چنانچه قُرْءَیْ که د ر اصل قُرْءَءُ بون

دوم اینکه اول متجانسین مده مبدل ابدال جائز لبا شد چنانچه زَبَا که در اصل زَءُءُ بون چهارم اینکه اول متجانسین مده در آخر کلمه لبا شد چنانچه فی بومه، پنجم اینکه ادغام باعث التباس یک وزن قیاسی بد یگر وزن قیاسی نباشد چنانچه قَوْلٌ، تَقْوِلٌ که ملتبس فی شوند، بِقَوْلٌ و تَقْوِلٌ د اگر آن متجانسین میرد و متحرک باشد ادغام واجب است بوجود لو شرائط اول اینکه اول متجانسین در مدغم فیه لبا شد چون حَبَبٌ، دوم اینکه که از متجانسین زائده برائمه الحاق لبا شد، چون جَلْبَبٌ و شَمْلَلٌ سوم اینکه اول متجانسین تائمه افتعال لبا شد چون اَقْلٌ، چهارم اینکه آن متجانسین دو و او در باب افعال لبا شد، چون اِرْعَوْ که اصل اِرْعَوْ بون پنجم اینکه که از متجانسین مقتضی اعلال لبا شد چون قُرْیِ که در اصل قُرْو بون ششم اینکه حرکت ثانی عارضی

لبا شد چوب اَرْدَدُ الْقَوْمُ کہ در اصل اَرْدَدُ الْقَوْمُ ہوں، ہفتم اینکہ آن متجانسین در دو کلمہ لبا شد چوب مَکْنَنُ، و اگر در دو کلمہ باشند پس اگر ما قبل متحرک یا لین غیر مدغم باشد ادغام جائز و ردہ ممتنع، ہشتم اینکہ آن متجانسین دو یا لبا شد چوب عَصَی و رُمُحَانِ ہلہم اینکہ ان متجانسین در اسم ہر یکہ ازین پنج اوزان لبا شد چوب فَعْلٌ، فَعْلٌ، فَعْلٌ، فَعْلٌ، فَعْلٌ چوب سَبَبٌ، بَرْدٌ، سُرْدٌ، عَلْلٌ، دُرُرٌ سوائے مصدر حرف مدغمش اور ابیا مبدل کنند و جوابا چوب دِنَارٌ، دِنَارٌ کہ در اصل دِنَارٌ، دِنَارٌ ہوں اس قانون کا نام ہے مُتَجَانِسِينَ کا قانون ہے۔

جس کے لئے دو حکم ہیں اور پہلے حکم کے لیے دو شرطیں ہیں اور اگر مضارع میں ہو تو پھر تین شرطیں ہیں اور دوسرے حکم کے لیے شرطوں کی دو جماعتیں ہیں پہلی جماعت کے لیے سات شرطیں ہیں دوسری جماعت کے لیے گیارہ شرطیں ہیں پہلا حکم جوازی ہے اور دوسرا حکم وجوبی ہے۔

پہلا حکم متجانسین میں اقام کرنا جائز ہے۔

پہلی شرط دونوں متجانسین اول کلمہ میں جمع ہوں احترازی مثال مَدَدٌ، يَمْدُدُ۔
دوسری شرط ثلاثی مجرد اور رباعی مجرد کے اول میں نہ ہو احترازی مثال دَدَنٌ، ضَضْرَبَ۔

تیسری شرط اتفاقی مثال : تَعَرَّكَ، تَعَارَكَ سے اِتَرَكَ، اِتَارَكَ پڑھنا جائز ہے۔

مضارع کے لئے دو شرطیں وہی ہیں۔

تیسری شرط اگر متجانسین فعل مضارع میں ہو تو ہمزہ وصلی لانے کی ضرورت نہ پڑے احترازی مثال تَقَصَّرَفٌ، تَقْصَارَبُ۔

اتفاقی مثال: تَتَرَكَ سے تَتَرَكَ، تَتَضَارَب سے تَتَضَارَب پڑھنا جائز ہے۔

دوسرا حکم متجانسین کا ادغام کرنا واجب ہے۔

پہلی جماعت کی شرطیں:

پہلی شرط دونوں متجانسین کلمے کے شروع میں نہ ہوں احترازی مثال تَتَرَكَ، تَتَضَارَب۔

دوسری شرط پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو احترازی مثال اِمْتَدَد۔

تیسری شرط متجانسین دو ہمزے کلمہ غیر موضوع علی التضعیف میں نہ ہوں احترازی مثال قِرْوَةٌ.....

چوتھی شرط متجانسین میں کوئی ہاوقف کی حالت میں نہ ہو احترازی مثال اَعْوَةٌ جلال۔

پانچویں شرط دو متجانسین میں سے پہلا مدہ مبدل بابدال جوازی نہ ہو احترازی مثال رِمَا جواصل میں رِمَا تھا۔ اس کے قانون سے ہمزہ یا سے بدل گیا ہو گیا۔

چھٹی شرط متجانسین میں سے پہلا مدہ کلمہ کے آخر میں نہ ہو احترازی مثال فی یوم۔ قَالُوا وَمَا لَنَا۔

ساتویں شرط ادغام کرنے سے ایک وزن قیاسی سے دوسرے وزن قیاسی پر التباس نہ آئے احترازی مثال قُوُول تَقُوُول باب مفاعله اور تفاعل میں اگر ادغام کرے تو التباس آئے گا باب تفعیل اور تفعیل سے کیونکہ قُوُول تَقُوُول بنے گا۔

اتفاقی مثال: اِضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ سے اِضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ، مِنْ نَا سے مِنْ نَا عَنْ پڑھنا واجب ہے۔

دوسری جماعت کی شرطیں:

پہلی شرط متجانسین کلمے کے شروع میں نہ ہو احترازی مثال تَعْرَكَ تَعَارَكَ۔

دوسری شرط : دونوں متجانسین متحرک ہوں احترازی مثال اَمْتَدِدْ۔

تیسری شرط متجانسین میں سے پہلا مدغم فیہ نہ ہو احترازی مثال حَبَب۔

چوتھی شرط متجانسین میں سے کوئی زائد برائے الحاق نہ ہو احترازی مثال جَلَبَبَ شَمَلَل۔

پانچویں شرط متجانسین میں سے اول تائے افعال کی نہ ہو احترازی مثال اَقْتَل۔

چھٹی شرط متجانسین میں سے دو وادباب افعال کے نہ ہو احترازی مثال اِرْعَوْ اَصْل میں اِرْعَوْ تھا۔

ساتویں شرط متجانسین میں سے کوئی مقصی اعلال نہ ہو احترازی مثال قَوِی طَوِی۔

آٹھویں شرط متجانسین میں سے دوسرے کی حرکت عارضی نہ ہو احترازی مثال اَرْدِدِ الْقَوْمُ

نویں شرط متجانسین ایک کلمہ ہو احترازی مثال مَكْنِی۔

دسویں شرط متجانسین دو یا نہ ہوں احترازی مثال حَبِی۔

دسویں شرط متجانسین میں دو یا نہ ہو احترازی مثال حَبِی۔

گیارہویں شرط متجانسین اسم میں ان پانچ اوزان سے نہ ہوں احترازی مثال سَبَب، رَدَد، سُرُر، عَلَل، دُرُر۔

اتفاق مثال : مَدَد سے مَدَّ، قَرَر سے قَرَّر پڑھنا واجب ہے۔

نکدہ : اجتماع متجانسین اول کلمہ ماضی میں عام ہے۔ بصورت ادغام ہمزہ وصلی کی

ضرورت ہو یا نہ ہو جیسے اِتَّارَكَ اِتَّرَكَ يَلْتَارَكَ لَتَرَكَ سے فَتَّارَكَ فَتَرَكَ پڑھنا جائز ہے۔

باقی مضارع کے لئے شرط یہ کہ تا مضارع سے پہلے حرف متحرک ہو یا مدہ زائدہ جیسے

لَتَنَزَلُ سے تَنَزَلُ۔ قَالُوا تَنَزَّلُ سے قَالُوا يَنَزَلُ۔

نائدہ: جہاں تکرار حرف الحاق کے لئے ہو تو وہاں بھی ادغام جائز نہیں جیسے شَمْلَل میں لام ثانی ذَحْرَج کی ہمزون کرنے کی خاطر ہولائی گئی ہے الحاق کہتے ہیں ملائی میں ایک حرف کا اضافہ کر کے رباعی کے ہم وزن بنایا جائے یا رباعی میں ایک حرف کا اضافہ کر کے خماسی کے ہم وزن بنایا جائے تاکہ جو معاملہ ملحق کے ساتھ کیا جاتا ہے وہی معاملہ ملحق بہ کے ساتھ کیا جائے۔

نائدہ: اِرْعَوِ اصل میں اِرْعَوَوْ تھا تمام شرائط موجود ہونے کے باوجود ادغام نہیں کیا گیا ہے۔ کیونکہ جہاں ادغام و اعلال کا تعارض ہو وہاں پر اعلال کو مقدم رکھا جاتا ہے کیونکہ اعلال میں سخت زیادہ ہے تو اِرْعَوِ میں بھی سخت زیادہ تعلیل میں ہونے کی وجہ سے قَال کا قانون جاری کر کے اعلال کو مقدم رکھا گیا ہے۔

نائدہ: حرکت عارضی نہ ہو کیونکہ حرکت عارضی سکون کے حکم میں ہے یہ شرط صرف اہل جاز کے نزدیک ہے جو تمیم والے ادغام کرتے ہیں وجوبا۔

نائدہ: ادغام جواز کے لئے دو صورتیں ہیں۔

(۱) متجانسین دو کلمہ میں ہوں اور پہلا متحرک ہو جیسے ضَرْبَ بَشْرٍ كَوْضَرَ بَشْرٍ، لَا تَأْمِنَا كَوَلَا كَأْمِنَا پڑھنا جائز ہے۔

اگر متجانسین میں پہلا متحرک نہیں تو ادغام ممتنع ہے جیسے قَوْمٌ مَالِكٌ یا متجانسین دو ہمزہ متعذر کلمہ میں ہیں تو بھی ادغام ممتنع ہے جیسے قَوْمٌ أَبُوكَ۔

(۲) متجانسین دو کلمہ میں ہوں اور پہلا حرف لین غیر مدغم ہو تو اس صورت میں بھی ادغام جائز ہے جیسے قَوْمٌ بَشْرٌ سَوْ بَشْرٌ پڑھنا جائز ہے۔

نائدہ: مصدر کے بغیر جو اسم فعال کے وزن پر ہو تو وہاں حرف مدغم کو حرف علت سے وجوبا تبدیل کر دیتے ہیں جیسے دِنَارٌ، شِمْرٌ اَزْ اصل میں دِنَارٌ شِمْرٌ اَزْ تھے۔

وَاللَّهُ اعْلَمُ وَعَلَيْهِ اَتِمُّ وَاحْكُم

ختم بلد قوانین مضاعف

موزون	اصل	وزن	قانون
خَوَصِّرَ	خَوَصَّ بَزَلْ	فَعَلَ فَعَلْ	ادغام
أَعْلَوْا	أَعْلِدُوا	أَفْعَلُوا	//
مَنْ	مَنْ	فَعَلَ	//
//	مَنْ	فَعَلَ	ادغام
//	مَنْ أَنْ	فَعْلَلْ	يسل. ادغام
//	إِمْتَنَ	إِفْعَلْنَ	// // همزة
//	إِمْنَنَ	إِفْعَلَلْ	يسل. همزة. ادغام
//	مَنْ لَنْ	فَعَلَ	يسل. ادغام
عَصُّوا	عَصَصُوا	فَعَلُوا	ادغام
يُوسِسُ	يُدْخِرُجْ	يَفْعِلُّ	
وَدَّتْ ٢	وَدَدَتْ	فَعَلَتْ	//
//	وَدَدَتْ	فَعَلَكْتُ	قال. التقاء. ادغام. دحرجت
//	وَدَدَتْ	فَعَلَكْتُ	// // صرمة
	وَدَدَتْ	فَعَلَتْ	ادغام
حَبَّى	أَحْبَى	أَفْعَلَى	ادغام. همزة
لَسْتُ مَرْنًا	اسْتَمَرَّنَا		ادغام. همزة

شهد	مُفَعَّلَاتٌ	مُفَعَّلَاتٌ	لَمْ قَلِيلَاتٌ
ادغام	فُعِلَا	أُهَيَّا	أَهَا ۴
ادغام. يسر	أَفْعِلَا	أُيْهَيَّا	//
//	//	//	//
//// خفيفة	أَفْعِلْنَ	أُهَيِّنْ	//
ادغام	فَاعِلِينَ	ضَالِلِينَ	أَضَالِينَ
ادغام همزه	إِفْعِلُوا	إِفْرِوْا	فَفْرِوْا
ادغام	إِفْعِلْ. فَاعِلٌ	إِعْلَمْ. مَا جُدْ	إِعْلَمْ جُدْ
ادغام	أَفْعِلْتُ	أُعِدِدْتُ	أُعِدِدْتُ
ادغام	يَفْعَلْ فَاعِلٌ	يَجْعَلْ لَازِدٌ	يَحْمَلُازِدٌ
		أَوْدِدَانٌ	وَدْدَانٌ
ادغام	فَعِلْتُ	يَعِمَّتْ	يَعِمَّتْ
ادغام. همزه	إِنْفَعَلَ	إِنْسَدَدَ	لَنْ سَدَّ
ادغام	فَاعَلَا	حَابَبَا	حَابَبَا ۴ عدد
ادغام	فَاعِلَا	حَابَبَا	//
ادغام. خفيفة	فَاعِلْنَ	حَابِبْنَ	//
ادغام	ماضي	حَابَبَا	//
ادغام	فَعَلُوا	وَدَدُوا	وَدُّوا
ادغام. تائي	لَمْ تَفَاعَلْ	لَمْ تَحَابَبْ	لَمْ تَحَابَبْ ۴
مضارعت			

//	//	//	//
تعلم. یسل. ادغام. شهد	لَمْ أَفْعَلْ	لَمْ أَتَحَابَبْ	//
یسل. شهد. ادغام	لَمْ أَفْعَلْ	لَمْ أَتَحَابَبْ	//
شهد	متفاعل	مَّتَحَابَبْ	//
شهد. ادغام	//	//	//
ادغام	لَا تَفْعُلْ	لَا تَأْمَنَّا	لَا تَأْمَنَّا
ادغام	فَعَلَ. فَعِلْ	حَمَسَ سَلَبْ	حَمَسَلَبْ
خلاف قانون را حذف همزه	إِفْعَلْنِ	أَلْقُرْنَ	وَلْقُرْنَ
	مُفْعَلْ	مُنْسَدْ	لَمُنْسَدَمْ
//	//	//	//
//.	//	//	//
یسل	لَمْ أَفْعَلْ	لَمْ أَنْسَدْ	//
ادغام	فَعْلَنْ	لَعُنَنْ	لَعُنَ
ادغام	فَعَلَ. فَاعِلْ	مَنْعَ عَامِلْ	مَنْعَامِلْ
یرملون	فَعَلَ	مَنْ. تَعَى	مَنْتَى
ادغام. همزه	إِنْفَعَلَ	إِنْقَدَدَ	مَنْقَدَدَ ۵ عدد
ادغام. یسل. شهد	أَفْعَلْ	أَنقَدَدُ	//

////	أَفْعَلُ	مَنْ. أَقْدَدُ	//
ادغام	نُفَعْلُ	نُقَدَّدُ	//
ادغام. شهد	نفعِل	نقدد	//

ان صیغوں کو محل کریں

قُصِّیْهِ

اَصْأَلُوْنَ

لَتَمُرُّوْنَ

رَادُّوْهُ

مَا لِكِنَّ

لَمَجِئْ

جَنَّ

<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>

سے بنتے ہیں۔

① مَنَعَ يَمْنَعُ کی ماضی نَصَرَ يَنْصُرُ سے اور مضارع عَلِمَ يَعْلَمُ ② حَسِبَ يَحْسِبُ کی ماضی عَلِمَ سے اور مضارع ضَرَبَ يَضْرِبُ سے اور ③ شَرَفَ يَشْرَفُ مضارع نَصَرَ يَنْصُرُ سے متولد ہے البتہ ماضی کسی سے متولد نہیں اور اس طرح ثلاثی مزید فیہ رباعی بھی۔ وجہ دوم ان تین ابواب کے معانی کے اختلاف کے ساتھ ساتھ ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکت کا بھی اختلاف ہے باقی تین ابواب ایسے نہیں۔ لہذا پہلے تین ابواب ض۔س۔ن۔ اصول ہیں نزی اکثر معانی میں برابر ہیں۔

خاصیت فَعَلَ يَفْعُلُ:

اس باب کا خاصہ مغالبہ ہے۔ یعنی باب نَصَرَ يَنْصُرُ۔ باب مفاعِلہ، افعال اور تفاعل تینوں کے بعد مغالبہ کے لیے لایا جاتا ہے۔ لیکن مفاعِلہ میں ایک فاعل اور ایک مفعول کی صورت میں ہوگا اور نَصَرَ يَنْصُرُ اور تفاعل میں دونوں بطور فاعل کے لائے جاتے ہیں۔ مفاعِلہ کی مثال خَاصَمَنِي زَيْدٌ فَخَصَمْتُهُ (مجھ میں اور زید میں جھگڑا ہوا مگر میں جھگڑے میں غالب آ گیا)۔

تفاعل کی مثال تَنَاضَدَ زَيْدٌ وَ سَعِيدٌ فَتَنَضَّدَ زَيْدٌ سَعِيدًا۔ باب افعال کی مثال آپ کا فرمان ہے اِحْتَجَّ آدَمُ وَ مُوسَىٰ عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ آدَمُ مُوسَىٰ الْخِ اِخْتَصَمَ زَيْدٌ وَ سَعِيدًا فَخَصَمَ زَيْدٌ سَعِيدًا۔

فائدہ باب نصر کا خاصہ مغالبہ اس لیے ہے کہ وہ معانی جو عظمت اور بزرگی اور غلبہ پر دلالت کرتے ہیں اکثر اسی باب سے آتے ہیں۔

فائدہ یہ باب مثال سے مطلقاً اور اجوف یائی اور ناقص یائی سے نہیں آتا۔ لہذا ان تینوں بابوں سے مغالبہ کے لیے باب ضرب لایا جائے گا اگرچہ وضع میں اس مادہ سے وہ غیر مستعمل کیوں نہ ہو جیسے يَضَارِبُنِي زَيْدٌ فَاضْرِبْهُ اور مذکورہ صورتوں کے علاوہ پھر باب نصر ذکر کیا جائے گا

(لَهَا إِلَّا خِلَافٌ قَلِيلٌ)

خاصیت باب فَعَلَ يَفْعَلُ:

اس کا خاصہ بھی مغالہ ہے عَلَى تَفْصِيلٍ مَّا مَرَّ بِهِ وَاعْدَلِي زَيْدٌ قَوْعَدَنٌ۔

خاصیت باب فَعَلَ يَفْعَلُ:

یہ باب اکثر لازمی ہوتا ہے اور خوشی رنج و غم بیماری اور رنگ عیوب اور حلیہ جسمانی کا اکثر الفاظ اسی باب سے آتے ہیں۔

فائدہ: چند الفاظ ایسے بھی ہیں جو اس باب کے ساتھ ساتھ شُرُوف سے بھی آتے ہیں اور رنگ و عیب حلیہ جسمانی والا معنی دیتے ہیں جیسے اَوْدَمَ معنی گند کو بِلَقَىٰ، بمعنی سفید و سیاہ رنگ کا گھوڑا۔ عَجِيفٌ بمعنی لاغر ہوا رِغَنَ بمعنی بے وقوف۔

خاصیت باب فَعَلَ يَفْعَلُ:

اس کی لفظی خاصیت۔ اس کا عین کلمہ یا لام کلمہ یا دونوں حروف حلقی میں سے ہوں گے جیسے ذَهَبَ۔ وَضَعَ۔ نَخَعَ۔

اعتراض رَكَنٌ يَوْكُنُ نہ حلقی العین نہ حلقی اللام ہے یہ کیسے اس باب آ گیا۔

جواب: یہ تذلل کے قبیل سے ہے یعنی ماضی نصر سے اور مضارع مع سے بنائی گئی ہے۔

اعتراض: ابی یاہی اس باب سے کیسے آ گیا۔

جواب: یہ شاذ ہے۔

سوال: شاذ کلام فصیح میں نہیں آ سکتا اور یہ تو فصیح کلام یعنی قرآن مجید میں موجود ہے جیسے فَاہُوا

ان يَضَيَّفُوا (پ ۱۶) و یاہی اللہ (پ ۲۸) ہم پہلے بتا چکے ہیں شاذ کی تین قسمیں فقط

تیسرا قسم جو فصیح ہے وہ فصاحت کلام کے لیے مانع ہیں پہلے دونوں کلام فصیح میں واقع ہو سکتے

ہیں۔

خاصیت باب فَعَلَ يَفْعَلُ:

یہ باب ہمیشہ لازمی ہوتا ہے۔ یہ باب اوصاف پر دلالت کرتا ہے عام ازیں اوصاف خلقیہ ہو جیسے حَسَن، قَبِيح، صَفْو، یا اوصاف غیر خلقیہ لازمہ ہوں جیسے فُكْه، اَدَب۔ یا اوصاف ایسی ہوں جو صفات خلقیہ کے مشابہ ہوں جیسے جُنُب، طَهْر۔

اعتراض: اوصاف خلقیہ اور عواض نفسانی باب سبع میں بھی آتی ہیں تو فرق کیسے ہوگا۔

جواب: یہ باب شرف عموماً دوام پر دلالت کرتا ہے جیسے حَسْبُ اور مَصْبُوع میں عدم دوام اور قلت زمانہ ہوتا ہے جیسے فرحان۔

خاصیت باب فَعْلَ يَفْعُل :

اس باب سے چند الفاظ آئے جن کے جاننے سے اس کی خاصیت معلوم ہو جاتی ہے لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہ سمجھا جائے ان الفاظ مخصوصہ اس سے آئناں کا خاصہ ہے۔

تتبع اور جستجو کے بعد اہل الفن نے کہا وہ بتیس ہیں۔

(۱) کَوِّعَ مصدر نعت، بمعنی خوش عیش۔ اور نعومت، بمعنی نرم و نازک (۲) وَفَّقَ۔ بمرورہ و اعتماد۔

(۳) وَبِقَ ہلاک ہوا۔ (۴) وَرِثَ، بمعنی وارث ہوا۔ (۵) وَبِقَ دوستی کی۔

(۶) وَرِغَ پرہیزگار کا ہوا۔ (۷) وَفَّقَ سازگار۔ (۸) وَرِمَ سو جا۔

(۹) وَرِيَ عَمَقاق سے آگ نکالی۔ (۱۰) يَفَسَ مایوس ہوا۔

(۱۱) وَلِيَ قریب ہوا۔ (۱۲) يَبَسَ خشک ہوا۔ (۱۳) وَعَوَ وَحَوَ دشمن ہوا۔ کینہ ور ہوا۔

(۱۴) وَهَلَ آوارہ گر ہوا۔ (۱۵) يَلَى بے عقل ہوا (۱۶) وَعِمَ کسی حق میں مال کا دعویٰ کرنا۔

(۱۷) وَطَنَى روندنا۔ (۱۸) وَدَلَهَ حیران ہوا۔

اصطلاحات خاصیات

مجرد کو مزید بنانے سے درج ذیل فوائد و معنی حاصل ہوتے ہیں۔

(۱) تعدیہ: لازم سے متعدی ہونا یا اگر فعل متعدی ہو تو ایک اور مفعول کا اضافہ ہونا

جیسے خَرَجَ سے اَخْرَجَ۔

- (۲) **الزام**: متعدی سے لازمی ہونا جیسے **حَمَدَ زَيْدٌ** عمر ا سے **أَحْمَدَ زَيْدٌ**۔
- (۳) **تصییر**: صاحباً غذا بنادینا جیسے **أَشْرَكَ النَّعْلُ** اس نے تسمہ دار جو بنا دیا۔
مأخذ شراك، بمعنی تسمہ۔
- (۴) **تعريض**: مفعول کو مأخذ کے محل اور موقع میں لے جانا جیسے **أَبْعَثُ الْحِمَارَ** میں
گدھے کو بچے کی جگہ لے گیا۔
- (۵) **وجدان**: کسی چیز میں مأخذ کی مفت کا پایا جانا جیسے **أَبْخَلْتُهُ** میں نے اسے بخیل
پایا۔
- (۶) **ابتداء**: کسی فعل کی ابتداء اسی باب سے ہونا بغیر اس کے کہ وہ فعل ثلاثی مجرد ہے
آیا ہوا اگر وہ مادہ مجرد سے آیا ہو تو وہاں وہ معنی نہ ہو جو ثلاثی مزید میں ہیں جیسے
أَشْفَقَ وہ ڈر گیا۔ (مجرد شفق بمعنی مہربانی کرتا)۔
- (۷) **اتخاذ**: کسی چیز کو مأخذ بنانا یا مأخذ میں لینا جیسے **تَوَسَّدَ الْحَجَرُ** اس نے پتھر کو تکیہ
بنایا۔
- (۸) **اشتراك**: دو مفعولوں کا کسی کام میں شریک ہونا اس طرح کہ ہر ایک فاعل اور
مفعول دونوں کی حیثیت رکھتا ہو جیسے **كَاتَلَ زَيْدٌ عَمْرُو** زید نے عمرو سے مقاتلہ کیا
اور عمرو نے زید سے۔
- (۹) **اقتضاب**: کسی فعل کی ابتداء اسی باب سے ہونا اور ثلاثی مجرد مطلقاً نہ اس کی باب
سے جیسے **تَبَخَّرَ** معنی اکر کر چلنا۔ **عَزَمُوا** واز بلند کرنا۔
- (۱۰) **الباس مأخذ**: کسی چیز کو مأخذ پہنانا جیسے **جَلَّلَ الْقُرْسُ** اس نے گھوڑے کو
جمول پہنایا۔
- (۱۱) **بلوغ**: مأخذ میں آنا یا مأخذ میں پہنچنا جیسے **خَبِمَ** وہ خیمے میں آیا **أَعْرَقَ** وہ عراق
میں پہنچا۔

(۱۲) **تَحَوَّلَ**: کسی چیز کا عین مآخذ ہونا یا مثل مآخذ ہونا جیسے تَنْصَرُوہ نصرانی ہو گیا۔

(۱۳) **تَجَنَّبَ**: مآخذ سے بچنا جیسے ناکم اس نے گناہ سے پرہیز کیا۔

(۱۴) **تَحَوَّلَ**: کسی چیز کو مآخذ یا مثال مآخذ بنا دینا جیسے نَصَرَا اس نے نصرانی بنایا۔

(۱۵) **تَخْلِيَطٌ**: کسی چیز کو مآخذ سے آراستہ کرنا جیسے ذَهَبَ اس نے سنہری بنا دیا۔

(۱۶) **تَغْيِيرٌ**: فاعل کا کسی فعل کو اپنی ذات کے لیے کرنا جیسے اِكْتَنَالَ الشَّعِيرُ اس نے

اپنے لیے جوتا پے۔

(۱۷) **تَغْيِيلٌ**: فعل کا اپنی ذات میں مآخذ کا حصول دکھانا یا جتنا جس سے صرف دکھاوا

یا بناوٹ مقصود ہو جیسے تَعَارَضَ اس نے اپنے آپ کو مریض ظاہر کیا تَجَاهَلَ اس نے اپنے آپ کو جاہل ظاہر کیا۔

(۱۸) **تَدْوِيحٌ**: کسی فعل کو آہستہ کرنا جیسے تَجَوَّعَ اس نے گھونٹ گھونٹ کر کے پیا۔

(۱۹) **تَصَوَّفٌ**: مآخذ کے حصول میں کوشش کرنا جیسے اِكْتَسَبَ الْفُضْلَ اس نے کوشش

کر کے فضیلت حاصل کی۔

(۲۰) **تَعَمَّلَ**: مآخذ کو کام میں لانا یا مآخذ سے کام لینا جیسے تَعَتَّمَ اس نے انگوشی

پہنی۔

(۲۱) **تَكْلَفٌ**: مآخذ میں بناوٹ یا تصنع ظاہر کرنا جیسے تَشَجَّعَ وہ بہادر بنا۔

فائدہ: تکلف اور تخیل میں فرق یہ ہے کہ تکلف میں جو تصنع ہے وہ مرغوب فعل ہوتا ہے مگر

تخیل میں جس فعل کا ارتکاب ہوتا ہے وہ محض دکھاوا اور جعلی ہوتا ہے۔

(۲۲) **حَسْبَانٌ**: کسی چیز کے متعلق یہ گمان کرنا کہ مآخذ کے معنی سے موصوف ہے جیسے

اِسْتَعْتَحَسَنَتْہ میں نے اس کو اچھا گمان کیا۔

حسان اور وجدان میں فرق یہ ہے کہ وجدان میں یقین پایا جاتا ہے اور حسان میں شک

و گمان

(۲۳) **ہینونت:** کسی امر کما خذ کے وقت میں واقع ہونا یا اس وقت میں پہنچنا جیسے
أَخْصَدَ الزُّرْعَ کھیتی کے کٹنے کا وقت آ گیا۔

(۲۴) **سلب:** کسی چیز سے مآخذ کو دور کرنا جیسے أَشْكَتُهُ میں نے اس کی شکایت دور کی۔

(۲۵) **صیرووات:** صاحب مآخذ ہونا جیسے نَوَّرَ الشَّجَرُ درخت شکوفہ دار ہو گیا۔
یعنی پھول والا ہو گیا۔

(۲۶) **طلب مآخذنا:** خذ کو طلب کرنا جیسے اِشْتَكَا فُلَانٌ س نے فلاں س مشقت طلب کی اَسْتَعْمَتُهُ میں نے اس سے کھانا طلب کیا۔

(۲۷) **قصر:** اختصار کے لئے کسی کلمہ کا مرکب سے اختصار کے طور پر بنانا جیسے عَلَّلَ اس نے لا الہ الا اللہ کہا رَجَعَ اس نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَيْہِ راجعون کہا۔

(۲۸) **لزوم علاج:** فعل میں جوارح یعنی اعضاء کے کام کا اثر پایا جانا جیسے اِنْكَسَرَوْہ ٹوٹ گیا۔

(۲۹) **لیاقت:** کسی چیز کما خذ کے لائق ہونا جیسے اَلْأَمُّ الْفَرْعُ سرار قابل ملامت ہوا۔

(۳۰) **مبالغہ:** کسی امر کی کیفیت یا اس کی مقدار کی زیادتی کو بیان کرنا جیسے اَتَمَرُ النَّخْلِ کھجور کے درخت میں بہت سی کھجوریں لگیں۔ حَوْثٌ بہت گھوما۔

(۳۱) **مطاوعت:** ایک فعل کے بعد دوسرے فعل کو لانا جس سے ظاہر ہو کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبل کر لیا جیسے كَسَرْتُهُ فَاِنْكَسَرُوْہ میں نے اس کو توڑا پس وہ ٹوٹ گیا۔

(۳۲) **موافقت:** کسی فعل کا ہم معنی ہونا جیسے سَافَرُوْہ بِمَعْنٰی سَفَرُوْہ یعنی وہ سفر کیا۔

(۳۳) **نسب بما خذ:** کسی چیز کما خذ سے منسوب ہونا جیسے كَسَرْتُهُ فَاِنْكَسَرُوْہ میں نے اس کو
بدکار کہا اَكْفَرْتُهُ میں نے اسے کفر سے نسبت دی۔

(۳۴) **امطاء ماخذنا** خذو بنا جیسے **أَعْظَمْتُ الْكَلْبَ** میں نے کتے کو ہڈی دی۔

(۳۵) **تشارك**: دو چیزوں کا فعل کے صدور میں شریک ہونا جیسے **تَشَاتَمَ** ایک دوسرے کو انہوں نے گالیاں دیں۔

خاصیات ابواب ثلاثی مزید فیہ

خواص باب اَفْعَال :

اس کی علامت: یہ ہے کہ مضارع معلوم میں حرف اتین مضموم اور ماضی اور امر میں ہمزه قطعی ہو گا۔

(۱) **تعدیہ**: اس کی چار صورتیں ہیں۔

پہلی صورت: لازمی سے متعدی جیسے **جَلَسَ زَيْدٌ** سے **أَجْلَسْتُ زَيْدًا**
دوسری صورت: متعدی بیک مفعول سے متعدی بہ دوم مفعول جیسے **حَفَرَ زَيْدٌ نَهْرًا** سے **أَحْفَرَ زَيْدٌ نَهْرًا**۔

تیسری صورت: متعدی بہ دوم مفعول سے متعدی بہ سہ مفعول جیسے **عَلِمْتُ زَيْدًا فَاضِلًا** سے **أَعْلَمْتُ عَمْرًا زَيْدًا فَاضِلًا**۔

چوتھی صورت: مجرد میں لازمی اور متعدی دونوں ہو جیسے **حَزَنَ، سَمِعَ** سے لازمی ہوتا ہے، بمعنی غمگین ہوا۔ اور **حَزَنَ نَهْرٌ** سے متعدی بمعنی غمگین کیا۔ اس صورت میں لازمی باب سے افعال متعدی ہو جائے گا جیسے **أَحْزَنَ** یہ حزن لازمی جو جمع سے آتا ہے اس سے متعدی ہوا۔
(۲) **تقصییر**: جیسے **أَشْرَكَتُ النُّعْلَ** میں نے جوتی کو شراک دار بنادیا۔ اس کلاماً خذ شراک معنی تسمہ۔

فائدہ: تعدیہ اور تصحیر میں عموم و خصوص میں وجہ کی نسبت ہے۔

(۳) **الزام**: جیسے **حَمَدَ زَيْدٌ عَمْرًا** سے **أَحْمَدَ زَيْدٌ صَارَ أَمْرًا إِلَى الْحَمْدِ**
(زید کا کام قابل تعریف ہے)۔

(۴) **تعريض:** ابعتُ الفرسَ میں گھوڑے کو بچ میں لے گیا۔

(۵) **وجدان:** فائدہ: اگر مآخذ لازم ہے تو اس کا مدلول مبنی للفاعل ہوگا جیسے ابخلتُ

زیداً میں نے زید کو موصوف بہ بخل پایا۔ اگر مآخذ متعدی ہو تو مدلول مبنی للمفعول ہوگا جیسے احمدتُهُ میں نے اس کو موصوف بہ محمودیت پایا۔

(۶) **سلب:** سلب عن الفاعل جیسے افسط زید زید نے اپنے نفس سے ظلم کو دور

کیا۔ سلب عن المفعول جیسے اَشْكِيْتُ میں نے اس کے شکایت دور کی۔

(۷) **اعطاء مأخذ:** اس کی دو قسمیں ہیں ① امر محسوس ② غیر محسوس۔ اور پھر اس کا

دینا دو قسم پر ہے ① نفس مآخذ دینا جیسے اعظمت الكلب۔ میں نے کتے کو ہڈی دی۔

② محل مآخذ جیسے اَشْوَيْتُهُ میں نے اس کو گوشت بھوننے کے لیے دیا۔

دوسری قسم امر غیر محسوس ہے جیسے اَطْعَمْتُ قَضَانًا میں نے اس کو شاخوں کا قطع دیا یعنی کانٹے کی

اجازت دی۔

(۸) **بلوغ:** جیسے اصبح زید زید صبح کے وقت آیا۔

فائدہ گا ہے گا ہے بلوغ سے مراد مرتبہ میں پہنچنا بھی آتا ہے جیسے اَحْرَمَ حرمت اور عزت کے

مرتبہ کو پہنچا۔

(۹) **صیرویات:** اس کے تین معنی ہیں اول کسی شئی یعنی فاعل کا صاحب مآخذ ہونا

جیسے اَلْبَنْتُ النَّاقَةَ وِثْقِي دودھ والی ہو گئی۔

دوم: کسی شے کا کسی ایسی چیز کا مالک ہونا جس میں مآخذ والی صفت پائی جاتی ہو جیسے اَجْرَبَ

الرجلُ ایک شخص خارجی اونٹوں کا مالک ہوا۔

(۱۰) **لیاقت:** جیسے اَلَامُ الْفَرعِ سردار قابل ملامت ہوا۔

(۱۱) **ہینونت:** جیسے اَحْصَدَ الزَّرْعُ کھیتی کٹنے کے وقت کو پہنچ گئی۔

(۱۲) **مبالغہ:** یہ دو قسم پر ہے ① مبالغہ مقدار میں جیسے اَتَمَرَ النَّخْلُ کھجور کا درخت

بہت بھل دار ہوا ① مبالغہ کیفیت میں جیسے أَصْفَرُ الصُّبْحِ صبحِ خوب روشن ہوئی۔

(۱۳) **ابتداء**: جیسے أَشْفَقَ بمعنى ڈر گیا اور اس کا مجرد خَفَقَ جس کا معنی مہربانی کرنا۔

(۱۴) **موافقت**: مجرد سے تفعیل و استعجال سے جیسے دَجَى الْكَلْبُ وَالْذَّبْحُ الْكَلْبُ معنی ایک ہے۔

(۱۵) **مطاوعت**: جیسے كَبِهَتْ فَكَتَبَتْ میں نے اس کو اوندھا کر یا پس وہ اوندھا کر گیا۔

فائدہ مطاوعت میں افعال لازمی ہوگا اگر چہ فی نفسہ متعدی ہو۔

خواص باب تفعیل

اس کی علامت یہ ہے: ماضی کی ابتداء میں تازا اندہ نہ ہو اور عین کلمہ مشدد ہو۔

(۱) **تعدیہ**: (۲) **تصییر**: جیسے نَزَلَ وَ نَزَلَتْ وہ اتر اور میں اس کو اتارا۔ تصحیر والا معنی

اس کو صاحب نزول بنایا۔

(۳) **سلب**: جیسے خَذِبْتَ عَيْنَهُ اس کی آنکھ میں گرد پڑ گئی۔ اور فزیت عینہ اور میں نے

اس کی آنکھ سے گرد کو نکالا۔

(۴) **صیوریت**: جیسے نَوَّرَ الشَّجَرُ صاحب نور یعنی شہو نور دار ہوا۔

(۵) **بلوغ**: جیسے خَيَّمَ زَيْدٌ خیمے میں داخل ہوا۔

(۶) **مبالغہ**: یہ اکثر باب تفعیل کا خاصہ ہے جس کی تین قسمیں ہیں۔

① مبالغہ فی الفعل جیسے صَرَخَ خوب ظاہر ہوا۔

② مبالغہ فی الفاعل جیسے مَوْتٌ الْإِبْلِ اوتوں میں مری بہت بھیل گئی۔

③ مبالغہ فی المفعول جیسے قَطَعْتُ الْبَابَ میں نے بہت کپڑے کاٹے۔

(۷) **نسبت بہ ماخذ**: جیسے لَسَقْتُہ میں نے اس کو فسی کی طرف منسوب کیا۔

(۸) **الباس ماخذ**: جیسے جَلَّتِ الْفَرَسُ میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی۔

(۹) **تخلیط ماخذ**: جیسے وَقَبَّ السَّيْفُ اس نے تلوار کو سونے کا طمع کیا۔

(۱۰) **تحویل:** جیسے نصر زید عمر اُزید نے عمر کو نصرانی بنایا۔

(۱۱) **قصر:** جیسے هَلَل اس نے لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰہ کہا۔

(۱۲) **ابتداء:** جیسے کَلَم اس نے کلام کی۔ اور مادہ مجرد بمعنی زخمی کرنا۔

فائدہ: باب تفعیل کا مصدر تصریف اصل میں تصروف تھا پھر سماعاً دوسری راء کو یا سے تبدیل کر دیا تو تصریف ہو گیا۔

خواص باب مضاعفہ

اس کی علامت یہ ہے کہ ماضی کی ابتداء میں تاء زائد نہ ہو اور فاکلمہ کے بعد الف ہو۔

(۱) **مشارکت:** جیسے قاتل زید عمر اُ۔

(۲) **تصییر:** جیسے عافاك اللہ یعنی جَعَلَكَ ذَا عَافِيَةٍ۔

(۳) **موافقت:** ① مجرد جیسے سافر بمعنی سفر ② موافقت فعل جیسے بَاعَدْتُكَ

بمعنی اَبْعَدْتُكَ ③ موافقت فَعَلَ جیسے خَافَ بمعنی خَفَّ۔

باب تفعیل

اس کی علامت، ماضی کی ابتداء میں تاء زائد نہ ہو اور عین مکملہ مشدود ہو۔

(۱) **مطاوعت تفعیل:** یہ خاصہ غالب ہے جیسے قَطَعْتُهٗ قَطْعًا میں نے اسے کاٹا پس وہ کٹ گیا

(۲) **تکلف:** جیسے تَشَجَّعَ بَكْرٌ بِكَرٍّ جُكَلَفَ بہادر بنا۔

(۳) **تجنب:** جیسے تَأَلَّمَ کس نے گناہ سے پرہیز کیا۔

(۴) **اتخاذ:** اس کی کئی صورتیں ہیں ① مَا خَذَ بِنَا جیسے تَبَوَّأَ دربان بنانا۔

② مَا خَذَ كُولِيًا جیسے تَجَنَّبَ ایک طرف ہوا۔ الخ

(۵) **تحول:** جیسے تَنَصَّرَ وہ نصرانی ہو گیا۔

(۶) **تدریج:** جیسے تَجَرَّعَ عَسَ نے گھونٹ گھونٹ کر کے پیا۔

(۷) **صیروت:** جیسے تَمَوَّی وہ مالدار ہو گیا۔

(۸) **تَعَمَّل:** جیسے تَخْتَم اس نے انگوٹی پہنی۔

خواص باب تفاعل

اس کی علامت ماضی کے شروع میں تازائدہ فاعلمہ سے پہلے ہو اور فاعلمہ کے بعد الف زائدہ ہوتا ہے۔

(۱) **ابتداء:** جیسے تَبَارَكَ اللہ اللہ بڑی برکت والا ہے (مجرد برک۔ اونٹ کا بیٹھنا)

(۲) **تَفْخِیل:** جیسے تَمَارَضَ اس نے اپنے آپ کو مریض ظاہر کیا۔

(۳) **مطاوِعت مفاعلة:** جیسے بَاعَدْتَهُ لَمَّا عَدَّ میں نے اسے دور کیا۔ پس وہ دور ہو گیا۔

(۴) **تَشَارُک:** جیسے تَشَاتَمَا دونوں نے ایک دوسرے کو گالی دی۔

فائدہ: مفاعله اور تفاعل میں اشتراک ہوتا ہے۔ اور لفظاً فرق یہ ہوتا ہے کہ باب مفاعله میں

ایک اسم بصورت فاعل اور دوسرا بصورت مفعول ہوتا جیسے ضَارِب زیدٌ عمروً اور

تفاعل میں دونوں بصورت فاعل کے ہوتے ہیں جیسے تضارب زیدٌ و عمروٌ۔

خواص باب افتعال

اس کی علامت، امر حاضر اور ماضی میں ہمزہ وصلی ہو اور فاعلمہ کے بعد تائے زائدہ ہو۔

(۱) **اتخاذ:** جیسے اِحْتَجَرَ الفار چوہے نے بل بنایا۔

(۲) **تخمیر:** جیسے اَكْمَالَ الشَّعِير اس نے اپنے لیے جو نا پے۔

(۳) **تصريف:** جیسے اَكْتَسَبَ الْفَضْل اس نے کوشش کر کے فضیلت حاصل کی۔

(۴) **طلب:** جیسے اَكْتَدَ فُلَانًا اس نے فلانے سے مشقت طلب کی۔

(۵) **مطاوِعة فعل:** جیسے اَجْتَدَبَ بِمَعْنَى جَدَّبَ کھینچا اس نے۔

(۶) **مطاوِعة تفاعل:** جیسے اِخْتَصِمَ بِمَعْنَى تَخَاصَمَ اس نے جھگڑا کیا۔

خواص باب انفعال

اس کی علامت، ماضی اور امر حاضر میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور فاعلہ سے پہلے نون زائدہ ہوتا ہے۔

(۱) لزوم: جیسے انصرف یعنی پھر اور صرف مجرد یعنی پھیرا۔

(۲) علاج: یہ باب ہمیشہ ایسے معانی کے لیے آتا ہے جن کا تعلق اعضاء ظاہری سے ہو جیسے انکسر۔

(۳) ابتداء: جیسے انطلق وہ گیا (بجرد طلاق دینا)۔

(۴) مطاوعة فعل: جیسے کسرتہ فانکسر میں نے اسے توڑ دیا پس وہ ٹوٹ گیا۔

(۵) مطاوعة افعل: جیسے اغلق الباب فانغلق اس نے دروازہ بند کیا پس بند ہو گیا۔

فائدہ: دو خاصے لزوم اور علاج اس باب کے لازمی ہیں اور اس کے ماسوا کے لئے ان خواص کا استعمال بطور مجاز کے ہوگا۔

فائدہ: حروف ربطون میں سے کوئی حرف باب انفعال کا فاعلہ نہیں بن سکتا کیوں کہ ربطون والا قانون جاری ہو جائے گا جس سے باب انفعال، انفعال ہی نہیں رہے گا۔ البتہ ان حروف میں باب انفعال کی جگہ افعال لایا جائے گا اور فقط انمعنی انما شاذ ہیں۔

خواص باب استفعال

اس کی علامت، ماضی اور امر حاضر میں ہمزہ وصلی اور فاعلہ سے پہلے سین تازائدہ ہوتے ہیں۔

(۱) وجدان: جیسے استکرم منہ میں نے اس کو کرم سے متصف کیا۔

(۲) ابتداء: جیسے استعان زیر ناف کے بال کاٹے۔

(۳) اتخاذ: جیسے استوطن القری اس نے دیہاتوں کو وطن بنایا۔

- (۴) **تحول:** جیسے استعجر الطین اس نے جرات دکھائی۔
- (۵) **طلب:** جیسے اسْتَطْعَمْتُهُ میں نے اس سے کھانا طلب کیا۔
- (۶) **قصر:** جیسے اسْتَرْجَعَ اس نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔
- (۸) **لیاقت:** جیسے استرقع الثوب کپڑا قاتل پیوند ہو۔
- (۹) **مطاوعت افعل:** جیسے اَلْمَتَةُ لَاسْتَقَامَ میں نے اسے سیدھا کیا پس وہ سیدھا ہو گیا۔
- (۱۰) **حسبان:** جیسے اسْتَحْسِنْتُ میں نے اس کو اچھا گمان کیا۔
- (۱۱) **موافقت مجرد:** جیسے قَرَّرَ وَاسْتَقَرَّ موافقت افعل جیسے اَجَابَ وَاسْتَجَابَ۔

فائدہ: کبھی باب استعمال کی تاہ کو خلاف قیاس حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے لم تسطع۔

خواص باب افعلال و انفعلال

باب افعلال کی علامت: ماضی اور امر حاضر کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور عین کلمہ کے بعد الف نہیں ہوتا اور لام کلمہ تکرار سے مشدد ہوتا ہے۔

باب انفعلال کی علامت: ماضی اور امر حاضر کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور

ان دونوں بابوں کے چار خاصے ہیں۔

- (۱) لزوم۔ (۲) مبالغہ (۳) لون (۴) عیب: جیسے اَحْمَرُ، اَحْمَرًا بہت سرخ ہوا لشہاب بہت سفید اِحْوَالٌ اِحْوَالٌ بَيْنَكَا عَوْرًا اِعْوَارًا۔

فائدہ: ان دونوں بابوں کو خاصہ لزوم لازم ہے مبالغہ تکلم فیہ اور لون عیب غالب ہیں۔

فائدہ: ان دونوں بابوں میں اگرچہ لام کلمہ کا تکرار ہے جو کہ رباعی کی علامت ہے لیکن یہ رباعی نہیں۔ ثلاثی مزید فیہ ہے کیوں کہ دونوں لازم اصلی نہیں بلکہ دوسرا لازم زائد ہے۔

خواص باب افعیال

اس کی علامت: یہ ہے کہ ماضی امر حاضر کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور عین کلمہ تکرار سے ہوتا ہے اور درمیان میں واو ہوتی ہے۔

(۱) **لَزُومٌ**: غالب ہے جیسے اَحْلَوْ ذَبَّ وہ کُزِ اَہوا۔ متعدی ہونا مغلوب ہے جیسے

اِحْلَوْ لَيْتُهُ میں نے اس کو شیریں پایا۔ اَعْرَوْ رَيْتُهُ

صحاح میں اس باب سے یہ دو لفظ متعدی آتے ہیں۔

(۲) **مِبَالِغَةٌ**: پایا جاتا ہے لیکن لازم نہیں جیسے اَعْشَوْ شَبَّتِ الْاَرْضُ زمین بہت گھاس والی ہوئی۔

(۳) **مُطَاوَعَةٌ** مجرد نادر ہے جیسے لَيْتُهُ فَانْتَوَيْتُ۔

(۴) **مُؤَاظَنَةٌ** استعمال یہ بھی نادر ہے۔ جیسے اَحْلَوْ لَا هُ بِمَعْنَى اِسْتَحْلَاہُ۔

خواص باب افَعَال

اس کی علامت یہ ہے کہ ماضی اور امر حاضر کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور عین کلمہ کے بعد واو مشدد ہوتی ہے۔

(۱) **تَعْدِي لَزُومٌ**: یہ لازمی متعدی دونوں آتا ہے لازمی کی مثال اِحْلَوْ ذَبَّہُمْ السَّيْرُ ہمیشہ رہا اس کا تیز چلنا متعدی جیسے اَعْلَوْ طَ الْبَعِيرُ وہ اونٹ کی گردن پر پاؤں رکھ کر سوار ہوا.....

(۲) **اِقْتَضَابٌ**: یعنی ارتجال، کوئی مجرد اس کے معنی سے مناسبت نہیں رکھتا۔ گویا کہ ایک نیا بنا ہوا معنی ہے جیسے اَجْلَوْ ذ۔

(۳) **مِبَالِغَةٌ**: جیسے اَجْلَوْ ذ۔

﴿ خواص ابواب رباعی ﴾

خواص باب فَعْلَلَة

اس کی علامت: یہ ہے کہ اس کے چار حرف اصلی ہوتے ہیں اور حرف اتین مضموم ہوتے ہیں اس کا مصدر فَعْلَلْتُہ کے وزن پر آتا ہے۔ اور کبھی قلیل مطور پر فَعْلَلْتُہ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے زُلْزَلْ اور کبھی فَعْلَلْتُہ کے وزن پر آتا ہے جیسے فَهْقَرُوا۔

(۱) قصور: جیسے بَسَمَلْ اس نے بسم اللہ پڑھی۔

(۲) الباس: جیسے بَرَكْعَتُهُ میں نے اس کو برقعہ پہنایا۔

(۳) اتخاف: جیسے فَنظَرَ اس نے پل بنایا۔

(۴) اپنی مطاوعت کے لیے جیسے عَطَّرَتْ اللَّيْلُ بَصْرَةَ فَنظَرَتْ رات نے اس کی آنکھ کو تاریک بنایا پس وہ تاریک ہو گئی۔

اس کے بہت سارے خاصیات ہیں جن میں سے چند ہم نے ذکر کر دی ہیں۔

فائدہ: یہ باب فَعْلَلْتُہ اکثر صحیح اور مضاعف سے آتا ہے اور مہوز سے بہت کم آتا ہے۔

فائدہ: مضاعف سے مراد یہاں فاء ولام اول اور عین ولام ثانی مکرر ہو عام ازیں مکرر حرف صحیح ہو

جیسے زُلْزَلْ یا ایک حرف علت ہو جیسے وَسُومُوا۔

فائدہ: مہوز سے مراد مہزہ بغیر تکرار کے مذکور ہو۔ اس کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) مہوز الغاء جیسے الْاَوَّلَةُ معنی مجنون ہونا۔

(۲) مہوز العین جیسے اَكْرَاهُوا۔

(۳) مہوز لام الاول جیسے طَمَعَانٌ ظَهَرَتْ اس نے اپنی پیٹھ کو برابر کیا۔

(۴) مہوز لام ثانی جیسے كَرِهَا اللّٰهُ السَّحَابَ الثَّوْبَ الثَّانِي نے ابر کو متفرق کر دیا۔

فائدہ: مہوز تکرار بھی مذکور ہے جیسے ثَلَاثَةٌ سِيرَابِ کرنا ثَلَاثَةٌ ست ہونا۔

خواص باب تفعّل

اس کی علامت: یہ ہے کہ ماضی کے شروع میں تائے مطرودہ ہوتی ہے اور دونوں لام اصلی ہوتے ہیں۔

مطاوعت: جیسے دَحْرَجْتُ فَتَدَحْرَجُ میں نے اسے لڑکا دیا وہ لڑکھ گیا۔

خاصیت باب افعلّل

اس کی علامت: یہ ہے کہ ماضی اور امر حاضر کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور عین کلمہ کے بعد لون زائد ہوتا ہے۔

خاصیت باب افعلّل

اس کی علامت: یہ ہے کہ ماضی اور امر حاضر کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور ثانی کلمہ کے بعد لام زائد ہوتا ہے

مشترکہ صیغہ جات

موزون	اصل	وزن	قانون
لَعَلْتُ	عَوَّلْتُ	لَعَلْتُ	قال. التقاء. قلن
لَاكُمْتُ	اَلْوُمْتُ	اَفْعَلْتُ	يقال. التقاء
عَلَا ۹ عدد	اَوْعَلَا	اِفْعَلَا	يعد. همزه
//	//	//	يعد همزه
//	اَوْعَلَنْ	اِفْعَلَنْ	يعد. همزه. حقيقه
//	اِعْتَلَا	اِفْعَلَا	يسل. همزه
//	//	//	//

یسئل. حمزہ. خفیفہ	اِفْعَلَنَّ	اِعْفَلَنَّ	//
قال	فَعَلَ	عَلَى	//
سال	//	عَلَاءَ	//
یسئل. قال	فَعْلَلَّ	عَلَّلَى	//
یسئل. شہد	لَمْ اَفْعَلْ	لَمْ اَوْءَمْ	لَمْ وَمْ
يقول	يَفْعُلُونَ	يَهْمُمُونَ	يَهْمُمُونَ
یسئل. حمزہ	اِفْعَلَّ	اِسْتَلَّ	مَلَّ
امن	اَفْعَلْ	اَءَمْنُ	اَمَنْ
يقول. التقاء. خلاف قانون. پرملون	يَفْعُلْ	يَكُونُ	اِيَّاكَ
حرف علت سے تبدیل کیا پھر قال	دوسری سین کو	دَسَسَ	دَسَّهَا
يقول. حمزہ النصروا	اَفْعُلُوا	اَلْوَمُوا	لَوَمُوا
	اسم فاعل	ضَارِبُ	اِمِنْ
	امر حاضر	ضَارِبُ	//
امن	اَضْرِبُ	اَءَمِنْ	//

//	اَكْرِمُ	اَءَمِنُ	//
//	دَخِرَجُ	اَءَمِنُ	//
نون. خفيفة. بصورت تنوين	ضَارِبُ	بغير اسم فاعل	ضَارِبُ
خلاف قانون	فَعَلَا	وُتِرَا	تَقَرَّا
//	فَعَالَ	وَرَاتُ	تُرَاتُ
//	فَعْلَانُ	وُكْلَانُ	تُكْلَانُ
يعد. همزه. يسل	اَفْعَلُلُ	اِوْرِمُ اَرْمَزِمُ	رِمُ رَمِ رِمُ
همزه. وصلی. میر	اِئْتَعَالَ	اِجْتِرَاءُ اَسَدُ	لِجْتِرَاءِ عَسَدُ
اضافت	مُفْعَلِلَيْنِ	مُجْرِمَيْنِ	مُجْرِمِيهَا
يعد. یسل. همزه	اِفْعَلُ	اِوْكَئِنْ اِنْكَدُ	كَنْكَدُ
قال	فَعَلَ	وَصَى	وَصَّكُمْ
شهد. یقول. یوسر التقاء	لِيَكْتَسِبُوا	لِيُرْتَقِبُوا	فَلْيُرْتَقُوا
ادغام	يُفْعَلُونَ	يُدْعَوْنَ	يُدْعَوْنَ
همزه وصلی	اِفْعَلُ	اِفْتَحَ	فَفْتَحَ ۲ عدد
شهد	فَعَلُ	فَتَحَ	//

موزون	اصل	وزن	قانون
كُنْ ۳	بر اصل خود	كَعَلْ	
//	كُنْتَنَ	كَعَلَلْ	يسل
//	اِكُنْتَنَ	اِفْعَلَنَ	يسل. همزه
ظَنَّنَا	ظَنَّنَا	كَعَلْنَا	ادغام
لِمَنْ الْمُصْطَفَيْنِ	مُصْطَفَيْنِ	مُفْتَعِلَيْنِ	قال. التقاء. صاد
اَذْنِيهِ	اُذْنِيهِ		اضافت
يَوْمَرُمِي	يَوْمَنْ رُمِي	يَفْعَلُ رُمِي	يرملون. قال
يَدْعُ الدَّاعِ	يَدْعُو. دَاعُو		
كَمْ كَمْ	كَمْ اَلْتَمَ	كَمْ اَفْعَلْ	يسل نمبر ۲
سَادَنَا	سَيَّدَةً	ضَرَبَتْ	قال. نون تنوين
اِمَّتْ	مَوْتَتْ	فَعِلَتْ	ماضی علم سے اور مضارع نصر سے
لَنَجِدَ	اَللَّنَجِدَ	اُخْرِجِمَ	يسل. همزه وصلى
لَا تَضْرِبُ كُرًّا	لَا تَضْرِبُ بَكْرًا	لَا تَفْعَلْ	ادغام
فَكُبْكِبُوا	دُحِرْجُوا	فُعِلُّوا	
يَكُونُ	شَرَفَنَّ	فَعُلَنَّ	
وَتَلَا	وَتَلَا	فَعَلَا	شہد

شهد	فَعَلَا	وَتَلَا	//
قال	فَعَلَلَ	وَتَلَّى	//
سال	فَعَلَّلَ	وَتَلَّءَ	//
يعد. همزه. شهد	إِفْعَلَا	إِوْتَلَا	//
يسل //	إِفْعَلَا	إِتَلَا	//
ياخذ. همزه وصلى	إِفْعَلُ	إِتَلْ	//
خلاف قانون بهر قانون	تَفَعَّلَى	تَفَعَّلَنَ	تَفَعَّلَى
قویل	فَعِيلَا	حَفِيوَا	حَفِيَا
يسل	أُحْدُوْدِيُوَا	أَوَاوِيُوَا	أَوَاوُوُوَا
		مَنَوَصْ	مَنَاصْ
قال التقاء قلن	فَعَلْنَا	سَوَقْنَا	فَسَقْنَاهُ
دال. قال	إِفْتَعَلُوا	إِزْتَكِدُوا	وَزَدَادُوا
يقال	أَفْعَلْ	أَسَوْنْ	أَسَانْ
قال	مُقْتَعِلْ	مُخْتَلِلْ	كُلُّ مُخْتَلِلْ
يسل. یرملون	أَفْعَلْ	أَنَّ النَّصْرَ	النَّصْرَ
اتقد. وعدت. همزه	إِفْتَعَلْتُ	أَوَكَيْمَتْ	لَتْ يَمَتْ

أَوْذُوا	أَوْذِيُوا	أَفْعَلُوا	يقول.
يُوسِر. التقاء			
لَمْ أَتَّشَابَدْ	لم التفاعل	لَمْ أَتَّفَاعَلْ	خصم. يسم
أَكْتَّ ٢	كُوذِبَ	فُعِلْتُ	يقول. التقاء.
		وعدت	
//	كُوذِبَ	فَعَلْتُ	قال. التقاء.
		قلن. وعدت	
قِيلَ	إِوْفِيْ إِيْلَى إِيْرِيْ	إِفْعَلْ	يعد. هم يدع.
		هنزه	
مُتَمَيِّزِينَ		مُتَّفَعِّلِينَ	
فَدَّارَكُوا	تَدَارَكُوا	تَفَاعَلُوا	خصم
//	تَدَارَكَ	تَفَاعَلْ	خصم. لون
		تنوين	
//	تَدَارَكُنْ	تَفَاعَلُنْ	// لون خفيفه
فَازَ لَهُمَا	أَزَلَّ	أَفْعَلْ	ادغام
لَمْ يُكْرِمْ	لَمْ يُكْرِمْ	لَمْ أَفْعَلْ	يسل
مُتَكَيِّئًا	مُوتَكَيِّئًا	مُفْتَعِّلًا	التقد
عَصَا	عَصَوَة	فَعَلَة	قال
لَسْتُ	لَيْسْتُ	فَعَلْتُ	خلاف قانون

وَاوَا	اِءْ وَاوَوَ	اِفْعَالَلْ	قال. همزه. ياخذ
مِنْلَعَارِلَا بَدُ	مِنْ اَلْعَارِنِ لَا بَدُ		يرملون
مُضْطَرَيْنَ	مُظْطَرَبَيْنَ	مُفْتَعِلَيْنَ	صاد يقول
اَلْقَالُونُ	قَالِيُونُ	قَاعِلُونُ	يقولن يوسر. التقاء
لِمَ	لَمْ اَوْءَى	لَمْ اَفْعَلْ	يعد لم يدع يسل تعلم
قُوْ	اَوْقِيُوْا	اِفْعَلُوْا	يعد يقول يوسر التقاء همزه
بَلْدَارَكَ	بَلْ تَدَارَكَ	تَضَارَبَ	خصم. التقاء
لَكَمْ ظَنُّ	لَمْ اُظَنَّ	لَمْ اَفْعَلْ	يسل شهد
//	لَمْ اُظَنَّ	لَمْ اَفْعَلْ	تعلم يسل شهد
//	مُظَنَّ	مُفْعَلْ	يسل. شهد
//	//	//	//
//	لَمْظَنَّ	دَخَرَجَ	
//	اِمْظَنَّ	اِفْعَلْ	همزه
//	مُظَنَّ	ضَرْبَ	شهد

//	مُطَّظَن	مُدْحَرَج	يسل . شهد . عند البعض
//	//	// ظرف	//
وَبَاوُوا			
الْحَادِي	الْوَاحِدُ	قلب مكاني	دعى يدعو
أَغْنَا	أَغْيَيْتُ	أَفْعِلُ	يقول . التقاء
أَعْلَدُ	أَوَّلِدُ	أَفْعِلُ	يعد
وَنَزَرَ	نَوَذَرُ	نَفْعَلُ	يعد
إِنَّا جِئْنَا	تَوَاجَيْتَا	تَفَاعَلْنَا	اتقد
فَتَعَالَيْنَ		تَفَاعَلْنَ	
لَطَكَنَّ	إِطْكَنَّ	إِفْعَلَنَّ	صاد . همزه . ادغام
أَوْنَجْ هـ	إِءْ وَنَجْ	إِحْرَنْجِمْ	آمن . يسل . شهد
//	إِءْ وَنَجْ	إِحْرَنْجِمْ	آمن . همزه . يسل شهد
//	أَءْ وَنَجْ	أَفْعَلَلْ	آمن . يسل
//	أِءْ وَنَجْ	فَعِلَ فَعَلْ	شهد يسل آمن شهد
//	أِءْ وَنَجْ	فَعَلْ فَعَلْ	//

کَمَلْتُ	لَمْ أَكْمَلْ	یَسِلْ ادغام
رَأَوْتُهُ	لَمْ أَرَأَوْهُ	وعدت
هَوَا	هَوَى	دعی قال
إِلْمٌ ۳	إِنْ أَلِمْ	یَسِلْ یرملون
//	// أَوَلَمْ	یعد.
//	// أَلَوْ	یَسِلْ یرملون
فَلْيَصُمُّهُ	لِيَصُومُ	یَقُولُ التَّعَا
أَنْ أَقْدِرَ بِهِ	إِقْدِرْ لِي	همزه
دَسَمَانِعُ	دَسَنَ مَانِعُ	یرملون
مَنَعَ ۵ عدد	براصل خود	فَعَلَ
//	مَنْ أَوْعَى	یعد. لم يدع.
//	مَنَعَ	یَسِلْ
//	إِمْتَنَعَ	یَسِلْ
//	أَوَمَى . اونی اوعی	یعد. لم يدع.
لَمْضَارَبُ	لَمْ أَضَارِبْ	همزه
لَمْ رُيْبُ	مُرِيبُ	خصم. یَسِلْ
		شهد. یَقُولُ

			اِسْمَرْتُ
		اِفْشَرْتُ	
ادغام	فَاعِلُونَ	صَالُونَ	الضَّالُونَ
شهد. يدعو.	مُفَاعِلٌ	مُوَالِي	مُوَالٍ
التقاء			
قال. التقاء	فَعَلْتُ	رَبَيْتُ	وَرَبَيْتُ
قال. التقاء	فَعُلٌ	خُشِي	خُشَا
يسل	أَفْعُلُ	أَنْ أَوْتَرُ	أَوْتَرُ
يعد	لِيَفْعُلَنَّ	لِيَوْتَرَنَّ	لِيَلِينَنِي
يعد. همزه.	إِفْعِلًا فَاعِلٌ	أَوْيَلًا بَالٌ	يَلَا بَالٌ
ادغام			
يعد. همزه.	إِفْعِلًا	أَوْثَقَا	وِثْقَاهُ
شهد			
//	//	//	//
// خفيفه	إِفْعِلَنَّ	أَوْثَقَنَّ	//
يسل. همزه. شهد	إِفْعِلًا	إِثْقَا	//
//	//	//	//
// خفيفه	إِفْعِلَنَّ	إِثْقَنَ	//
يسل	دَخَرَجَا	وِثْقَا	//

//	بر اصل خود	فَعَلَا	
كُنْدُنْدُ لَا	كُنْدُ. اَنْدَلَا	فَعَلْ. اَفْعَلَا	همزه وصلی
لَوُوا	لَوُوا	فَعَلُوا	يقول. التقاء
لِنَعَصِ	لِنَعَصِ	لِنَفْعَلْ	لم يدع. همزه
يَمُوتُ بغير مضارع	خَرُفْتُ	فَعَلْتُ	
فَلْتُ ۳	اِفْلَكْتُ	اِفْعَلْتُ	يسل. همزه
//	فَلَكَيْتُ	فَعَلَكْتُ	قال. التقاء
//	فَلَلَكْتُ	فَعَلَكْتُ	ادغام
مَيَّتَوْ	مَنْ يَتَوَلَّى	يَتَفَعَّلُ	لم يدع. يرملون
فَسَيُتَوَلَّيْهِ	يُؤْتِي	يُقُولُ	يدع
كُنْ قَادَ	اِقْوَدَ	اِنْفَعَلَ	قال. همزه
كَلْدَرِي	اِكْتَلِرِي	اِكْتَسَبِي	خصم. همزه
هَارُوا	هَارُوا	ضَارِبُوا	قال. التقاء
اُخْرِي	فَعَلِي	ضُرِي	
رَجُلًا	اِرْءَى	اِفْعَلْ	يسل. همزه. هم يدع
فَعَطَا	عُطِيَ	فُعِلَ	دعى. قال. شهد
غَرَّتْهُمْ	غَرَرْتُ	فَعَلْتُ	ادغام

لدب	نودب	نفل	يعد. شهد
مَنَزَعُ	مَنْ أَوْزَعُ	أَفْعُلُ	يعد. يسلم
وَطَمَنَتُوا	إِقْشَعَرُوا	إِفْعَلُوا	همزه
أَغْنَيْنَا	أَغْنَى	أَكْرَمُ	لم يدع
مِوَالٍ	مِنْ وَالِي	فَاعِلُ	يرملون يدع التقاء
وَوَقْنَا	وَلَى	فَعَلَ	قال
فَشَاوَنَ	قَلْ حَاوِينَ	ضَارِبِينَ	يقول. يوسر. التقاء. شم
بَلْ	بَلْ أَوْعَى	أَفْعُلُ	يعد. لم يدع. يسلم
وَأَزْدَجِرُ	أَزْجِرَ	أَفْعُلُ	دال. همزه
شُطْرُمُوا	شُطْنِ رُمِي		يرمان. يقول. يوسر. التقاء
هُوَ	أَهْوَى	أُحْمَرُ	يسلم. همزه
مَنَرُ	مَنْ أَرَى	أَفْعُلُ	يسلم. لم يدع
يَنْبَ	يَنْبَ	فَعَلَ	شهد
يُحَادِدُونَ	يُحَادِدُونَ	يُفَاعِلُونَ	ادغام
ذُقْ	أَذْوَقْ	أَفْعُلُ	يقول. التقاء. همزه
لَمْ يَدُ ٣ عدد	لَمْ يَدُ	لَمْ يَدُ	يسلم. شهد
//	مُنْدُ	مُفْعِلُ	

//	فَعْلَلُ	دَحْرَجُ	
حَتَّى تَذَوَّقِي	تَذَوَّقِينَ	تَفْعَلِينَ	يقول. نون اعرابي
إِهْدِكَ	أَهْدِي	أَفْعُلْ	لم يدع
إِلَّا يَزِيدَا	نَوِي	نَفْعُلْ	يعد. لم يدع
لَمَتَرَبْ	لَمْ أَوْرَبْ	لَمْ أَتَفَعَّلْ	اتقذ. يسئل
أَسْمِعْ ٦ عدد	أَسْمِعْ بِهِ	أَفْعِلْ بِهِ	فعل تعجب
//	أَسْمِعْ	أَفْعُلْ	امر حاضر اكرم
//	إِسْمِعْ	إِفْعِلْ	امر. اضرب
//	أَسْمِعْ	أَفْعُلْ	مضارع. اضرب
//	سَمِعَ	فَعِلَ	شهد
//	أَسْمِعْ	دَحْرَجُ	فعلل
بِتَّخَاذِكُمْ	إِوْتَخَاذُ	إِتْعَالُ	خلاف قانون
يَلْنُ	يَلُونَنَّ	يَفْعَلَنَّ	يقول التقاء
مَتَتَفَتَّقِي	مَتَى اتَّفَقَى اتَّفَقَى	إِنْفَعَلَ فَعَلَ إِنْفَعَلَ	قال. همزه
وَنَصْرُوا ٣ عدد	انْصُرُوا	افْعُلُوا	همزه
//	انْصُرُونَ	افْعَلُونَ	// نون خفيفه

شاهد. لون تنوين	فَعَلَ	نَصَرَ	//
شهد	فَعَالٌ	نَصَارٌ	مَنْصَارٌ
قال. التقاء	فَعَلْتُ	زَيْدْتُ	فَرَادَتْهُمْ
سيسل لم يدع	لَمْ أَفْعَلْ	لَمْ أَوْكُ	لَمَوْ
	فَعُلْنَ	براصل خود	سَلُونِ
خضم. قال. همزه وصلی	اِفْعَلْ	اِهْتَضَى	هَضَاوِي فِي
يقول. همزه وصلی	اِفْعِلِي	اَوْفِي	//
ادغام		بَشَشَ	بَشَّصَنَّ
لم يدع	يَفْعُلْ	مَنْ يَعْشُو	مَيَّعَشْ
قال	اَفْعَلْ	اَلْهَى	اَلْهَكُمُ
قال. التقاء. خفن	فَعَلْتُمْ	شِيتُمْ	شِيتُمْ
لم يدع. يعد. همزه		اَوْءِي	ءِ
	يَفْعُلْ	يَأْلِي	يَوْمَ يَأْتِ
	يَفْعُولُ	يَسْرِى	اِذَا يَسِرُ

يَعْدُ. وعدت.	تَفْعَلُ	قَدْ. تَوَلَّى	فَتَعَبَ هـ
ينبغي			
وعدت		تَنْبَ	//
شهد. ينبغي			
//	فعل تعجب	تَنْبَ	//
وعدت. يسلم. شهد	تَنْصُرُ	تَعْمُبُ	//
//	//	//	//
خصم. همزة	اِفْعَلْ	اِشْتَرَفَ	فَشَرَفَ
دال. قال. همزة	//	اِدْعَوَا	مُدْعَاهُ
شمسى.	فَدَعَتْ	بَلَّ. زَرَدَتْ	بَزَرَتْ
وعدت			
دعى. يدعو	تَدْعُلُ	تَعْنَى	تَعْنَى
التقاء. تنوين			
مير		يَأْكُلُ اِكْلَ	يَأْكُلُ وَاِكْلَ
يقول. التقاء	أَمْ يَقَعْلُوا	لَمْ يَصْلُوْا	لَمْ يَصْلُوْ
يقول. يوسر. التقاء	أَمْ يَقُولُوا	لَمْ يَصْلِيُوْ	//
يعد. شهد	//	لَمْ يَوْصِلُوْ	//
يقال	نَفْعَلُ	نَشَى ءُ	لَوْنَشَاءُ
شهد. دعى. قال	فَعَلْ	بَهَى	فَبَهَا
يعد. همزة. يسلم	اِفْعَلْ. اِنْعَلْ	اَوْسِنُ. اَوَّلَى	يَسْوَلَى

يَعِدُ. لَمْ يَدَعْ تَعْلَمُ	كَمْ نَفَعَلُ	كَمْ تَوَطَّى	كَمْ يَطَّ
يَقَالُ. التَّقَاءُ. شَهِدَ. هَمْزُهُ وَصَلَّى مِيعَادَ		إِمُونُوذُ	مَانْدُ ٩ عَدَدُ
		إِمِينِيذُ	//
		إِمِينُوذُ	//
يَسْلُ. شَهِدَ. يَأْخُذُ هَمْزُهُ وَصَلَّى		إِمِينِيذُ	//
		إِمِينُوذُ	//
		إِمِينِيذُ	//
		إِمُونِيذُ	//
		إِمِينِيذُ	//
		إِمُونِيذُ	//
يَسْلُ. خَصِمُ. لَمْ يَدَعْ		كَمْ أَسْعَى	كَمْ سَعَّ
يَسْلُ. لَمْ يَدَعْ. شَهِدَ		لِيرُءَى	فَلِيرُ
يَعِدُ. هَمْزُهُ لَمْ يَدَعْ		إِوْنَى	نَ

لَيَعْلُوْتُ	لَنْ اَعْلُوْتُ	لَنْ اَجْلُوْدُ	تعلم يسلم
//	نَعْلُوْتُ	نَفْعُوْلُ	تعلم
اَوْوُ	اَءُ وَوُوْا	اَفْعُلُوْا	آمن. قال. التقاء ادغام
يَسْمَنْ	اِبْتَسَمَنْ	اِفْتَعَلَنْ	خصم. همزه
اِنْعَوْدُوْا لَعَدُوْ	تَعَوْدُوْنَ. نَعُوْدُ		يقول. التقاء. نون اعرابي
اَلْاَذْلَيْنِ	اَذْلَيْنِ	اَفْعَلَيْنِ	ادغام
مُقْضِيًا	مَقْضُوِي	مَفْعُوْلُ	قويل دعي
لَسْلَامِي	اِسْتِلَام	اِفْتَعَالَ	سين. همزه. تنوين
رَجُلٌ وَّ مِنْ	اُيْمَنَ		مير. يرملون
اِسْأَهْرِيْ	تَسَاهَرُ	تَضَارَبُ	خصم. تنوين
لَمْ سَادًا	اِمْسَادًا	اِحْمَارًا	يسلم شهد. همزه
اَلْاَسَا ٣	اَنْ. اَسْتَى	اَفْعَلُ	يسلم. قال
//	اَلْاَسَى	//	//
//	اَلْاَسَاءُ	//	سال
مَنْوَرَيْنِ	مَنْ اَوْرَيْنِ	اَكْرَمَنْ	يسلم
مُسْتَضِيْمَةً	مُسْتَضِيْمَةً	مُسْتَفْعَلَةً	يقول
اِمْتِنَا	اَمُوْتُ	اَفْعُلُ	يقول. ميعاد. التقاء

لَا مَلْتَئَنَ	بِرَاصِل	لَا فَعْلَنَ	
مَنْهَدٌ			
مَنْ أَهْدَى	أَفْعِلْ	يسل لم يدع	
فُوا	إِوْفِيُوا	إِفْعِلُوا	يعد. همزه. يقول. يوسر التقاء
//	إِوْفَيْنْ	إِفْعَلْنْ	يعد. همزه. يقول. حقيقه
//	إِفْعِيُوا	إِفْعِلُوا	يقول. يوسر. يس. همزا
//	إِفْعَيْنْ	إِفْعَلْنْ	يقول. يوسر. يس. همزا
لَيَا	إِوْفَيْنْ	إِفْعَلْنْ	نون خفيفه. يعد. همزه
لَفْنَنٌ	إِفُونٌ. لَنَنْ	إِفْعَلٌ. فَعْلٌ	يقال. التقاء. همزه. ادغام
ضَرْبَ ٣ عَدَد	بِرَاصِلِ خُود	فَعْلٌ	
//	ضَرْبٌ	دَخَرَجٌ	يسل
//	إِضْرَبْ		يسل. همزه
وَجَدَسُ يِمَارَ	إِسْتِمَارَ	إِسْتِفْعَالَ	همزه. ياخذ
لَأَمْنَاءُ	أَمْنَاءُ	فَعْلَاءُ	شهد. ياخذ
هَلَمْ لَمْتَنَ	هَلْ. دَمَلْتَنَ	فَعْلَتَنَ	شمسي

لَمْ تَنْجَ	لَمْ تَنْجَى	لَمْ تَفْعَلْ	تالیه مضارعت لم يدع
لَذِينَ	إِذْتَبَنَ	إِثْمَلَنَ	دال. همزه
لَسْتِي	وسن		عدة. اقامة تنوين
لَمْصَبُ	لَمْ أَصَوَّبْ	لَمْ أَفْعَلْ	يسل. يقال. التقاء
أَلْمُهْتَدِ	مُهْتَدِي	مُفْتَعَلْ	
أَمَرَ ۴	أَمَرٌ	أَفْعَلْ	يسل
//	//	فَعَلَلْ	//
//	مَرَّةً	فَعَلَ	شهد. يسل
//	أَمَرَ	فَعَلَ	
لَمْتَعَامَ ۵	مُدْعَامٌ	مُفْعَلٌ	شهد. اسم فاعل
//	//	//	// اسم مفعول
//	//	//	// اسم ظرف
//	لَمْ أَذْهَبَ	لَمْ أَفْعَلْ	يسل. شهد
//	لَمْ أَذْهَبَ	لَمْ أَفْعَلْ	تعلم. يسل. شهد
بَلَمِدِي	بَلْ أُمِدِي	أَفْعِلِي	ادغام. يسل
نَهْتُ	نَهَذْتُ	شَرَفْتُ	وعدت

يَقِي يَقِي	يَوْقَى أَوْقَى	يَعِد. يَسِل. لم يدع. مير
وَلَا تَضُرُّوهُ	لَا تَضُرُّوْنَ	ادغام
فَدَرُّوْهَا	اَوْدَرُّوْا	يعد. همزه
لِمَسِّمْ	لَمْ اَسْتَمِمْ	سين. تعلم. يسيل
وَفَرَّقِعُوا	اِفْرُقِعُوا	همزه
دَابَّةٌ	دَابَّةٌ	ادغام
لَمَّمِل ٢ عدد	لَمْ اَمَل	يسل
//	ممل	ادغام
لَشَيْنٌ	اَشْتَيْنَ	سين. همزه
هَدَيْنَ	اَهْتَدَيْنَ	خضم. همزه
مَنْ سَمِنَ	مَنْ اَسَمِنَ	خضم. يسيل
بَنَدَابِنَ	بَنَدَا	شهد
	اَوْبَنَ	يعد. همزه
غَيْرَ	غَيْرِي	لم يدع
خَفَ خِفَ	اِخْوَفَ اِخْوَفَ	يقال. همزه. يسيل. يقول ميعاد. التقاء
عَصِيْهُمْ	عَصَوْهُ	ادل. قول. دعي

فَنَدُ	اَوْنَدُ	اِفْعَلُ	يعد. همزه
//	اِنْبَدُ	//	يقول. التقاء. همزه
//	اِنْبَدُ	//	يسل. همزه
//	فَنَدُ	فَعَلُ	
اَتَلَمَّا	اَتَلُوْ	اَفْعَلُ	لم يدع
زَلَزَالَهَا	زَلَزَالًا	فِعْلًا	اضافت
تَكَلَّبُوا	تَكَنَ كَبُّوا	فَعَلَ فَعَلُوا	يرملون
مَضْرُوبٌ بِغَيْرِ مفعول	ضُرُوبٌ	فُعُولٌ	شهد
لَاتٍ	اَيُّ	فَاعِلٌ	يدعو التقاء
نَصْرُنَ بِغَيْرِ ثَلَاثِي	نَصْرُنَ	فَعْلُنَ	يسل
فَتَجِدِي	اَوْ تَجِدِي	اِفْتَعِلِي	التقد. همزه
فَلَيْسَنَّ	يُلْتَسَنَنَّ	يُفْتَعْلَنَنَّ	خصم
مَلَجَنَ	مَنْ لَجَنَ	فَعَلَ	يرملون
لَمَا ٩	اِلْتَمَا	اِفْعَلًا	يسل. همزه وصلى
//	//	//	///
//	اِلْتَمَنَ	اِفْعَلُنَ	/// حقيقه
//	اَوْلَمَنَ	//	يعد. همزه. حقيقه
//	اَوْلَمَا	اِفْعَلًا	///

//	//	//	//
قال	فَعَلَ	لَمَى	//
يسل. قال	فَعَّلَ	لَمَّنَى	//
شهد. يسل		لَمَّ	//
شهد. يسل. سال	فَعِلَ	أَاءَ	٢١ عدد
يعد. لم	أَفْعَلُ	أَوْءَى	//
يدع. سال		إِوْءَى	ءَ
يعد. لم يدع.			
همزه			
التقاء ساكنين	أَفْعَلُوا	أَجْمَعُوا. الْبَلَدَ	أَجْمَعُ الْبَلَدَ ٣
	اسم تفضيل	أَجْمَعُ	//
اضافت التقاء	//	أَجْمَعُونَ	//
	واحد متكلم	أَجْمَعُ	//
ينبغي	أَفْعَلْ	قَدْ أَنَبَى	قَدْ مَبَا
قال. يسل			
شهد. يسل	فَعِلَ	شَكَءَ	شَكَ
يقول	لَنَفْعَلَنَّ	لَنَكُونَنَّ	وَلَنَكُونَنَّ
لم يدع	لَمْ تَفْعَلْ	لَمْ تَغْنَى	لَمْ تَغْنِ
قال	أَفْعَلُ	أَدْرَى	لَا أَدْرَاكُمْ
ياخذ	فَعْلُ	مَنَى	مَنَى لِي

آتِ	أَعْنِي	أَفْعُلْ	آمن. لم يدع
مُصِيبُهَا	مُصِيبٌ	مُفْعِلٌ	يقول
أَسْلُوهُلَا	أُسْلُوهُلَا	أَفْعُوْهُلَا	يقول يوسر التقاء
أَتَنَلِيضِيْنَ	آتَى	قال	قال
يَنْقُذَنَّ	يَنْقُذَنَّ	يَنْصَرِفَنَّ	قال. التقاء
فَلَا تَزَلْ	أَفُوزْ	أَكْرَمْ	يقال
كُنِينَ	أَكُونُ ابْنُ	الفعل	يقول. التقاء. يس. هم
//	ضُرِبَنَّ	فُعِلَنَّ	
//	كُنِينَ	دُخِرَجَنَّ	يسل
//	أَكْتَنِينَ	أَحْرُنَجَمَنَّ	يسل. همزه
لَمَلْ	لَمْ أَلْنِ	لَمْ أَلْعَلْ	شهد. يس. بهر نون كو لام کیا بهر ادغام
إِيْتَنِي	إِنْ. يُوْحَى	يُفْعِلْ	لم يدع. يرملون
كُسُومٌ	سَمٌ	ضُرِبٌ	شهد. مير
أَنَابُ	أَنُوبُ	أَفْعَلُ	يقال
يَتَمُّ	يَتَدْتَمُّ	فَعَلْتُمْ	شهد. وعدت

يَقُولُ . مِيعَادُ . التَّقَاءُ . هَمْز	إِفْعَلَنْ	اِكْوَسَنْ	كِسَنْ ٣
يسل . همزه وصلى	//	اِكْوَسَنْ	//
قال . التقاء . خفن	فَعِلَنْ	كُوَسَنْ	//
قال . التقاء	فَعَلَتْ	بَدَهَتْ	فَبَدَتْ
سال . التقاء	//	بَدَهَتْ	//
يعد . لم يدع	لَمْ نَفْعُلْ	لَمْ نَوْسُ	لَمْ نَشْ
قال . التقاء . هَمْز	اِفْعَلُوا	اِبْتَهُوا	اِبْتَهُوا
وصلى			
يعد . شهد	تَفْعُلْ	تَوْصِفْ	وَتَصِفْ
ادغام		اِبْلَخْ . خَادِمٌ	اِبْلَخَادِمٌ
مير	فَاعِلَيْنِ	اَلْفَيْنِ	رَكِبْتَ وَ اَلْفَيْكَ
شهد . دعى . قال . هَمْز	فَعِلْ	بَهَى	لَبَّ هَا
خصم . يعلم	مضارع	اَتَشَدَّبُ	اِشْدَبُ ٣
//	امر تَصَرَّفْ	تَشَدَّبُ	//
//	ماضى //	تَشَدَّبُ	//
يسل . قال	نَفْعُلْ	نَرَّعَى	لَتَرَكَ
شهد	فَعَلَا	وَهَوَا	وَهَوَا
لم يدع	فَاعِلٌ	رَاعَى	رَاعَنَا
يقول . همزه	اَفْعَلُوا	اَلْوُشُوا	نُوشُوا ٢ عدد

يقول	فُعِلُوا	نُوشُوا	//
عدة. اقامة	فِعْلٌ	رِصْفٌ	فَصْفَةٌ
قال. دعاه			حَتَّى الْمَشَاةِ
يسل. لم يدع	لَمْ أَفْعَلْ	لَمْ أَفْعَلْ	لَمْفَتٌ
خلاف قانون	// فَاعِلٌ	هَابِرٌ	هَارٍ
همزه	انْفَعَلْتُ	انْكَدَرْتُ	مَنْكَدَرْتُ
لم يدع	أَفْعِلْ	أَفْعَى	فَالْفَعْلُ
شهد	لَمْ أَدْحَرْجْ	لَمْ أَلَمْ لَمْ	لَمْ لَمْ لَمْ ٣ عدد
شهد	//	//	//
			//
متجانسين	فَعَلَ فَاعِلٌ	هَمَزَ زَاهِدٌ	هَمَزَ إِهْدُ
مير		أَهْلٍ	لِنَصِيرِ يَهْلِهِ
ياخذ		جَنَمَنَ	جَامَنَ
ادغام	فَعَلَنَ	سَكَنَنَ	سَسَكَنَ
يرملون يرملون	فَعَلَ فُعِلَ	إِنْ مَسَنَ وَرِدَ	إِمَسُورِدَ
يسل. يسل.	إِفْعَوْ عَلَ	إِسْتَوْءَلَ	سَوَّلَ ٢
همزه			
يسل	فَعَلَلْ	سَوَّلَ	//
يرملون	فُعِلَ فَعَلَنَ	غَرِنَ مَسَدَنَ	غَرِمَسَدَنَ
قال	فَعَلَّةٌ	سَيِّدَةٌ	سَادَةٌ

لَمْ تُطَبِّ	لَمْ أُسْتَطَوَّبْ	لَمْ أُسْتَفْعَلْ	يقال. التقاء. يسأل
يَقْنُ وَ عَلَامٌ	يَوْقَنُوا عَلَامٌ		يعد. يسأل
قَصِيهٌ	الْقُصُوبِ	الْقُعْلَى	ادغام. همزه
		وصلى	
قَالُوا ٣	قَوْلُوا	فَعَلُوا	قال
//	فَقُلُوا	//	سال
//	قَالُواوَا	فَاعِلُوا	دعى. يقول. يوسر.
		التقاء	
//	قَالَيْنِ	فَاعِلُنْ	يقول. يوسر. التقاء.
		حفيفه	
بُذُوْهَبٍ	بُذْنٌ وَهَبٌ	فُعَلٌ	يرملون
أَنْتَ نَكٌ	أَنْ أَوْتَدْتُ	إِفْعَلْتُ	اتقد وعدت
		همزه	
لَمِثَارَبٌ	لَمْ اَتَوَارَبْ	لَمْ اَتَفَاعَلْ	تعلم. اتقد
لَمْ يَلْدَهْ	لَمْ يَوْلِدْ	لَمْ يَقْعُلْ	يعد شهد
أَلَا تَتَسَرَّأ ٨ عدد	أَنْ. لَا تَتَسَرَّانِ	لَا تَتَفَعَّلَانِ	اتقد لا تنصر
		فان نفى	
//	//	//	////
//	//	//	////
//	لَا تَتَسَرَّأ	لَا تَتَفَعَّلَا	// نهى حاضر

///	//	//	//
// نهى غائب	//	//	//
// خفيقه نهى حاضر	لَا تَفْعَلْنَ	لَا تَتَسَرَّنْ	//
/// نهى غائب	//	//	//
ينهى. قال. التقاء	انْفَعَلْتُ	انْبَغَيْتُ	اِمْبَغَيْتُ
يقول	فَعَلِيٌّ	لَمِيرِي	لَوِيرِي
يسل	//	لَمِيرِي	لَوِيرِي
صاد	اِفْعَالٌ	اِصْطِرَاطٌ	فَصْرَاطٌ
لم يدع	لَمْ يَفْعُلْ	لَمْ يَكْهَيْ	اَوْ لَمْ يَكْهَيْ
شهد	كَوْلٌ	سَمَعٌ	سَمْعُهُ هـ
شهد	فَعْلٌ	سَمَعٌ	//
//	//	//	//
	فَعْلًا	سَمْعًا	//
	فَعْلَلٌ	سَمْعَةً	//
يسل	اِفْعَلَّلٌ	اِرَاءُ كَبٌ	رَكَبٌ
اضافت	وَفْعَلَّةٌ	مِنْسَفَاةٌ	مِنْسَفَاةٌ
يسل	فَعْلَلٌ	سَلِيلٌ	سَلِيلٌ

يسل	إِفْعَلْ	إِسْتَلْ	//
يعد	لَا تَفْعَلْ	لَا تَوْرِيَا	لَا تَوْرِيَا
ادغام. همزه	إِفْعَلْ	إِحْبِبْ الرَّجُلْ	فَحْبِرْ جَلْ
اضافت	فَعْلٌ	يَنْعُ	وَيَنْعُ
يقال	أَفْعَلْتُ	أَصَوْتُ	أَصَابُهُ
يقال. التقاء. القامة	إِفْعَالٌ	إِصْوَابًا	إِصَابُهُ
يعد. يس. لم يدع	لَمْ أَفْعَلْ	لَمْ أَوْنِي	لَوْنٌ
همزه	إِفْعَلْ	إِشْتَعْتُ	شَعْتُ
وعدت	فَعَلْتُ	فَعَدْتُ	//
شهد	فَعَلْ	سَكُنْ	مَسْكُنُهُ
همزه	إِفْعَلْ	إِسْكُنْ	//
	مَفْعَلٌ	ظرف	//
	//	مصدر ميمي	//
	فَعْلَلٌ	دَحْرَجَ	//
ياخذ قال	تَفَعَّلْ	تَاءَ رَى	سَتَارًا
يسل	فَعِلِلْ أَفْعِلِلْ	فَلَقِلْ أَفْلَقِلْ	فَلَقِلْ أَفْلَقِلْ
			حتى توارت
شهد		دريا	دريار اوى
//		دريا	//

يسل. شهد		درنيا	//
نون تنوين		دريا	//
يعد. همزه		اودر	//
يقال. التقاء. همزه		ادور	//
يسل. همزه		ادءر	//
شهد. يسل. آخر وقف		درء	//
//		درء	//
يسل. يعد. همزه		اوء يا	//
	فاعل	راوى براصل	//
يدعو. التقاء. تنوين	فاعل	راوى	//
يرملون. عند البعض	اِفْعَلُوا	اِجْلُوْا	اِجْلُوْا بِغَيْرِ اَفْعَالٍ
يقول. يوسر. التقاء. يعد. همزه. لم يدع	اِفْعَلُوا. اِفْعَلْ	اِوِيُوْ. اِوِيُوْ	وُوْ
خلاف قانون سين تاء حذف	مُسْتَفْعِلَيْنِ	مُسْتَطَوِّعَيْنِ	مُسْطَاعِيْنِ
يقول همزه	اِفْعَلُوا	اَطِيروْا	طِيروْا

//	إطِيرُنْ	إفْعِلُنْ	// يوسر همزه خفيفه
//	طِيرُوا	فُعِلُوا	يقول
يَنَالُهُ	يَنُولُ	يَفْعُلُ	يقال
مَنْ يَأْتُ تَوَكُّ	يَأْتِيُونَ	يَفْعَلُونَ	يرملون يقول يوسر
شَاهَهُ	شَوَاهَهُ	فَعَلَّهُ	قال
أَجَبْتُ	أَجَوَدْتُ	أَفْعَلْتُ	قال. التقاء
كُوْنِيْ	اَكُوْنِيْ	اَفْعِلِيْ	يقول. همزه
اَلْبَنُونَ	تَبِيُونُ	تَفْعَلُونَ	يقول. التقاء
تَبْتُ إِلَيْكَ	تَوَبْتُ	فَعَلْتُ	قال التقاء قلن
فَعَاكَتْ	فَعَاكَتْ	فَعَاكَتْ	قال. التقاء
لَا يَسْتَجِيْبُونَ	لَا يَسْتَجِيْبُونَ	لَا يَسْتَفْعِلُونَ	يقول
لَا ذَقْنَاكَ	أَذَوْقْنَا	أَفْعَلْنَا	يقال. التقاء
نَسْتَعِينُ	نُسْتَعِينُ	نَسْتَفْعِلُ	يقول
لَا تَمُوْنَنَّ	لَا تَمُوْنَنَّ	لَا تَفْعَلَنَّ	//
لَا تُضَارَّ	لَا تُضَارَّرْ	لَا تُفَاعَلْ	ادغام
فَرَّوْجُوا	تَزَوَّجُوا	تَصَرَّهُوا	خصم
أَوْفُوا	أَوْفُوا	أَفْعِلُوا	يقول يوسر التقاء

أَوْفٍ	أَوْفَى	أَفْعُلُ	لم يدع
أَوْفُوهُوا	أَوْفُوهُوا	أَحْدُوذِهِوا	يقول قال.
أَوْفَى	أَوْفَى	أَوْفَى	التقاء ادغام
أَوْفَى	أَوْفَى	أَوْفَى	يسل قال. التقاء
أَوْفَى	أَوْفَى	أَوْفَى	قال التقاء
مُرْجُونَ	مُرْجُونَ	مُقْعَلُونَ	قال. التقاء
مَسَى رُؤْيَى	إِمْتَسَى	إِفْعَلَى	خصم. يقول.
			التقاء. همزة
	رُؤْيَى	فُوعِلَ	
فَيْشِرَى	انْتَشَرَى	إِفْعَلَى	خصم. همزة
أَحَلُّوا	أَحَلُّوا	أَفْعَلُوا	ادغام
مَسْجَدَ	أُسْتُجِدَ	أَفْعَلَ	سين همزة
سَكَنَ	سَكَنَ	فَعْلَنَ	ادغام
أَنَالَ	أَنَالَ	أَلْ فَعْلَا	قال. اضافت
			شمسى
تَرَاءَ	تَرَاءَ يَا		قال. يسل
وَأَنْخَرْتُكَ	إِخْتَرْتُ	إِفْعَلْتُ	قال. التقائق
			همزة وصل
مَذَخَلَا	مَذَخَلَا	مَفْعَلَا	دال دال

هُمَبَعَالَهُمْ	إِنْبَعَاتْ	الفعَال	ينبغي. همزه وصلی اضافت
لَمَبِذْ	لَمْ أَنِذْ	لَمْ أَفْعَلْ	يسل
عَمَّ	عَمَمَ	فَعَلَ	ادغام
عَبَّتْ	عَبَدَتْ	فَعَلَتْ	وعدت
لَمْ أَطْرِفْ	لَمْ أَطْرِفْ	لَمْ أَفْعَلْ	صاد. تعلم
تَرَجَّرَ هـ	إِوتَرَّ، أَوْجَرَّ	إِفْعَلْ	يعد. همزه
//	إِوتَرَّ، إَجْمَرَّ	//	يقال. التقاء. همزه
//	إِثَرَّ، إَجْنَرَّ	//	يسل. همزه
//	براصل خود	// تَفْعَلْ	
//	//	//	
لَا تَرْتَدُّوا	لَا تَرْتَدُّوا	لَا تَفْعَلُوا	ادغام
لَمْ تَجِدْنِيْ	لَمْ تَوْجِدِيْ	لَمْ تَفْعِلِيْ	يعد
تَبَعْتُ	تَبِعْتُ	لَوَعْتُ	شهد
لَوْ شِئْتُمَا	شِئْتُمَا	فَعَلْتُمَا	قال. التقاء. خفن
مِرْدٌ	مُورِدٌ	مِفْعَلٌ	ميعاد
أَسْطَاعَ	إِسْطَوَعَ	إِسْتَفْعَلَ	يقال. همزه
لَمْ تَنْتَوِ	لَمْ تَنْتَهِيْ		لم يدع
مَنْ ٣	إِوَمَنْ	إِفْعَلْ	يعد. همزه

مَنْ	إِمُونُ	//	يقال. التقاء. همزة
مَنْ	إِئْتَنُ	//	يسل. التقاء. همزة
مَنْ مَنْ	دَحْرَجُ		
مَنْ مَنْ	دَحْرَجُ	//	
مَنْ مَنْ مَنْ	مَنْ أَدْحَرَجُ	مَنْ أَوْ مَنْ مَنْ	يسل. شهد
مَنْ مَنْ مَنْ	دحرج	براصل	
مَنْ مَنْ مِنْ	مَنْ أَدْحَرَجُ	من امن من	يسل. شهد
مَنْ مَنْ مِنْ	// مَنْ دَحْرَجُ		
مَنْ مَنْ مَنْ	مَنْ أَمِنُ	أَفْعَلُ	يسل نمبر ٢ شهد
إِشْرَ	إِشْتَرَى	إِفْعَلُ	سين همزه
لَقَوُ عِظَنَ	كَذَبُو عِظَنَ	تَفْعَلَنَ	وعدت
لَيَمْبَدَنَّ	لَيَمْبَدَنَّ	لَيَفْعَلَنَّ	ينبغي
لَاءَتْ	لَيْتَ	لَعَلَّتْ	قال
لَرْكَةً	وَرَقُ	فِعْلُ	عدة القامة شهد
لَقَتَلُوا	قَتَلَ	فَعَلَ	نون تنوين
لَرَحُوْ بِغَيْرِ ماضى	لَرَحَ	فَعِلُ	//
كَيْدُولِيْ	إِكِيدُوا	إِفْعِلُوا	يقول. التقاء. همزة
مَنْشَطُ	مَنْ نَوْشَطُ	نَفْعِلُ	يعد. شهد
		يرملون	

مُشَافِرِينَ	مُتَشَافِرِينَ	مُتَفَاعِلِينَ	خصم
أَلَحَّتْ	أَنَّ لَحَسَتْ	فَعَلَ	يرملون
أُشْرُفَ فَرِيدَ	أُشْرَفَ فَرِيدَ	افعلن	ادغام
لَمْ يُوْحَ	لَمْ يُوْحَى	لَمْ يَفْعَلْ	لم يدع
آن	آئِي	فَاعِلْ	يدعو. التقاء
ضُرْنَ ٣	إِضْثِرْنَ	إِفْعَلْنَ	يسل. همزه
//	إِضْثِرْنَ	//	يقول. التقاء. همزه
//	إِوْضِرْنَ	//	يعد. همزه
//	ضُورْنَ	فُوعَلْنَ	يقول. التقاء. خفن
أَصَبْ	أَصَبُوْ	أَفْعَلْ	لم يدع
فَعَلْتُمْ	ظَلَلْتُمْ	فَعَلْتُمْ	خلاف قانون
امدى	ان مدى	فعل	يرملون
مَدَّاهُ ٣	مَدَّدَا	فَعَلَا	ادغام
//	مَدَّى	فَعَلَ	قال
//	إِمْتَدَى	إِفْعَلْ	خصم. قال. همزه
النَّصْرَيْنِ	يُوْكِيْ	يَقْتَعِلْ	انقذ. لم
			يدع. شهد
أَهْبِثُوا رَحْدُ	أَهْبِثُوا رَحْدُ	أَفْعِلْ	مير
لَنْ لَنْ	لَنْ لَنْ	لَنْ أَفْعَلْ	يسل نمبر ٢
فَرَحِمَتَهُ	رَحِمَتَهُ	فَعَلْتُ	شهد. شهد

نَطَقْتُ	التَّظَرْتُ	الْفَعَلْتُ	خَصِمَ
لَا يَسْمَعُونَ	لَا يَتَسَمَّعُونَ	لَا يَفْعَلُونَ	خَصِمَ
صَوَّافٍ سَرًا	صَوَّافٍ سَرًا	فَوَّاعِلُ فَعَلًا	يرملون شهد
بَسَّتْ	بَلَّ سَوَدَتْ	فَعَلَتْ	قال. التطاء سكنين. قلن وعت شمسي
عَدَّدَ ٢	براصل خود	فَعَلَّ	صرف
//	إِعْتَدِدْ	إِفْعَلْ	خَصِمَ. همزه
يَتَجَدَّدِي	بَلَّ تَوَجَّدِي	تَفْعَلِي	يعد. لون اعرابي
لَمَعَ ٦ عدد	لَمْ أَوْعَى	لَمْ أَفْعَلْ	يعد لم يدع يسل
//	لَمَنَعَ	فَعَلَلْ	يسل
//	أَوْكَيْ أَوْعَى أَوْعَى	إِفْعَلْ	يعد. لم يدع. همزه
//	مَعَءَ	فَعَلَّ	شهد. يسل
//	مَعَءَ	فَوَّلَ	شهد. يسل
//	براصل خود	فَعَلَّ	
مُمَبَّغًا	مُمَبَّغًا	مُنْفَعَلًا	ينبغي ادغام
يُصَبِّ	يُصَبِّبُ	يُفْعَلُ	ادغام

ادغام	اَفْعَلُوا	اَتَمُّوْا	اَتَمُّوْا
ادغام	فاعلة	طاممة	الطامة
//	اَفْعَلْنَا	اَضَلُّنَا	اَكَلْنَا
ادغام	فَعَلُوا	صَدَدُوا	اَنْصَلُواكُمْ
//	مُقُولِينَ	مُضِلِّينَ	مُؤْثِرِينَ
صاد. ادغام. همزة	اَفْعَلْ	اَضَرَّ	لَعَنَ اضْطَرَّ
ادغام	اَفْعَلْ	اَشْرُرْ	هَرَّ
//	فَاعِلُونَ	عَادِدُونَ	عَادُونَ
//	يَفْعَلُونَ	يَعْضُضُونَ	يَعْضُونَ
ادغام	فعلت	ظَلَلْتُ	ظَلَلْتُ
ادغام	فَاعِلَاتٍ	مَادِدَاتٍ	مَادَاتٍ
ادغام	لَا تَفْعَلْ	لَا تَخْطُطْ	وَلَا تَخْطُطْ
ادغام	تَفَاعِلُونَ	تَحَاجُّونَ	اَتَحَاجُّونِي
سين. ادغام	تَفْعُولِينَ	تَشْعِشِينَ	تَشْشِينَ
انقذ. ادغام	تَفَاعِلُوا	تَوَاصَّوْا	فَتَاصَّوْا
ادغام. يرملون	نَفْعَلْ	نَظَنُّ	اِنظَنَّكَ
ادغام	فَعَلْ	لُطِفَ فِيهِ	لُطِفِيهِ
يقول. التقاء. حلقه	اَفْعَلُونَ	اَرْدُونَ	اَرْدُوْهُ
ياخذ	اَفْعَلْ	اَرْدُءْ	//
يقول. يوسر. التقاء	اَفْعَلُوا	اَرْدِيْوْا	//

شهد. ياخذ. التقاء	أَفْعَلُوا	أَرَدُّوا	//
/// خفيفه	أَفْعَلُنْ	أَرَدُّنْ	//
يرملون	فَعَلَنْ	أَنْ مَتَعَنْ	أَمَتَعَنْ
آمن	أَفْعَلَانِ	أَاءَ سَمَانِ	آسَمَانِ ٣
آمن. نظير. اكرما	أَفْعَلَا	أَاءَ سَمَا	//
	ضَارِبَا		//
آمن. دحرجا	فَعْلَلَا	أَاءَ سَمَا	//
همزه وصلی	إِفْعَلُوا	إِنْفَرُوا	فَنَفَرُوا ٣
/// لون خفيفه	إِفْعَلُنْ	إِنْفَرُنْ	//
شهد	فَعَلُوا	نَفَرُوا	//
يرملون	إِفْعَلْ فَعَلْ	إِفْعَلَنْ مَحَتْ	إِفْعَلَمَحَتْ
خلاف قانون	تَفَعَّلْ	تَقَضَّضْ	تَقَضَّى
يسل ٢ مرتبه ادغام قال	أَفْعَوْ عَلْ	أَوَّوْ عَى	أَوَّا
يبقى وعدت	فَاعَلْتُ	إِنْ بَاعَدْتُ	إِمْبَاعَتْ
	إِفْعَالْ	ماضى معلوم	إِحْمَارٌ ٣
	//	امر حاضر	//
تعلم	//	واحد متكلم	//
سال	إِفْعَلَّ	إِحْمَرَّ	//
يسل. يعد	لَنْ أَفْعَلْ	لَنْ أَوْجِرَ	لَتَجِرَ ٣ عدد

يسل	لَنْ أَعْمَلَ	لَنْ أَجْزُرَ	//
	فَعَلَ	نَجَرَ	//
قوبل دعى اضافت شهد	فَعُولٌ	كُتُوِي	لَكَ يَبِيْ
ادغام	أَفْعَلُ	أَذَلُّ	أَذَلُّكُمْ
//	فُعِلْنَا	دُرِكْنَا	قَدْ حَكَا
يرملون	أَفْعَل	أَمَنَ	إِمْتَرَيْدَا
ادغام همزه	إِنْفَعَلْتُ	إِنْشَقَقْتُ	وَنُشِقْتُ
ادغام	فَعِلُوا	وَزَلُّوا	أَوَزَلُّوا
ادغام	تَفْعَلُونَ	تُعْمِدُونَ	أَتُعْمِدُونِي
ادغام	أَفْعَلْتُ	أَقْلَلْتُ	أَقْلَلْتُ
ادغام	تَفْعَلُونَ	تَوَدَّدُونَ	وَتَوَدَّدُونَ
//	يَفْعُلُ	يَدْعُعُ	يَدْعُعُ النِّجْمُ
لم يدع	لَمْ يَقُولُ	لَمْ يَأْنِي	أَلَمْ يَأْنِ
سال	فَعَلَ	زَعَرَ	زَارَ ٣
ياخذ	فَعَلَ	زَعَرَ	//
قال	فَعَلَ	زَوَّرَ	//
قال	فَعَلَ	زَوَّرَ	//
يقال	مَفْعُلٌ	مَقْرُومٌ	مَقَامٌ
يقول التقاء همز	أَفْعُلُ	أَذْرُقُ	ذُلُّهُمْ

قال. التقاء. يرملون.	فَعَلَتْ	أَنْ رَدَّتْ	أَرَّتْ
وعدت			
لم يدع. همزه	الْفِعْلُ	إِشْفَى	كَشَفَ
وصلى			
يقول	تَفَعَّلَ	تَنَوَّنَ	تَنَوَّنَ
ادل. قول دعى	فَعُولٌ	حُجُورٌ	سَجِيهِمُ
اضافت			
سين. همزه. يقول	اِثْعَلُوا	اِسْتَبَوُوا	كَسَبُوا
التقاء			
مير		أَرْسِلْ أَهْلِي	أَرْسِلْ وَهْلِي
خضم. قال	اِثْعَلْ	إِخْشَى	خَشَا
قال. التقاء	فَعَلَ	آتَى	مَنْ آتَى اللَّهَ
	لَاعَلْتُ		أَنْتُ
يوجل. نون	تَفَعَّلُونَ	تَوَلَّوْنَ	إِنْ يَلْمُوكَ
اعرابى			
يرملون	يَفْعَلُ فَعْلَانُ	يَرْسَنُ رَشْرُونَ	يَرْسَرُ رَشْرُونَ
شهد	فَعَلَ	إِنْ صَرِمَ	إِنْ صَرِمَهُ ٣
//	فَعَلَ	صَرِمَ	//
//	اِنْفَعَلَ	اِنْصَرِمَ	//
يقول. همزه	اَفْعَلُ	اَهْوُوْ	هُوْ

ادغام. همزه	اِصْعَكْتُ	اِصْفَقْتُ	وَلَعَقْتُ
يقول. التقاء. همز	اَقُولُ	اُصَوِّرُ	كُصِرْهُنَّ
يعد. لم يدع. همزه	اِقُولُ	اِوْلَىٰ نَدَا	فَزِنْدَا
يسل. همزه	اَفْعَلَا	اِهْتَمَا	هَمَا ٣
//	//	//	//
////	اَفْعَلَنْ	اِهْتَمَنْ	//
يعد. لم يدع. يسل	لَمْ اَقُولُ	لَمْ اَوْلَىٰ	لَمْ اِنْ
ادغام	اِنْفَعَلَنْ	اِنْدَنْ	اِنْ كَنْ
يرملون	كَوْلَنْ	اِنْ كِدَنْ	//
مير	لَعَلُ	اَهْلُ	كَيْهْلِكَ ٥
	يَقُولُ	يَهْلُكُ	//
لم يدع	//	يَهْلِي	//
يعد	//	يَوْهَلُ	//
يسل	//	يَهْلُلُ	//
خصم. قال. همزه	اِكْتَسَبَ	اِبْتَوَ	بَتَّالِي ٨ عدد
ادغام	ضَرَبَا	بَتَّا	//
// همزه	اِعْلَمَا	اِبْتَا	//
//	//	//	//

//	إِبْتَنُ	إِعْلَمَنَّ	// نون خفيفة
//	إِبْتَأْ	إِفْعَلْ	خصم. سال. همزة
//	بَتَى	صَرَفَ	قال
//	بَتَى	دَحْرَجَ	//
لَمَأُ	لَمَأَ لَوْ	لَمَأَ أَقْلُ	آمن. يسلم
الْإِتْقَانُ ٨ عدد	لَا تَوَقَّيَانِ	لَا تَفْتَعِلَانِ	اتقن. يرملون
//	//	//	//
//	//	//	//
//	لَا تَوَقَّيَا	لَا تَفْتَعِلَا	//
//	//	//	//
//	//	//	//
//	لَا تَوَقَّيَنَّ	لَا تَفْتَعِلَنَّ	// نون خفيفة
//	//	//	//
يَسْكُنُ	إِئْتَبُ. إِيْئَنُ	إِفْعَلْ	يسلم. التقاء. همزة وصل
لِنَا ٦ عدد	إِوَلْنَا	إِوَعَلَا	يعد. همزة
//	//	//	//
//	إِوَلِّنْ	إِوَعِلَنَّ	// نون خفيفة
//	إِئْتَبَا	إِوَعَلَا	يسلم. همزة
//	//	//	//

//	الْتَنَنَ	الْتَنَنَ	// نون خفيفة
صَرَكَ ۳ عدد	بر اصل خود		
//	صَرَكَ	دَخَرَجَ	
//	اِصْتَرَفَ	اِخْرَجَ	یسل. همزه. یرملون
لَمُنَجَّدًا ۶	لَمْ اَنْجَدْ	لَمْ اَنْصَرِفْ	یسل
//	لَمْ اَنْجَدْ	لَمْ اُحْمَرْ	//
//	مُنَجَّدًا	اسم مفعول	
//	//	ظرف	
//	//	مفعول	
//	//	ظرف	
يَبِيْ يَبِيْ	اِبْيَسِيْ	اِفْعَلِيْ	يقول. همزه
لَا يَبَاكَ	لَا يَبَانَ	لَا عِلَانَ	اضافت
يَعْلَمُ مَعْنِي	عَلِمَ اَمِنِي	فَعَلَ وَ كَوْنِي	مير
كُنْ تَصَرَّفْ ۸ عدد	كُنْ تَصَرَّفْ	كُنْ تَفَعَّلْ	ثائى مضارعت
//	//	//	//
//	تَصَرَّفْ	تَفَعَّلْ	تعلم. شهد
//	تَصَرَّفْ	تَفَعَّلْ	شهد
//	كُنْ اَتَصَرَّفْ	كُنْ اَتَفَعَّلْ	تعلم. يسل. شهد
//	كُنْ اَتَصَرَّفْ	كُنْ اَتَفَعَّلْ	يسل. شهد
//	لَيْتَ صَرَكَ	فَعَلَ فَعَلَ	شهد

شهد		لَنْتَ صَرْفَ	//
	صَرْفًا	براصل خود	أَمْرًا ٦ عدد
يسل	أَكْرَمًا	أَمْتَرًا	//
//	دَحْرَجًا	//	//
نون تنوين		امراء ن	//
يعد. لم يدع. همزه. قال		إِوْءَى. مَرَى	//
سال		// مَرَّةً	//
يقول. التقاء	لَا عِلِّيَّ	لَا لِيَّ	لَا لِيَّ
قال التقاء	صَرْبٌ	شُرَى	شُرَى
يسل. لم يدع	الْوَلُ	أَرَعَى	أَرَى
يسل. همزه	إِحْدَوْدُبُ	إِيتَوَّيْ	يَوِي
دعى قال	كَوْلٌ	قَدْ بَهَى	قَدْ بَهَا ١٠
	دَحْرَجًا	قَدْ بَهَا	//
يعد. همزه	إِعْلَمُ	إِوْكَدُ	//
يقال. التقاء. همزه	//	إِقْبُدُ	//
يسل. همزه	//	إِقْنُدُ	//
وصلى			
شهد	عَلَمٌ	كَلْبٌ	//

//	خَرَقَ	قَذَبَ	//
يسل. شهد. قال	مضارع مجهول	قَذَى أَبْهَى	//
تعلم. يسل. شهد	مضارع معلوم	قَذَى أَبْهَى	//
يسل. قال	دَخَرَجَ	بَهَنَى	//
قال سین. همزه. دعی	اَكْتَسَبَ	اُسْتَقَى	سُتَا ۶
ادغام	لُغَلَا	سُجِنَا	//
ادغام. همزه	اَلْعَلَا	اُسْتَعَا	//
//	//	//	//
// نون خفيفة	اَلْعَلَنَ	اُسْتَعَنَ	//
قال. التقاء. وعدت. قلن	اشباع	سَوَدَتْ	//

جامع العقول والعقول
حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمن صاحب
کے دیگر علمی شہ پارے

خطبات اسلام

جلد اول

حرص اور روزہ	⑦	اسلامی زندگی	①
بخل اور زکوٰۃ	⑧	اخروی زندگی	②
شہرت اور حج	⑨	ایمانی زندگی	③
سیرت النبی ﷺ	⑩	عمل صالح	④
عید الفطر	⑪	اخلاص اور اتباع	⑤
عید الاضحیٰ	⑫	تکبر اور نماز	⑥

شائع ہو چکی ہے

مترتب : محمد سرور کھوکھر

جامع المعقول والمنقول
حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمن صاحب
کے دیگر علمی شہ پارے

خطبات اسلام

جلد دوم

- | | |
|----------------|-------------------|
| ۱ فضیلت اسلام | ۷ اہمیت حقوق قرآن |
| ۲ اللہ سے محبت | ۸ نکاح کے فوائد |
| ۳ اتباع | ۹ حقوق اولاد |
| ۴ حرص آخرت | ۱۰ توبہ |
| ۵ مقصد نبوت | ۱۱ موت کی تیاری |
| ۶ آفتاب نبوت | ۱۲ غفلت اور جہالت |

شائع ہو چکی ہے

مرب : : : محمد سرور کھوکھر

جامع المعقول والمنقول
حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمن صاحب
کے دیگر علمی شہ پارے

تبلیغی بیانات

جلد اول

ایمان سیکھنا	①	فضائل امت	⑥
دعوت اور دعا	②	فضیلت لیلۃ القدر	⑧
عبادت اور خلافت	③	اللہ کا دیدار اور دعوت	⑨
اللہ کی معیت	④	اسلامی گھر	⑩
حضور ﷺ کی ذات قیمتی ہے	⑤	مستورات میں بیان	⑪
علم و عمل	⑥	اللہ کی معرفت	⑫

شائع ہو چکی ہے

مرتب : محمد سرور کھوکھر

جامع العقول والعقول
حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمن صاحب
کے دیگر علمی شہ پارے

الفہم النامی

فی حل

شرح جامی

شائع ہو چکی ہے

جامع المعقول والمنقول
حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمن صاحب
کے دیگر علمی شہ پارے

(شرح جامی کی مفصل شرح)

غرض جامی

شرح اردو

شرح جامی

شائع ہو چکی ہے